



الخاكل المسكية

يسم الله التون التون

مزید کتب پڑھنے کے لئے آن می دزے کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

افيال المراتبة



واكثر عرمني المحريج

ایم بی بی ایس رکے۔ای کی ایس می دینجاب) اسیم اسے (اردو) ، ایم اسے (پُنجابی)

سليج پبليكيشنزگجرات

ا قبال اور مجرات الله المستعمل المستعمل

جمله حقوق بحق مصنف محفوظ

اقبال اور تجرات نام كتاب ذاكر محد منيراحد سلح معنف ٣١٩ مفات ضخامت ايريش ایک بزار تعداد جلائي ١٩٩٨ء / مزيح الاول ١٩٩١ء تاريخ اشاعت كيوزنك رين يو كميوزرزايند پر نزز مجرات 512289 مطع شركت ير نتنك يريس 43 نبت رود لامور ٠٠٠روپ

ناثر

سليچ پبليكيشنز گجرات

اِ قبال اور مجرات

مجرات كي دوعظيم شخصيات

چود هری آگبر علی (ایم-اے فلاسنی) ادر ڈاکٹر نثار احمد چیمہ (ایف-آر-ی-ایس)

rts

		1	قيال اور	
 		212	191 / 10	4.0

حن ترتیب

پیش لفظ از ڈاکٹر رفیع الدین ہائمی میں آئم کہ من دائم " دیباچہ اُز مصنف میں آئم کہ من دائم " دیباچہ اُز مصنف

باب اول اِ قبال کے بزرگ اور گجرات

اِ قَبَالَ کے دادا اور مجرات اِ قَبَالَ کے دالہ ادر مجرات اِ قَبَالُ کے دالہ ادر مجرات اللہ خونور محد کا نخمیال اللہ خونور محد کا مرشد خانہ اللہ خونور محد ادر ڈاکٹر شیخ عطامحہ اللہ خونور محد ادر سید جراغ شاہ حوالہ جات

باب دوم محرات: إقبال كامُر شد خانه

(بعت برست حضرت قاضي سلطان محمود")

141	إقبال كالصورتصوف
rr	إقبال كانظريه ضرورت مخفخ و خرشد
~~	إقبال كالقهور بيعت
~~	صوفیائے کام سے اقبل کی عقیدت
0	سلسلہ قادریہ میں اِقبال کی بیعت
20	اقبال يس كے باتھ پر بيت تے؟
MA	كيا إقبل آئے والد كے ہاتھ پر بيعت تھ؟
74	إقبل كى بيعت بدست قامنى سلطان محمود"
۵۱	سلطان العارفين حعرت قامنى سلطان محمود
٥٣	حوالہ جلت و حواثی

ا قبال ادر مجرات

باب سوم گجرات - إقبال كاسسرال اول: - " يوگما اقلال قدى محفل محور ... كا

زات کا"	حصه اول:- "ہو کیا اِ قبال قیدی محفل محم
09	رابطه اور سلسله جنبانی
41	انٹرنس کا امتخان۔ حجرات سنٹرے
Yr .	یارات و تکاح
410	كريم بي بي سرال بي
TO	اِ قبال مجرات ميں
4.	آزدواجی نے ندگی کے پہلے پندرہ سال
۷۱	کشیدگی (دور اضطراب)
20	دو سری اور تیسری شادی
40	عليحد كي اور كفالت
49	اِ قبال کی وفات کے بعد مرد وراثت کامسکلہ
Ar	ا قبال كى پىلى شادى كافسوسناك انجام - چند وجوبات كاجائزه
1-9	خواله جلت و حواتی
تدان	حصه دوم:- زوجه اولی ولاد اور سرالی خا
114	زوجه اول - كريم بي بي
	lekte:-
14.	معراج بيكم
irr	آفاب إقبال
16.	خسر-خان بمادر داكر في عطا محد
100	خوشدامن: زينب بي بي د سري دون
Kr	برادر نسبتی: دُاکٹر میخ غلام محمد غدر نسبت
	خوابران فبني:-
160	نواب بی بی قاطمیہ بی بی
	(117 -

ا قبال اور مجرات IT L MA فردند برادر تبتي: في محد مسود 100 حواله جلت وحواشي 10-رجال مجرات ہے إقبال كے مراسم حصہ اول:۔ محفل إ قبال كے اركان مشيدہ (قريبي أحباب) خان بمادر مردار عبدالغفور دراني 109 خان بهادر چود حری خوشی محمه ناظر **IYY** شفاء الملك عكيم محد حسن قرقي 124 حواله جات و حواشي IAA حصه دوم: وسعت محفل أحباب سيد عطاء الله شاه بخاري 191 مولانا اصغر على روحي 201 واكثر محمد شجاع ناموس 7-9 پردفیسر فی آگیر منیر 119 يروفيسر قاضي فضل حق 226 سيد حبيب جلاليوري 229 حواله جات و حواثی 2 حصہ سوم: جن سے رسم و راہ تھی شخ عطاء الله وكيل ٣ يرونيسرشخ عطاء الله 174 خانصاحب كمك كرم الدين ro. خان بمادر فيخ عبدالعزيز rar كحك الله وية TOP سيد سجاد حيدر بخاري 100

	اِ قبال اور مجرات
704	فيخ عنايت الله
ron	ملك محد الدين
ry.	نجف على عامني
M	حافظ محمد حسن چیمه
rye	حافظ محمد عالم
710	پير تاج الدين و رفع پير
mz	تذير احمد بمثي
MA	حوالہ جات و حواثی
لاقات كرغواك	حسہ چمارم: إقبال سے
72	ميال محديونا تجراتي
125	استاد امام دین مجراتی
740	فيرو ذالدين تحكين مجراتي
724	مولوی عبدالکریم قریشی
724	سرفعتل على
744	من عليق الله
YLL	يرنيك عالم
144	جزل محمد افعنل فاروقي
YZA	چود حرى مردار خال
TLA	واكثر صح محد عالم
749	ڈاکٹرایم اے غی
149	سيدانداد حسين شاه
749	عاشق - خادم إقبال
***	دائم إقبل وائم
ra-	سيد تورالله شلو
PAI	سيد انجد على شاه
M	حوالہ جات و حواجی

www.iqbalkalmati.blogspot.com ا قبال اور مجرات حصد پنجم: إقبال كے مجراتی كمتوب اليهم

ماسرطالع محد چودحری محداحش چودحری محداحش حوالہ جات و حواثی

> باب پنجم اقبال شناس میں گجرات کاکردار حصہ اول:- مترجمین اِ قبال حصہ اول:- مترجمین اِ قبال

تراجم اقبال كاجمالي خاكه 190 واكثراهم حسين قريثي 794 يروفيسر شريف تحجلني 194 ملك محد اشرف 199 يروفيسرسيد أكبرعلي شاه -1 مفتى حيدالله 2.2 كاظم على مجراتي 4.4 على احركوندل r.0 اخرحين فحخ واكثر آفماب امغر 4.4 محد دمغان تبسم قريثى r.1 چند اور متر عمین 110 چود حری محد احسن (علیک) 21 حوالہ جات و حواثی 44

حصه دوم: مختقين إ قبال

محقیق اقبال کا اجمالی خاکد میشود منطاع الله میشود منطاع الله میشود میشد

ا قبال اور مجرات سيد نور محمه قادري TTT ۋاكىر مظفر حسن ملك 22 ۋاكىزسىد اسعد كىلانى 246 E12 & Colo 20 عيم آفآب احمه قرشي 20 صفدرمير Tra مفتى افتذار احمد نعيي 240 سيد روح الامن 277 يروفيسراحيان اكبر 274 يروفيسر عزيزاهم جودهري TTY باجره خانون خان 224 مضامين ومقالات لكصنے والے يرفداخ 224 يروفيسر محد سرور "داكم صفدر محود TTL واكثر اخر يرويز وراتم الحروف TYL مجم مزيد لكف والے TTA حواله جات و حواثي TTA حصه سوم: مقلدين إقبال واكثر محمد شجاع ناموس 221 يروفيسر فحد أكبر منير ٣٣۴ سيدانور كماني ٣٣٨ محر حسين شوق 229 حوالہ جات و حواثی 44. حصہ چہارم:- جرائدورسائل وبر مهائے إقبال مامنامه موقى يندى بمادالدين سهماس مجلَّه "شابين" زميندار كالج مجرات ٣٣4 مجلَّه "رخشال" وحرى كالح برائة خوا عن مجرات 20.

ا قبال ادر مجرات "بزم إقبال" - زميندار سكول وكالج مجرات 101 حوالہ جات ror شعرائے تجرات كا إقبال سے اظهار عقیدت (منتخب منظومات اردو 'فاری ' پنجابی) ا: سركا خطاب طنة ير:-أز مولوى سلام الله شاكق 200 ب: وفات إقبال ير:-أز چود هري خوشي محمد ناظر ۲۵۲ أذكيين محدرمضان تبسم قريثي أز شخ محد متاز فاروتي ح: قطعات تاریخ رطت: أزجودهري خوشي محمه ناظر 244 آزمولوی تورالدین اتور ٣٧٣ أذكيبن محد دمضان تبسم قريثي 27 أزيرونيسرضياء محمر آف تلعدار أزمحه مظفرعلي آف جك عمر سهر و: متفرق نذرانه عقيدت:-آذكيين محددمضان تبسم قريثى 240 أذ عيم عيداللطيف عارف أز صاجزاده ظفرعلي شاه عماس 244 آذ محدانور مسعود MYZ آزسيد افخار حيدر MYA أز ساق مجراتي 249

2.

W =	ا قبال اور مجرات
PZI	عكس دستاويزات (سندات وخلوط وغيره)
	كتابيات: _
MAP	کتب
TAT	رسائل و جرائد
-	اخبارات
1-41	مكاتيب)
	اشارید: ـ
1-91	الحقاص
r-a	کتب و رسائل اماکن
P-4	
and to and	ادارے " تح مكيس "مطالع و فيرو)

بشمالله التحفيا التحفيع

پيڻ لفظ

"ذنده رود "علامه اقبال کی سب سے مفصل اور جامع سوائح عمری ہے۔ لیکن اس کی مجيل (١٩٨٥) كے بعد بھي اقبال پر سوائي تخفيق كاسلسله جاري رہا۔ چنانچه متعدد قابل قدر مضامین کے علاوہ اب تک حسب ذیل سوائی کتابیں مظرعام پر آ چی ہیں۔ ا قبال مورب مي ۋاكٹر سعيد اخر دراني FIRAD مظلوم اقبال 2131818 FIRAD ا قبال کی ابتدائی زندگی واكثرسيد سلطان محمود حسين FIAAT 210193 PAPIA ڈاکٹرافکار احمد معربقی عروج اقبال SIGAL حیات ا قبال کے چند محلی کوشے £ 7000,00 FIAAA توادر اقبال يورب يس واكثر سعيد اختر دراني £1990

اقبال کے موائع پر تختین کے لئے ان کتابوں کو نظرانداز نہیں کیا جا سکا۔ ان میارہ مالوں بیں ایک بی موضوع پر اسات اہم کتابوں کی اشاعت سے ایک قابل توجہ کھتہ ہے۔ اس سے موائع اقبال کے شعبے بیں تختین مزید کے امکانات کا پند چانا ہے۔ یہ اندازہ ہمی ہو؟ ہے کہ علامہ کی فضیت اموائع اور اس کے اطراف میں متعدد کوشے ہنوز تھن و تختین ہیں۔ یہ کہ علامہ کی فضیت اسوائع اور اس کے اطراف میں متعدد کوشے ہنوز تھن و تختین ہیں۔ فاکٹر محد منیرا حمد ملی کی زیر نظر کاوش اس سلطے کی ازہ کڑی ہے۔

ا قبال اور مجرات کا دائرہ محقیق محدود ہے۔ محرمصف نے اپنی مہم جو اور محقیق افاد ملح کے سبب کی اور چاہیے وسعت مرے بیاں کے لئے کے معداق ایک مخصوص اور محدود موضوع پر جحقیق کر ڈائی ہے۔ محدود موضوع پر جحقیق کر ڈائی ہے۔ اقبال کے آباء' ان کے سرال ' حضرت قاضی سلطان محود کے اقبال کی بیعت ' پہلی ہوی اقبال کے آباء' ان کے سرال ' حضرت قاضی سلطان محود کے اقبال کی بیعت ' پہلی ہوی سے تعلقات' رجال محرات سے اقبال کے مراسم' اقبال شنای میں مجرات کے اہل تلم کا صدرت ایک اور ان کے بعض حمنی پہلو اہم ہیں اور صدرت ایک ایک تو میت میں یہ سب موضوعات اور ان کے بعض حمنی پہلو اہم ہیں اور

ڈاکٹر منیراحمد صاحب نے ان پر اپنے ساوہ اور خاصی حد تک سائٹفک مگر دلیب اندازو اسلوب میں بحث کی ہے۔ انھوں نے متعلقہ موضوعات پر معلوم وموجود حقائق پر بی قناعت نمیں کی 'ند وستیاب روایات کوجوں کاتوں قبول کیاہے ' بلکہ بوری جمان بین کے بعد آمے برمے ہیں۔ اقبال کے سرال ' پہلی بوی سے تعلقات اور ازدوائی بحران پر ان کی بحث بت سیرحاصل ہے اور نتائج محقیق کو انھوں نے بڑی صاف کوئی ہے پیش کر دیا ہے تاہم راتم كو دُاكْرُ محمد منيراحد كى بعض آرا سے يورى طرح انقاق نيى ہے - مثلاً :كريم يى يى كى مطلق مظلومیت کا تا ثر ورست نہیں ہے..... اس طرح میہ کمتا بھی صحیح نہیں کہ اقبال ہر حال میں ان سے چھکارایانا چاہتے تھے 'وغیرہ اقبال اور ان کی پہلی بیوی کے ور میان کشید گی اور اختلافات کی وجوه کیا تغیس؟ اس کی تفصیل اور واضح شهاد تیں تو میسر نہیں ہیں چمر قرائن بتاتے میں کہ اختلاف طبائع بنیادی سبب تھا۔ دونوں خاندانوں میں معاشی تفاوت کی وجہ سے کریم بی بی میں ایک کونہ احساس برتری بھی فطری امر تقااور بعید نمیں کہ و مختافو مختاوہ اس کا اظمار بھی کرتی رہتی ہول... ان کی بنی (معراج بیکم) کی شادت موجود ہے کہ ایاجان کے ذکر یر والدہ صاحبہ کی زبان قابو نمیں رہتی اور ان کو ہروقت بد زبانی سے یاد کرتی ہےذہنی ناموافقت میں تعلیمی تفاوت کو بھی وظل ہو سکتا ہے۔ سول سرجن جیسے اوسنے عمدے پر فائز ڈاکٹر شیخ عطامحر کی بیٹی کا اُن پڑھ رہ جانا باعثِ تعجب ہے اس کے برعکس اقبال اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ ان سب باتوں نے مل کرایک منتقل دوری کی صورت افتیار کرلی۔ اس دوری میں 'مکن ہے اقبال سے بھی کچھ کو تاہی سرز د ہوئی ہو۔ بسرحال وہ ایک انسان تھے۔

پر آئآب اقبال کا طرز عمل مجی قابل خور ہے۔ اقبال مرنجان مرنج طبیعت رکھتے تھے '
کین معلوم ہو تا ہے کہ آفآب نے اضیں اتن اور الی ایذا پنچائی کہ وہ اسے "کم بخت اور الی معلوم ہو تا ہے کہ آفآب نے اضیں اتن اور الی ایذا پنچائی کہ وہ اسے "کم بخت اور اور اقبال کے بقول ' وہ ان کے لئے ایک مستقل درد سر nasty تتم کے قط تکھتا اور اقبال کے بقول ' وہ ان کے لئے ایک مستقل درد سر Constant source کام پر of pain) منازبا۔ اپنی بمشیرہ کریم بی بی ہے بدسلوکی کا مرتحب ہوا۔ والد کے نام پر مراکبر حیدری اور انگستان کے بعض لوگوں سے قرض لیتارہا۔ اقبال نے والد ماجد شخ نور محد سے فیوہ کیا: "کرشتہ سالوں میں بھی وہ لوگ اپنی شرار توں سے باز نہیں آئے۔ اگر آپ کے باس ان کا بیان کروں تو آپ کو سخت تکلیف ہوگی۔ "(۹۹ بون ۱۹۱۸ء)۔ معلوم اور کے پاس ان کا بیان کروں تو آپ کو سخت تکلیف ہوگی۔ "(۹۹ بون ۱۹۱۸ء)۔ معلوم ہوتا ہے آئاب اور ان کی والدہ نے 'اقبال کے خلاف ایک محاذ قائم کر لیا تھا'جس کی وجہ سے دوری اور زیادہ ہوتی گئے۔ اقبال کے خلاف ایک محاذ قائم کر لیا تھا'جس کی وجہ سے دوری اور زیادہ ہوتی گئے۔ اقبال کے خلاف ایک محاذ تا کم کر لیا تھا' جس کی وہائی سے دوری اور زیادہ ہوتی گئے۔ اقبال کے خلاف ایک محاذ تا کم کر کیا تھا' جس کی دونائی سے دوری اور زیادہ ہوتی گئے۔ اقبال کے خلاف ایک محاذ تا کم کر کیا تھا' جس کی دونائی سے دوری اور زیادہ ہوتی گئے۔ اقبال کے خلاف ایک خط بیں 'اپنے طرز عمل کے دفائی سے دوری اور ایخ تعلق کا جواز پیش کرتے ہوئے والد صاحب کو کھتے ہیں کہ محتل مدید آدی

ا قبال اور مجرات

ایک سوراخ سے دو دفعہ ڈک نمیں کھاتا۔ ہرانسان کو حق ہے کہ وہ اپنی عزت و آبرو

پہلے اور اسے محفوظ رکھنے کے لئے مناسب تدابیرافقیار کرے " اس طرح کی بہت

ہی باتیں فاصی حد تک علامہ اقبال کے طرز عمل کاجواز فراہم کرتی ہیں۔ پہلی بیوی کے سلط

میں یہ ان کی منصف مزاجی ہے کہ وہ عمر بھرانھیں بابانہ خرچ جیجے رہے۔ آفاب اقبال 'کو
علامہ نے محروم الارث کر دیا۔ کیا ان کا یہ طرز عمل درست تھا؟ یہ امر قابل بحث و تحقیق

ہے ۔ معالمہ اس قدر سادہ نہیں ہے اور اس لئے راقم ڈاکٹر محمد منیراحمہ صاحب کی رآئے۔
منفی نہیں ہے کہ: "اقبال کا یہ عمل درست نہ تھا" شخ عطا محمد ایک مظوب الغضب اور
فیر متوازن شخصیت کے مالک تھے 'اس لئے نہیں معلوم کہ انھوں نے کیا تصویر پیش کر کے صدیر بین منظوب الغضب اور کیے انھیں دنیا ہیں دسوا کرے ۔ والمہ ڈآفاب کو اکسایا کہ وہ اپنے والد کے خلاف عدالت میں دعویٰ
کرکے انھیں دنیا ہیں رسوا کرے ۔ والمہ ڈآفاب قابل تحسین ہیں کہ انھوں نے بیٹے کو اس

کرکے انھیں دنیا ہیں رسوا کرے ۔ والمہ ڈآفاب قابل تحسین ہیں کہ انھوں نے بیٹے کو اس

سے باز رکھا۔ پھر جب علامہ کا انتقال ہوا تو (آفاب عمر عزیز کے چیل سال پورے کر پھی

سے باز رکھا۔ پھر جب علامہ کا انتقال ہوا تو (آفاب عمر عزیز کے چیل سال پورے کر پھی

سے باز رکھا۔ پھر جب علامہ کا انتقال ہوا تو (آفاب عمر عن پورے والد کو خرائج عقید تھی ان کی روپے میں بھی تبدیلی آئی' اور آخر عمر میں تو وہ اپنے والد کو خرائج عقید ت

یہ امر مسلم ہے کہ علامہ اقبال ایک بڑے آدمی تنے 'اور بڑے آدمیوں کی زندگی کا ہر ہر درق زیرِ بحث آتا ہے اس لئے اقبال کی ازواجی زندگی بھی اظهار و خیال اور بحث و شخیص کا موضوع رہے گی۔ ضروری تو یہ ہے کہ اس مسمن جس ہر طرح کے تعقیبات اور زاتی بہند و ناپند سے بالاتر ہو کر کلام کیا جائے۔ ڈاکٹر محر منیر صاحب کا تعلق بھی مجرات سے زاتی بہند و ناپند سے بالاتر ہو کر کلام کیا جائے۔ ڈاکٹر محر منیر صاحب کا تعلق بھی مجرات سے ہے 'بایں جمہ انھوں نے تقید و تجزید جس خاصے توازن و عندال سے کام لیا ہے۔ طرفداری کے بجائے 'اس بخن فنی پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ڈاکٹر محمد منیراحمد کا ذوقِ جبتو بھی قابل داد ہے۔ انموں نے وسیع ماخذ تک رسائی حاصل کرکے افھیں کھٹالا اور ان سے استفادہ کیا ہے۔ ان کی فراہم کردہ مطومات 'اقبالیات پر مزید شخین اور تفسیلی تخیدی مطالعوں کی بنیاد بن عتی ہیں 'مثلاً: تاریخ اقبالیات بیں گرات سے متعلق بعض اقبال شناسوں (شخ عطاء اللہ ' عکیم محمد حسن قرشی ' پروفیسر محمد فرمان ' ملک حسن اخروفیرہ) کی مختیق اور تخیدی کاوشوں کا مقام و مرتبہ یا بعض متر جمین اقبال (جیسے: قریشی احمد حسین قلعدادی ' پروفیسر شریف کھائی اور سید اکبر علی شاہ) کے ترجوں کا معیار وفیرہ وفیرہ وفیرہ دیگا ہے۔ انہوں کا متاب اقبالیات کے بہت سے دو سرے شخین کاروں کے لئے معیوں وفیرہ وفیرہ مند مدی ۔۔۔

س دیکھے من معل

اس سے تمل 'بعض دو سرے موضوعات پر ڈاکٹر محد منیراحد سلیج کی علمی اور مختیق کادشیں منظرعام پر آچکی ہیں 'جیسے:

خفتگان خاک مجرات مناسب

احوال و کلام مولوی نورالدین انور مولوی نورالدین انور محوال محاوی محرات کے بنجابی نعت کو شعرا محرات کے بنجابی نعت کو شعرا

مجرات کے اردونعت کوشعرا

ان کے ہاں ہمرم دم جبتو کی کیفیت نظر آتی ہے اور ایک فاص ولولہ مختیق کا اصاس ہوتا ہے۔ اب وہ اقبالیات کی جانب متوجہ ہوئے ہیں۔ موصوف بیسے ذبین اور ہاصلاحیت مختیق کار کا یہ اعتما 'اقبالیات کے مستقل کے لئے فالی نیک ہے۔ امید ہے ان کی زیرِ نظر کتاب کاگرم دل سے خیرمقدم کیا جائے گا۔

شعبة اردو يونی در شی اور نیش کالج لامور رفيع الدين باشمى ۴ زى الج ۱۳۱۸ه ۴ زى الج ۱۹۹۸ه

بندالله الزخمزالنجن من آنم كه من دانم دياجه أزمعنف)

اکر اقبال سے میرا تعارف آٹھویں جماعت میں میرے عزیز ترین استاد جناب چود هری اکبر علی نے کروایا تھا۔ انہوں نے "باگ درا" اور "با لِی جبریل" پڑھنے کو دی اور مناسب راہنمائی بم بنچاتے رہے "ہوم اقبال" پر تقریریں لکھ کر دیتے رہے اور یوں میں اقبال کے قریب ہو تاکیا۔ میٹرک کے بعد اقبال پر بچھ کتابوں کا مطالعہ کیاتو گویا اقبال کے تحریمی بتلا ہو گیا۔ زمیندار کالح میں مجھے سیف الرحن سینی جیسے بلند پایہ شاعر و اویب کی راہنمائی اور شفقت عاصل رہی ، جنہوں نے میرے آوئی ذوق کو جلا بخش۔ یماں پر بھی اقبال میرا پہندیدہ موضوع رہا۔ تقاریر کا سللہ ہو ؟ مضمون نولی کا مقابلہ ہو ؟ یا کالج مجلّہ "شاہین" میں لکھنے کا موضوع رہا۔ تقاریر کا سللہ ہو ؟ مری افتان جو رہاں تو ہو گیا ہو واری فتل حیین کی حوصلہ افزائی موقع ہو ؟ میری اولین ترجیح اقبال " ہی رہا۔ پر لیل چود هری فتل حیین کی حوصلہ افزائی سے میرے " اقبائی ذوق " میں مزید بہتری پیدا ہوئی اور اقبال میرے آوئی ذوق کا محور بن گیا۔ قیام لاہور (۱۹۸۱۔ ۱۹۹۳ء) کے دوران کتب اقبالیات کا تفصیلی مطالعہ کیا تو اقبال" کی مواد اکٹھا کرنا گیا۔ تیام لاہور (۱۹۸۱۔ ۱۹۹۳ء) کے دوران کتب اقبالیات کا تفصیلی مطالعہ کیا تو اقبال" کے گرات سے تعلق کی تقاصل کا علم ہوا اور پھر میں نے اِس موضوع پر مواد اکٹھا کرنا شروع کردیا۔

چنانچہ ۱۹۸۹ء سے اِس موضوع پر کام جاری رہا اور آج بیہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ قطرے سے محربونے تک جو مراحل طے کرنے پڑے ان کی تفصیل زیادہ اہم نہیں۔ بس انتاکمنا کافی ہوگا کہ بیہ کتاب کسی بڑی لا بحریری کے انزکنڈیشنڈ کمرے میں بیٹھ کر نہیں لکھی ممثی بلکہ قلم کے ساتھ ساتھ قدم کی حرکت ہے بھی کام لیا کیا ہے۔

' إقبال اور مجرات' كے موضوع پر جوں جوں تحقیقی سنرجاری رہا' یہ احساس شدت اختیار كر؟ كیا كہ كاش ہے كام آج سے جالیس برس قبل ہو چكا ہو؟ جب إس كمانی كے بت سے كردار ابھى نے ندہ تھے۔

ہم آج بیٹے ہیں ترتیب دینے دفتر کو درق جب اسکا اڑا لے گئی ہوا ایک ایک درق جب اسکا اڑا لے گئی ہوا ایک ایک محرقدرت نے یہ کام میرے لئے مقدر کررکھا تھا کمی اور کو کیے خیال آتا۔ آبال اور مجرات کا موضوع بظا ہر سیدھا ساہے لیکن اِقبال کی زِندگی کے چند نازک اور متازعہ

بلوؤں سے متعلق ہونے کی وجہ سے بہت مشکل اور نازک ہے۔ مراس پر لکھنے کی ضرورت سے کوئی انکار نبیں کر سکتا۔ إقبال کی سوائح میں بہت سے سوالوں کا تعلق اِس موضوع سے ہے۔ إ قبال كس كے ہاتھ ير بيعت تھے؟ إن كى ملى شادى كب اور كن حالات میں ہوئی؟ اِن کے سرالی کون تھے؟ اِن کے سرکیا استے مجے گزرے تھے کہ امتحان کے کئے آنے والے لڑکے کو ایک نظرد کھے کر اپنی بیٹی دے دی؟ وہ کون ساغم تھاجو إقبال کو راتوں کو سونے نمیں دیتا تھا اور تنائی میں رلا تا تھا۔ کونیا کرب تھاجس سے چھتکارا حاصل كرنے كے لئے إ قبال شراب نوشي ميں پناه لينا جاہتے تھے اور ملك چھوڑنے ير مجورتے ؟ وہ آئے فرزند اول سے کیوں نالاں رہے؟ اِن موالوں اور بہت سے دو سرے ایے بی سوالوں کا جواب تلاش کرنے کے لئے اس موضوع پر لکھنے کی اشد ضرورت تھی۔ اس سے سلے بھی اس موضوع کو چھٹرا گیا ہے لین اس نازک موضوع سے عمدہ پرا ہوتے کے لئے جس سنجیدگی اور تفصیل کی ضرورت تھی اِس کے ساتھ کسی نے کام نہیں کیا۔ اِس موضوع ریااس سے متعلقہ تحریروں میں بے شار اغلاط موجود ہیں۔ مثلاً

سید طلہ جلالی نے عاماء میں عملامہ إقبل اور إن كى پہلى بوى كے عنوان سے ایك كتلب لکسی جس میں اقبل اور ان کی زوجہ اول کے اختلافات اور علیمکی پریک طرفہ فیصلہ سنایا ميا ہے۔ انداز على ہے نہ مختيق اور غير ضروري موادكي بحروار ہے۔ چند اغلاط طاحظہ مول-

" يه مقدى يوى مرزين تجازيس بيدا بوكس مقد ٢٢ (حقیقت بیے کہ وہ مجرات میں پیدا ہوئیں -)

-آنآب اِ قبال لامور من پريش كر دے تھے- آئے والد بزركوار كى شدت علالت كى خرے متاثر ہوكر مزاج يرى كى غرض سے حضرت علامه كى خدمت ميں

(آنآب اِ قبال نے ۱۹۳۵ء میں پر پیش شروع کی جبکہ اِ قبال ۱۹۳۸ء میں اللہ کو ہارے ہو یکے تھے)

مسراً كرحددى في إلى تقرير إلى (آفاب) كوايك بزاد يوعد إنعام ديا مني .

(مرف ایک مولوے پونڈ علے تھے دہ بھی قرض حبنہ کے طوریر)

و مطاعد اور كريم بي بي كي كاري بائ وقات غلد بن ويناز من اور خطاب ملن کے سال بھی علد یں۔ صفہ ۲۳3۲۹

"ا قبل اور مجرات کے موضوع پر پہلی کوشش جنب پردفیسر ملد حن سید نے کی تھی۔

اِن کا مضمون زمیندار کالج کے مجلّہ شاہین ۸عام (اِقبل نمبر) میں شائع ہوا تھا اِس مضمون میں اکثر بنیادی اطلاعات درست نہیں مثلاً

و آبال کے خسر کانام "عطاء اللہ بٹ تشمیری" لکھا ہے صفحہ ۱۵ (اِن کانام شخ عطامحہ تھا)

"ان کی سروس کازیاده ترحصه کابل می گزرا مفحد ۱۵

(وہ مجمی کابل میں نمیں رہے)

ے آفاب إقبال نے ڈاکٹر عطاء اللہ بٹ کی حویلی کو یادگار إقبال نہیں بننے دیا "صفحہ

(به درست نمیں۔ اِس حو کمی کو ڈاکٹر عطامحہ کے پوتے نے خود چے دیا تھا)

"معراج بيكم كا إنقال بحين من بوا "صفحه نمبرها (١٩ برس كى عمر بحين نبيل بوتى)

ی بروفیسرا کر منیرا آبال کے ہم جماعت تھے صفحہ نمبراا (وہ اِ قبال سے ۲۰ سال جونیز تھے)

ے لدھیانہ والی بی بی کا اِنقال ہوا تو اِ قبال نے حضرت قاضی سلطان محمود کو یا دکیا کہ وہ جنازے کی نماز پڑھاتے ۔ صفحہ نمبر ۲۵

(لي لي كا إنقال ١٩٢٣ء من مواجبكه قاضي صاحب ١٩١٩ء كو نوت مو يك شف)

ے "مولانا دیدارعلی نے کفر کا مخویٰ جاری کیا جس پر متعدد علیائے کرام کے وستخط ہوئے محد حضرت قاضی سلطان محمود نے دستخط سے اِنکار کیا اور بھراحت لکھا کہ حضرت محمد اِنگار کیا اور بھراحت لکھا کہ حضرت محمد اِنگار کیا اور بھراحت لکھا کہ حضرت محمد اِنگال مسلمان یا ایمان ہیں" صفحہ ۲۵

(فتوی ١٩٢٥ء من حضرت قاضی صاحب کی وفات سے چھ سال بعد جاری ہوا تھا!)

(3) سید نذر نیازی نے والکے راز میں ازدواج کے عنوان سے علامہ کی پہلی شادی پر بحث کی ہے ۔ ب اِس کے ۱۹۸۸ء کے ایڈیشن میں سے چند غلطیاں ملاحظہ ہوں۔

ابوصاحب (مردار عبدالغفور درانی) إقبال کے ہم جماعت تے "صفحہ ۲۵۱ (ابوصاحب شاکرد تھے)

ے "ڈاکٹرعطامحدہ ۱۸۷۹ میں واکسرائے کے اعزازی سرجن مقرر ہوئے" صفحہ ۲۳ منام (۱۹۹۰) (۱۳ منام میں میں میں ۱۳۹۰)

ت اکر عطامحد نے ۱۹۲۷ء میں بعمر ۱۳۳ سال وفات پائی۔ متحد ۲۰ مال دفات پائی۔ متحد ۲۰ متحد ۲۰

٥٠ ١٨٩٨ عن آلاب إقبال پدا مو ي مراح بيم مودد

(معراج ۱۸۹۱ء میں پیدا ہو کیں 'آفآب اِن کے بعد) شخ محمد مسعود کا افسوس جوانی میں بی اِنقال ہو گیا۔ مغیر ۸۸

(۵۹ يرس كي عمرجواني شيس ہوتي)

(4) ڈاکٹر سید سلطان محود حسین کی کتاب " اقبل کی ایتدائی ذندگی مطبوعہ اقبل اکلوی فاہور (4) داکوی فاہور اقبل اکلوی فاہور اقبل کی ایتدائی دندگی مطبوعہ اقبل اکلوی فاہور اقبل الکوی فاہور اقبل میں بھی سسرالی خاندان کے بارے میں فراہم کردہ معلومات میں کئی غلطیل در آئی ہیں مثناً

اکر شخ عطامحری تاریخ پدایش ۱۸۵۰ء دی می ب- مند ۱۹۸

(درست تاریخ پیدایش ۲۰ نومر۱۸۵۵ء -)

۳۳۰ می ۱۸۸۸ء کو ڈاکڑ شخ عطا محد کو خان بمادر کا خطاب عطا ہوا • منخد • کا۔
(منجع تاریخ ۲۲ می ۱۸۸۹ء ہے۔)

ع وفات كاسال ۱۹۲۳ م ۲۳ برس لكما - مني ۱۲۲ م

(اصل باریخ ۱۱ د ممبر۱۹۲۲ء بعمر ۱۲ برس ہے۔)

ت "نواب بی بی کا مجرات میں عافظ فعنل احمہ سے بیاہ ہوا پر عنایت اللہ سے نکارِ ثانی کا کر اللہ سے نکارِ ثانی کا کر اللہ منفیہ ۱۷۱۔

(ایک بی نکاح عنایت اللہ سے ہوا۔ حافظ فعنل احمد عنریاحمد بھٹی کے والد تھے۔ نذریاحمد سے نواب بی بی کی سب سے چھوٹی بمن شنرادہ بیکم کاپہلانکاح ہوا تھا۔)

المريم بي بي المديد المعنى مجرات على بيد الموكي مفيد عدا

(كريم في في ١٢٢ مارج ١٨١٣ و كجرات على بيدا موكيل)

معراج ١١٩١ء من چل يي- مغه ١١٩١ء

(معراج كانقال عداكوير ١٩١٥ ومواقفا)

(5) ڈاکٹر مظفر حن ملک نے آبل اور مجرات کے عنوان سے مقلہ لکھا جے ہم پہلی سجیدہ کوشش کمہ سکتے ہیں یہ آبلیات جنوری مارج ۱۹۸۸ء میں شائع ہوا۔ اِس میں بھی بچے۔ فلطیال رہ محق ہیں مثلاً

ابو ماحب کے خانوادے کے سربراہ کا نام محد افتل ور انی اور خیل ماموں دئی بیان کی می ہے۔ مغد ۲۲۵

(مريداه محرحيات خال دراني تف اور إن كي خيل يوپارتي ب)

م دفیراکر منرای منوی مرمنر کی دجہ سے مفہور ہیں مقد ۱۲۷ (الفیرشائع ہوئے یہ کیے شہرت کا سب بن می ؟)

ا قبال اور مجرات

ت ڈاکٹر عبدالقیوم ملک کو مجراتی ظاہر کیا گیاہے مغید ۲۲۲ (وہ مجراتی نہیں ہیں جو کوا نف دیئے گئے ہیں وہ ڈاکٹر عبدالحق کے ہیں) معتبہ یہ معتبہ ہیں جو کو اسٹ میں کہ کہ میں میں میں میں معتبہ ہیں میں معتبہ ہیں۔

ت چود هری نیاز احمد کوخشی محمد ناظر کا بھائی لکھا ہے۔ منجہ ۲۲۵ (وہ ناظر کے بیتیج شے)

الك محد الدين مدير "صوفى "كاوطن برناله لكها ب منحه ٢٢٥

(جبكه إنهول في افي خود نوشت من مهونه كلال كما اله)

"أكر منرو قبال كے شاكر د تے" منى ٢٢٧

(آگر منیراِ قبال کے شاگر د نہیں تھے عبداللہ چفتائی نے بھی غلط لکھا ہے) منتزل کیونتر کے کھی تر دار کردیا جہ شدمی نشدال میں است

ے "اِ قبال' آفاب کو بھی آپے پاس ر کھنا چاہتے تھے تکر نغیال والے اِس کے لئے تیار نہ ہوئے "مغیہ ۲۲۹

(آفاب كوعلامد في خود كمرت نكال ديا تها)

جھے اعتراف ہے کہ میری فراہم کردہ ساری کی ساری معلومات بھی حتی نہیں کو تکمہ حقیق میں بہت ہی ہتیں حتی نہیں ہو تیں مگر میں نے مقدور بھر کو شش کی ہے کہ علمی اریخی حقیق اور عقلی معیار پر پوری نہ اتر نے والی معلومات سے اجتناب کیا جائے۔ کی بات کو محض اِس بنا پر قبول نہیں کیا کہ وہ کی "بوے" آوی نے کہی ہے یا وہ اِ قبال کے بہت قریب رہا ہے۔ بلکہ اِس قول پر عمل کیا ہے" فذما صفا ودع ماکدر" (ہو فحیک ہے لے لوجس میں گڑ بوہ چھوڑوں) "کھی پہ کھی مار نے" اور "کیر کا فقیر" بننے سے پر بیز کیا گیا ہے کیو تکہ اندھی تقلید اور عملی تحقیق کی می ہماری تحقیق کے معیار کی پہتی کا سب ہے۔ بوے سے برا صاحب علم بھی غلطی کر سکتا ہے " ٹھو کر کھا سکتا ہے "کسی نہ کسی لاعلمی یا تحصب یا غلط فنی کا برا صاحب علم بھی غلطی کر سکتا ہے " ٹھو کر کھا سکتا ہے " کسی نہ کسی لاعلمی یا تحصب یا غلط فنی کا گار ہو سکتا ہے اِس لئے عالم کے آ دب کے ساتھ ساتھ علم کا احترام ضروری ہے اور تھلید گئار ہو سکتا ہے اِس لئے عالم کے آ دب کے ساتھ ساتھ علم کا احترام ضروری ہے اور تھلید کی بھائے شخیق کا راستہ بہتر ہے۔

اس کتاب کے چھے آبواب میں سے تیرا باب اہم ترین ہے۔ اِس میں اِ قبال کی پہلی شادی اولاد 'سرالی فائدان اِس شادی کی ناکای کی دجوہات پر پہلی مرتبہ تغییلی بحث کی منیوں کا ازالہ کیا گیا ہے اور بہت می نئی معلومات پہلی دفعہ فراہم کی جارتی ہیں۔ اِس موضوع پر مزید تغمیل میں جائے سے رکادٹ وی فخصیت پرستی رہی ہے جس کی طرف مولانا فیلی نے اشارہ کیا ہے۔

" ہارے ذالے بی جو سوائح عمراں لکمی می بیں اون کاب عذر کیا جاتا ہے کہ ابھی قوم کی بید مالت جیں کہ تصویر کے دولوں رخ اس کو دکھائے جائیں۔
ابھی قوم کی بید حالت جیس کہ تصویر کے دولوں رخ اس کو دکھائے جائیں۔
لیکن عذر کرنے دالے خود اپنی نبست غلطی کرتے ہیں۔ جس چیز نے اِن کو

اظمار حق سے روکا ہے وہ ایٹیائی فخصیت پرتی ہے۔ جس کا اور رگ و پ یس سرایت کر گیا ہے اور عذر کرنے والوں کو خود اِس بات کا احساس نہیں ہو تاکہ یہ ایک بہت بڑا ضرر ہے " (مواذنہ انیس و دہیر) اِس موضوع پر لکھنے سے رکاوٹ کی وجہ یہ خیال بھی تھاکہ

محفلِ نو میں پرانی داستانوں کو نہ چھیڑ رنگ پر جو اب نہ آئیں ان افسانوں کو نہ چھیڑ اور لکھتے ہوئے یہ اختیاط بھی دامن کیر تھی کہ

وصل کے اسبب پیدا ہوں تری تحریر سے دکھ ایک تری تقریر سے دکھ جائے تری تقریر سے محرا قبال کے بی اس شعر نے ہمت بند هائی کہ

وضِ مطلب سے جھک جاتا نیں نیا کچے نیک ہے نیت اگر تیری تو کیا ہوا کچے

چوتے باب میں اہالیان مجرات سے إقبال کے مراسم کی تعیدات بیان کی می ہیں۔
اُ جباب کی درجہ بھری بھیٹا ایک مخن کام ہے لیکن مراسم کی توعیت کو دستیاب معلومات کی روشنی میں پر کھ کرید درجہ بھری کی گئے ہے۔ اِس باب میں ابو صاحب 'نا مر 'قاضی فضل جن اور سید حبیب سے إقبال کے مراسم کی تغییدات پہلی دفعہ منظرعام پر آ رہی ہیں۔ ماضی میں پر دفیسرا کبر مزیر کو بھی اِ قبال کا ہم جماعت اور بھی شاگر د کا ہم کیا گیا۔ عبداللہ چفائی صاحب نے انہیں ایم اے فاری کیا ہوا اور اقبال کا نام ان کے اساتذہ میں لکھ دیا طالا تکہ انہوں نے انہیں ایم اے فاری کیا ہی نہیں بلکہ عربی میں ایم اے کیا تھا۔ اِس باب میں شامل آ کبر مزیر کے فود نوشت طالت نے ایک اندازوں اور غلطیوں کی اصلاح کر دی ہے۔ آگر مزیر کے خود نوشت طالات نے ایک اندوں اور غلطیوں کی اصلاح کر دی ہے۔ آگر مزیر گئی طور پر مجراتی نہیں سے لیکن طویل عرصہ مجرات میں رہنے کی دج ہے۔ آگر ان اور کیا تھا۔ اِس باب میں رسم و راہ اور طاقاتی ' آبائی طور پر مجرات میں اسم طالع مجرات میں رسم و راہ اور طاقاتی ' قبالیات میں اضافے کا درجہ رکھتے ہیں۔ مکتوب ایسم کے معمن میں ماسمرطالع مجد اور اقبالیات میں اضافے کا درجہ رکھتے ہیں۔ مکتوب ایسم کے معمن میں ماسمرطالع مجد اور وقبالیات میں است کی عالات بھی ایس سے پہلے میند راز میں تھے۔ اِن لوگوں کے عظم والات زندگی دینے کامقعد ان کا تعارف کرا ہا اور ان کھالات کو محفوظ کرتا ہے۔

سابق منلع مجرات کی تعتیم سے ہماری تخیق زیادہ متاثر نہیں ہوئی۔ منڈی ہماالدین سے تعلق مزات کی تعلیم سے ہماری تخیق زیادہ متاثر نہیں ہوئی۔ منڈی ہماالدین سے تعلق رکھنے دائے ملک محرالدین اور سید نور قادری کا آیائی تعلق موجودہ صلع مجرات سے بی تھا۔

مجھے اِن امور کا اعتراف بھی کرنا ہے جو میں نہیں کر سکا مثلاً بیخ نور محد کے نھیالی فائدان (جلالپور جثال) کا سراغ نہیں لگایا جاسکا۔ مخاط انداز دہے کہ یہ فاندان اب ختم ہو چکا ہے۔ مولا بخش واصف کے نام خطوط دستبرد زمانہ کی نذر ہو مجھے اور مولوی محمد حسین (اِ قبال اور سردار بیکم کے نکاح خواں) کے حالات بھی کوشش کے باوجود معلوم نہ ہو سکے آخر میں رہے ہو شکے اور احتیاط بھی آخر میں رہے ہو اور احتیاط بھی

احریم میں عرص کرتا ہے کہ میں نے اس کام میں مقدور جمر محنت کی ہے اور احتیاط ہمی 'اس کے باوجود مجھے دعوی نہیں کہ میہ کتاب غلطیوں سے پاک ہے۔اصحاب علم و تحقیق سے گزارش ہے کہ میری غلطیوں اور فرو گذاشتوں سے ضرور مطلع کریں میں اِن کا احسان مند

بھی ہوں گااور ضروری اصلاح بھی کر دی جائے گی۔ بھے "اِ قبال اور سجرت" کے سلسلے میں جن لوگوں سے مدد النے کی ضرورت چیش آئی اِن

سے اکثر کا رویہ نمایت حوصلہ شکن اور مایوس کن تھا۔ پچھ کا اِس لئے کہ وہ پچھ جانے
میں ہے اکثر کا رویہ نمایت حوصلہ شکن اور مایوس کن تھا۔ پچھ کا اِس لئے کہ وہ پچھ جانے
نمیں تھے اور بعض کا اِس لئے کہ وہ جانے تو بہت پچھ تھے محر کسی دو سرے کو بتا کر فائدہ
بنچانے کا ظرف نہیں رکھتے تھے۔ پچھ نے جان بوجھ کراد حوری معلومات فراہم کیں اور پچھ

نے بھے مراہ کرنے کی بحریور کوشش کی۔

تاہم کچے مریان ایسے تھے جنہوں نے واقعی میرے ساتھ تعاون کیاا ورکی نہ کی شکل میں مثبت راہنمائی فراہم کی۔ بھی زبانی معلومات ہے ، بھی کتب کی فراہی ہے اور بھی میرے کام کو سراجے ہوئے جھے آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا۔ اِن حضرات میں سرفرست جناب شریف کنجای ہیں جنہوں نے بعض ایسے اسور کی نشاندی کی جن سے شاید بست کم لوگ واقف تھے۔ ڈاکٹرا تر حیین قریش کی خدمت میں اِس کتاب کے سلطے میں مسلسل ڈیڑھ دو برس حاضری دیتا رہا۔ محرافسوس یہ حاضریاں زیادہ سودمند فابت نہ ہو سکیں... البتہ ایک دو محاطلت میں انہوں نے ضرور یدد کی جس کے لئے ممنون ہوں۔

بابا راز سمجراتی عارف علی میراید و کیث میاں اشرف بنویر اید و کیث سید نور محد قادری مرحوم کلک میاء الدین اید و کیث لاجور علی میاء الرحن صاحب چوهری فتح محد عزیز اید و کیث اید و کیث لاجور کا تحیم میاء الرحن صاحب چوهری فتا محد عزیز اید و کیث محترمه رشیده آفاب إقبال صاحب (کراچی) چوهری شامد و ژائج و و ایج و هری مید فتر تاب سید حسن عسکری سید چوه مری محد اشرف (عالمکرمه) علامه اخر فتح پوری سید فتر تراب سید حسن عسکری سید حسن تو قیر این محرات ادریس درانی (مجرات) نے بھی مختلف ذرائع سے تعاون کیا۔ ان سب کا تمد دل سے معکور جول۔

اہے دوست محد المبرمسود (لاہور) کا شکریہ ہمی واجب ہے انہوں نے دور رہ کر نزدیک والوں سے زیادہ مستعدی سے تعاون کیا۔ نامور ماہرا قبالیات پروفیسرڈ اکٹر رفع الدین

ا قبال اور مجرات

ہائمی نے مودے کو بغور پڑھا'اغلاط کی نشان دہی کی 'مغید تجاویز دیں اور پیش لفظ لکھا۔
ان کے لیے بھی دِل سے دعا تکلی ہے۔ جناب خالد حسین مرزا پر دپرائیٹر دین ہو کمپوزرز
گرات کا بھی تمہ دل سے ممنون ہوں کہ انھوں نے اس کماب کو فتی لحاظ سے بمتر بنانے کے
لئے بہت محنت کی۔

(ڈاکٹر) محدمتیراحد سکھ نوراں۔ مجرات

باب اول اِ قبال ؓ کے بزرگ اور گجرات

اِ قبال کے دادااور گرات

و قبل کے والداور گھرات

الم فيخ نور محمد كا نفيال

الميخ نور محد كامر شد خانه

المن فيخ نور محداور وُاكْرُ فيخ عطا محد

الم من فيخ نور محدادر سيز يراغ شاه

إ قبال كے دادااور تجرات

سمجرات سے إقبال كے تعلق كى داستان ان كے دادا كے زمانے يا شايد إس سے بھى قديم دور سے شروع ہوتى ہے ، جب كشمير سے اجرت كركے آنے دالوں كے بنجاب ميں دو سب سے اہم شكانے سيالكوث اور جلالپور جنال ہوا كرتے تھے۔ آج بھى إن دو شرول ميں كشميريوں كى ايك بہت بدى تعداد آباد ہے۔ جو و تحناً فو تحناً كشمير كے مختلف علاقوں سے اجرت كركے يمال آباد ہوئے۔

اِ قبال کے بزرگوں نے جب عثمیرے ہجرت کی تو اِن کے بچھ عزیز سیالکوٹ کی ہجائے جلالپور جثال میں آکر آباد ہو مجئے۔ بعد میں اِن سے مزید رشتے واری ہو گئے۔ یہ رشتے واری اِ قبال کے وادا شخ محمد رفیق کی جلالپور جثال (ضلع مجرات) میں دو سری شادی کی صورت میں ہوئی۔ سیالکوٹ اور مجرات کو طانے والی سڑک جلالپور جثال سے ہو کر گزرتی ہے اور سیالکوٹ سے جلالپور میں کلومیٹر سے زیادہ دور نہیں۔

اِ قبال کے دادا چیخ محمد رفیق انیسویں صدی کے شروع میں تشمیر ہے ہجرت کر کے سیالکوٹ میں آباد ہوئے۔ وہ تشمیری لو یکوں اور وحسوں کاکار وہار کرتے ہتے۔ سیالکوٹ کے محلّمہ کھنیکاں میں رہنے ہتے۔ اِن کی پہلی شادی سیالکوٹ کے ایک تشمیری فاندان میں ہوئی۔ اِس یوی کا شادی ہے تحصہ بعد بغیر کسی اولاد کے اِنقال ہو گیا۔ نسل کو جاری رکھنے کے لئے انہوں نے دو سری شادی کا ارادہ کیا اور ۱۸۳۰ء کے قریب اِن کی دو سری شادی جلائیو رہناں کے ایک تشمیری فاند اِن کی دو شیزہ سے ہو محق۔ یہ فاندان کیما تھا؟ اِس کے اظاف کیا ہوئے؟ اِس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ غالب امکان ہے کہ یہ فاندان مٹ چکا ہے ورنہ کی نہ کسی حوالے ہے اِس کاکوئی سراغ کل آی۔

ڈاکٹر مظفر حسن ملک کا قیاس ہے کہ شخ رفیق کی شادی جلالور کے کمی رشی خاندان میں ہوئی ہوگی کیونکہ یہ خاندان نبتا متمول ہے۔ راقم کا خیال ہے کہ ایسا ممکن تو ہے محر متمول ہونے کی بنیاد پر یہ شادی ہونا درست نہیں کیونکہ ایک متمول خاندان اپنی دوشیزہ کا رشتہ ایک متوسط بلکہ غریب خاندان کے ادھیر عمرے اس مردکو کیوں دے گا جو دو سری شادی کر میامہ ؟

في رفق كى يديوى بهت فوبعورت تمي اور " كرى " كے نام سے معبور تميں - إس

.

یوی کے بین سے کے بعد ویگرے وی بیٹے پیدا ہوئے گرمیب بھین بین بی انقال کر گئے۔

یو کا کے بین سے کے بعد ویگرے وی بیدایش سے قبل بہت ی منتیں مائی گئیں اور بہت سے

یروں فقیروں سے وعائیں کرائی گئیں۔ جب وہ پیدا ہوئے تو اِن کی ورازی عمر کے لئے مزید

ترابیر کی گئیں پڑھاوے پڑھائے گئے اور منتیں پوری کی گئیں۔ ٹونے ٹو کئے گئے گئے۔ جن

بیں سے ایک یہ تھا کہ اِن کی ناک میں ایک چھوٹی ہی "نفتہ" والی گئی تاکہ وہ اوکی نظر آئیں

اور موت کا فرشتہ وہوکہ کھا جائے! اور شاید اِس طرح وہ محقوظ رہیں۔ اِس "نفتہ" کی وجہ

اور موت کا فرشتہ وہوکہ کھا جائے! اور شاید اِس طرح وہ محقوظ رہیں۔ اِس "نفتہ" کی وجہ

اور موت کا فرشتہ وہوکہ کھا جائے! اور شاید اِس طرح وہ محقوظ رہیں۔ اِس "نفتہ" کی وجہ

اور موت کا فرشتہ وہوکہ کھا جائے! اور شاید اِس طرح وہ محقوظ رہیں۔ اِس "نفتہ" کی وجہ

اور موت کا میں گئے گئے۔ شخ غلام محمد نے تعلیم حاصل کی اور محکمہ نمرش اوور سیر ہو گئے۔

روپڑ میں تعینات شے جبکہ ان کے والد شخ رفیق انہیں ملئے گئے۔ وہاں ہینہ کی وہا پہلی اور شخ رفیق جل سے اور وہیں دفن ہوئے۔ (ا)

سید نذیر نیازی (۱۹۰۰-۱۹۸۵) نے علامہ اِ قبال کی ذبانی شیخ محد رفتی کا مجرات میں انگریزوں کی طرف سے سکھوں کے خلاف جنگ میں حصہ لینا بیان کیا ہے۔ (۲) ۲۶م اِس بات کی کمی اور حوالے سے تعدیق یا تردید نہیں ہو سکی۔ شیخ رفتی کاروبار کرتے شے لیکن بات کی کمی اور حوالے سے تعدیق یا تردید نہیں ہو سکی۔ شیخ رفتی کاروبار کرتے ہوئے کہ مکن ہے وہ کمی دور میں فوج میں بھی طازم رہے ہوں۔ لیکن یہ بات مد نظرر کھتے ہوئے کہ انگریزوں اور سکھوں کی مجرات میں جمزیوں (مئی ۱۸۳۸ء اور فروری ۱۸۳۹ء) کے وقت شیخ رفتی کی عر ۲۰ سال سے زائد ہوگ۔ اِن کا لڑائی میں حصہ لینا زیادہ قرین قیاس نہیں سے۔

11

إ قبال كے والداور تجرات

اِ قبال کے والد محترم شخ نور محد کے لئے مجرات "مقدس رشتوں کی سرز بین" تھا۔
مجرات کے ایک قصبے جلالپور بٹاں بیں ان کی بنت' ان کی والدہ ماجدہ پروان چڑمی تھیں۔ مجرات کے ایک اور قصبے اعوان شریف بیں ان کے بادی و مرشد کاؤیرہ تھا۔ اِ ی شہر شاہدولہ بیں اِن کے سر حمی ڈاکٹر عطا محر رہتے تھے۔ جن کی صاجزاوی کو انہوں نے اپنی بو بنایا تھا۔ اور بی سرز بین ان کے محرم راز دوست سید چراغ شاہ کا آبائی وطن تھی۔
موبنایا تھا۔ اور بی سرز بین ان کے محرم راز دوست سید چراغ شاہ کا آبائی وطن تھی۔
شخ نور محمد ۱۸۳۵ء کے لگ بھگ سیالکوٹ بیں شخ محر رفیق کے گھر پیدا ہوئے۔ تعلیم عاصل نہ کر سے محر کھر دور تی رساعطا کر رکھا تھا۔ بیپن سے والد کے ساتھ کاروبار بیں شریک رہ پھریارچہ دور تی کرنے گئے۔ ہر تعوں کی ٹوپیاں اور کلاہ سینے بیں کاروبار بیں شریک رہ پھریارچہ دور تی کرنے گئے۔ ہر تعوں کی ٹوپیاں اور کلاہ سینے بین محمون کی طرف رغبت شروع سے تھی اور المی اللہ اور المی علم و وائش سے بڑی عقید ت محمون کی طرف رغبت شروع سے تھی اور المی اللہ اور المی علمی اور محمون کی طرف رغبت شروع سے تھی اور المی اللہ اور المی علمی اور صوفیانہ بیاس کا اہتمام کرتے جہاں صوفیاء اور فضلاء کی کتب پڑمی جاتمی اور سلوک کی صوفیانہ بیاس کا اہتمام کرتے جہاں صوفیاء اور ورایا دور اور مونیت اور طربیت ورفوں کے منان کی نوزدگی تھون وکی اور یاد خدا سے عبارت تھی۔ ان کی بعد سے شربیت اور طربیت وکی اور یاد خدا سے عبارت تھی۔ ان کے جمعمر رضون تان بڑھ قلنی سکتے تھے۔

ی نور محد سرخ و بید رکت اور وجید فخصیت کے مالک تھے۔ صوفیانہ طرز زِندگی کے پیرد کار 'شب بیدار' بردہار' عالی ظرف اور در گزر کرنے والے ' نیک اور صلح بو' طیم و مشین اور سوز درول سے مالا مال۔ إقبال کی شخصیت کی تقیری شیخ نور محد کی شخصیت کے مشین اور سوز درول سے مالا مال۔ إقبال کی شخصیت کی تقیری شیخ کور آبان تھے کہ آپنے مظیم ان اوصاف نے بنیاوی کردار اداکیا۔ شیخ صاحب خوش قسمت إنسان تھے کہ آپنے مظیم فرزند کو عزت اور ناموری کے بلند ترین مقام پر دیکھ کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ انہوں نے کا اگست ۱۹۳۰ء کو سیالکوٹ میں وفات پائی اور قبرستان امام صاحب میں آسودہ فاک

ا قبال اور مجرات

ننھيال:

جلالپور جنال کا قدیم قصبہ (جو پارچہ بانی کی صنعت کی وجہ سے اور اپنے منفرو دھوں کی بنا پر مشہور ہے) شخ نور محمد کا نخیال تھا۔ بچپن جن وہ آپنے والدین کے ساتھ یمال آتے رہے اور آپنے بڑھاپ جب اعوان شریف حاضری دیتے تھے تو بھی جلالپور جنال آیا کرتے تھے۔ لیکن لگتا ہے کہ شخ نور محمد کے نغیال ای دور میں معدوم ہو گئے تھے کیونکہ کسی کتاب 'خط یا انٹرویو و فیرہ جن ان کا کوئی ذِکر نہیں ملا۔

مرشد خانه:

شخ نور محد مجرات کے ایک سرحدی تھے اعوان شریف (یا آوان شریف) میں حضرت قاضی سلطان محود کے ہان ماخری ویتے تاضی سلطان محود کے ہان ماخری ویتے در ہے۔ اگر چہ یہ بات اکثر قربی ذرائع سے تقدیق شدہ ہے ہم اس سلط میں ایک اور براگ سائیں عبداللہ قادری (کو جرانوالہ) کانام بھی لیا جاتا ہے۔

آیئے درج ذیل بیانات کی روشنی میں کمی نتیج پر کینچنے کی کوشش کریں: (۱) ڈاکٹر نظیرصوفی (علامہ اِ قبال کے بوے بھائی کے داماد) لکھتے ہیں:

"علامہ علیہ الرحمتہ کے والد شخ نور مجھ نفو مرحوم سلسلہ قادریہ میں مسلک تنے۔ ان کے مرشد سائیں عبداللہ قادری آپ وقت کے سیف زبان ' صاحب کرامت بزرگ تنے۔ وہ خواجہ عربخش کو جرانوالہ کے خلیفہ اول شخے۔ ان کا مزار دارا سائیں عبداللہ قادری (نزد لیڈی اینڈرین کر از بائی سکول) میں ہے۔ (۳)

(٢) مولانا عبد الجيد سالك (١٨٩٥-١٩٥٩) لكيت بن:

" پیر جماعت علی شاہ علی ہوری نے مئی ۱۹۳۵ء بیل بیان کیا کہ ا قبال نے را ز داری کے طور پر جھ سے کما تھا کہ بیل آپنے والد مرح م سے بیعت ہوں۔ اِ قبال کے والد کے پاس ایک مجذوب صفت ورویش آیا کرتے تھے۔ وہ اِنمی سے بیعت تھے۔ اِن کاسلسلہ قاوریہ تھا" (۳)

(٣) صاجزاده ميال محربشر قادري عباى لكية بن:

شاع مشرق ڈاکٹر محد إقبال کے والد ماجد شخ نور محد عرف شخ نفو سیالکوئی معزت سائی عبداللہ قادری کی بیعت سے مشرف تھے۔ جن مجدوب ورویش کا تذکرہ صفرت پیر جماعت علی شاہ صاحب قبلہ محدث علی ہوری نے کیا ہے وہ

و قبال اور مجرات

سائیں عبداللہ قادری ہی تھے " (۵)

(٣) "سيرت إقبال كے مصنف محد طاہر قاروتی (م-١٩٧٨) لكھتے ہيں:

۔ حضرت (پیر جماعت علی شاہ) فرماتے ہیں کہ اِ قبال کے والد کے پاس ایک مجذوب صفت سالک ورویش آیا کرتے تھے 'وہ انہی سے بیعت تھے۔ ان کا سللہ قادریہ تھا(۱)

(۵) ڈاکٹر بھید نور الدین نے آپ ہی ایج ڈی کے مقالے "اِسلامی تصوف اور اِ قبال " میں سیرت اِ قبال کے ندکورہ بالابیان کو نقل کیا ہے" (۷)

(٢) مع اعجاز احمد (يراور زاوه إقبال) رقم طرازين:

" (میری موجود کی میں علامہ نے) فرمایا کہ ان کے والد کو گو جرانوالہ ضلع کے ایک بزرگ سے عقیدت تھی اور وہ انہیں ملنے جایا کرتے تھے" (۸)

اِن بیانات میں سے پہلے پانچ بیانات کا اِنتھار ایک بی مخص (پیر جماعت علی شاہ) کے بیان پر ہے کسی اور ذرائع سے اِس کی تقدیق نہیں ہوتی۔ اِس بیان سے ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ سائیں عبداللہ قادری اگر مجذوب تھے تو بیعت نہیں کرتے ہوں مے۔ کیونکہ مجذوب اکثرو بیشتر کسی کو بیعت نہیں کرتے ہوں مے۔ کیونکہ مجذوب اکثرو بیشتر کسی کو بیعت نہیں کرتے۔

یہ عین ممکن ہے کہ شخ صاحب کو سائیں عبداللہ قادری (۱۹۳۲–۱۹۱۲) ہے عقیدت ہو
اور دہ انہیں کمنے جایا کرتے ہوں۔ اس اعتبار ہے شخ اعجاز احمد کا نہ کورہ بیان زیادہ مبنی بر
حقیقت لگتا ہے۔ صاجزادہ میاں محمد بشیر قادری عبای نے مزید لکھا ہے کہ شخ نور محمد مسائیں
عبداللہ قادری کو ماہ محرم میں سیالکوٹ لے جایا کرتے تھے۔ نیزیہ کہ سائیں عبداللہ اور ان
کے مرشد خواجہ عمر بخش کی دعا اور خواجہ عمر بخش کے لعاب وہن کی برکت ہے اِ قبال "، حکیم
الامت " ہے۔ اِن سب روایات کو ہم "عقیدت کا کرشمہ" تو کہہ سکتے ہیں محران کی حیثیت
الامت " ہے۔ اِن سب روایات کو ہم "عقیدت کا کرشمہ" تو کہہ سکتے ہیں محران کی حیثیت
تزیب واستان " سے زیادہ اِس وقت تک کیو کر شلیم کی جاسمتی ہے جب تک کہ اِن
روایات کے حق میں معتد شواجہ پیش نہ کئے جائیں۔

اب آیئے تعویر کے دو سرے رخ کی طرف۔ یعنی بیخ نور محد کی بیعت بدست حضرت قامنی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ :

(۱) معترت قامنی مساحب کے پراور زادہ اور جائٹین جناب قامنی محبوب عالم مساحب بیان کرتے ہیں:

میں نے کئی وقعہ بابا نفو ٹوپیاں والے کو قامنی صاحب کے پاس ان کی نے ندگی میں اور ان کی وفات کے بعد ان کے دربار پر حاضری دینے دیکھا ہے۔ (۹)

ا قبال اور مجرات

(۲) جناب علی احد خال آ ہے ایک مغمون * قامنی سلطان محود" صاحب * ہیں بحوالہ مولانا روح اللہ قادری لکھتے ہیں :

"علامہ إ قبال كے والد محرم ' قاضى صاحب كے مريد تقے " (١٠) (٣) محد عبداللہ قريش كيسے بين :

"إقبال كے والد شخ نور محد اور اور خود إقبال نے بھی قادری سلط كے ايك بررگ قاضی سلطان محود "كے وست حق پرست پر بيعت كی ہوئی تھی" (۱۱) (۳) وَاكْرْسِد سلطان محود حسين اپنى كتاب "إقبال كی ابتدائی نے ندگی" بی لکھتے ہیں:
"مجرات اعوان شريف كے حضرت سلطان محود (م: ۱۹۱۹ء) جب بھی سيالكوث تشريف لاتے تو اكثر چراخ شاہ كے ہاں قيام فرمايا كرتے۔ ييس شخ نور محد كی آپ ہے شناسائی ہوئی اور بیعت كی" (۱۲)

(۵) سید نور محر قاوری (جن کے دادا سید چراغ شاہ میرصن اور شخ نور محد کے قربی دوستوں میں سے تنے اور جن کے دالد اس ماحب کے ظیفہ تنے) آپ ایک مضمون اور جن کے دالد اس ماحب کے ظیفہ تنے) آپ ایک مضمون اسلام قادریہ میں اِ قبال کی بیعت میں محوس شواہد کے ساتھ اِس نتیج پر پہنچ ہیں کہ شخ نور محد اضی ماحب کے ہاتھ پر بیعت تنے "(۱۳)

(١) واكثر جاويد إقبال رقم طرازين:

"معلوم ہوتا ہے کہ شیخ نور محد 'سلطان العارفین معزت قاضی سلطان محود دربار اعوان شریف کے مرید شخے جو سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھتے شخے '' (۱۳) ڈاکٹرجادید اِ قبال نے نور محد قادری کے اِستغسار پر بتایا:

" یہ بات ہمارے خاندان میں بیشتر کو معلوم ہے کہ حضرت علامہ کے والد حضرت قامی سلطان محمود صاحب آوان شریف والوں سے بیعت ہے " (۱۵) حضرت قامنی سلطان محمود صاحب آوان شریف والوں سے بیعت ہے " (۱۵) پھر ایک ملا قات میں ڈاکٹر جاوید آقبال صاحب نے مزید صراحت کے ساتھ' سید تور محمد قادری کو ہتایا :

"إس بات (فركوره بالا) كي راوى ميرے حقيق پيونيا فلام رسول صاحب مرحم وزير آبادى بين - جو بوے متدين اور نفته بزرگ تھے۔ ليكن إس بات كى تعديق ان كى تابق اس وقت ہوئى جب "زعده روو" كا مسوده ترتيب پا چكاتھا۔ اب كتاب "زعده رود" كے دو سرے الله يشن بي إس كا مفعل ذكر ہو كا "(١٦))

ان بیانات کی روفن می ہم مجھے ہیں کہ:

يا قبل اور مجرات

ا۔ مخلف ذرائع سے ایک بی بات کی تقدیق ہوتی ہے۔ ب۔ ڈاکٹر جاوید إقبال نے بھی آپنے خاندان کے بیشترا فراد کو علم ہونے کا ذِکر کرکے میہ بات طے کردی ہے کہ " شیخ نور محمد ' قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت تھے "

شيخ نور محمداور دُاكِرُ شيخ عطامحمه:

شخ نور محد اور ڈاکٹر شخ عطا محد ایک دو سرے کے سر می تھے۔ اور تازیست ایک دو سرے کی بے حد عزت و تحریم کرتے رہے۔ ۱۸۹۲ء میں اِ قبال کی مثلق ہے لے کر ۱۹۲۲ء میں ڈاکٹر عطا محد کی وفات تک دونوں کے در میان محبت کا جذبہ موجود رہا۔ جب اِ قبال نے دو سری شادی کی خواہش کا اظمار کیا تو شخ نور محمد نے اَ ذحد کو شش کی کہ میری بیابی ہوئی ہوکے ساتھ سے زیادتی نہ ہو محروہ بے بس تھے۔ اِ قبال کے بورے فاندان میں سے کریم بی بی بی کے ساتھ سب سے اچھا اور مشفقانہ بر آو شخ نور محد کا ہو تا تھا۔ آفآب اِ قبال کے در میان کی تربیت میں بھی اِن کی خصوصی دلچی شامل تھی اور جب آفآب اور اِ قبال کے در میان کی تربیت میں بھی اِن کی خصوصی دلچی شامل تھی اور جب آفآب اور اِ قبال کے در میان کی تربیت میں بھی اِن کی خصوصی دلچی شامل تھی اور جب آفآب اور اِ قبال کے در میان کی تربیت میں بھی اِن کی خصوصی دلچی شامل تھی اور جب آفآب اور اِ قبال کے در میان کی تربیت میں بھی اِن کی خصوصی دلچی شامل تھی اور جب آفاب اور اِ قبال کے در میان کی تربیت میں بھی اِن کی خصوصی دلچی شامل تھی اور جب آفاب اور اِ قبال کے در میان کی خصوصی دلچی شامل تھی اور جب آفاب اور اِ قبال کے مقدور بھی کی شریب بیدا ہوئے تو بھی اِنہوں نے فاصلوں کو بوضے سے رو کئے کے لئے مقدور بھی کی مشش کی۔

شخ نور محداور سيد چراغ شاه:

سمجرات کے سید چراغ شاہ 'شخ نور محد کے قربی دوست تھے۔ سید چراغ شاہ اِس طلقے میں شام سے جو شخ نور محد ' سید میرحن اور مولانا غلام حن پر مشتل تھا۔ شخ صاحب کے دل میں علائے حق کا جو مقام تھا اِس کے چیش نظر سید چراغ شاہ کا وہ بہت احزام کرتے ہے۔ سید نذر نیازی لکھتے ہیں : شتے۔ سید نذر نیازی لکھتے ہیں :

" پھر اِ آبال) کے گری فضا کہ والد ماجد کو دیکھتے اِن کے ہاں اہل ول جمع ہیں جمر اِ آبال کے اگرچہ صرف اتا کما ہے کہ اِس طقے میں کتب تصوف کا مطالعہ ہو تا ہے۔ لیکن یہ نہیں بتایا یہ طقہ کن بزرگوں پر مشمثل تھا۔ اتا معلوم ہے کہ اِن میں ایک سید چراخ شاہ بھی تے۔ گجرات سے ترک وطن کرکے اِنسیں کے قریب محلہ کشمیراں میں آباد ہوئے۔ مولوی فلام مرتفئی کے جن کی میرحسن نے بڑی تحریف کی ہے۔ شاگر دیتے " (۱۷)

سید چراغ شاہ 'مجرات کے ایک گاؤں ' ہو کن ' میں ۱۸۳۰ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی لغلیم آسیے والد سید محد شاہ سے حاصل کی۔ من شعور کو پہنچ تو سیالکوٹ میں مولوی فلام مرتضٰی کے درس میں شامل ہو گئے جو کو رال والی معجد میں قرآن و صدیف اور صرف و نحو کا درس دیتے تھے اور اِس معجد کے خطیب و امام بھی تھے۔ آپ نے پچھ فقبی کتب مفتی صدر الدین آ ذروہ و حلوی ہے بھی پڑھیں۔ دوران تعلیم آپ کی شادی اُستاد کرم مولوی غلام مرتفنٰی کی و مناطت سے فیروز والا کے ایک ذی علم گھرانے میں ہو گئی۔ اِس کے بعد آپ ذاتی مکان خرید کر سیالکوٹ کے محلہ کشمیریاں میں سکونت پذیر ہو مجے۔ مولانا غلام مرتفنٰی کی وفات کے بعد اِن کے جانشین ہوئے۔ دور دراز سے لوگ فقبی مسائل کے حل مرتفنٰی کی وفات کے بعد اِن کے جانشین ہوئے۔ دور دراز سے لوگ فقبی مسائل کے حل مرتفنٰی کی وفات کے بعد اِن کے جانشین ہوئے۔ دور دراز سے لوگ فقبی مسائل کے حل

علائے کرام اور صوفیائے عظام سے آپ کو خصوصی لگاؤ تھا صفرت قاضی سلطان محمور"
جب سیالکوث تشریف لے جاتے تو آپ کے ہاں قیام فرماتے۔ سید چراغ شاہ قاضی صاحب
سے ملاقات سے قبل خواجہ خان عالم باؤلی شحریف (مجرات) سے بیعت تھے لیکن قاضی
صاحب سے اِسقدر متاثر ہوئے کہ آپ دو بیٹ لیڈ عبداللہ شاہ اور نور اللہ شاہ کو آپ کے
ہاتھ پر بیعت کرا دیا۔

سید چراغ شاہ عظیم عالم ' قید اور بلند پایہ شاعر تھے۔ آپ کی شاعری کا غیر مطبوعہ مجموعہ "بیاض سیح" آپ کے پوتے سید نور محمد قادری مرحوم کے کتب خانہ میں محفوظ ہے جو ان کی علمی و فنی عظمت کا غماز ہے۔ آپ نے شعبان ۴۰ ۱۳ ھ (۱۸۸۴ء) میں مجرات میں وفات پائی اور آبائی گاؤں "بوکن" میں وفن ہوئے۔ اِن کی وفات کے بعد ان کے صاحبرادے سید عبداللہ مجرات آگئے جبکہ دو سرے صاحبرادے سید نور اللہ (بلند پایہ شاعر) اور سید ظہور اللہ (بلند پایہ شاعر) اور سید ظہور اللہ (نامور طبیب) سیالکوٹ میں بی رہے۔ (۱۸)

حواله جات وحواشي: ـ

- (ا) نينده رود جلد اول أز دُاكْرُ جلويد إقبل شخ غلام على ايندُ سزلامور ، ١٩٨٥ء صفحه ١٦ ١١ ا
 - (٢) اِقبل کے حضور اُز سيد نذر نيازي اِقبل اکادي لامور ١٩٨١ء صفحه ٩٨
 - (٣) حيات و بيام علامه إقبل أز داكم نظير صوفي صفحه ١٩٠٠
 - (m) ذكر إقبل أز عبد الجيد سالك ، برم إقبل لامور ١٩٨٣ء ، صفحه ٢٣٨
 - (۵) مجلّه ممك محوجرانوالد نمبر- كورنمنث كالج كوجرانواله سمد ۱۹۸۲ء صفحه ۳۸۲
 - (١) سيرت إقبل أز محمد طاهر فاروقى قوى كتب خاند لامور الم ١٩٥٨ء صفحه ١١٠
- (2) إسلاى تصوف اور إقبل أز داكثر ابو سعيد نورالدين وقبل اكادى لامور كه ١٩٦٥ صفحه ١٩٠٠
 - (٨) مظلوم إقبل أز اعجاز احم اكراجي ١٩٨٥ء صفحه ١٩٨٥
- (9) قاضی محبوب عالم صاحب کے صاحبزادے قاضی مظرالحق اور پوتے قاضی منصور صاحب نے راقم سے ملاقات میں اس بلت کا ایکشاف کیا۔
 - (١٠) مابنامه "آئينه" لابور بابت ايريل ١٩٦٥ء
 - (١) حيات إقبل كي ممشده كزيال أز محمد عبدالله قريش برم إقبل لابور ، ١٩٨٢ صفحه ٢٦
 - (١٣) إقبل كي ابتدائي زندكي أز واكثر سلطان محود حسين إقبل اكادي لامور ١٩٨٦ء صفحه ٢٥٣
- (۱۳۳) کابناسہ تفیائے حرم کاہور بابت اپریل ۵۱۹ء مغیر ۱۳۳۰ مضمون سلسلہ قادریہ میں اِقبال کی بیعت آز سید نور محمد قادری
 - (۱۲) نینه رود جلد اول صغیه ۱۲۳
- (۵) علامہ اِقبل کے دبی اور سیاس افکار آز سید نور محمد قادری ۔ زمیندار ایج کیشنل ایسوس ایش سمجرات ۱۹۸۲ء صفحہ ۴۳
 - (M) الينك ملاقلت مورخه ٢٩ ماريج ١٩٨٠ء
 - (عا) وانائے راز أز سيد نذري نيازي إقبل اكادي لامور '١٨٨ صفحه ٢٨١)
 - (١٨) درج ذيل سے مدلي كئى ہے

ا نے اِقبل کی ابتدائی نِندگی' اَز وُاکٹر سلطان محود حسین صفحہ ۱۳۵۳ میں ابتدائی نِندگی' اَز وُاکٹر سلطان محود حسین صفحہ ۱۳۵۳ مسخد ۱۳۲۲ مسخد ۱۳۲۲ بسخد به ۱۲ بسکتریل ۱۳۸۱ء مضمون سید چراخ شاہ اور شخ نور محد از کلیم بر بروز از کلیم از کلیم ب

71

ا قبال اور مجرات

19

باب دوم سحرات: إقبال كامرشد خانه (بیعت بدست حضرت قاضی سلطان محمود")

- و قبال كاتصور تصوف
- و قبال كانظرية ضرورت شيخ و مرشد
 - و قبال كاتصور بيعت
- و إقبال كى صوفيائے كرام نے عقيدت
 - ن سلسلهٔ قادرىيە مىن إقبال كى بىعت

اقبال کس کے ہاتھ پر بیعت تھے؟
 کیا اِ قبال اَ ہے والد کے ہاتھ پر بیعت تھے؟
 اقبال کی بیعت بدست قامنی سلطان محمود"
 افعال کا بیعت بدست قامنی سلطان محمود"
 سلطان العارفین معترت قامنی سلطان محمود"

بندهی موئی ہیں"- إقبال (١)

۔ "واہ بھی! قلندر کے پاس اِس (تصوف) کے سوااور رکھاہی کیاہے۔اصل چیز تو یمی ہے۔ باقی مصروفیات تو نے ندگی کے لوا زم ہونے کی وجہ سے وامن سے

إ قبال كاتصورِ تصوف:-

ا قبال کے تصورِ تصوف کے متعلق متعدد کتب اور بیبوں مقالات لکھے جا چکے ہیں۔

معمراً م إ قبال كى زبان من يول كمد كت بي:

"میرے قالب بی بیک وقت دو هخصیتی ہیں۔ بیرونی شخصیت نمایت عملی اور کاروباری شم کی ہے اور اندرونی شخصیت تخیل ' تصوف اور تصور کا پیکر ہے " (۲) اِ قبال ایک ایسے خاندان کے فرد تنے جکا تصوف ہے گرا تعلق تھا۔ اِن کے والد ماجد صوفیائے عظام سے بہت عقیدت رکھتے تنے اور اکی نِندگی بھی صوفیانہ طرز سے عبارت تھی۔ خود اِ قبال کی نِندگی بی میں بھی اِس طرز نِندگی اور فکر کانمایاں عمل وخل تھا۔ لیکن وہ اِس تصوف کے قلما قائل نہ تنے جو ترک ونیا کی تعلیم ویتا ہویا گدی نشینوں کے کاروبار کا ذریعہ ہو۔ اِن کے نزدیک اصل تصوف اور خودی کی تعمیرہ سحیل ایک بی شے ہے۔ وہ ایسے تصوف کے ہر کر زان ہویا جس سے سحیل خودی یا عرفان ِ ذات کا بلند مقصد حاصل نہ ہوتا ہو۔

اِ قبال کی بھی معاشرے کی تغیرہ ترقی کے لیے صوفیاء کے طبقے کی جدوجہد کو بہت ضروری سیجھتے تھے۔ انہوں نے صوفیاء کو تزکیہ لفس ' اصلاح باطن اور عرفان ذات کے حصول کے ساتھ ساتھ آپے مقلدین کی زِندگیوں کو قد ہی اور اخلاقی لحاظ سے کامیاب بنانے کی تلقین کی۔ اِ قبال اِس تصوف کے حق میں تھے جو اِسلام کے اصولوں کے مطابق ہو۔ کیونکہ اِسلام کے سری اور ابدی قوانین سے روگروانی کرکے کوئی بھی نظریہ کامیابی کی خوات کیے دے سکتا ہے۔ اِ قبال " اپنے ایک خط محررہ ۹ مارچ ۱۹۱۱ء میں مولانا سلیمان پھلواروی کو لکھتے ہیں۔

"حقیقی إسلای تصوف کا بین کیو کر مخالف ہو سکتا ہوں کہ بین خود سلسلہ عالیہ تاوریہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ بین نے تصوف کرات سے دیکھا ہے۔ بعض لوگوں نے ضرور فیراسلای عناصراس بین داخل کر دیے ہیں۔ جو فخص فیر اسلامی عناصرکے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے وہ تصوف کا فیرخواہ ہے نہ کہ مخالف "(۳)

ا قبال منرب کلیم میں کہتے ہیں

مت بو اگر تو دُموند ده نقر

جس نقر کی امل ہے تجازی مومن کی اِی عمل ہے امیری اللہ ہے مانک یے نقیری

إقبال كانظرية ضرورت شيخ ومرشد

نِ ندگی کے اصل متعد کے حصول اور دینی و دیوی کامیابی کے لیے اِ قبال ایک راہنما' ایک مرشد کو ضروری سجھتے ہیں۔ فرماتے ہیں (۳):۔

" پیریا مرشد کی ضرورت ہے۔ اِسکے بغیرانسان کوئی مجے اور کامل راستہ نہیں و کی سکتا۔ روحانی فائدہ تو اِن پزرگوں سے مرف اِنی لوگوں کو ہو گاجو اہل دل میں 'جن کے دل میں ورو ہے۔ جن کے قلب میں کری اور جن کے روح میں توب ہے۔ لین کم سے کم اخلاقی فائدہ تو ہر مرید حاصل کر سکتا ہے۔ ویر کی محبت سے ' (بشرطیکہ پیرد کانداری نہ کرتا ہو) ہر مرید اینا اخلاق سنوار سکتاہے اور جس کا اظاق درست ہے ، جس کے افعال ٹھیک ہیں اور جسکے اعمال ، اعمال حند کے جاسے بیں اس سے بڑھ کراور کون بھڑین اِنسان ہو سکتاہے۔ ۱۹۰۴ء میں علامہ کے دوست منتی محدالدین نوق(۱۸۷۵-۱۹۴۵) نے لاہور کے صوفیاء كا تذكره "يادِ رفتكان" كے نام سے لك كر شائع كيا۔ إقبال نے يہ كتاب يدمى و وق كوكلما:۔ "احلِ الله ك طالات جو آپ لے عام "ياو رفتگال" تحرير فرمائے ين ' جمع پ بدا اثر کیا اور بعض بعض باتوں نے جو آپ نے اس چموٹی ی کتاب میں ورج کی ہیں ' جھے اتا راایا کہ میں بے خود ہو گیا۔ خدا کرے آ کی توجہ اس طرف کی رہے۔ ذمانہ حال کے مسلمانوں کی نجات ای میں ہے کہ اِن لوگوں کے جرت تاک تذکروں کو زیرہ کیا جائے۔ میں مجتنا ہوں کہ مسلمانوں کے زوال ك اصل علت حن عن كادور موجانا ہے۔ بعائى فوق! خود بھى إس كو برناياب ک ال ش میں رہو' جو باوشاہوں کے فزانوں میں نیس فی ملکا بلکہ کمی فرقہ يوش كياون كى خاك ين القاتيد ل جاتا ہے " (۵)

ای کتاب سے متاثر ہو کر اِ قبال نے وہ غزل لکمی تھی جس کے چند اشعاریہ ہتے۔ (۱)

جلا کتی ہے محم کشتہ کو موج تھس اِن کی

النی! کیا چھیا ہوتا ہے اہل اِل کے سینوں میں

تمنا درد الل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی

نیں کما ہے موہر پادشاہوں کے خزیوں میں نہ پوچھ اِن خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دکھ اِکھ اِلکو میں بینا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں ایس ایس ایس ایس ایس میں ایس میں ایس جگہ فرماتے ہیں ا

کیمیا پیدا کن آز مشت کلے بوسہ ذن بر آستان کالے

محروہ پیشہ در " پیران طریقت" ہے تنظر تنے۔ صوفیائے خام اور رسمی اور جاہلانہ تصوف کے ہمی خلاف تنے۔ ایک خطیمی آکبرالہ آبادی کو لکھتے ہیں۔

یماں لاہور میں ضروریات اسلامی سے ایک تنفس بھی آگاہ نمیں صوفیہ کی دکانیں ہیں محروماں سیرت اسلامی کی متاع نمیں بھی (2)

إ قبال كاتصور بيعت:-

إقبال كے بال "ببت بدست مرشد" بھى مرشد كے تصور كالازى حصہ ہے كيونكہ إن كے نزديك مرشد سے فين حاصل كرنے كے ليے إس كے بتائے ہوئے رستوں پر چلنا مرورى ہے۔ إسلامى تصوف كے بيرو مرشد كا بتايا ہوا رستہ قرآن و سنت كے علادہ بچھ نہ ہو كا۔ كويا مرشد كى اطاعت وراصل اللہ اور رسول مائٹيل كى اطاعت ہوگى۔ علامہ ایک خط محررہ ساتو مبرے 191ء بيل سيد سليمان ندوى (۱۸۸۳–190) كولكھتے ہيں:۔

- يمي طال سلسله قادريه كاب جس مين مين خود بيعت ركمتا مول" (٨)

إقبال كو إن كے والد ماجد شخ نور محد نے ابتدائے بلوغت میں قامنی سلطان محود کے دست میں بیعت كروایا تھا۔ جب إقبال كے صاحبزادے آفتاب إقبال إس عمر پہنچ توخود اقبال نے معادات میں بیعت كروایا تھا۔ جب إقبال كے صاحبزادے آفتاب إقبال إس عمر پہنچ توخود إقبال نے ہمی ان کے لیے اِس ضرورت كو محسوس كيا۔ ممارات مركشن پرشاد (۱۸۲۳-۱۹۴۹) كے نام ایک خط مرقومہ كے مارچ كا 10ء میں لکھتے ہیں:

الاکا دعلی کالج میں پڑھتا ہے۔ ذہین و طباع ہے محر کھیل کودکی طرف ذیادہ راخب ہے۔ آجکل اس تکر میں ہوں کہ اس کو کمیں مرید کرا دوں یا اسکی شادی کردوں تاکہ اس کے ناز میں نیاز پیدا ہوجائے "(۹)

إ قبال كى صوفيائے كرام سے عقيدت:-

ا قبال تمام عمر كسى ماحب نظر كى طاش ميں رہے جو إن ير ايك نظر وال كر رومانى محيل كے تمام مرامل مع كرا دے۔ كسى مردمومن كى طاش إلى دور دور ك لے

گئے۔ دردول کی تمنالیے وہ بہت سے آستانوں پر حاضر ہوئے۔ اگر چہ وہ خود سلسلہ قادریہ میں بیعت رکھتے تھے تکرانہوں نے ہرسلملہ کے ہزرگوں سے عقیدت و محبت کا اظہار کیا اور ان سے نیش حاصل کیا۔ إقبال " نے إسلامي تصوف كو أسيخ حكيمانه اقوال و نظريات اور بھیرت افروز نے ندگیوں سے پروان پڑھانے والے بزرگوں میں سے اکثر کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ علامہ ان لوگوں کے بے حد مداح و معترف تھے جنوں نے ملت إسلاميه كے جمد ميں نئي روح پھو كلي اور زوال و إنحطاط كے دور ميں احيائے وين كے ليے كوشال رہے۔ إقبال ان بزركوں سے بهت متاثر تقے جنبوں نے ملمانوں كى ديني اور ساجي نِ ندگی کو سنوار نے اور اسلای معاشرے کا مجے مزاج قائم رکھنے کے لیے انتقا محنت کی۔ إ قبال شريعت ك آئين من حقيقت كاجمال ديكمنا جائتے تھے۔ اور جس آئينہ كر كے آئينے ميں يہ جمال ہم آئك موكر نظر آجا؟ وہ إسكے والہ وشيدا موجاتے۔ ايسے الل الله كو اِ قبال نے نظم و نثر میں ہدیدہ تحسین پیش کیا اور ان کے مزارات پر حاضری وی اور علاء و مثالَ کے طبقہ میں سے جس کی شرت نی اور اسکی ضدمت میں ماضر ہو کر استفادہ کیا۔ اِ قبال 'حضرت مجد د الف طاني (١٥٦٣ ـ ١٦٢٣ء قاد ربيه ' چشتیه نقشبند بيه مجد دبيه) ، حضرت نظام الدين اوليا (م ١٣٢٥ء چشتيه) حفرت وا معنج بخش (١٠٠٩-١٩٢١ء جنيديه)، عكيم سَائَى (م-١١٥٠) حفرت ميال مير (١٥١١-١٩٣٥ء قادريه) عن يوعلى قلندر(۱۲۰۸–۱۳۲۳ء) شاه محد غوث (۱۰۵۱–۱۵۹۲ء قادریہ) اور سید کل حن شاہ (م-1919ء قادریہ) کے مزارات پر حاضر ہوئے اور اِن میں سے اکثر کو منظوم تراج

حضرت باید بسطای " (۷۵۱-۱۳۳۵ مینورید) معزت جدید بنداوی " (۱۹-۱۳۵۹ مینورید) معزت باید بنداوی " (۱۹-۱۳۵۹ مینورید) معزت باید (۱۹-۱۳۵۹ مینورید) معزت اولی (۱۵۰-۱۱۱۱۱ معزت اولی (۱۵۰-۱۲۳۱ مینورید) معزت سید او الخیر (۱۳۲۱-۱۲۳۱ مینورید) معزت سید او الخیر (۱۳۲۱-۱۲۳۱ مینورید) معزت سید او الخیر (۱۳۵۱-۱۲۳۲ مینورید) معزت معزت معزت مینورد (۱۳۵۱-۱۳۳۵ مینورید) معزت مینورد مینورد (۱۳۵۳-۱۳۳۵ پیشیدید) میرود شیخ او مینورد باید باید از (۱۳۵۱-۱۳۳۵ پیشیدید) معزت مینورد اولانا و اولی از (۱۳۵۱-۱۳۳۵ پیشیدید) میرود شیخ میرود بیرود میرود بیرود میرود بیرود میرود بیرود میرود م

چشتیر) سے مثورہ کرتے تھے۔ (۱۱)

مویا اِ قبال کے نزدیک سیر و ہدایت اصل چیز تھی خواہ کمی بھی سلسلہ کے بزرگ سے حاصل ہو۔

سلسلهٔ قادریه میں إقبال كى بيعت:-

اِ قبال سلسلہ قادریہ میں بیعث ہے۔ اِس کا اقرار انہوں نے آپ قلم اور اپنی زبان سلسلہ قادریہ میں بیعث ہے۔ اِس کا اقرار انہوں نے آپ قلم اور اپنی زبان سے مختلف او قات میں کیا: ۹ مارچ ۱۹۱۶ء کو شاہ سلیمان پھلواروی کے نام ایک خط میں کیسے

جقیق اسلامی تصوف کا بین کیو کر مخالف ہو سکتا ہوں کہ بین خود سلسلہ عالیہ قادریہ سے تعلق رکھتا ہوں " (۱۲)

سيد سليمان ندوي كوايك خط محرره ١٣ نومبر١٩١٥ء من لكعت بي

"خواجه انتشند اور مجدو سربند کی میرے دل میں بہت بدی عزت ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آج بیہ سلمہ بھی جمیت کے رتک میں رتک میا ہے۔ یی حال سلمہ قادریہ کا ہے جس میں میں خود بیت رکھتا ہوں۔ حالا تکہ حضرت می الدین کا مقصود اِسلامی تصوف کو جمیت ہے یاک کرنا تھا" (۱۳۳)

اِن دو تحریری شواہد کے علاوہ خود علامہ کی زبان سے بھی اِس بات کے اقرار کی گواہی موجود ہے۔ ۱۹۲۷ء میں پنجاب اسمبلی کے اِنتخابات کے دوران 'مخالف امیدوار کی جانب سے اقبال پر جب یہ دو الزامات لگائے مجئے کہ وہ قادیاتی ہیں اور وہ رشد وہدایت کے کسی سلسلہ طریقت سے تعلق نہیں رکھتے تو انہوں نے موجی دروازہ کے باغ میں ایک عظیم الثان جلسہ میں کلمہ طیبہ پڑھ کر حلفایہ وضاحتی بیان دیا۔

"دونوں (الزامات) کی نسبت میرا وضاحتی طفیہ بیان ہدے کہ بین خفی ہوں اور کڑ خفی ہوں اور کڑ خفی ہوں اور میرے خاندان کی نسبت سلطان عرب و عجم معنرت بیخ سید عبدالقادر غوث الاعظم می الدین جیلانی سے ہے " (۱۳)

إقبال كس كے ہاتھ پر بیت تھ؟

ا قبال مم كے ہاتھ پر بیت ہے؟ إس سلسلے میں دو نام لیے جاتے ہیں۔ ایک ان كے دالد شخ نور محد كا اور دو سرے معزت قاضى سلطان محود (اعوان شریف۔ مجرات) كا۔ إن دولوں ہاتوں كے متعلق جو شواہد موجود ہیں إن كی روشنی میں ہم كمی نتیج پر پینچنے كی كوشش كرتے ہیں۔

كيا إ قبال أب والدكم اله يربيعت تعي

ا قبال کے آپ والد ہاتھ پر بیعت ہونے کی ہات پیر جماعت علی شاہ علی پوری کے ایک بیان سے چلی۔ اس کے علاوہ کی اور نے اس بات کو بیان نہیں کیا۔ چند مصنفین نے اِس بیان کو نقل کیا ہے۔

"سرت إ تبال" كے مصنف محد طاہر فاروتی لكھتے ہيں

"عرصہ تک اِس امر کا کمی کو علم نہ تھا کہ علامہ کمی سلطہ تھوف ہے وابست بھی ہے یا نہیں۔ عام طور پر خیال کیا گیا تھا کہ مرحوم الی کوئی نبست نہ رکھتے ہے لیکن سب سے پہلے اِس راز کی عقدہ کشائی امیر ملت 'اعلیٰ صنرت پیر جماعت علی شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ نے مئی ۱۹۳۵ء میں فرمائی تھی۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ "اِ قبال نے رازداری کے طور پر جمد میں فرمائی تھی۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ "اِ قبال نے رازداری کے طور پر جمد میں فرمائی تھی۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ "اِ قبال نے رازداری کے طور پر جمد میں فرمائی تھی۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ "اِ قبال نے رازداری کے طور پر جمد میں فرمائی تھی۔ حضرت نے الد مرحوم سے بیعت ہوں"۔ (۱۵)

ای بیان کو عبدالجید سالک نے "زکرا قبال" میں (۱۶) اور ڈاکٹر ابو سعید تورالدین نے اپنی کتاب "اسلامی تصوف اور اِ قبال " میں (۱۷) نقل کیا ہے

ا المست ۱۹۳۰ء کو علامہ کے والد محترم نے وفات پائی۔ علامہ نے قطعہ آری رملت کما جبکا پہلا معرع تھا۔ پدر و مرشد إقبال ازیں عالم رفت ۔ اس سے بھی بی تاثر ملت ہے۔ فیخ کہ وہ آپنے والد کو مرشد حتلیم کرتے ہیں۔ محراصل صورت حال اس سے مختف ہے۔ فیخ اگر احمد ۱۸۹۹ء) جنیں آپنے داوا فیخ نور محمد کے قریب رہنے کا موقع کافی عرصہ میسرد ہا اس بارے میں لکھتے ہیں۔

جمال تک مجھے معلوم ہے 'میاں جی یا قاعدہ بیعت لے کر کمی کو مرید نہیں بناتے تھے اس لیے یہ روایت کم چھاجان (علامہ یا قبال) آپ والد سے بیعت بھے 'لفظا تو نہیں ' ہاں معنوی رتک میں ورست ہو سکتی ہے۔ کیو تکہ یا کی نظر میں میاں جی کا دی مرتبہ تھا جو ایک مرید کی نظر میں مرشد کا ہو تا ہے ' (۱۸) میخ نور محد کے دو مرے ہوئے ڈاکٹر جاوید یا قبال کھنے ہیں :

من فرد محر با قاعدہ بیعت لیکر کمی کو مرید نہ بناتے ہے۔ ای لوح مزار پر اِ قبال کے تور محر باقاعدہ بیعت لیکر کمی کو مرید نہ بناتے ہے۔ اول " (۱۹) کما کیا ہے۔ محر اس روایت میں کوئی صدافت نہیں کہ اِ قبال اپنے والد سے ربعت ہے۔ البت معنوی رکھ میں اِ قبال کی نگاہ میں آپنے والد کا دی رجہ تھا جو ایک مرید کی نظر

مي مرشد كابوتا بـ (٢٠)

رجم بخش شاہین آپ ایک مضمون ۔ شخ نور محد۔ پدر و مرشد اِ قبال ، بین بیان کرتے ہیں ۔ معلوم ہو تا ہے کہ آپ (شخ نور محر) سلسلہ ، قادر رہ بین بیعت تھے۔ لیکن خود آپ نے کسی کو مرید بنانے سے بیشہ گریز کیا۔ بلکہ اِس طرح زِندگی بسرکی کہ کسی کو ان کی روحانی صلاحیتوں سے آگائی حاصل نہ ہو سکے۔ البتہ علامہ اِ قبال کو انہوں نے روحانی فیض ضرور پہنچایا اور اِسکااعتراف خود علامہ اِ قبال نے بھی فرمایا " (۱۲)

اِن بیانات کی روشنی میں میہ بات سامنے آتی ہے کہ علامہ آپنے والدسے بیعت نہیں تھے۔ علاوہ ازیں کچھ اور نکات سے بھی ہمیں اِس نتیج بمک کینچنے میں مدوملتی ہے۔

ا:۔ تقوف کا یہ اصول ہے کہ بیت کرنے کے لیے باقاعدہ مرشد کی اجازت مرروری ہوتی ہے۔ یہ اجازت ہر مرید کو حاصل نمیں ہوتی بلکہ خاص مقرب مریدین کو عطاکی جاتی ہے جنہیں خلافت سے نوازا جاتا ہے۔ بیخ صاحب کو یہ اجازت کس نے دی؟ انکانام حضرت قاضی سلطان محبود کے خلفاء میں شامل نمیں ہے۔ (نہ عبداللہ قادری کے خلفاء میں آپ شامل ہیں اور ویسے بھی محبورت نہ بیعت کرتا ہے نہ کرنے کی اجازت وہتا ہے)

ب:- اگر مخطح معاصب کو الی اجازت عاصل تھی تو کمی عزیز ' رشتہ دار ' دوست نے اِسکاؤکر نہیں کیا بلکہ تردید کی ہے۔

ج:- اگریہ مجی فرض کرلیں کہ انہوں نے اِقبال کو بیعت کیا تھا تو اکیلے اِقبال کو بیعت کیا تھا تو اکیلے اِقبال کو بی کیوں کسی اور کو کیوں نہیں؟ اِقبال کی والدہ اور بہن نے بیخے نور محمد کی روحانی ملاحیتوں سے متعلق واقعات کا ذِکر کیا ہے۔ اگر اِن واقعات کا ذِکر ہو سکتا ہے تو بیعت کرنے کا کیوں نہیں۔

اِس بحث سے ہم اِس بتیجہ پر کنچے ہیں کہ اِس روایت میں کوئی صدافت نہیں کہ اِ قبال آپنے والدے بیعت تھے۔

إ قبال كى بيعت بدست قاضى سلطان محمود":-

علامہ نے عام طور پر اِس بات کا اظہار نہیں فرمایا کہ دہ کس بزرگ کے ہاتھ پر بیت تھے۔ اِن کا اِس بارے میں خیال ہے ہے کہ:۔

"سلسلہ بیت کا عام اظہار اس لحاظ سے سوبادب کا باحث بنآ ہے اگر مرید

سلسلہ کے اندر اِس خانوادہ کے روحانی کمالات موجود نہ ہوں۔ میرے خیال میں اگر مرید سلسلہ میں سرخیل سلسلہ کی صفات اور رنگ نہ پایا جاتا ہوتو وہ سرخیل سلسلہ کی صفات اور رنگ نہ پایا جاتا ہوتو وہ سرخیل سلسلہ کوبدنام کرنے کاباعث بنآہے "(۲۲)

مر چند متدین اور نقد روایات سے بیہ بات ثابت ہے کہ علامہ حضرت قاضی سلطان محود" کے ہاتھ پر بیعت تھے۔ آئے اِن روایات کا تفصیلی جائزہ لیں۔

ا) جناب علی احمد خان (سابق جزل فیجربیاکتان میوچل انشورنس کمپنی لابور) آیند ایک مضمون محضرت قاضی سلطان محمود صاحب بین بحوالد مولانا روح الله قلوری لکھتے ہیں .

علامہ إقبال كے والد محرم ، قاضی صاحب كے مريد تھے۔ آپ فرز عدكو ليكر آستانہ عاليہ (آوان شريف) پر حاضر ہوك اور وعائے فير كے ليے معروض ہوئے۔ وعا فرمائی اور كما كہ يہ لاكا ہوئے۔ قاضی صاحب نے نتھے محمد إقبال كے ليے وعا فرمائی اور كما كہ يہ لاكا مخرت رسالت مآب مائی ہے ہی وہ وگا۔ محمد إقبال من شعور كو پنچ تو ان حضرت رسالت مآب مائی ہے ہی وہ ہوگا۔ محمد إقبال من شعور كو پنچ تو ان كے والد نے قاضی صاحب كے دست حق پرست پر بیعت كرائی (۲۳)

جھے شرف تلذ بھی تھا' ایک مرتبہ جھے سے بیان کیا کہ علامہ إقبال في ان اسد عبدالقادر) سے خود اس بارے بین تذکرہ کیا تھا کہ بین قامنی صاحب کے ارشاد کے مطابق پہلے تو سلطان جی کے بال عاضر بوا اور وہاں رویا بین صرت قامنی صاحب نے ارشاد کیا کہ تمارا فیض حضرت مجدد کے پاس ہے۔ چنانچہ علامہ إقبال مرہ یہ بنچ اور فینیاب ہوئے "(۲۴)

(۳) محمد عبداللہ قربنی حیات اِقبل کی گشدہ کڑیاں میں رقسطراز ہیں۔ اِقبال کے والد شخ نور محمد اور خود اِقبال نے بھی قادری سلسلے کے ایک بزرگ قاضی سلطان محمود کے دست حق پرست پر بیعت کی ہوئی تھی (۲۵) اِی کتاب میں قریش صاحب ایک اور جگہ کھتے ہیں:۔

" اِ قَبَالَ خُودِ بَكِى لِرُ كَبِينَ سے سلطان العارفين حضرت قاضى سلطان محود صاحب وريار آوان شريف (م: ٢ مئى ١٩١٩ع) كے مريد يتے ہو سلسله قادريد سے تعلق ركھتے شے " (٢١)

(١) سيد نور محد قاوري نے قريش ماحب سے إس بلت كا مافذ وريافت كيا و انهول نے بتايا

"إس (روایت) كے راوی میرے محترم بزرگ مولانا محیم محد روح الله قادری بیں۔ چونکہ مولانا روح الله نمایت بی نقد اور متدین بزرگ تنے اِس لیے اِس روایت كولتليم كرنے بیں مجھے كوئی ؟ مل نمیں "(۲۷)

(۵) سید نور محمد قادری سے ایک طاقات میں مولانا روح الله(۱۸۲۱هـ ۱۹۲۹ء) نے بھی اِس بیعت کی تقدری کی مربوعلیے کے سبب صرف اشاروں سے بی یہ تقدیق ہو سکی کیونکہ ان کی تقدیق کو سکی کیونکہ ان کی توت موائی اور قوت ساعت بہت کرور ہو چکی تھی۔ (۲۸)

(١) سيد نور محم قادري لكية بين-

محضرت قاضی صاحب کے حافظ عبداللہ شاہ (ابن سید چراغ شاہ) ہے بہت گرے مراسم تھے۔ قاضی صاحب جب بھی مزارات عالیہ کی زیارت کے لیے سیالکوٹ تشریف لے جاتے تو حافظ صاحب کے گر بھی ضرور تشریف لے جاتے۔ حضرت جمان اِن کے عقیدت منداور المل محلّہ زیارت کے لیے جمع ہو جاتے۔ حضرت علامہ اِ قبال کے والد ماجد صونی نور محمد صونیائے کرام کے از حد معقد تھے۔ جب بھی گردونواح میں کی بزرگ کے ورود فرمائے کا سفتے تو زیارت کے لیے مرور حاضر ہوتے۔ یہ کیے ہو سکتا ہے کہ قاضی صاحب جیے عظیم بزرگ اور صونی اِن کے آپنے محلے میں تشریف لاتے ہوں اور وہ کسب نیش کے لیے حاضر نہ ہوتے ہوں۔ یہ بات قرین قیاس می شمیل بلکہ بھی ہے کہ وہ اِن حاضر نہ ہوتے ہوں۔ یہ بات قرین قیاس می شمیل بلکہ بھی ہے کہ وہ اِن طافر نہ ہوتے ہوں۔ یہ بات قرین قیاس می شمیل بلکہ بھی ہے کہ وہ اِن طافر نہ ہوتے ہوں۔ یہ بات قرین قیاس می ذیر دست شخصیت سے متاثر ہو کر بیٹے میں صفرت سے بیت ہو محلے ہوں (۲۹)

(2) سيد تذير نيازي لکيت ين-

"محد إقبال البحى لا مور نہيں آئے تھے كہ شخ نور محد انہيں آوان شريف لے محد إقبال البحى لا مور نہيں آئے تھے كہ شخ نور محد انہيں آوان شريف لے محد - قامنى سلطان محودكى خدمت ميں حاضر موئے - قياس بيہ كر إى سنر ميں محد إقبال قامنى معاجب سے بيعت موئے اور سلسله قاور بير ميں شامل مو محد " (٣٠)

(٨) ڈاکٹر جادید ا قبل نے سید نور محد قادری کے دریافت کرنے پر مثلا:

" یہ بات ہمارے خاندان میں بیٹتر کو معلوم ہے کہ حضرت علامہ کے والد' حضرت قامی سلطان محمود صاحب آوان شریف والوں سے بیعت تنے اور کھین میں معرت علامہ آ قبال کو بھی آوان شریف ایکے بیعت کے لیے لے میں معرت علامہ آ قبال کو بھی آوان شریف ایکے بیعت کے لیے لے میں میں (۳۱)

ڈاکٹرصاحب نے "نے ندہ رود" میں لکھا:۔

معلوم ہو تا ہے کہ شخ نور محد 'سلطان العارفین حضرت قاضی سلطان محمود وربار آوان شریف کے مرید شے جو سلسلہ قاوریہ سے تعلق رکھتے ہے۔ اِسی بناپر اِ قبال بھی بجپن سے سلسلہ قاوریہ شی بیعت کے ہوئے شے "(۳۲) پرایک ملاقات میں سید نور محمد قاوری کے مزید اِستفسار پر ڈاکٹر جادید اِ قبال نے بنایا۔ پرایک ملاقات میں سید نور محمد قاوری کے مزید اِستفسار پر ڈاکٹر جادید اِ قبال نے بنایا۔ "اِس (روایت) کے راوی میرے حقیقی پھو پھا شخ غلام رسول صاحب مرحوم وزیر آبادی ہیں جو بڑے متدین اور ثقہ بزرگ شے۔ لیکن اِس بات کی تقدیق ان کی زبانی اِس وقت ہوئی جب "زیدہ رود" کامودہ تر تیب پاچکا تھا۔ تقدیق ان کی زبانی اِس وقت ہوئی جب "زیدہ رود" کامودہ تر تیب پاچکا تھا۔ اب اِس کتاب کے دو سرے ایڈیشن میں اِسکامفسلاً ذِکر ہوگا" (۳۳) اب اِس کتاب کے دو سرے ایڈیشن میں اِسکامفسلاً ذِکر ہوگا" (۳۳)

تابم إس سلط مين مجمد سوالات بيدا موتين :-

(1) كياب بيعت بچين يالز كين كي تقي؟

۲) إ قبال في قامنى صاحب كاذ كر كمل كر كول نه كيا؟ ٣) إ قبال كو تجديد بيعت كي ضرورت كيون پيش آئي؟

پہلے سوال کا سیدھا جواب ہے " نہیں" ۔ إقبال نے بید بیعت بچپن یا او کہن میں نہیں کی بلکہ بن شعور کی بیعت تھی (جیسا کہ علی احمہ خان نے اپنے مضمون میں لکھا ہے) کو تکہ کوئی بجہ یا اوکا (بن شعور سے قبل) بیعت سے متعلقہ اسرار و رموز ' مرشد کا مقام ' آواب و ادکامات کی بجا آوری کو سیحنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اور یہ بنیاوی نوعیت کی بات کیا ہے نور محمہ جیسا واقف اسرار تصوف نہیں سمجھتا تھا۔ اگر وہ فرط عقیدت سے إقبال سکو او کہن بن بیعت کے لیے لے بھی محملے تھے تو کیا حضرت قاضی صاحب اس بات سے بے فر تھے ایس بات ابتدائے بلوغت کی ہو عتی ہے کیو تکہ إقبال اپنی فطانت اور محمر کے ماحول کی دجہ سے بات ابتدائے بلوغت کی ہو عتی ہے کیو تکہ إقبال اپنی فطانت اور محمر کے ماحول کی دجہ سے مام اوکوں کی نبست کم عمری میں تصوف کے بنیادی امور سے واقف ہو بھے ہو تھے۔ محمر یہ مام اوکوں کی نبست کم عمری میں تصوف کے بنیادی امور سے واقف ہو بھے ہو تھے۔ محمر یہ منان نبیں کہ قاضی صاحب نے إقبال کو بچپن میں بیعت کرلیا ہو۔ بال یہ ممکن ہے کہ شخ نور محمد نبیال کو بچپن سے اسے ہوں لیکن بیعت اس وقت کرایا ہو جبال یہ محمد نوال کو بچپن سے آپول کو بچپن میں بیعت کرلیا ہو۔ بال یہ مکن ہے کہ شخ نور موراس قابل ہو بچپن سے آپنے مرشد خانے لے جاتے ہوں لیکن بیعت اس وقت کرایا ہو جب کہ ایک کہ ایک ہوں۔

دو سرے سوال کا جواب مزشتہ سلور میں خود اِ قبال کی زبان میں مؤر چکا ہے۔ کہ اگر مرید میں مرشد کی صفات کا تکس نظرنہ آئے تو مرشد کی بدنامی کا باحث ہو تاہے۔ تیرے سوال کے سلطے میں یوں تو بہت می باتیں کمی جاتی ہیں لیکن سب سے اہم یہ ہے کہ جب اِ قبال اور کریم بی بی میں علیمہ گی بات چلی تو اِ قبال کے سسرنے قاضی صاحب سے صلح کی درخواست کی محرون کی کوشش سے حالات سد حرنہ سکے۔ اور مرشد کی شفقت اور مرید کی ارادت پر بدگانی کا سایہ پڑگیا اور قاضی صاحب کی وفات (مئی ۱۹۱۹ء) کے بعد اِ قبال کے تجدید بیعت کی ضرورت محسوس کی۔ (۳۳)

ایس سلط میں ایک اور قیاس کا اظهار ڈاکٹر مظفر حسن ملک نے کیا ہے (۳۵) کہ قاضی صاحب اور اِن کے جانفیں چو نکہ "وحدت الوجود" کے قائل شے اور اِ قبال اِس کے مخالف! چنانچہ ممکن ہے کہ اِس وجہ ہے کچھ اختلافات پیدا ہو گئے ہوں! محربہ امرواقعی شیں کیونکہ وحدت الوجود یو قبال بہت سے "وحدت الوجود یون" کے اراد تمند ہے۔ مولانا روم جنہیں اِ قبال روحانی چیوا مانے ہے 'کیا وحدت الوجودی شیس شے؟ مولانا جای اور فرید الدین عطار کیا وحدت الوجود کے مانے والے شیس شے؟ کتنے مولانا جای اور فرید الدین عطار کیا وحدت الوجود کے مانے والے شیس شے؟ کتنے مورد کے اور دی اِقبال کے محدوج شے!

سلطان العارفين حضرت قاضي سلطان محمود:-

حضرت قاضی سلطان محبود عصر حاضر کے عظیم قادری ہزرگ تھے۔ وہ ضلع مجرات کے ایک سرحدی گاؤں "آوان شریف" میں ۱۳۵۱ء ہا کے آخر' (بمطابق ۱۸۴۰ء) میں پیدا ہوئے اِن کے والد کا نام غلام غوث (م-۱۸۸۵ء) تھا جو تمام مروجہ علوم پر وسترس رکھتے تھے۔ آوان شریف (جو پہلے "محمہ پور آوان" کملاتا تھا) مجرات شرے ۳۵ کلومیٹر شمال میں اس سڑک پر واقع ہے جو آزاد کشمیر کے قصبہ "برنالہ" کو جاتی ہے۔

ابتدائی تعلیم آپ والد سے حاصل کی۔ پھر پھیل تعلیم کے لیے ضلع مجرات کے دیمات حاجیوالہ ' ملکہ اور پٹن مسمور وفیرہ میں اس دور کے جید علاء سے کسب فیض کیا۔ مزید صول تعلیم کے لیے جہلم ' کیمبل پور اور پٹاور کا سنرکیا اور مختف عالمان دین سے اکتساب علم کرتے رہے۔ پہیں چہیں سال کی عمر تک آپ نے تغییر ' مدیث ' فقہ ' آوب ' ہندسہ ' مسلق ' ہیت اور قلفہ میں کمال حاصل کر لیا۔ پھرآ ہے گاؤں میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور طالبان علم دین کے اِستفادہ کے لیے ایک عظیم الثان کتب خانہ بھی قائم کیا۔ آپ کے جمر علی ' انداز تدریس ' شفقت پدری اور نورانی مخصیت کا کرشمہ تھا کہ دور دور سے علم کے پاسے اپی بیاس بجمانے کے لیے آپ کے پاس کھنے چلے آتے۔

قاضی صاحب کو علم سے لگاؤ نہیں عقق تھا۔ اِس کے حصول کے لیے کھن سے کھی مراحل خدہ پیٹانی کے ساتھ فے کئے۔ تبحر علی طا کیاتہ روزگار بیخ ، گرا بجی آپ علم سے مطمئن نہیں تنے۔ لنذا محبوب حقیق نے یہ معالمہ کیا کہ علم کے اِس بطل عظیم کو ایک کوہ علم اور بحرِ عرفان کی مجلس میں لا بھایا۔ یہ عظیم ہتی حضرت اخوند عبدالغفور قدس سرہ اور بحرِ عرفان کی مجلس میں لا بھایا۔ یہ عظیم اسی حضرت اخوند عبدالغفور قدس سرہ اور علوم فاہری میں بھی ترکستان تک جمت مانے جاتے تھے۔ حضرت قاضی صاحب تاج و تھین تھے اور علوم فاہری میں بھی ترکستان تک جمت مانے جاتے تھے۔ حضرت قاضی صاحب نے اِن کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر مرشد کے دربار میں حاضری اور حضوری کو اپنا ایمان بنا لیا۔ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر مرشد کے دربار میں حاضری اور حضوری کو اپنا ایمان بنا لیا۔ ۱۲۸۴ ھے ۔ ۱۲۹۰ ھ میں آپ کو درجہ ظافت حکم مقامات و احوال سے محزر کر مقام تجولیت حاصل کیا۔ ۱۲۹۰ ھ میں آپ کو درجہ ظافت عطا ہوا اور ساتھ بی شاہد ولہ مجراتی (م۔۱۲۵۵) کے مزار پر حاضری دے کی تلقین کی گئے۔ عظا ہوا اور ساتھ بی شاہد ولہ مجراتی (م۔۱۲۵۵) کے مزار پر حاضرہ ونے کی تلقین کی گئے۔ پنانچہ آپ شاہد ولہ کے مزار پر حاضری دیتے رہے اور گو ہر مقصود حاصل کیا۔

حفرت قامنی صاحب نمایت بلند ورجہ کے عالم اور بُست عظیم المرتبت سالک تھے۔ مولوی شیخ عبداللہ (۱۸۳۳-۱۹۲۱ء) ساکن چک عمر(مجرات) جو خود بھی عظیم عالم تھے " کہتے میں ...

'اگر حفرت قامنی صاحب قدس مرہ پوری توجہ سے علوم یا ملنی کی طرف متوجہ نہ ہو جاتے تو ہمیں کوئی بھی نہ پوچھٹا اور سب لوگ اِنہیں کی طرف رجوع کرتے '(۳۲)

حضرت قامنی صاحب دوران تعلیم بی میں اپنی ذہانت اور محنت کی بدولت آپنے اساتذہ کی نظر میں بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ کے ایک اُستاد نے آپ کی علمی بعیرت 'وقت نظراور اصابت رائے کو دیکھ کر آپ کو • قامنی • کے معزز خطاب سے نوازا تھا۔

ہیت امناق اور فلف کی طرف آپ کا خصوصی رتجان تھا اور اِن علوم کی دری کتب پر آپ نے حواثی ہی تھے۔ فاری اور بانی اردو اور باجابی ذبانوں پر برابر عبور تھا۔ حافظ بلا کا تھا اور بہت کی کتب آپ کو زبانی یا و تھیں۔ بہت سے علائے کرام آپ علی میا کل کے بلا کا تھا اور بہت کی کتب آپ مور بانی یا و تھیں۔ بہت سے علائے کرام آپ علی محکوک رفع مل کے لیے آپ سے رجوع کرتے اور خط و کتابت کے ذریعے بھی آپ علی محکوک رفع کرتے۔ آپ کے نزدیک علم بی کے ذریعے اِنسان آپ بلند مرتبہ کا حقد اور ہو سکتا ہے اور مسلم اِنسانی کی تنذیب کی بنیاد بھی علم پر بی ہے۔ علم کے بغیر خود شامی محکن ہے نہ خدا مسلم اِنسانی کی تنذیب کی بنیاد بھی علم پر بی ہے۔ علم کے بغیر خود شامی محکن ہے نہ خدا مشامی! علم کی اِس عقمت کے سبب آپ نے درس و تدریس کو و کھیفہ حیات بنالیا تھا اور پر بھی کویا آپ کی ریاضت کا حصہ تھا۔ آپ نے علم آموزی کو اپنی ذات پر خدائی فرض سجھا بھی کویا آپ کی ریاضت کا حصہ تھا۔ آپ نے علم آموزی کو اپنی ذات پر خدائی فرض سجھا

OF

اور تازیت اے کمال خوبی اور بے مثال لکن کے ساتھ اداکیا۔

آپ کو شرت سے نفرت تھی اور دنیوی انتہار سے بڑے لوگوں سے میل ملا قات کو بھی پند نہ کرتے تھے۔ اتباع نبوی کے نشہ میں ہمہ تن مخور اور شریعت محمدی کے نور سے ہمہ تن معمور تھے۔ سب سے نمایت مروت اور شفقت سے چیش آتے۔ محل اور شفقت آپ کی نمایاں صفات تھیں۔

ساٹھ سال کی عمریش آپ کو مختلف بیاریوں نے لاغرد کزور کردیا تھا۔ وفات سے تمین سال قبل آپ آپ مکان سے اٹھ کرگاؤں کے باہراس جگہ خطل ہو گئے تھے جمال آپ کے آباد اجداد کی قیور تھیں۔ بیس آپ نے کھم شعبان سے ۱۳۳۱ھ بمطابق ۴ مئی ۱۹۱۹ء بروز جعہ کو اِنتقال فرمایا۔ کل نفس ذائعتہ الموت " سے من رحلت (۱۹۱۹ء) برآمہ ہو تا ہے

آپامزار آج بحی مرجع ظائق ب اور ملحقه مجدی آج بحی ورس و تدریس کاسلسه جاری ہے۔ آپ کا طقه اراوت بت وسیع تھا۔ ظفاء بی صاجزاوه محبوب عالم (۱۹۹۱–۱۹۸۲ء) سید عبداللہ شاہ (م-۱۹۵۱ء) مولوی نیاز محمہ جالندهری مولوی سراح الدین قاوری لاہور 'مولانا عبدالر ممن (م-۱۹۵۳ء) کیمپلور شامل ہیں۔ مریدین بی علامہ اقبال ' هج نور محمد (۱۹۳۰ء) نواب معثوق یا رجگ بماور (۱۸۸۰–۱۹۹۱ء) میاں غلام جیلائی منصف 'چوہدری غلام فوث صدانی (۱۸۸۹–۱۹۷۱ء) میاں عبدالباری (۱۸۹۵–۱۹۹۸ء میابی صدر 'پاکتان مسلم نیک) مولوی نور اللہ شاہ سیا لکوئی (م-۱۹۳۹) غلام احمد خان 'نواب غلام حیدر خان آف کھلا بث (بزاره) مولوی صفی اللہ (پروفیمر کھت ہو نیورش) و غیرہم شامل میں۔ متعقدین بی میاں محمد بخش (م-۱۰۵ء) کھڑی شریف) نواب تحر یار میں۔ متعقدین بی میاں محمد بخش (م-۱۰۵ء) کمڑی شریف) نواب تحر یار طوائی (۱۸۵۰–۱۹۵۱ء) مولوی نبی بخش طوائی (۱۸۵۰–۱۹۵۱ء) مولوی نبی بخش طوائی (۱۸۵۰–۱۹۵۱ء) شامل ہیں۔ (۳۷)

حواله جات وحواشي: ـ

- - (م) ذكر إقبل أو مهالجيد مالك عم إقبل لامور " سمه مع و ال
 - (ام) اِتِّل کے محب مونیاء آز اعلا الی تدی۔ اِتِّل اکادی لاہور ' عداء مقد ١٨٠٠ .

(١١) حيات إقبل كي ممشده كزيال أذ محم عبدالله قريش- يرم إقبل لامور عمده مع مع ١٨٨٠

(۵) ایناً صفحه ۲۰۰۳ (۵)

(١) ايضاً

(4) اِتِل کے محبوب صوفیاء صفحہ ی (مقدمہ)

(٨) حيات إقبل كي مُشده كزيال منحه ٢٦

(٩) زكر إقبل منحد ٢٣٨

(۱) اِقبل کے محبوب صوفیاء مخلف صفلت

(۱۱) الينا

(١١) الينا

(١٣) إقبالله حمد اول مرتبه في عطاء الله مني 29

(۱۳) کہنامہ منیائے حرم ہریل هاء مضمون توندہ رود اِقبل کی ایک وضاحتی تقریر اَز ڈاکٹر محمد اِقبل ایم بی بی ایس۔

(۵) سيرت إقبل أز محر طاهر فاروق للي بجم قوى كتب خاند لامور ١٩٨٨ء صلى ١٥٠١١

(M) ذِكر إقبل مني ١٣٨

(سا) "إسلاى تصوف اور إقبل" أز داكر ابو سعيد تورالدين- إقبل اكادى لامور عداد

(١٨) روزگار نقير حصد اول- أز نقيرسيد وحيدالدين- إسلاى پياشك كميني لامورس- ن- صفيه ١٨٠

(۱۹) نیده رود جلد اول صفحه ۷۳ پر تیدرد مرشد کی بجلئے تیرو مرشد کلما ہے جو عالباک کہت کی علمی سے۔

(۲۰) نینه رود جلد اول منی ۱۲۰

(١٦) محيف إقبل مرتبه يونس جاديد- برم إقبل لامور ١٩٨١ء مني ١٩٨٠

(١٣) ميائ وم بيت ايريل هناه

(١٣٠) مامنامه - آئينه - لامور ، ايريل ١٩٦٥ صفي ١٩٦١

(PM) مابنامه منیاع حرم لابور ایریل هدامه صفی ۱۹۲۸

(٢٥) حيات إقبل كي كمشده كريان أز عبدالله قريش مني ١٠٠

۱۲۸٤ اينا سخد ۲۸۷

(٢٤) المنام ميائ وم الريل ١٤٥ مل ٥٥

(۲۸) اینا

(۲۹) ایناملی ۱۳۹

(۳۰) مانائے راز ازسد تذریخادی صفیہ ۱۹

(٣١) علامه الل ك دي وساى الكار أزسد نور محد تلارى معيم ١١١

(۱۳۲) نیده رود جلد اول صفی ۱۳۳

(سس) علامہ اِقبل کے دینی و سای افکار صفحہ سس

(mm) كتوب إقبل بنام شاد محرمه ١٢٤ كتوبر ١٩٩١ (إقبل كے محبوب صوفياء صفحه ١٥٠

(٢٥) - إقبل اور مجرات أز مظفر حن ملك مطبوعه وقبليات جورى مارج ١٩٨٨ء مني ١٢٢٠

(١٣٧) مقلك محود أز نواب معثول يار جنك بمادر صفحه ١٧٧

(٢٧) ورج ذيل سے استفاده كيا كيا ہے

ا: مقللت محود أز نواب معثوق يار جنك بداور- جملم عدو

ب: تذكر مشاكم قادريد أز محد دين كليم- كمتبد بنويد لامور مماء

ج: إقبل كے ديني وسياى افكار أزسيد نور محد تادرى- حجرات عمماء

مزید کتب پڑھنے کے لئے آن می دزے کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

محرات - إقبال كاسسرال حصه اول:- "ہو گیا آ قبال قیدی محفل محجرات کا" رابطه اور سلسله جنباني انٹرنس کاامتخان۔ هجرات سنٹرے 0 بارات ونكاح 0 كريم يي في مسرال مي 0 إقبال مجرات مي 0 ازدواجی نِندگی کے پہلے بدرہ سال 0 کشیدگی (دور اضطراب) 0 دو سری اور تیسری شاوی 0 عليحد كى اور كفالت 0 إ قبال كى وفات كے بعد مرد و راشت كامسكلہ ¢ إ قبال كى پہلى شادى كا افسوسناك إنجام

چدوجوہات کاچائزہ۔

"الیی شخصیات کی زندگیوں کے متازیہ فیہ جھے بھی اِس قدراہم ہوتے ہیں جس قدر کوئی اور۔ ایسی شخصیات کے معالمے میں ذاتی اور غیرذاتی کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان کی ذات 'غیرذات کا درجہ اختیار کرجاتی ہے۔ ان کے مشاغل 'معمولات ' دِلچیپیاں اور ذاتی سطح کی سرگرمیاں۔ یہ تمام معاملات معنی خیزی کی سطح پر آجاتے ہیں۔ ان کی خامیاں اور عیوب بھی کسی نوع کی ججک یا شرمندگی کا باعث نہیں بغتے کہ عیوب سے پاک کیا کوئی بشرہو سکتا ہے۔ جو لوگ آ ہے عمد کا استعارہ بغنے کی مملاحیت رکھتے ہیں ان کی ذات اور ذاتی زندگی کے معاملات تک کا مطالعہ اِس عمد کا مطالعہ کرنے کے متراوف سمجھا فیزندگی کے معاملات تک کا مطالعہ اِس عمد کا مطالعہ کرنے کے متراوف سمجھا جاتا ہے۔ (۱)

رابطه اور سلسله جنبانی:-

اِ قبال اور کریم بی بی می شادی کے لیے دونوں خاندانوں میں رابطہ کیسے ہوا اور دونوں کی نبت کب طے پائی ' اِس سلسلے میں مخلف قیاس آرا ئیوں سے کام لیا گیا۔

وہ معنکہ خیز فقرہ جے اکثر سوائح نگاروں مثلاً خالد نظیر معنی (۲) عبد السلام خورشید (۳) مابر کلوروی (۴) عبد السلام خورشید (۳) معابر کلوروی (۴) محمد حنیف شاہد (۵) مظفر حسن ملک (۲) نے بلا سویچے سمجھے 'اور بغیر کسی شختیت کے نقل کردیا' درج ذیل ہے۔

" إقبال جب انفرنس كا امتحان ديئے مجرات محے و بال انھيں خان بماور ۋاكثر مختخ عطا محرنے ديكھا اور اپني صاحزادي كے ليے پند كرايا"

اِس رابطے کی امل حقیقت کی طرف آنے ہے پہلے' اِس بیان پر ایک حقیقت افروز نظر ڈالی جاتی ہے۔

انٹرنس کے امتحان کے لیے إقبال ۱۹ مارچ ۱۸۹۳ء کو دیگر ہم جماعت الاکوں کے ساتھ
گجرات آئے۔ ڈاکٹر عطا محمہ اِس وقت پنڈ داون خال ' ڈپنسری کے اِنچارج شے اور وہیں
آپ الل خانہ کے ساتھ سکونت پذیر شے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انہیں کیے خبر ہوئی کہ
سیالکوٹ سے بچھ لاکے مجرات آئے ہیں ' جنہیں دیکھنے کے لیے وہ مجرات آئے ؟ اور کیا وہ
سکولوں میں محموم پر کراپی صاحبزادی کے لیے رشتہ الاش کر رہے تھے ؟ اور کیا وو سرے شر
سکولوں میں محموم پر کراپی صاحبزادی کے لیے رشتہ الاش کر رہے تھے ؟ اور کیا وو سرے شر
انہوں نے سب لاکوں کو قطار میں کھڑا کرکے ' ایک ایک کو دیکھ کر ' آخر إقبال کو پند کرلیا
انہوں نے سب لاکوں کو قطار میں کھڑا کرکے ' ایک ایک کو دیکھ کر ' آخر إقبال کو پند کرلیا
گیا ہو گا؟ إقبال سے پوچھا ہو گا بیٹا کیا تم ہو نمار ہو؟ کیا تم سمیری ' مخفج براوری سے تعلق
ر کھتے ہو؟ کیا تمہارا خاندان شریف ہے؟ اور إقبال نے اِن سب باقوں کا مثبت جواب دیا ہو
گا بلکہ یہ بھی بتایا ہو گا کہ میں بڑا ہو کر ۔ حکیم الامت ' بنتا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مخفح عطا محمد اِقبال
کو کھر لے گئے ہوں گے ' سب نے پند کیا ہو گا اور انہوں نے اِقبال سے کہا ہو گا ، جاؤ بیٹا!

درج بالانفروسب سے پہلے خالد نظیر صونی نے "اقبال درونِ خانہ" میں لکھا تھا جو اے ۱۹ اء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی تھی۔

مجرات کے سول سرجن خان ہمادر عطا محد صاحب نے انہیں دیکھا تو اپی ماجزادی کے لیے پند کرلیا اور خود ہی سلسلہ جنبانی شروع کردی (2) آپ نے ملاحلہ کیا کہ صوفی صاحب نے ایک خطاب یافتہ سرجن کو جو عزت و امارت کے انتبارے عروج پر تھا کتا ہے بس د کھایا ہے کہ انہوں نے جو نئی اِ قبال کو دیکھا اپنی بٹی کے لیے نہ مرف پند کر لیا بلکہ خود بی سلسلہ جنبانی شروع کر دی کہ اگر یہ موقع گزر کیا تو شاید پحر بھی اکی بٹی کے لیے کوئی رشتہ نہ آئے!۔

بعد کے سوائ ٹگاروں نے اس فقرے کو من وعن نقل کرنے کوئ تحقیق کا کمال سمجا۔
کاش وہ اتنا سوچ لینے کی زحمت گوارا کر لینے کہ إقبال" إس وقت ڈاکٹر نتے نہ سر عکیم الاست تنے نہ وانائے راز شاعر مشرق نتے نہ مصور پاکتان مرف مجمر إقبال مشعم جماعت دبم" نتے۔ ایک نظر دیکھنے سے کسی کی خاندانی شرافت اور ذاتی کروار بھی کھل کر سائے نسیں آجا تا۔ اور کیا ڈاکٹر عطا محمر استے ہیں اور لاجار نتے کہ خود ہی سللہ جنبانی شروع کر دی۔ کیا اِن کی بی معذور تنی یا اِس کی عمر ڈھل رہی تنی ؟ صوفی صاحب اور دیگر نہ کورہ بالا مصنفین یہ بھول مجے کہ خان بمادر کے مقابلے میں شیخ نور محمد کی مالی حالت اور ساتی دیثیت مصنفین یہ بھول مجے کہ خان بمادر نے مقابلے میں شیخ نور محمد کی مالی حالت اور ساتی دیثیت کیسی تنی ۔ اِس موقع کو خان بمادر نے نہیں بلکہ شیخ نور محمد کی مالی حالت اور ساتی دیثیت کیسی تنی ۔ اِس موقع کو خان بمادر نے نہیں بلکہ شیخ نور محمد نے "ذریں موقع" جانا ہوگا۔ پھر شاید ان محتقین کو یہ علم بھی نہیں کہ اِس دور میں لڑکی والے نہیں بلکہ لؤکے والے "سلسلہ جنبانی "کرتے تھے۔

خان براور کی باتی چار بیٹیاں جن خاعدانوں جی بیای گئیں وہ سب إقبال کے خاعدان سے
مالی کھاظ سے متعکم ہے۔ ان جی سے وو (حیدہ بیگم اور شنرادہ بیگم) سید خاعدان جی بیای
گئیں۔ درج بالا بحث کا متعمد مرف یہ خابت کرناہے کہ ڈاکٹر چخ مطاع استے بدیس نہیں
ہے کہ احتمان کے لیے آلے والے لڑکے کو اپنی بیٹی کے لیے پند کرکے خود بی بات جیت
شروع کر دیتے۔ اور پھر مرف ایک ماہ بعد شادی بھی کر دیتے۔ وہ خودی نہیں بلکہ ان کے
دادا اور والد محاشرے جی معزز ترین افراد جی شار ہوتے تھے۔

(۱) سد نذر نیازی نے سطے کو مزید قیای بناکر انجھا دیا ہے انہوں نے ایک گمان کو جین کا رنگ دیتے ہوئے ایک لیک بات لکمی ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں:

"اگر چی صاحب (مطاعی) نے ۱۹۹۸ء کے بعد سیالکوٹ بی بھی طازمت کا پچھ وقت گزارا تو چینی بات ہے کہ میر صن کے علم و فعنل کی شرت انہیں میر حن کے علم و فعنل کی شرت انہیں میر حن کی خوں حن کی خدمت بی سلے گئی ہوگی۔ ان سے نیاز متدانہ روابلہ ہو گئے ہوں کے۔ یوں چینی فور محد صاحب سے بھی طاقات کی ایک صورت پیدا ہو گئے۔ ان سے روابلہ بو مے و میر حن کے توسل سے رشتہ طے پاگیا پا ان کے بیر گول سے روابلہ بو مے این میر دی ہور کی ان کے بیر گول سے نووی بات شروع کردی " (۸)

پاریہ کہ ڈاکٹرعطا محر بھی بھی سیالکوٹ میں بسلسلہ ملازمت قیام پذیر نہیں رہے۔
 تیسری بات یہ کہ ایک خطاب یافتہ سول سرجن معروف بھی ہو' ایک سکول ماسٹر کے پاس کیا لینے جائے گا؟ (یاد رہے کہ اِس وقت تک مولوی سید میرحن ایک اچھے سکول ماسٹر سے ذیادہ کوئی مقام نہ رکھتے تھے)

ان کے بررگوں - ے کس کے بررگ مرادیں؟

(٣) ایک قیاس به بھی بیان کیا گیا کہ می نور محد اور میخ عطا محد چونکہ دونوں صنرت قاضی سلطان محمود کے اراد تمند تھے' به رشتہ اِن کے توسط سے طے ہوا ہو گلہ

روس اروس کے بیار میں ہے کہ یہ رشتہ شخ نور محمہ صاحب کے تنمیالی خاندان (جلالوجش) کی ایک اور مگن یہ ہے کہ یہ رشتہ شخ نور محمہ صاحب کے تنمیالی خاندان (جلالوجش) کی دسلات سے طے پلا۔ محمراس بلت کی حیثیت بھی ایک قیاس سے زیادہ نہیں۔
اب آئے اممل حقیقت کی طرف جسکی تعدیق اکثر قرجی ذرائع (۹) نے کی ہے شاڈ اقبال کی بمشیرہ کریم بی بی باقبال کے براور زادہ شخ اعجاز احمد اور ڈاکٹر جاوید اِ قبال وغیر ہم۔
اِ قبال کی بمشیرہ کریم بی بی سے نسبت ۱۸۹۲ء کے آغاز میں طے پائی جب وہ نویں اور قبال کی کریم بی بی سے نسبت ۱۸۹۱ء کے آغاز میں طے پائی جب وہ نویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ یہ رشتہ ایک ایسے مختم کی وساطمت سے طے ہوا جو سیالکوٹ میں طازم تھا اور اِ سکے دونوں خاندانوں سے مراسم تھے۔ اس محنق سیالکوٹ میں طازم تھا اور اِ سکے دونوں خاندانوں سے مراسم تھے۔ اس محنق

بماحث مل پڑھے ہے۔ یہ رستہ ایک ایسے حص کی وساطت سے طے ہوا ہو سیالکوٹ میں طازم تھا اور اِسکے دونوں فاندانوں سے مراسم تھے۔ اِس فخص کی تحریک پر لڑکے دالوں نے سلسلہ جنبانی کی۔ جب فان بمادر کو اِس بات کا یقین ہو کیا کہ فاندان شریف ہے ، کشمیری شخ پرادری ہے اور لڑکا ہونمار ہے ، نیز یہ کہ شخ نور محمد صاحب کی شرافت ، صوفیانہ مزاج کی وجہ سے دونوں نیز یہ کہ شخ نور محمد صاحب کی شرافت ، صوفیانہ مزاج کی وجہ سے دونوں فاندان ایک دو سرے کے قریب آ گئے۔ پھرڈاکٹر عطامحہ کی جاہ و حقم ، شرافت فاندان ایک دو سرے کے قریب آ گئے۔ پھرڈاکٹر عطامحہ کی جاہ و حقم ، شرافت اور دینداری نے شخ نور محمد صاحب کو بہت متاثر کیااور یوں یہ رشتہ فے پاکیا ۔

انٹرنس کاامتحان۔ مجرات سنٹرے:۔

اِ قبال نے انٹرنس کا امتخان مجرات مرکز سے دیا۔ اس زمانے میں سیالکوٹ امتخانی سنٹر نہیں تھا۔ پنجاب بو نیورٹی ہید امتخان لیتی تھی اور لاہور' راولپنڈی' مجرات' ملتان' ڈیرہ اساعیل خان' دہلی' لد میانہ اور امر تسرمیں امتخانی مرکز ہوتے تھے۔ مجرات چو تکہ سیالکوٹ سے قریب تھا چنانچہ اس کا انتخاب ہو تا تھا۔

یہ احتمان ۲۰ مارچ ۱۸۹۳ء کو شروع ہوا۔ اِ قبال آپنے ہم جماعتوں کے ساتھ مشن ہائی سکول سیالکوٹ کی جانب سے اِس احتمان میں شریک ہوئے۔ اِ قبال کا رولنمبر ۸۸۰ تھا۔ وہ ریل گاڑی کے ذریعے دیگر ہم جماعت اُڑکوں کے ساتھ مجرات بہنچ۔ سکاچ مشن ہائی سکول

مجرات میں دیگر لڑکوں کے ساتھ قیام پذیر رہے۔ کھانے پینے کا اِنظام سب لڑکوں نے ملکر
کیا۔ اِ قبال نویں جماعت میں خان بمادر ڈاکٹر شخ عطامحہ کی دخترے منسوب ہو بچے تھے۔ گر
اِس دور کی روایت کی روہے شادی ہے قبل سسرال والوں کے ہاں قیام کرنا مناسب خیال
نہ کیا جا تا تھا۔ امتحان کے سلسلے میں اِ قبال تقریباً دو ہفتے مجرات کے مثن سکول میں قیام پذیر
رہے۔ یہ سکول مجرات شرکے مغرب میں سرکلر روڈ پر واقع ہے۔ مجرات میں مثن سکول
کی بنیاد سکاج مثن کے پادری پیٹرین نے مئی ۱۸۱۵ء میں رکمی تھی۔ اور وہ ممارت جمال
اِ قبال قیام پذیر رہے اور امتحان دیا دہ ۱۸۹۱ء کے قریب تقیر ہوئی تھی۔

کیم مئی ۱۸۹۳ء کو انٹرنس کے اِس امتخان کے متائج کا اعلان ہوا۔ اِ قبال کو کامیابی کی اطلاع بذریعہ تاریم مئی کو ملی تھی۔ اِ قبال نے ۱۷۰ نمبروں سے ۳۲۳ نمبرز حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی اور میرٹ کے لحاظ سے یو نیورش میں آٹھویں پوزیش پائی۔ حکومت نے بارہ روپے ماہوار و حکیفہ مقرر کیا (۱۰)

بارات و نكاح: ـ

٣ من ١٨٩٣ء كاون في نور حرا امام في اور ان كے فاندان كے ليے خوشيوں كاسديم الے كر طلوع ہوا۔ فيخ نور محر كا نور نظر امام في كى آ كھوں كا تارا عطا محر كا بيارا بھائى ، بينوں كا لاڈلا وير سيد مير حن كا چيتا شاگر و اور لقى اور تقى كا جگرى يار ، مرير سرا سجائے كو ثاب پر سوار ہے۔ والدين برسول بعد يہ خوشى دكير رہے ہيں كہ برے بينے كى الى خوشى كو رہالاكر رہى ہے كہ ان كالخت جگر جس كمر كن برس پہلے ديكى تقى۔ چرب بات إس خوشى كو دوبالاكر رہى ہے كہ ان كالخت جگر جس كمر كا داماد بن رہا ہے وہ شرافت اور امارت دونوں ميں مرباند ہے۔ بيش خوشى كے شاديا نے بارى جرب خوشى كو مزيد برحا دين ہے۔ شخ نور محر ، فيخ عطا محمد الله بيارى خوشى كو خوشى كو مزيد برحا دين ہے۔ في تقمار ہے ہيں۔ ايسے ميں دولها كى اعزان ميں۔ مولوى مير كن خبر خوشيوں كو مزيد برحا دين ہے۔ في تور محر آپ تا قبال " پر عاذان ہيں۔ مولوى مير حن اپنے مونمار شاگر دى كامياني پر شاداں ہيں۔ بارات يوں نے فيخ نور محر ، فيخ عطا محمد اور سور کو مبارک ہو دے رہى ہیں۔ دولت ہوں کو مبارک ہو دے رہى ہیں۔ دولت ہوں کو مبارک ہو دے رہى ہيں۔ دولت ہوں اور شادانی كی سرخى نماياں ہيں۔ بارات ميں كوئى سائے سرا فراد شامل ہيں۔ كمر بارت دولت ہوں افراد كے علادہ ، إقبال كے بنوئى سيد عمر حدن اور ان كے صاحبزادے سيد تقى اور سيد تقى اور ان كے صاحبزادے سيد تنى اور مين مير حدام الدين ، سيد حمام الدين ، سيد عمام الدين ،

دین وزیر آبادی 'شخ میرال بخش اور کچھ ویگر عزیز و اقارب ' آقبال کی بهنول کے مسرال سے ' آقبال کے نغیال سے اور محلے کے کچھ اور لوگ بھی بارات میں شریک ہیں۔ آقبال کے ایک بہنوئی نے پہرور کی مشہور کنجی بیراندتی کو بھی بلا رکھا ہے۔ بارات ریل گاڑی پر مجرات روانہ ہوتی ہے۔

ادهر خان بمادر ادر إ محے دوست أحباب 'رشتہ دار 'اور معززین شربارات کو خوش آ مدید کئے کے لیے کھڑے ہیں۔ تقریباً سم بج بارات پہنچتی ہے۔ بارات کا شاندار اِستقبال کیا جاتا ہے۔ شخ نور محد اور شخ عطامحہ فرط محبت سے بغلگیر ہوتے ہیں۔ دولها سے ملاجاتا ہے اور بارات کے ساتھ آنے والے بزرگوں سے معافقہ کیا جاتا ہے۔ شخ عطامحہ شفکر ہیں کہ باراتیوں کی خاطر تواضع میں کوئی کی نہ رہ جائے اور خوش بھی کہ آج اپنی دو بیٹیوں کے فرض سے سکدوش ہورہے ہیں۔

پچھ دیر بعد رسم نکاح اداکی گئی ہے۔ محد اِ قبال اور کریم بی بی کا نکاح ور وارشاہدولہ کے خطیب و پیش امام حافظ غلام احمد نے پڑھایا۔ جنہیں قاضی سلطان محمود کا اراد تمند ہوئے کی وجہ سے خصوصی طور پر بلایا گیا۔ ورنہ قریب کی مساجد کے امام اور نکاح خوال بھی موجود تھے۔ نکاح کے دوران دونوں طرف کے بزرگ موجود تھے۔ دولها کی طرف سے سید میرسن نے بطور گواہ دستخط کیے جبکہ لڑکی کی طرف سے نامور شاعر میاں محمد ہو ٹانے وستخط کیے۔ اِس نکاح کی بے خصوصیت تھی کہ مستقبل کے عظیم ترین شاعرد قلفی کے نکاح میں حال کی دوعظیم علمی شخصیات بطور گواہ موجود تھیں۔

دیگر گواہوں میں تھیم کرم دین ولد عبدالغفار ساکن وزیر آباد (اِ قبال کی بڑی بمن کے خسرا' حاتی نور محد ولد حاتم میر کشمیری سکنه سیالکوٹ (چھے نور محد کے چھوٹے بھائی چھے غلام محد کی نوای کے میاں فعنل دین میر کے چھا) اور مجرات سے چھے الہ بخش شامل تھے۔ نکاح نامہ محدالدین ساکن مجرات نے تحریر کیا۔

قن مردد ہزار روپ مقرر کیا گیا جس میں ہے ایک ہزار اس وقت ادا کیا گیا جبد ایک ہزار روپ موجل قرار پایا۔ اس دور کے لحاظ ہے جن مرکی یہ رقم ' خاصی نظیر تھی۔
ثکاح اور کھانے کے بعد بارات نے رات کو وہیں قیام کیا۔ رات کو ہزرگوں نے جن میں شخ نور محداور سید میر حسن بھی شامل تھے ' ایک بند کرے میں بارات کے ساتھ آنے میں شمل تھے ' ایک بند کرے میں بارات کے ساتھ آنے والی تھی ہیراندتی ہے اساتذہ فاری ' خصوصاً حافظ شیرازی اور مولانا روم کا کلام سا۔ یہ بات اس دور کی محقول کا نقافی پہلو تھی اور اکثر گانے والیاں فاری ' اردو کا انجما ذوق رمحی تھیں اور اساتذہ کا کلام بڑے سلتے ہے ساتی تھیں۔ اور اہل ذوق کا ان سے کلام رکھی تھیں۔ اور اہل ذوق کا ان سے کلام

40

سننا عارنہ سمجھا جا ہ تھا۔ (۱۱) (۱۹۰۹ء میں جب کریم بی بی کی چھوٹی بمن فاطمہ بی بی کی شادی خواجہ فیروز الدین سے انجام بائی تب بھی ایسا اِنظام موجود تھا)۔ (۱۲) بہت سے جیزاور دعاؤں کے ساتھ کریم بی بی کورخصت کیا کیا۔

نكاح نامه:

"من كه محد اقبال ولد نور محد المعروف شخ نفو قوم شخ ساكن سيالكوث كا بول بوكه اس وقت عقد نكاح من مقرر بمراه مسماه كريم في في وخر شخ عطا محد صاحب واكثر رئيس كو جرات بمقابله مر مبلغ دو بزار روبيد كه نصف آل مبلغ ايك بزار روبيد مرف ملكه معظمه قيصر بند دام اقبالها بوت بين - نصف آل مجل و نصف آل حوجل منعقد بوا ب- الذا اين چند كلمه بطريق نكاح نامه كے اين نامه كے بالمشافہ كو ابان لكم وسيد كه آيده كے واسطے سند رہے - مور ف مم ماه منى ١٨٩٣ء

العيد

محدا قبال ولد نور محد (١٣) سيالكوث

مواه = محد بو نا ممبر کمینی ساکن مجرات بقلم خود (دستخط) مواه = مولوی میرحن ولد محد شاه سید ساکن سیالکوث (دستخط) مواه = علیم کرم دین ولد عبدالغفار ساکن و زیر آباد (دستخط) مواه - شیخ اله بخش ولد حاجی پیر بخش بیگم مهجد (دستخط) (۱۴) مواه = حاجی نور محدولد حاتم میرقوم کشمیری سکنه سیالکوث (دستخط) بقلم محدالدین بمقام گوجرات تحریریافت

مرعدالت

العيد

بقلم خود مافظ غلام احمد امام مجد دربار شابدوله معاصب (۱۵) (اصل نکاح نامه کا عکس دستاویزات کے صبے میں شامل ہے)

كريم يي في سرال مين:-

شادی کے بعد جب کریم بی بی آئے سرال میں آگئیں و نہ مرف سرال خاندان بلکہ بورے مطلق کی تعیں۔ اِ قبال کی والدہ بورے مطلے کی وجہ کا مرکز تھیں۔ وہ ایک بہت بوے خاندان کی بی تھیں۔ اِ قبال کی والدہ ان کا بدا خیال رکھنیں اور میخ نور محر بھی نمایت شفقت سے بیش آتے۔ المیں بہ بھی

احساس تھا کہ کریم بی بی بہت ناز و تعم میں پلی ہے اور یہاں وہ سب کچھ موجود نہیں۔ تاہم انہیں یہ بھی یقین ہوگا کہ ان کی محبت و شفقت دُنیاوی آسائشوں کی کی کو پورا کردے گی۔ ادھراِ قبال کے لیے یہ خوشیوں کا زمانہ تھا۔ شادی سے اسکلے روز انہوں نے سکاچ مشن کالج کی فرسٹ ایئر کلاس میں داخلہ لیا(۱۲)۔

کریم بی بی کی تربیت ایک سلجھے ہوئے 'وپنی رحجان رکھنے والے گھر میں 'ایک پڑھے لکھے ' باشعور حافظ قرآن باپ نے کی تھی۔ کریم بی بی نے آپنے خسر اور ساس کی خدمت کی سعادت حاصل کی اور ایکے دلوں میں اپنی جگہ بنای۔ شیخ نور محمد کا گھر مجموعی طور پر ایک غریب گھرانہ تھا اور خود اِ قبال ابھی زیر تعلیم تھے اِس لیے ضروریات نے ندگی کے معیار میں تبدیلی کا حساس ایک قدرتی امرتھا۔

ا قبال ستمبر ۱۸۹۵ء تک یعنی ایف اے کا نتیجہ آئے تک سیالکوٹ میں بی آپنے والدین کے ساتھ رہے۔ پھرلاہور چلے گئے۔ اِ قبال کے لاہور چلے جانے کے بعد 'کریم بی بی پی کھی عرصہ سیالکوٹ اور پچھ سمجرات میں گزار تیں یا جمال ان کے والد ملازمت کے سلسلے میں تعینات ہوتے۔

إ قبال تجرات ميں:-

شادی کے بعد ہے لے کر ۱۸۹۹ء تک إقبال اکثر مجرات آیا کرتے تھے جب تک سیالکوٹ میں تھے تو چینیوں میں کریم بی بی کے ساتھ مجرات آتے۔ جب تعلیم کے سلیلے میں الامور چلے محتے تو کرمیوں کی چینیوں میں سیالکوٹ آتے "اور مجمی کیمار چند ہفتوں کے لیے این سسرال محرات چلے آتے" (۱۷) اس کے علاوہ سسرال والوں کی حقی خوشی میں مجمی شریک ہوتے۔

کشرہ شالباقال ہیں جس محریں خان بمادر کا خاندان رہائش پذیر تھا وہ "خان بمادر دی حویلی" یا "ڈاکٹر عطا محروی حویلی" یا "کا تھا ہے کی نماکو نفی تھی جے خان بمادر نے خود تھی رکرایا تھا۔ اس دور ہیں ہے مجرات کی سب سے شاندار کو نفی تھی اور آپ وقت کی تمام جدید آسائٹوں سے مزین تھی۔ ڈاکٹر عطا محمد اور ڈاکٹر خلام محمد کی وفات کے بعد ہے کو نفی شخ محمد مسعود کے جے میں آئی 'وہ جب لاہور چلے آئے تواہے اپنی پھو پھی نواب بی بی کے داماد شخ بھیر سے میں آئی وہ جب اور فت کر دیا۔ پھر جب شخ بشیر صاحب کراچی خطل محفی جو بھی رامنر بٹ کے ایم جب کو بھی کو ایم مادب کراچی خطل محفی ہوئے تو ہے محمد امستر بٹ کے باتھ بھی دیا۔ امستر بٹ لے اے گر جب شخ بشیر صاحب کراچی خطل محفی ہوئے تو ہے محمد امستر بٹ کے باتھ بھی دیا۔ امستر بٹ لے اے گر اگر جدید طرز کی مختمر کو نفی محفی تو ہے محمد امستر بٹ کی خوب آئے تا اور ساتھ چند دکانوں پر مشتمل "رشی تعمیر کی جس پر "رضی باؤس" کی مختی آویزاں کی اور ساتھ چند دکانوں پر مشتمل "رشی

مارکیٹ بنادی (۱۸) اب یہ گھراور مارکیٹ جہاں بھی خان بمادر کی حویلی ہواکرتی تھی ایک مرتبہ پھر خرید و فردخت کے عمل سے گزر چکا ہے۔ اِس مکان کے مشرق میں میاں محد ہو تا شاعراور مغرب میں سائیں فیروزالدین کا گھر ہواکر تا تھا۔ یکی وہ مکان تھا جے برسوں اِ قبال نصیب ہو تا رہا۔ اِس کے علاوہ وو سرا گھر جہاں اِ قبال ' قدم رنجہ فرمایا کرتے تھے ' ابو صاحب ' یعنی سردار عبدالنفور خان درانی کا گھر تھا۔ ابو صاحب ' اِ قبال کے شاگر د' دوست ' اور عقید تمند تھے اور اِن کا گھر مسلم بازار سے متصل تھا۔ یہ گھر 'جو اب بھی موجود ہے ' فان بمادر کے گھر سے کوئی سوقدم کے فاصلے پر ہوگا۔ یماں اِ قبال کی آمدروفت ۱۹۰۱ء سے شروع ہوئی جب ابو صاحب سے مراسم قائم ہوئے۔

سمجرات میں قیام کے دوران' اِ قبال کی مصروفیات کے ہارے میں بتائے والا کوئی بھی مختص آج نے ندہ نہیں۔ تاہم اس دور میں مجرات کی علمی و اَدبی مجالس میں اِ قبال کی شرکت مختص آج نے ندہ نہیں۔ تاہم اس دور میں مجرات کی علمی و اَدبی مجالس میں اِ قبال کی شرکت کے شواہد ملتے ہیں۔ اِن اَدبی محافل کا کوئی تذکرہ محفوظ نہیں اور اِن کا سراغ لگانا' اب آسان نہیں تاہم ایس دو مجالس کے مجمد دھند لے سے آثار ملتے ہیں۔

ایک محفل "بولگا کلب" کے نام ہے قائم تھی 'جے گرات کے زندہ ولوں نے قائم کیا تھا۔ اِس کلب کا مقعد " اُولی تھا۔ اِس کلب کے روح روال چور حری خوشی محد نا ظریتے۔ (۱۹) اِس کلب کا مقعد " اُولی تفریح" ہو تا تھا جیے بعد میں کشیر میں بھی چور حری صاحب نے "افجین مفرح القلوب" قائم کی تقی ۔ اِس کلب میں اس دور کے مجرات کے سبی اہل دل اور اہل ذوق شامل ہے اور اِس کا اجلاس مولوی عبدالقادر (م۔۱۸۸۹ء) رئیس مجرات ' حاکم اعلی عدالت جول کی کو تھی میں منعقد ہوا کر تا تھا۔ یہ کو تھی رحمان شہید روڈ پر واقع ہے ' یہ مجرات کی سب سے تدریم کو تھی تھی اور اِس اُم کرنے تھوں کی تقریم کرایا تھا۔ (اب اِسے کرا کر جدید طرز کی تدریم کو تھی تھی اور اِسے اُم کریز حکومت نے تقیر کرایا تھا۔ (اب اِسے کرا کر جدید طرز کی تدریم کو تھی تھی۔ او آب ہی ایک موضوعات پر نظمیس ہوا کرتی تھیں ' اور بھی بھی موسوعات پر نظمیس ہوا کرتی تھیں ' اور بھی بھی موسوعات کی محفل بھی بھی تھی۔ اِ قبال بھی اِس کلب کے مہر شے اور اِنہیں "مجرات کا واماد" اور معمان ہونے نیز اِن کے علی مرتب کے اعتبار کے میں عرب کی علی مرتب کے اعتبار کے میں عرب کا داماد" اور معمان ہونے نیز اِن کے علی مرتب کے اعتبار کے میں عرب عرب دی جاتی تھی۔ ۔ انتقبار کے میں عرب عرب دی جاتی تھی۔ ۔

"بونگاکلب" کے ممبران "بو تھے - کملاتے تھے۔ چود حری خوشی محد ناظرنے اِن پر ایک نظم کمی تھی جس کے چند شعر پیش خدمت ہیں۔ (۲۰)

مت الت مدا موالے میدھے مادے بھولے بھالے دیا کے اللہ کا میں مولے بھالے دالے دیا کی مولوں آپنے مر یہ افعالے دالے والے آگے کو یا کی دویاد کے دم عل شیر سے آگے الوالے دالے

بيرے يار لكانے والے چھوڑ کے اپنی ناؤ بھنور میں بو تل بن الله ك بارك سده جنت جانے والے إس كے علاوہ إس دور ميں ايك دي مجلس "الجمن تعليم القرآن" كے نام سے قائم تھی۔ اِس انجمن میں مولوی امام الدین اور شیخ عطاء اللہ وکیل جیسے اہل علم اصحاب شامل تھے اور اِس انجمن کا مقصد قرآن فنمی کو فروغ دینا تھا۔ سے عطاء اللہ سے علامہ کے مراسم اور خط و کتابت بھی تھی اور وہ ان کی اس خدمت کے بہت مداح تھے۔ اس انجمن کی کافل میں اِ قبال کی شرکت کا بھی امکان ہے۔

مجرات 'جوعلم و أدب كے لحاظ سے زمانہ قديم سے بہت زر خيز رہا ہے ' انيسويں صدى کی آخری اور بیبویں صدی کی پہلی وہائی میں بھی علم و اُدب کے اعتبار سے نمایاں تھا۔ اِس دور میں مجرات میں اور بھی علمی مجالس منعقد ہوا کرتی تھیں۔ مشاعرے بھی ہوا کرتے تھے۔ مجرات کے بی ایک مشاعرے کی یادگار ایک غزل 'باقیات اِ قبال میں شامل ہے۔ اِس ہے تیاس کیا جاسکتاہے کہ وہ یماں کے مشاعروں میں بھی شمولیت کیا کرتے تھے۔

ابتدائی دور کی میہ غزل اِ قبال کے کمی مجومہ میں شامل نہیں۔ "انوار اِ قبال" مرتبہ بشیر احد ڈار (صفحہ ۱۳۳۳) میں اس غزل کا ایک شعراس نوٹ کے ساتھ ویا گیا ہے۔

" و کیا اِقبال قیدی محفل مجرات کا کام کرتے ہیں یہاں اِنسان بھی میاد کا جناب خواجه عبدالرشيد نتنظم على جناح سنثرل سيتنال كراجي بروايت ليغشينك جنرل جناب محمد افعنل فاروقی بیان کرتے ہیں کہ اِ قبال کی پہلی شادی خان بهاد ر ڈاکٹر چیخ عطا محد واکس کونسل جدہ ساکن کٹرہ شالبافاں مجرات کی وختر ہے موئی تھی۔ اِ قبال شادی کے بعد اکثر وہاں جایا کرتے تھے۔ ایک موقع پر اِ قبال لے یہ شعرید ما۔ یہ شعرغالبا۱۸۹۸ء کا ہے۔

"روزگار فقیر" جلد دوم (منخه ۳۰۰) پر بیه ساری غزل درج ہے۔ جو ابتدائی نوٹ کے ساتھ ویل میں نقل کی جاتی ہے:

"بدابندائی فزل غالبا مجرات کے مشاعرے کے لیے کمی می

کام بلبل نے کیا ہے مانی و بنزاد کا یکر کل ہے اس نے فؤ کے لیا میاد کا پہلے یہ بیگائی ہم کو نظر آئی نہ سمی سنرود کشن یہ سایہ یے کیا میاد کا

چے چے باغ میں بلیل نے یوں کل سے کیا تھے کو چی کا مبارک مجھ کو مگر صیاد کا مجھ کدورت ہے ولوں کی کھ وحوال آبوں کا ہے یہ زیمن و آمان ہے خانہ میاد کا یادِ گلش ہے زباں ہر اب یہ ذکر آشیاں داغ بجر كل جكر مين ول مين ور صاد كا بیکوں کے پاس کون آئے تنس میں عمفیر یاد کل آتی ہے یا آتا ہے ڈر میاد کا بائے کس کس لطف سے کالم نے بتایا مجھے بحول کر مجی سے یوچھا تھا پت میاد کا طے جلے خارکل سے کیوں اٹک جاتا ہے یہ دل کی بلیل کا ہے وامن کر میاد کا قل کرتا ہے بھے ' 17 نیس ہے دل میں رحم آبن مقراض کا ہے دل مر میاد کا موں مجمی اس شاخ یہ میں اور مجمی اس شاخ پر ناک میں آخر کو وم آیا مرے میاد کا مو کیا اِقبال قیدی محفل مجرات کا کام کیا اخلاق کرتے ہیں محر میاد کا

خواجہ عبدالرشید (۱۹۱۲–۱۹۸۳ء) کے درج بالا بیان ' بروایت جزل اضل فاروتی ' بی انسیں نہ صرف شعر کا دو سرا مصرع ٹھیک طرح یاد نہ رہا بلکہ وہ یہ بھی بھول گئے کہ صرف ایک شعر نہیں بلکہ مشاعرے میں پوری غزل سائی گئی تھی۔ اِنہیں زمانہ بھی یاد نہیں رہا۔ یہ غزل ۱۸۹۸ء کی نہیں بلکہ ۱۸۹۳ء کی ہے کیونکہ اِسی زمین میں اِقبال کی ایک غزل رسالہ ازبان " دبلی کی نومبر ۱۸۹۳ء میں شائع ہوئی تھی۔ اِس رسالے نے ایک تحریری مشاعرہ کردایا تھا جبکا طرح مصرع تھا (۱۲)

خوب طوطی ہو¹⁰ ہے اِن دنوں میاد کا اِ قبال کی ارسال کردہ غزل کا مطلع تھا کی ارسال کردہ غزل کا مطلع تھا کو آیا شیوہ بیداد کا اُوریڈتی پھرتی ہے' اُک اُڑ کے جو محمر میاد کا اُوریڈتی پھرتی ہے' اُک اُڑ کے جو محمر میاد کا

سجرات کے مشاعرے میں پڑھی جانے والی غزل کے بارے میں پروفیسرڈاکٹر افتار احمہ مدیقی لکھتے ہیں: (۲۲)

"۱۸۹۸ء تو بہت آگے کی بات ہے۔ یہ غزل جس کے ہر شعر میں بالا التزام صیاد کا قانیہ باند هاگیا ہے اور جسکے تمام اشعار میں نمایت ب لطف مضمون بندی اور قانیہ بیائی کے سوا اور جملے نمیں 'یقینا سیالکوٹ کی ابتدائی غزلوں میں سے ہوگی۔ لاہور کی محفلوں کارنگ دیمھنے کے بعد إقبال "سے الی بدنداتی کی توقع نمیں جاسکتی "

إقبال كوكوروں كاشول بجين سے تھا۔ قيام لاہور كے دوران بھى يہ شوق كافى عرصہ قائم رہا۔ اور إقبال كرات سے بھى كور متكواتے رہے اور جب كرات آتے تو الترام سے چند ایک كور بازوں سے ملتے جو ان كے سرالی محلے میں رہتے تھے۔ خان نيازالدين خان (١٨٦٥-١٩٢٩ء) كے نام إقبال كے خطوط میں كثرت سے كوروں كا ذركر ماتا ہے۔ ایک خطوط میں كثرت سے كوروں كا ذركر ماتا ہے۔ ایک خطوع میں كثرت سے كوروں كا ذركر ماتا ہے۔ ایک خطوع میں كثرت سے كوروں كا ذركر ماتا ہے۔ ایک خطوع میں كثرت ہے كوروں كا ذركر ماتا ہے۔ ایک

'اِس مِن شک نہیں کہ آپ کے کو زوں کے برابر میں تجربے میں کوئی نسل
کو زوں کی نہیں آئی۔ میں نے لد صیانہ ' ملکان' سیالکوٹ' مجرات' شاہجمانیور سے کو تر منگوائے محراتی تعداد اجھے خواص کی کسی نسل میں جمع نہیں جتنی آپ کے کو تروں میں۔ آپ کے کو تروں میں۔

1.

گرات دیال لوکال واتے گوؤے گوؤے پانی کوئی گل نئیں۔ نیت ہووے تے اوہ کے گئرے نے دریا وج وی بھل پیندے نیں اور محفل ذعفران ذار بن مگی۔ پھر کھنے گھ۔ تھال تے سوہنی کولوں وی سبق نئیں سکھیا ہے کچے گھڑے کولوں ور گلدا می تے لوہ سبال تے سوہنی کولوں وی سبق نئیں سکھیا ہے کچے گھڑے کولوں ور گلدا می تے لوہ دیاں مثال تے تر آؤندے " پھر ایک وم سنجیدہ ہو گئے اور فرمایا "جو قویس آپ اندر احساس نیاں بیدا نہیں کرتیں وہ بیشہ غلام رہتی ہیں " (۲۴)

مجرات آدروفت کا سلسلہ ۱۹۹۳ء سے ۱۹۰۵ء تک مسلسل جاری رہا۔ ۱۹۰۵ء سے
۱۹۰۸ء تک کا زمانہ پردیس میں گزرا۔ واپسی (جولائی ۱۹۰۸ء) پر آپ سرال والوں سے
ملنے ضرور آئے ہوں گے۔ اِس کے بعد وفات تک ان کے جرات آئے میں سرال والوں
سے کثیدہ تعلقات رکاوٹ بنے رہے البتہ وو تمین بار ان کے یماں ورود کے شواہد موجود
میں مثلا ۱۹۰۹ء میں جب اِن کی خوا ہر لبتی فاطمہ بی بی کی شادی ہوئی تو وہ مجرات آئے تنے
اور بارات کا اِستقبال کرنے والوں میں شامل نتے (۲۵) اِسی طرح ۱۹۲۵ء میں مردار
عبدالنفور درانی کے والد سردار محر حسین خان کی وفات پر بھی اِ قبال مجرات آئے تھے۔
از دوا جی نِر ندگی کے پہلے بیند رہ سال:۔

یوم نکاح (۳ مئی ۱۸۹۳ء) سے لے کراندن روا کی (کیم سمبر ۱۹۰۵ء) تک اور پھر اقبال کی وطن والیسی (جواللّی ۱۹۰۹ء) تک اِ کی ازووائی نِندگی میں کوئی فیر معمولی افتالف نظر نہیں آئا۔ شاوی کے بعد وو سال اِ قبال سیالکوٹ میں رہے۔ پھر قیام الاور کے دوران چھیٹیوں میں سیالکوٹ آئے اور آپ والدین اور اہل و عیال کیماتھ وقت گزارتے۔ چھیٹیوں میں معراج بیم پیدا ہوئیں اِ قبال الاہور میں ہوشل میں رہتے تھے چنانچہ کریم بی بی اور بی کو ساتھ نہ رکھ کئے تھے۔ چنانچہ کریم بی بی کا زیادہ تر وقت آپ میکھ میں گزر تا اور بیوں کو ساتھ نہ رکھ سکتے تھے۔ چنانچہ کریم بی بی کا زیادہ تر وقت آپ میکھ میں گزر تا ماسات میں آفاب اِ قبال پیدا ہوئے۔ گویا اِ قبال دوران تعلیم بی دو بیوں کے باپ بن ماسے سے سے تھے۔ جنانچہ کریم بی بی کا دیادہ تر وقت آپ میں کی دو بیوں کے باپ بن ماسے سے تھے۔

می ۱۸۹۹ء میں ایم اے کرنے کے بعد إقبال اور فیل کالج میں میکاوڈ عربیک ریڈرکی دیشیت سے ملازم ہو گئے گراب بھی وہ اِس قابل نہ ہوئے تھے کہ فائدان کو ساتھ رکھ سکتے۔ ۱۹۹۱ء میں ایک اور بچہ بیدا ہوا گر بیدایش کے فور آبعد فوت ہو گیا۔ اِس دور میں إقبال کور نمنٹ کالج لاہور میں احکریزی کے عارضی اسٹنٹ پر وفیسر تھے۔ وہ لندن جائے تک کور نمنٹ کالج میں ہی احکریزی اور فلفہ کے اُستاد کے طور پر فدمات انجام وسیتے رہے اور ساتھ ساتھ لاہور کے آدنی طنوں میں بھی متعارف ہوتے گئے۔

اس دور (۱۸۹۳ء ۱۹۰۵ء) تک میاں بیوی میں ناچاقی کو کوئی بات نظر نہیں آتی۔ سید حامہ جلالی لکھتے ہیں: (۲۷)

جب تک علامہ سالکوٹ میں رہے آپے بیوی بچوں کے ساتھ محبت کرتے رہے۔ رہے۔ ۱۸۹۵ء سے ۱۹۰۵ء تک میاں بیوی میں ناچاتی کاکوئی مخص جوت نہیں دے سکتا۔

ائم سد نذر نازی لکے بی (۲۷)

۱۸۹۵ء ہے ۱۹۰۵ء تک دوران طازمت میں جب بھائی دروازہ میں قیام تھا'
دالدہ آفآب إقبال إن كے ساتھ لاہور نہيں آئيں۔ سيالکوث ميں ہی رہيں يا
پر مجرات۔ مجرات ہے سيالکوث آنا جانا رہتا۔ محد إقبال بھی لاہور ہے اکثر
سيالکوث جاتے بلکہ مجرات بھی۔ معلوم ہو تا ہے کہ بيوی سے کشيدگی کی ابتداء
إنمی دِ نوں میں ہو محقی تھی۔

مرنیازی صاحب نے اِس بات کی وضاحت نہیں کی۔ بسر طور اگر ایک کوئی بات تھی تو اِسکا
کوئی اظہار نہیں ہوا۔ اور مجموعی طور پر ازدواجی زِندگی کے بید پندرہ سال بظا ہرنار مل نظر
آتے ہیں۔ اِس دور کے کسی خط یا نظم و غیرہ سے بھی ایسی کسی بات کا اشارہ نہیں ملا۔ اِس
دور کی ایک نظم بعنو ان " زہدور ندی" میں جمال اِ قبال نے اپنی و سیج مشربی ' راگ بہندی '
صن دوستی اور بے داغ جوائی کا زِکر کیا ہے ' وہال ایسی کسی بات کا پت نہیں چانا کہ اِ قبال
ایٹ کردو پیش سے یا اپنی کمریلو زِندگی سے ناخش یا غیر مطمئن تھے۔ اور نہ بی حسن و عشق
کی کسی واردات کا اظہار ہوتا ہے۔

۱۹۰۷ء کے لگ بھگ ڈاکٹر عطا محر اپنی بٹی فاطمہ بی بی کے لیے لڑکے کے اِنتخاب کے لیے
اقبال سے بیرون ملک رابط کرتے ہیں اور ان کی رائے پر ایک ایسے لڑکے سے اپنی بٹی
بیا ہے پر رضامند ہو جاتے ہیں جے وہ خود تعلیم میدان میں کمزور ہونے کی وجہ سے مستروکر
کے تنے۔ (۲۸)

نشیدگی (دوراضطراب)

إقبال اور كريم بي بي من كشيرگى كى ابتداء ١٩٠٨ء ميں ان كى وطن واپسى كے بعد ہوئى۔اس سے پہلے اگر كوئى اندرونى اختلاف تھا بھى تو اس كا كہيں اظهار نہيں ماتا تاہم ١٩٠٨ء كے بعد ہميں اس كا واضع اظهار خطوط كے ذريعے ملتا ہے۔ وہ اعلیٰ تعليم يافتہ تھے۔ لاہور ہائيكورٹ ميں پريمش كرتے تھے۔ ٣٢ سال عمرہو پچى تھى ليكن اب وہ اپنى ازدواتى

زندگ سے مطمئن نیں تھے۔ یہ زمانہ اِن کے لیے ذہنی کرب کا زمانہ تھا۔ می اعاز احر لکھتے ہیں:

"۱۹۰۸ء کے وسط میں پچا جان انگستان سے واپس آئے اور لاہور ہا تیکورٹ میں پریش شروع کی۔ اِن ایام میں بھی وہ لاہور میں تھا رہتے تھے۔ چو تکہ بیگم سے تعلقات خوشگوار نہ تھے اِس لیے آپ والدین اور بڑے بھائی سے دو سری شادی کرنے کی خواہش کا اظمار کیا۔ میاں جی (شخ نور محمہ) اور ایا جی (شخ عطا محمہ) نے بہت کوشش کی کہ دو سری شادی کی نوبت نہ آئے اور میاں بیوی میں اختلافات بوی میں موافقت ہو جائے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں اختلافات بیوی میں اختلافات میرے شے اِس لیے مفاہمت کی کوشش کامیاب نہ ہوئی 'یہ ۱۹۰۹ء کی بات سے "کرے ایس لیے مفاہمت کی کوشش کامیاب نہ ہوئی 'یہ ۱۹۰۹ء کی بات سے "(۲۹)

اس زمانہ میں اِ قبال ذہنی اذبت اور بذباتی ہجان کے جس دور ہے گزر رہے تھے اِسکااظمار ہمیں چند خطوط میں ملتا ہے جو انہوں نے اِس دور (۱۹۰۹ء تا ۱۹۱۱ء) میں آپنے کچھ قربی دوستوں کو کھے: عطیہ فیضی (۱۸۸۱-۱۹۶۷ء) کے نام ان کے درج زبل خط میں کس قدر اذبت کا اظمار ہے کہ وہ ہندوستان کو بیشہ کے لیے چھو ڑنے ' شراب نوشی میں پناہ لینے اور کسی قادر مطلق شیطان پر ایمان لے آنے کی ہاتمی کرتے نظر آتے ہیں: ۹' اپر بل ۱۹۰۹ء کے اِس خط میں اِ قبال کیسے ہیں: ۹' اپر بل ۱۹۰۹ء کے اِس خط میں اِ قبال کیسے ہیں: ۹' ا

"ال اس لے علی گڑھ میں فلفہ کی روفیسری سے اِنکار کرویا ہے اور چند روز
قبل میں نے گور نمنٹ کالج لاہور میں تاریخ کی پروفیسری قبول کرتے ہے ہی
اِنکار کر دیا ہے۔ میں کی قسم کی طازمت میں پڑنا نمیں چاہتا۔ میں جلدا زجلد
اِنکار کر دیا ہے۔ میں کی قسم کی طازمت میں پڑنا نمیں چاہتا۔ میں جلدا زجلد
اِن طک سے بھاگی کا ایک طرح سے اظاتی قرضدار ہوں اور کی چڑ جھے روک
میں آپنے بھائی کا ایک طرح سے اظاتی قرضدار ہوں اور کی چڑ جھے روک
ربی ہے۔ میری نے دگی اِنتائی اجرن بنی ہوئی ہے۔ وہ میری بیوی کو جھ پر نمون رہے ہیں۔ میں نے آپ والد کو لکھ دیا ہے کہ اِنمیں میری شادی
میرانے کا حق نمیں تھا خصوصاً جب میں نے اِس قسم کے تعلق میں پڑنے سے
اِنکار کر دیا تھا۔ میں اِسکی کھالت کو تیار ہوں لیکن اِسے ساتھ رکھ کر اپنی
نزندگی کو اجرن بنانے کے لیے ہر گڑ تیار نمیں۔ ایک اِنمان ہونے کے ناتے
نزندگی کو اجرن بنانے کے لیے ہر گڑ تیار نمیں۔ ایک اِنمان ہونے کے ناتے
میری ہونے تو میں دونوں کے ظاف اطان بعاوت کردو لگا۔ اِنکا

کی علاج ہے کہ بیں اِس بر بخت ملک کو چھو ڈکر بھٹہ کے لیے کہیں چلا جاؤں یا پھر شراب بیں پناہ نوں جو خود کئی کو آسان بنا دیتی ہے۔ کتابوں کے یہ مردہ بخراوراق جھے مسرت نہیں دے بختے۔ میری روح بیں کافی آگ موجود ہے جو اِن (اوراق) اور تمام سابی رسوم کو جلا سکتی ہے۔ آپ کمیں گی ایک اجھے خدا نے یہ سب بچھ پیدا کیا ہے۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو۔ گر اِس نوندگی کے فدا نے یہ سب بچھ پیدا کیا ہے۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو۔ گر اِس نوندگی کے فائن ایک مختلف نتیجہ کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ فکری طور پر کمی اچھے خدا کی بجائے کی قادر مطلق شیطان پر یقین رکھنا زیادہ آسان لگا ہے۔ براہ کرم اِن خیالات کے اظہار پر معاف کیجے گا۔ بیں بھر ردی کا خواسٹگار نہیں۔ میں تو صرف اپنی روح کے بوجھ کو اٹار بھینکنا چاہتا ہوں۔ آپ میرے بارے میں سب بچھ جانتی ہیں اِی وجہ کو اٹار بھینکنا چاہتا ہوں۔ آپ میرے بارے میں سب بچھ جانتی ہیں اِی وجہ سے میں نے آپ خیالات کے اظہار کی جرات میں سب بچھ جانتی ہیں اِی وجہ سے میں نے آپ خیالات کے اظہار کی جرات کی ہے۔

چند مفتے بعد ۱۷ اپریل ۱۹۰۹ء کو دوبارہ لکھتے ہیں: (۱۳)

"آج کل میں دو سروں سے زیادہ بات چیت نمیں کرا۔ میری اپی بدنھیب ذات مصیبت انگیز خیالات کی کان بنی ہوئی ہے جو سانپ کی طرح میرے روح کے حمرے اور کاریک غاروں سے نکلتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ میں سپیرا بن جاؤں گا اور گلیوں میں پھرا نظر آؤں گا اور مجس لؤکوں کی ایک جماعت میرے پیچے ہوگی۔

یہ خیال نہ بیجے گاکہ میں یاس پند ہوں۔ میں آپکو بتاؤں کہ غم بہت ہی لذیذ چیز ہے اور میں اپنی بدختمتی سے لطف اندوز ہو تا ہوں اور ان لوگوں پر ہنتا ہوں جو سجھتے ہیں کہ میں خوش و خرم ہوں"

عطیہ بی کے نام ایک اور خط ہے ہمیں پا چاتا ہے کہ اذبت کا یہ دور ابھی جاری تھا۔ ے اپریل ۱۹۱۰ء کو لکھتے ہیں: (۳۲)

"میرے دل میں اب شاعری کا کوئی ولولہ باتی نہیں رہا۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے میری شاعری کی خوبصورت دیوی کو قتل کر دیا ہے اور جھے سے میرا سارا تخیل چھین کر مجھے رنڈوا بنا دیا ہے"

یہ ذہنی کیفیت اس سے اسکے سال ہی جاری رہی۔ سید آکبر حسین آکبر الہ آبادی(۱۸۳۱–۱۹۲۱ء) کے نام ایک خط محررہ ۲'اکتوبر ۱۱۹۱۱ء میں لکھتے ہیں: (۳۳) "لاہور ایک بڑا شربے لیکن میں اس ہوم میں تنما ہوں۔ ایک فرد داحد ہمی ایسا نہیں جس

ے ول کھول کر آئے جذبات کا اظمار کیا جا سکے:

طعنہ زن ہے صبط اور لذت بیری افشا میں ہے ہے کوئی مشکل سے مشکل رازداں کے واسطے ہے کیتے ہیں ، جتنا برا شہرہو اتنی بری تنائی ہوتی ہے۔ "سویمی طال میرا لاہور می

لارڈ بکین کتے ہیں جتنا بڑا شرہواتی بڑی تنائی ہوتی ہے۔ "سویی طال میرالا ہور میں ہے"

یہ خطوط ظاہر کرتے ہیں کہ اِس دور میں اِ قبال جیسا مضبوط شخصیت کا مالک مرد بحقد ردکھ
اور اذبت کا شکار تھا۔ دوسری طرف کریم بی بی جو ایک عورت تھی کے لیے یہ زمانہ کتنے
کرب اور تکلیف کا ہوگا۔ جے شادی کے بعد آسودگی کا شاید ہی کوئی لحہ نعیب ہوا تھا۔
جس نے ۱۵ سال بے سروسامانی میں گزار دیے اور اب اچھاوفت آنے والا تھا تو آقال نے
اے قبول کرنے سے اِنکار کردیا۔

دو سری اور تیسری شادی:-

جب مفاہمت کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں اور اِ قبال دو سری شادی پر بعند رہے تو ایکے بزرگوں کو آمادگی ظاہر کرنا پڑی۔ چنانچہ لاہور کے ایک کشمیری ظائدان کی ایک دوشیرہ سے رشتہ طے ہوا اور نکاح پڑھا گیا۔ رخصتی کچھ عرصہ بعد ہونا قرار پایا۔ گرابھی اِ قبال کی متابل نِ ندگی کا ستارہ کروش میں تھا۔ اِس دوران اِ قبال کو چند ممتام خطوط موصول ہوئے جن میں ذاہن (سردار بیم) کے جال جان پر حزف ذنی کی گئی تھی۔ اِ قبال پر مزید مایوی طاری ہوگا۔ رخصتی التواء میں پڑگئی اور انہوں نے طلاق کے انتائی قدم کا فیصلہ کرایا۔

کی عرصہ بعد علامہ کے ایک ووست لد حمیانہ کے ایک وولتند خاندان کی لڑکی کا رشتہ لائے۔ رشتہ طے ہو کیا اور وہاں علامہ کی شادی بھی ہو گئے۔ إقبال والن کو لیکر سیالکوٹ اور پھرلا ہور آئے۔ نئی ولئن کو لیکر سیالکوٹ اور پھرلا ہور آئے۔ نئی ولئن کیساتھ کریم بی بی کو بھی لا ہور چل کر رہنے کو کھا گیا۔ چنانچہ دونوں بھرات کی والے مکان میں رہیں لیکن سے صورت حال زیادہ در تائم نہ رہ سکی اور بچھ مینے بعد کریم بی بی پھرائے میکان میں رہیں لیکن سے صورت حال زیادہ در تائم نہ رہ سکی اور بچھ مینے بعد کریم بی بی پھرائے میکے واپس آئیس۔ (۳۳)

ادھر لاہور والی بیکم کا معاملہ ابھی معلق تھا۔ انہوں نے إقبال کو ایک خط لکھا کہ میرا
نکاح تو آپ کے ساتھ ہو چکا ہے اب فواہ آپ طلاق دے دیں بی ای حالت بی زندگی بر
کروں گی اور روز حشراس بے انسانی پر آپ کی دامن گیر ہو گئی۔ چنانچہ اقبال نے کمام
خطوط پر تختین کروائی تو پہ چلا کہ یہ خطوط ایک وکیل نی پخش نے لکھے تھے جو سروار بیگم سے
اُنے بیٹے کی شادی کروانا چاہتا تھا۔ پھر خواتمن نے بھی پوچہ کچے کی تو لڑکی کا دامن ہرا عتبار
سے بے داغ ثابت ہوا۔ چنانچہ اب اقبال نے سروار بیگم کو بھی رخصت کرا کے گھرلانے کا

ارادہ کرلیا۔ لیکن چونکہ ایک وقت میں انہوں نے طلاق کا ارادہ بھی کرلیا تھا چنانچہ دوبارہ نکاح پڑھوایا گیا۔ یہ نکاح مجرات کے مولوی محمد حسین نے پڑھایا تھا (۳۵) ۔ اور ڈلمن کو محر لے آئے۔ یہ ۱۹۱۳ء کی بات ہے۔

إ قبال ١٢١ كوبر ١٩١٣ ء كو سركش يرشاد كو لكعة بين: (٣٦)

"تیسری بیوی آپ کے تشریف لے جانے کے پچھ عرصہ بعد کی۔ ضرورت نہ تھی گریہ عشق و محبت کی ایک بجیب و غریب داستان ہے۔ اِ قبال نے گوارا نہ کیا کہ جس عورت نے جرت ناک جابت قدمی کے ساتھ تمین سال تک اِس کے لیے طرح طرح کے مصائب اٹھائے ہوں اِسے اپنی بیوی نہ بنا ہے۔ کاش! دو سری بیوی کرنے سے بیشتریہ حال معلوم ہو؟"

علیحد گی اور کفالت: _

۱۹۱۳ء سے مجھ عرصہ بعد تک کریم ہی ہی لاہور میں رہیں محروہ خوش نہ تھیں۔ آفآب اِ قبال بیان کرتے ہیں۔ (۲۷)

دو سری اور تیمری شادی کرنے ہے پہلے واکر صاحب نے میری والدہ مرحومہ سے دو سری شادی کرنے کی اجازت مانجی تنی اور لکھا تھا کہ: "تہماری حق تلفی تنی اور لکھا تھا کہ: "تہماری حق تلفی تندی ہوگی جس تہماری حق تلفی تندی ہوگی۔ میں تہماری بہت تہمارے مشوروں پر عمل کر گئی۔ گھری اصل مالکہ تم ہوگی۔ میں تہماری بہت عزت کرتا ہوں۔ سب سے بڑھ کریہ کہ تم معراج اور آفیاب کی والدہ ہو"

"ان کی تیمری شادی کے بعد تینوں یویاں اِ تلے انارکلی والے مکان میں پھر عراس کی تیمری شادی کے بعد تینوں یویاں اِ تلے انارکلی والے مکان میں پھر عراس دفت ہا یا سال تنی۔ میری والدہ صاحب وہاں خوش نہیں تنمیں۔ میری عمراس وقت ۱۲ یا ۱۳ سال تنمی۔ میں بھی پھر عرصے کے لیے وہاں تھا۔ چو تکہ میری والدہ بہت خودوار خاتون تنمیں ' دو سری یویوں کے ساتھ رہنا پند نہیں کرتی تنمیں۔ اِس لیے عاموری نی جان میان جان آکر اکو آپنے ساتھ رہنا ہند نہیں کرق لے تنمیں ۔ اِس لیے عاموری دیا جان خان بمادر حاتی حافظ واکر شخط عطا محمد صاحب کے ورشنے کی کوششیں جاری رہیں محرب سود! سید نذیر نیازی تکھتے ہیں:۔

مقاہمت کی کوششیں جاری رہیں محرب سود! سید نذیر نیازی تکھتے ہیں:۔

" طرفین نے اس معالمے میں احتیاط سے کام نہیں لیا۔ محد ا قبال لے لاکھ

کوشش کی کہ نباہ کی کوئی صورت نکل آئے گربات نہ بی۔ ایک تو والدہ آئے گربات نہ بی۔ ایک تو والدہ آناب کا انداز طبیعت دو سرے اِ قبال کی روش ' طالات گرئے ہے گئے۔ داکٹر سید محد حسین شاہ کی کوششیں بھی کہ اصلاحِ احوال کی کوئی صورت نکل آئے ناکام رہیں۔"

"ایک دو سرے سے کشدگی برحتی گئی تا آنکہ باپ اور بھائی کی کوششوں کے باوجود کمل علیحدگی کی نوبت آگئ۔ بغیر طلاق کے جارہ کارنہ رہا۔ لیکن والدہ آفاب کی عزت نفس نے گوارانہ کیا۔ محمد اِ قبال کفاف کے ذمہ دار محمرے۔ فرمایا "شرماً میرے سامنے دو ہی راستے تھے۔ طلاق یا کفاف کی ذمہ داری۔ والدہ آفاب طلاق پر راضی نہ ہو کیں۔ میں نے بخوشی کفاف کی ذمہ داری قبول کرلی" (۳۸)

صابر کلوروی صاحب این کتاب "یاد اِ قبال" صفحه ۱۳ پر رقطراز نین:-

" یہ اختلافات استے معمولی شیں تھے یا اگر تھے تو طرفین کے رویے نے انہیں اس مقام پر پہنچا دیا تھا جمال نہ آگے بوصنے کی مخوائش تھی نہ پیچھے ہٹنے کی اور جسکا علاج محض طلاق تھا۔ لیکن علامہ کی طبیعت نے اسے موارا نہ کیا اور انہوں نے صرف علیدی کو کانی سمجھا"

درج بالا دونوں إقتباسات ميں كچھ نكات حقيقت كے برعكس بيں۔ نياذى صاحب نے لكھاكہ إقبال نے لاكھ كوشش كى كہ نباہ كى كوئى صورت نكل آئے۔ حقيقت يہ تھى كہ علامہ كريم بى بى بى بى سے ہر حال ميں چھكارا چاہتے تھے: عطيہ كے نام قط مورخہ ٩ اپر بل ١٩٠٩ء بيں كيے ہيں "ميں اس كى كفالت كو تيار ہوں ليكن اسے ساتھ ركھ كرائى ذندگى كو اجرن بنائے كے لئے ہركزتيار نہيں "۔ كلوروى صاحب نے لكھاكہ علامہ نے طلاق كو كوارانہ كيا۔ حالا تكم حقیقت یہ ہے كہ علامہ تو طلاق دیتا چاہج تھے "كريم بى بى نے كوارانہ كيا۔ إس سلط ميں افتحال كے بيتے شخ اعجاز احمد كابيان ہے: (٣٩)

' بڑی چی جان (کریم بی بی) نے جیسا کہ انکی نجابت کانقاضہ ن**قا' شرعی قطع تعلق** پیند نہ فرمایا۔ '

"مظلوم إقبال" من بيد موقف الفتيار كياكيا ہے كہ إقبال اور كريم بي بي من عليحد كى و مرى اور تيرى شاوى كے چند ماہ بعد ہو كئى تقى حالاتك كمل عليحد كى ١٩١٠ء كے لگ بھگ ہوئى۔ كريم بي بي بي ١٩١٥ء كے دك بھگ ہوئى۔ كريم بي بي بي ١٩١٥ء تك وقفے وقفے سے لاہور اور سيالكوث ميں رہيں۔ اس كے بعد كمل عليحد كى بات كا آغاز ہوا جيساكہ خود إقبال كے خلوط سے كا ہر ہوتا ہے۔

إ قبال ١٢ وسمبر ١٩١٨ء كو أين والد ماجد كو لكهت بين (٣٠)

"باتی رہاتصور اس کایا اِسکی والدہ کا سومیرے نزدیک کسی کا نہیں۔ امرائی ہر طرح ہو جاتا ہے۔ قطع تعلق جو میں نے اِن لوگوں سے کیا ہے اِسکا مقصد سزا نہیں ہے اور نہ میں اِن سے کوئی اِنقام لینا چاہتا ہوں۔ جتنا میرا حصہ موجودہ صورت کے پیدا کرنے میں ہے اِس کا مطلب صرف اِس قدر ہے کہ عقمند آدی ایک سوراخ ہے دو وفعہ ڈنگ نہیں کھاتا۔ ہر اِنسان کو حق ہے کہ وہ اپنی عزت و آبرو بچانے اور اِسے محفوظ رکھنے کے لیے تدبیرافتیار کرے خواہ اِس تدبیرکوافتیار کرنے میں کسی اور تکلیف بی کیوں نہ ہو"

اس سے قابت ہے کہ قطع تعلق إقبال نے کیا۔ ۲ ارچ ۱۹۳۰ء کو بڑے بھائی کو لکھا(۳)

"میرا ارادہ تو یہ تھا کہ حافظ صاحب (ڈاکٹر عطا محمہ) سے اِس بارے میں خط و
کتابت کی جاتی۔ اگر وہ چاہیں تو میں ان کی لڑک کا حق مبرادا کرنے کو تیار

ہوں۔ آپ ذمہ ماہواری رقم رکھنی ٹھیک نہیں معلوم ہوتی۔ بسرحال اگر یک
خیال ہے کہ اسکو ماہواری "نخواہ دی جائے تو میں حاضر ہوں کہ اسکو تمیں
دوپیہ مہینہ دے دیا کروں بشرطیکہ میرے ساتھ اور کوئی تعلق ان کا نہ رہ
اور نہ دہ جھے بھی خط وغیرہ لکھے۔ جس قدر عرصہ وہ آپ والدین کے ہاں
دی ہے اسکی سخواہ کی وہ کی طرح مستحق نہیں کیونکہ وہ اپنی مرضی ہے گئ
تھی اور باوجود ہمارے روکئے کے وہ سیالکوٹ میں نہ رہی نیکن میں وہ رقم بھی
دے دو رگا اگر نہ کورہ بالا شرط پر وہ قائم رہیں 'میرے خیال میں تو آپ حافظ
صاحب کو اِس بارے میں خط تکھیں تا کہ کوئی قابل عمل فیصلہ ہو جائے۔ اور
ماحب کو اِس بارے میں خط تکھیں تا کہ کوئی قابل عمل فیصلہ ہو جائے۔ اور
ماحب کو اِس بارے میں خط تکھیں تا کہ کوئی قابل عمل فیصلہ ہو جائے۔ اور
ماحب کو اِس بارے میں خط تکھیں تا کہ کوئی قابل عمل فیصلہ ہو جائے۔ اور

١) اكر وه حق مرلينا چاہے تو پر شرى طور پر قطع تعلق ہو جائے

۲) اگر دہ ایساکرنا پند نہ کرے تو میں اسے تمیں روپے ماہوار جب تک نے ندہ رہوں دے دیا کروں گا۔ جتنا عرصہ وہ آپنے والدین کے ہاں رہی ہے اس کے الاؤنس کی دہ مستحق نہ ہوگی کیونکہ وہ خود چلی مخی تھی۔

"میرے خیال میں سے معالمہ کمی تیسرے آدمی کی وساطت سے ملے ہونا

ا سے بعد بھی ہے صورت حال جلتی رہی۔ ۱۲جون ۱۹۲۲ء کو پیٹے ہمائی کو لکھتے ہیں (۳۲)

یکھ عرصہ ہوا آفاب کی ماں نے جھے خط لکھا تھا کہ پانچ سال کی تخواہ جھے بیشگی دے دی جائے سال کی تخواہ جھے بیشگی دے دی جائے گریں نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ آج اسکا خط کی و نوں کے بعد آیا ہے وہ لکھتی ہے کہ اگر آپ جھے پیشگی روپیہ نہیں دے سکتے تو میرا حق مردے دیا جائے۔ چو نکہ یہ اسکا شری حق ہے اس واسطے اسکی اوائیگی میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔

مرکا کاغذ غالبا گھریں ہوگا۔ ایک نقل اسکی ضرور دہاں ہوگی اور ایک حافظ صاحب کے پاس۔ پیٹھراس کے کہ میں ان کو اِس خط کا جواب دوں۔ میں کاغذ مرد یکھنا چاہتا ہوں۔ اِس واسطے آپ مرمانی کرکے کاغذات میں تلاش کرکے وہ کاغذ بذریعہ رجمر می بحفاظت تام میرے نام بھیج دیجئے۔ والد محرم کو بھی بیہ خط سنا دیجئے۔

پر ۱۵ بون ۱۹۲۲ء کو آہے بیتے اعجاز احمد کو لکھتے ہیں: (۳۳)

" بجھے یہ معلوم تھا کہ وہ حق مرطلب کریں تھے بلکہ یہ میری خواہش تھی کہ وہ ایسا کریں۔ اِس واسطے میں نے اسکے پہلے خط کا جواب نہ ویا تھا جس میں اِس نے وہ ہزار روپیہ بطور قرض طلب کیا تھا۔ جھے بقین تھا کہ اگر یہ روپیہ نہ دیا گیاتو وہ اپنا حق مرطلب کرے گی

(جیسا کہ اِ قبال کے پہلے خط سے ظاہر ہے کریم بی بی نے یہ رقم بطور قرض نہیں بلکہ ماہانہ خرج پینگی طلب کیا تھا۔ اور اِس نقاضا کیوجہ یہ تھی آفآب اِن ونوں لندن میں زیر تعلیم تھے اور مالی مشکلات کا شکار تھے)

درج بالابيانات وقتباسات اور خطوط سے درج ذيل ها أق سامنے آتے ہيں:

- () اِتبل نے دوسری شادی کے دفت پہلی بیوی کو طلاق دینے یا چھوڑنے کی بات نہیں کی بلکہ کریم بی بی بیک اور کریم بی بی بیک ہوگی اور کریم بی بی بی بیک ہوگی اور انہیں یقین دلایا کہ انجی حق تلفی نہیں ہوگی اور کھریں ان کی حیثیت برتر ہوگی۔
- ۲) دوسری اور تیسری شاوی کے بعد کریم بی بی کو حسب وعدہ جائز حیثیت نہ مل سکی تو وہ میکے آسکیں کیونکہ دو نوبیابتادلنوں کے ہوتے ہوئے انہیں دہل رمینا اچھانہ لگا۔
 - اس ك بعد إقبل كى طرف سے قطع تعلق موكيد
- ") اِقبل طلاق دینا چاہتے تھے محرکریم بی بی نے علیمکی اور کفف کو پیند کیا۔ چنانچہ اِقبل باقلدگی سے ملانہ رقم جیجے رہے۔

١١--١٩٢٠ ين جب عليمرى مو مئ و إقبال با قاعدى سے رقم بيع رہے۔ مخ اعاد احر كلمة

לט-(אייו)

"ائی وفات تک پچا جان ہا قاعدہ ماہوار رقم اداکرتے رہے۔ جو اِس رقم کے علاوہ تھی جو وہ ماہوار آفاب بھائی کو کالج کی تعلیم کے لیے دیتے تھے۔ نان نفقہ کی رقم جمال تک بھے یاد ہے پہلے ۳۰ روپے ماہوار تھی پھر ۵۰ روپے ماہوار کم کی اور آفری سالوں میں تو ۱۰۰۱روپے ماہوار بھی ادا ہوا"

اس بیان میں دو ہاتوں کی وضاحت ضروری ہے۔

- () شیخ صاحب نے لکھا کہ آفلب اور والدہ آفلب کو ساتھ ساتھ رقم ملتی رہی۔ صیح صورت علی مائی ساتھ رقم ملتی رہی۔ صیح صورت علی میں علی ہے کہ آفلب کو کالج میں ایف اے تک ۳۵ روپے ماہوار ملتے رہے۔ ۱۹۱۸ء میں ایف اے کرنے کے بعد اِنہیں مجمی اِقبل کی جانب سے رقم نہیں ملی جبکہ کریم بی بی کو ملائہ خرچہ مہاء کے بعد ملنا شروع ہوا۔
- ٣) آخری ساول میں ملانہ خرج پر حلیا نہیں بلکہ کم کیا گیا تھا۔ ملاحظہ ہو سید نذریے نیازی صاحب کا یہ بیان: (٣٥)

"(إقبال) ايك مقرره رقم برمين بجيج دية -حتى كه آخرى طالت كه دوران بحي بد رقم باقاعده روانه كى جاتى - كرجب علالت في طول كمينيا اور مالى دهواريال بوهيس تواس مي خفيف كرنا برى - ليكن رقم كى تربيل مي كوكى فرق نه آيا - آخرى منى آرور ميرے باتھوں سے ہوا - "

اِ قبال کی وفات کے بعد مہرو وراثت کامسکلہ:۔

إ قبال كى وفات كے بعد جب ان كا وصيت نامہ اور ببد نامہ و يكھاكيا تو پنة چلاكہ انہوں في زوج اول انكريم بى بى كا بقيہ مر (مرموجل) اواكرنے كے سلسلے بيں كچھ نبيس ككھا۔ علاوہ ازيں كريم بى بى اور آفتاب إقبال كو وراقت بيں ان كے شرى اور قانونى حق سے محروم ركھا ہے اور وصيت وبيد نامہ بيں كبيں إن كا ذكر تك نبيں كيا۔

ا قبال ا آفاب سے نالاں تھے۔ انہوں نے نہ مرف وائٹ آفاب کو جائداد سے محروم رکھا بلکہ اپی نے ندگی میں بی ایبا بندوبست کر دیا کہ آفاب کو ان کی جائداد سے بچھ نہ ل سکے۔ اقبال خود ماہر قالون تھے ' انہوں نے ایبا انتظام کر دیا تھا کہ ان کی وفات کے بعد آفاب اگر عدالت کا دروازہ بھی کھکھناتے تو شاید انہیں بچھ نہ مان کیو تکہ ہے صطا محد (برادر بزرگ) کے خلوط (۴۲) سے ظاہر ہو تا ہے کہ ا قبال اور مجرات

(ا) اِقبل نے جب جلوید منزل کے لیے نشن خریدی تو اِسے والدہ جلوید کے نام تکھوایا۔

نشن کی ہلیت چوہیں ہزار روپ تھی۔ جلوید کے نام جمع شدہ رقم سے تقیر کے اخراجات

(جو تقریباً ۲۰ ہزار روپ تھے) پورے کیے گئے۔ تقریباً دس ہزار روپ فرنچروفیرہ پر صرف

ہوئے۔ یوں تقریباً بچپن ہزار روپ میں یہ کو تھی تیار ہوئی۔ اِس کے سازہ سلمان برائے

تقیر کی رسیدیں بھی جلوید اِقبل کے نام سے بنوائی گئیں۔ والدہ جلوید نے وفات سے کچھ

روز قبل زمین جلوید کے نام ہر کردی اور اِقبل بطور کرایہ دار رہے گئے!

(۱) اِ تَبَلَ نِي نَفَدَ جَمْعَ بِو جَي جلويد اور منيرہ بانوكے نام جمع كرا ركمي تقى جو تقريباً جاليس ہزار روئے تقی۔

(٣) کمری باقی اشیابھی جادید کے نام تھیں۔

(٣) فیمتی کتابیں بھی جادید کے نام بہہ ہو کیں اور اپنی تقنیفات کی رائلٹی بھی اِ قبل نے جادید کے عام بہہ کردی تھی۔ نام بہہ کردی تھی۔

یوں انہوں نے اپٹی زِندگی ہیں بی آفاب کو محروم الارث کر دیا تھا۔ کوئی ہمی چڑا جائیداد اگر اِ قبال کے نام پر موجود ہوتی تو آفاب اِسکے ورفاء ہیں قانونا شامل ہوتے۔ اِ قبال نے نام چھوڑی نہ آفاب پچھ حاصل کر سکے۔ محر حنی فقہ اِسلامی کی اِ قبال نے نہ کوئی چڑا ہے نام چھوڑی نہ آفاب پچھ حاصل کر سکے۔ محر حنی فقہ اِسلامی کی رو سے رو سے (جس کے اقبال پیرو تھے) ان کا یہ عمل ورست نہ تھاکیو تکہ اِسلامی فقہ کی رو سے بیٹے کو صرف دو صور توں میں محروم الارث کیا جاسکتا ہے۔

() بينا بل كا قال مو-

(r) وه يلي كانديب (اسلام) چمور و--

ان دو مورتوں کی عدم موجودگی میں باپ کا بیٹے کو محروم الارث کرنا فلا تھا (عام خیال کے برعکس اسلام میں عاق کرنے کی کوئی حیثیت اور روایت نہیں ہے اور نہ اس سے حق ورافت پر کوئی فرق بڑتا ہے اور نہ اِ قبال نے ایساکیا تھا)

اِ قَبَالَ کے برے بمائی شخ عطا محد(١٨٥٩-١٩٣٠ء) آپ ایک خط محردہ ٢١ امست ١٩٣٨ء میں آفآب اِ قبال کو لکھتے ہیں: (٢٥)

سید جو پچھ ڈاکٹر صاحب نے کیا محض تہمارا حق زائل کرنے کو کیا۔ بیہ سب
اسلام کے خلاف کیا گیا۔ شریعت کو چھوڑ کر قانون فرنگ میں پناہ لینا ہے
مسلمان کا کام نہیں۔ دو چار دس ہزار کی خاطر آپنے ایمان میں رخنہ ڈالنا
درست نہ تھا۔ اسلامی عملداری میں وہ ایبانہ کر سکتے تھے۔ اِس کفرستان میں
یہ جائز ہوا۔ تمام عمر کا اندو ختہ تھوڑی بات کے واسطے ڈیو دیا "

کریم بی بی کے بقید نصف حق مرکی بابت وصیت نامہ اور بہہ نامہ میں خاموشی اختیار کی گئی افر وراشت میں سے ان کے آٹھویں جھے کے ادائیگی کے بارے میں بھی کوئی ذکر نہیں کیا تھا حالا نکہ قانونا بہ قرض تھا جسکی ادائیگی سب سے پہلے ہونا ضروری تھا اور بعد میں بقیہ جائیداد اور نقدی تقسیم یا بہہ ہونا چاہئے تھی۔ شخ عطامحہ آفاب اِقبال کے نام ایک خط محررہ جائیون ۱۹۳۸ء میں لکھتے ہیں:

"تہماری والدہ کے حق مرکے واسطے ہیں نے محد حسین کو لکھا تھا کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اپنی جائیداد قالین وغیرہ مرنے سے چند روزاول بچوں کے نام بہہ کیے لیکن اپنی ہوہ کے حق مرخواہ غلطی سے خواہ دیدہ دانستہ اواکرنے کو بچھ نہ لکھا۔ شرما بہہ کرنے سے اول ہوہ کا قرض اوا ہونا چاہیے تھا۔ ایسے انسان سے جس کو پیک مجدداور علامہ اور ترجمانِ حقیقت کا خطاب دیتی ہے۔ ایسی غلطی کا ہونا اسکی شرت کے واسطے شرمی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ الذاوہ ضرورادا ہونا چاہیے ورنہ مرحوم قرضہ ادانہ کرنے کے عذاب سے بری نہ ہو سمرورادا ہونا چاہیے ورنہ مرحوم قرضہ ادانہ کرنے کے عذاب سے بری نہ ہو سمور اور اس عذاب کو اللہ تعالی بھی معاف نہ کرنے کے عذاب سے بری نہ ہو سمان نہ کرنے گا او فتیکہ قرض خواہ معاف نہ کرنے گا تا و فتیکہ قرض خواہ معاف نہ کرے "

١٠ جولائي ١٩٣٨ء كے خط ميں دويارہ لكھتے ہيں:

"بقایا مرتمهاری والدہ کا حق ہے اور اپنا حق وصول کرنا ہر طرح سے جائز ہے۔ اس میں کوئی گناہ یا بدنای شیں بلکہ بدنای نہ دینے والوں کی ہوگی۔ طامت کا نشانہ وہی لوگ ہو تھے۔ بیوہ کے ساتھ ہدروی عام ہوگی"

ایک اور خطیس ر قطرازیں:-

"تمهارے باپ کی دو تین بزار کی جائیداد تھی جس کو انہوں نے مرفے ہے تین چار روز اول ہید کرا دیا تھا۔ بیوہ کا مراور اسکا گزارہ تازیست شری نقط نگاہ سے فاوند کے ذمہ قرض ہوتا ہے جبکا اقرار بوقت نکاح وہ کرتا ہے۔ البت طلاق کی صورت میں وہ اس قرض ہے آزاد ہو جاتا ہے لیکن مریحر بھی اے دیتا رہا ہے۔

۱۱ ہون ۱۹۳۸ء کو بیخ عطا محد نے یہ مسئلہ دارالعلوم دیوبت کے دارالافاء کو ارسال کیا اور ان ۱۹۳۸ء کو مسعود احد نائب مفتی ان سے نتونی کی درخواست کی۔ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۷ء کو مسعود احد نائب مفتی دارالعلوم دیوبت نے مفتی کفایت اللہ مشکوئی (م-۱۹۵۳ء) کی تعدیق سے درج ذیل نوئ ارسال کیا (۸۸)

AF

"بہ ہم صحیح نہیں ہوا اور جائداد موہوبہ ملکت واہب سے فارج نہیں ہوئی۔
اور بعد مرنے واہب کے اول اِس جائداد سے دین مرادا کرناواجب ہے "
دیگر مفتیوں نے بھی اِسی بات کی تقدیق کی تھی۔ شخ عطا محمہ ۲۹ جولائی کو لکھتے ہیں
"شریعت کا نتوی تمہاری والدہ اور تمہارے حق میں ہے۔ میرے پاس علائے
دین کے نتوے آ گئے ہیں"
ای سلسلے میں مزید لکھتے ہیں:۔
ای سلسلے میں مزید لکھتے ہیں:۔

"تماری والدہ کا بقایا حق مرلینے کا حق ہے۔ میرے خیال میں تمارے والد نے ہو وُ حائی بڑار روپید آپ کن و فن کے واسطے علیرہ خشی طا ہروین کو دیا تھا ان میں ایک بڑار بقایا مرکا بھی شامل تھا۔ گو انہوں نے طاہر دین کو اِس کے واسطے واضح طور پر ہدایت نہ کی ہو۔ لیکن یہ بھی دیکھنا ہے کہ کفن و فن میں واسطے واضح طور پر ہدایت نہ کی ہو۔ لیکن یہ بھی دیکھنا ہے کہ کفن و فن میں نیت نصف مردینے کی تھی۔ تمارے والد کی نیت نصف مردینے کی تھی۔ ایک مرتبہ انہوں نے طاہروین کی زبانی وریافت بھی کرایا تھا کہ بقایا مربھی لے لو لیکن تماری والدہ نے لینے سے إنكار کیا تھا جبکہ ان کی نیت اِس قدر نیک تھی کہ وہ بقایا نصف بھی دینے کو تیار تھے تو بیہ نامکن ہے کہ وُ مقال برائی نہ ہو۔ افسوس ہے کہ تماری والدہ نامکن ہے کہ وُ مقال بڑار میں بقایا مروسول کرنے کے لیے مجبور ہے۔ ایکی صورت میں نامکن ہے کہ وُ مقال مردینے سے جہت کرتے ہیں تو اس کا گناہ ایکے آگر آگر کی ضرور من جائز کو تو پورا پورا پورا پیشن تھا کہ اگر ایک حقد ار کا حق اوا کرنے میں تغلب کیا۔ انجاز کو تو پورا پورا پورا پیشن تھا کہ اگر ایک حقد ار کا حق اوا کرنے میں تغلب کیا۔ انجاز کو تو پورا پورا پورا پورا پیشن تھا کہ اگر ایک حقد ار کا حق اوا کرنے میں تغلب کیا۔ انجاز کو تو پورا پورا پورا پورا تھین تھا کہ اگر آگری ضرور من جائی گیا"

اِن طالات میں بینے عطا محرکی ہدردیاں بھی کریم ٹی ٹی اور آ قاب کے ساتھ تھیں۔ طالا تکہ اِس سے پہلے ان کا رویہ مناسب نہ ہوتا تھا جس کا وہ خود اعتراف کرتے ہیں۔ آ قاب کے نام ایک قط محررہ ۱۰جولائی ۱۹۳۸ء میں کلستے ہیں:

" ہوہ سے بھی اِس وقت مدروی ہے۔ مرح م کی نے ندگی میں جو کھے میرا خیال فقا اس کو چھو اُکر اِس وقت کی حالت کا خیال کرتے ہوئے ہرایک اِنسان کو ہوہ سے مدردی مونی جاہیے ۔۔

عوہ سے مدردی مونی جاہیے ۔۔

٣ اكوير ١٩٣٨ء ك ظي تحرية فرمات ين:-

"الله تعالى نے محصے محمد اور مسلت وے دی ہے تاكہ جوانی ديوانی كے عالم من

. این اور تجرات است.

جو گناہ بھے سے سرز د ہو چکے ہیں میں اِس عرصہ میں اِس کمی کی تلائی کرلوں۔ میری نِه ندگی کی آسودگی اب تہماری آسودگی اور خوش نِه ندگی پر منحصرہے " شخ عطا محر کے مشورے اور تعاون کی تقین دہانی کے باوجود کریم بی بی نے آفاب اِ قبال کو عدالت میں جانے سے سختی سے روک دیا۔ آفاب لکھتے ہیں: (۴۹)

"میری والدہ بڑی شاندار عورت تھیں۔ تھی معنوں بیں خان بماور عطا تھ کی بیہ بیں اور علامہ اِ قبال کی بیوی تھیں۔ آپ پدری سرمایہ کا ایک ایک بیہ اِنہوں نے میری تعلیم پر خرچ کر دیا اور تکلیف مالی ہے دو چار ہونے کے باوجود جب میرے بچا اور بہت سے لوگوں نے ہمیں سمجھایا کہ تم کورٹ کا دروازہ کھنگٹاؤ' یہ وصیت وہہ فیر قانونی ہے ٹوٹ جائے گاتو میری والدہ نے اس تجویز کو آپ شوہر کی تو بین و رسوائی کا سبب جان کر جھے ہیشہ تھیست کی کہ "اگر تم نے اِس تم کا کوئی قدم اٹھایا تو جھ سے بڑا کوئی نہ ہوگا' بیں تممارا دودھ نہ بخشوں گی خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرے دل میں بھی ایک لحد کے دودھ نہ بخشوں گی "خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرے دل میں بھی ایک لحد کے اور نہ بچی بھی اِس تم کا خیال نہیں آیا۔ اِس لیے نہ آج تک کی سے بچھ کما اور نہ بچی کی اِس تم کا خیال نہیں آیا۔ اِس لیے نہ آج تک کی سے بچھ کما اور نہ بچھ کیا"

"علامہ اقبال اور ان کی پہلی بیوی" میں موجود ورج بالا معلوبات کے مطالعہ سے یہ تاثر ملکا
ہ اٹئی بیوی کا بقیہ نصف جن مراوا نہ کر کے علامہ نے زیادتی کی۔ لیکن شاید حقیقت میں
ایسا نمیں ہے کیوں کہ حال بی میں راقم کی نظر سے ایک الی تحریر گزری ہے جس سے بیہ
معلوم ہوتا ہے کہ علامہ نے کریم بی بی کو بقیہ نصف جن مراوا کر دیا تھا۔ محترمہ بلقیس عابد علی
ایسے ایک مضمون "لیڈی اقبال" (مطبوعہ "ہفت روزہ صادق" لاہور بابت ۱۲۰ پریل ۱۹۵۹ء
مغیری) میں لکھتی ہیں۔

"من ١٩٣١ء يا ٣٣٠ء كا ذكر ب كه علامه مرحوم ميكلو او و پر ايشرواس بلانك ك مامنے ايك كو شمى بيل مقيم تے - ماتھ بى لينى ديوار نظ مير بعائى كى اقامت تقى - ايك روز علامه في ميرے بعائى كو بلا بجيجا اور كماكه بيل چاہتا مول كه آفآب كى والده كا حق مرا بى زندگى بيل اواكروول كه يه جھ پر شرى مول كه آفآب كى والده كا حق مرا بى زندگى بيل اواكروول كه يه جھ پر شرى ترض ب - آپ والده أقاب ب اجازت لے كريد رقم الهيں دے و بي اور الى الى الى ماحب في رقم مقرره لاكرامال كو دے وى اور ان كے باتھ كى رسيد بھے لا و بي جے - چنائي ماحب في رسيد پر مرف ان كو دے وى اور ان كے باتھ كى رسيد علامه كو پنچاوى - رسيد پر مرف ان كو دے وى اور كوكى تحرير نه تقى كو كه مرحمه اينا نام لكھنے كے سوا پر حمنا ككمنا و سخط تھے اور كوكى تحرير نه تقى كو كه مرحمه اينا نام لكھنے كے سوا پر حمنا ككمنا

ا تبال ادر مجرات

بالكل نه جانتي تغيير-"

اِ قبال کی وفات کے بعد ریاست حیدر آباد و کن کی طرف سے کریم بی بی کے لیے پہاس روپے ماہوار تازیست اور جاوید اِ قبال کے لیے پہاس روپے ماہوار تا پخیل تعلیم اور منیرہ بانو کے لیے پہاس روپے ماہوار تاکندائی وظائف مقرر ہوئے۔ (۵۰)

إ قبال كى پہلى شادى كاافسوسناك إنجام

چندوجوہات کاجائزہ

کی بھی عظیم اور مقبول فخصیت کی ذاتی ندگی پر لکھنا فاصا مشکل کام ہے۔ یہ بات بذات فودایک متازعہ فیہ سللہ ہے کہ ایس شخصیات کی تھی ندگی کو زیر بحث لانا بھی چاہیے یا آئیں۔ پھریہ امر بھی ابھی تصفیہ طلب ہے کہ ایس نابغ اروزگار ہستیوں کی نے مدگی کو ذاتی اور غیل فراتی ہے فیر ذاتی ہے فانوں میں تقتیم کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ ان کی عوامی اور فی نے مدگی میں حد فاصل کا تعیین بھی ایک مشکل کام ہے۔ یہ بھی پوچھا جا سکتا ہے کہ ذاتی نے ندگی کی تفسیلات میں جانے کا فاکدہ کیا ہے۔ ایک سوائح نگار کا فرض صرف انتا ہے کہ وہ مشاہیر کی نے تعییلات میں صرف وہ پہلو آجا کر کرے جن سے ایک خیالات اور تعلیمات کو بچھنے میں مدو ملتی ہویا پھر ان کی شخصیت کے تعین میں کمی بھتری کی توقع ہو۔ اس سے آگے بوحنا گتائی اور تشمیر کینے نہیں۔ مشاہیر کی ٹی نے ندگی کے واقعات اور اکی تفسیلات کو کرید کرید کر لیک نکالنا' انہیں مزے لے کر بیان کرنا ایک بیکار مشغلہ ہے۔ بائرن' شیلے کی نے تھی میں ان نکالنا' انہیں مزے الے کہ کر بیان کرنا ایک بیکار مشغلہ ہے۔ بائرن' شیلے کی نے تھی میں ان کالنا' انہیں مزے الے کر بیان کرنا ایک بیکار مشغلہ ہے۔ بائرن' شیلے کی نے تھی میں ان کالنا کہ ان کی تصنیفات کو بچھنے میں ان کالنا گورٹ کومٹ بھے بہت سے نامور لوگ ازدواتی نے تدگی کی آمودگی سے محروم رہے۔ کیا گریٹ کومٹ بھے بہت سے نامور لوگ ازدواتی نے تدگی کی آمودگی سے محروم رہے۔ کیا ضرور کی ہے کہ ہم این سب کی سراسر ذاتی نے تیکوں کے بارے میں مجس رویہ افتیار کیں۔ دشید احمد معدیق (۱۹۹۱–۱۹۵۷) تو بہاں تک کہتے ہیں (۵۱)

"جس طرح شرفاء کے محطے میں بعض اوباش ہوا کرتے ہیں جن کا کام تاکنا جمانکنا ہوا کرتا ہے ای طرح کچھ آدبی اوباش ہوتے ہیں جنگی ساری ولچی یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کی خالص مخصی نے ندگی کا کھوج لگایا جائے اور اے مزے کے لے کے تمک مرج لگا کر بیان کیا جائے۔"

ليكن إس تقوير كا دو سرا رخ بحي سے: اگر افراط و تغريط سے في كر خلوص اور ويانت

کے اصول پر چلتے ہوئے ذاتی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو اِس سے مثبت نائے افذ کیے جا سکتے ہیں اگر ہم آپ مشاہیر کے خالات سے دلچی نہیں رکھیں گے تو وہ محض ذہنی تصویر بن کر رہ جائیں گے۔ دیو مالائی صفات سے اِنسان متاثر و مرعوب تو ہو سکتا ہے 'مجبت نہیں کر سکتا۔ مثاہیر اول اِنسان ہوتے ہیں ' بالکل ہاری طرح' اور پھر مصنف' موڑخ' فنکارو شاعر و سیات اور ہم انہیں اِسی حالت میں دیکھنا چاہتے ساتدان! وہ گوشت پوست کے اِنسان ہوتے ہیں اور ہم انہیں اِسی حالت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم انہیں اِنسانی خوبیوں اور خامیوں سمیت دیکھنا زیادہ پند کرتے ہیں۔ گر ہاری تصوریت چاہتی ہے کہ ہارے مروحین تمام ممکن اور غیر ممکن خوبیوں سے مزین ہوں اور ان میں کئی قشم کی اِنسانی کردری نام کو بھی نہ ہو۔ یہ تصور گراہ کن ہے۔ ڈاکٹر سلیم اختر ان میں کئی قشم کی اِنسانی کردری نام کو بھی نہ ہو۔ یہ تصور گراہ کن ہے۔ ڈاکٹر سلیم اختر ان میں کئی شمون میں خوب لکھا (۵۲)

"اپی عظمت اور زری (بعض او قات سیاه) کارناموں کی بنا پر عوامی شخصیات کے تمام پہلوسامنے نہیں آئے۔ انہیں آئی برگ سے تشبیہ دی جاسکتی ہے جو کہ سطح آب سے اوپر نظر آئے والے جصے سے کئی گنا ذیادہ زیر آب ہوتا ہے۔ عوام صرف سطح سے بلند کرنے والے کاموں کے حوالے سے کی شخصیت کا اچھا یا براشعور رکھتے ہیں۔ لین اصل اِنسان کو کتنے جانتے ہیں؟ آئی برگ کی حقیقت دیکھنے کے لیے کتنے غوطے لگا سکتے ہیں؟ عوام کے لیے یہ ممکن نہ ہوگا لیکن شخصیت نگار کے لیے یہ لازم ہے۔ ورنہ اِسکے بغیر اسکی سوائح عمری ناکمل 'فام اور بعض صورتوں ہیں تو محراہ کن بھی ہو سکتی ہے۔

مولانا حالی (م-۱۹۱۴ء) نے جب "حیات جاوید" لکھی تو سرسید احمد خان کی شخصیت کے مثبت اور تغیری پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ لوگوں نے ان کی اس کو شش کو "بدلل بداتی" "کتاب المناقب" اور "یک رخی تصویر" قرار ویا۔ مولانا حالی کو خود اس بات کا احساس تھا کہ:

"ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ کمی محض کی بائیو گرانی کر شکل طریقے سے لکھی جائے۔ اس کی خوبی کے ساتھ اس کی برائیاں بھی دکھائی جائیں اور اس کے جائے۔ اس کی خوبی کے ساتھ اس کی برائیاں بھی دکھائی جائیں اور اس کے عالی خیالات کے ساتھ اس کی لفزشیں بھی خاجر کی جائیں لیکن! ایک عبد الجید سالک ایک الم جائے سوائح عمری کے متعلق لکھتے ہیں۔ (۵۳)

عبد الجید سالک ایک المجھی سوائح عمری کے متعلق لکھتے ہیں۔ (۵۳)

وی موانع عمری سب سے اچی سمجی جاتی ہے جس میں صاحب موانع کی فخصیت کے متعلق زیادہ سے زیادہ تفصیل درج ہوا اور ان تمام جزئیات کا الاکمرہ کیا جائے جن کو بڑھ کر اس فخصیت کا بولتا جال تصور پڑھنے والے کے تدکرہ کیا جائے جن کو بڑھ کر اس فخصیت کا بولتا جال تصور پڑھنے والے کے

وبين من آجائے۔

شخ محمد اکرام (۱۹۰۸–۱۹۷۳) نے ایک اور پہلو کی جانب توجہ دلائی ہے: (۵۵)

جو بھی معاطات اور محضی نِ ندگی کا مسئلہ بہت ٹیڑھا ہے۔ و نیا میں کون اِ نسان ہے

جو بھی نہ بھی آپنے کرور لیحوں میں ایک حرکتوں کا مر بھب نہ ہوا ہو جے

دو مروں سے چھپانا چاہتا ہے۔ اور اِس میں شک نہیں کہ نجی طالت کو بے

نقاب کرنے میں بڑی احتیاط اور ذوق سلیم اور خدا تری کی ضرورت ہے۔

عام طور پر ستر عبوب بی قوی فلاح اور ذوق پہندیدہ کا راستہ ہے لیکن ایک

مخص کی تعلیمات اور محضی نِ ندگی کو بالکل جدا بھی نہیں کیا جا سکا۔ جب ایک

مخص کی تعلیمات اور محضی نِ ندگی کو بالکل جدا بھی نہیں کیا جا سکا۔ جب ایک

مخص توی رہنمائی کا اوعا کر تا ہے تو اِسکے نجی محاطات بھی قوم کی الماک ہو

جاتے ہیں۔ اِسکی مخصیت ایک عقبی سر زمین ہوتی ہے ' اِس کے خیالات و

مانکار کے لیے اور اِسے جانے بغیر اِسکی تعلیمات کا کائل اندازہ لگانا اور اِس کی

صیح قدر و قیمت بھانا امر محال ہے "

ای بارے میں ڈاکٹر کیان چند کی رائے سنے۔ (۵۲)

"عظیم اِنسانوں اور عظیم او بوں کی زِندگی کی چھوٹی سے چھوٹی تفصیل ہماری دیائی کا موضوع ہوتی ہے۔ شہرت و عظمت کی اتنی قیت تو دینی پڑتی ہے کہ بروں کا درون خانہ عوام کی میرگاہ ہوتا ہے۔ اِسکا ہر نجی قول و نعل پنجامت کی ملک ہوتا ہے۔

درج بالا الخباسات كا مقصديد بادر كرانا ہے كد عظيم إنسانوں كى زِند كيوں كے كزور پهلوؤں كا مطالعہ بھى بے معنى نبيں ہوتا بلكہ إكلى تعليمات كو سجھنے ميں معاون ثابت ہوتا ہے۔ إقبال كى زِندگى ميں بھى چند ایسے امور بیں جنہیں بیان كرنے سے عمواً اجتناب كیا جاتا

اِ قبال کو اِی زاویے سے دیکھتے ہوئے اِ کے قدیم دوست مرزا طلال الدین نے بوے ہے کی بات بیان کی ہے۔ (۵۷)

جس محض کو ذرا نمود حاصل ہوتی ہے اس کے متعلق اکثر دو گروہ پیدا ہو استے جاتے ہیں۔ ایک اِشاء اور پر ہیزگاری کا دعویدار ہوتا ہے دو مرا اِسکی افزشوں کو نمایاں کر کے اِسکو متم کرتا ہے۔ پہلی قتم کے لوگ حال ہی کی پیداوار ہیں۔ دو مراگروہ ڈاکٹر صاحب کے ایام جوائی سے چلا آتا ہے۔ پیداوار ہیں۔ دو مراگروہ ڈاکٹر صاحب کے ایام جوائی سے چلا آتا ہے۔ اِس اِقبال آخر اِنسان ہے ' تیغیرانہ اعجاز رکھنے کے باوجود تیغیرنہ تھے۔ اِس

لیے اِن کو الی باتوں ہے معرا سجھنا جو بشریت کا لازمہ اور اِنسانیت کا فاصہ بیں ایک ایسا تمسخ اگیز دعویٰ ہے جس میں نہ تو حقیقت کو دخل ہے نہ خود وَاکمُر صاحب کی روح کے لیے مسرت کا سامان موجود ہے۔ وو سرا گروہ بھی اپنی بے خبری اور جگ نظری کے نتیج میں ڈاکمُر صاحب پر الزامات کی ہو چھاڑ کرتا ہے۔ اِس میں کلام نہیں کہ عالمِ شاب میں عام طرز معاشرت کے خلاف تعوری ہے۔ اور اس میں کلام نہیں کہ عالم شاب میں عام طرز معاشرت کے خلاف تعوری ہی کے راہ روی ضرور موجود تھی لیکن محض اِسکے پیش نظر کوئی حتی نظریہ قائم کرنا اِن پر بہت برنا ظلم ہے۔ ہر جیش کی زندگی کا جائزہ لیتے وقت بھیں اِس امر کو نظرانداز نہ کرنا چاہیے کہ عام لوگوں سے آپ اِستعداد اور بھیں اِس امر کو نظرانداز نہ کرنا چاہیے کہ عام لوگوں سے آپ اِستعداد اور اور ایس کے ہر فعل کو ایک فاص اور اس کے ہر فعل کو ایک فاص میلانات میں بھی عوام سے مختف ہو تا ہے۔ اور اِس کے ہر فعل کو ایک فاص مقررہ اصول 'ایک فاص مجوزہ ضابطے سے پر کھنا ستم ظریق ہے۔ وہ آپ نہم مقررہ اصول 'ایک فاص مجوزہ ضابطے سے پر کھنا ستم ظریق ہے۔ وہ آپ نہم مقررہ اصول 'ایک فاص مجوزہ ضابطے سے پر کھنا ستم ظریق ہے۔ وہ آپ نہم مقررہ اصول 'ایک فاص مجوزہ ضابطے سے پر کھنا ستم ظریق ہے۔ وہ آپ نہم مقررہ اصول 'ایک فاص مجوزہ ضابطے سے پر کھنا ستم ظریق ہے۔ وہ آپ نہم مقررہ اصول 'ایک فاص مجوزہ ضابطے سے پر کھنا ستم ظریق ہے۔ وہ آپ نہم مقررہ اصول 'ایک فاص مجوزہ ضابطے سے پر کھنا ستم ظریق ہے۔ وہ آپ نہم ہونے کی وجہ سے یقینا مختف معیار نقد کا مستحق ہے "۔

علامہ إقبال ايک عظیم إنسان تھے محرانسانی کمزوریوں سے مبرانہ تھے۔لغزشیں اِن سے بھی ہوئیں ہوں می محران لغزشوں کا احتساب' غلوص' نیک نیخی اور احتیاط سے کیا جائے تو اِن کی عظمت میں کوئی کمی نہیں آئے می بلکہ خوبیوں اور خامیوں سمیت ایک اِنسان کے روپ میں ہم اِنہیں آئے ڈیادہ قریب محسوس کریں مے۔

اِقبال کی پہلی شادی کا موضوع ہمی آج تک شجرِ ممنوعہ ہی رہا ہے۔ اگر کسی سوائح نگار نے اس پہ بات کی بھی قو محض سرسری نظرے۔ تفصیل میں جانے سے بھی اجتناب کرتے رہے۔ وجہ وہی خوف تھا کہ وہ لوگ جو اِقبال کو تمام بشری کو تاہیوں سے پاک سمجھتے ہیں ' ناراض ہو جائیں گے کیونکہ وہ کوئی الی تصویر برداشت نہیں کر سکتے جس میں اِقبال کو ایک ناراض ہو جائیں گے کیونکہ وہ کوئی الی تصویر برداشت نہیں کر سکتے جس میں اِقبال کو ایک اِنسان کے روپ میں و کھایا گیا ہو۔ دراصل ہم ایک الی قوم ہیں جو شخصیت پرسی میں افراط و تفریط کا شکار ہیں اور ذہنی طور پر ہم ابھی استے باشعور نہیں ہوئے کہ حقیقت کو صلیم کر لیں۔ ہم حقیقت پندی کے ریکھتانوں میں رہنا پند کر کے والی قوم ہیں:۔

ا قبال کی سوائے لکھنے والوں میں ہے کمی نے اس موضوع پر تغییل بات نہیں کی جن لوگوں نے کئی مدیک اس موضوع کوچھڑا ایکی تمن فتمیں ہیں:۔

() ده لوگ جو حقیقت ے واقف نے مرفانوش رے اور یہ کد کر آگے پوسے گئے۔

ا قبال اور مجرات

جو لوگ چاند ہیں وہ داغ دار بھی ہوں کے نہو قریب' حقیقت کی جبتی مت کر

(٢) وہ لوگ جو حقیقت سے واقف ہونے کے باوجود غلط بیانی سے کام لینے رہے اور اِقبل کے دفاع کا خود عائد کردہ فرض نہاہتے رہے۔

(۳) وہ لوگ جو حقیقت سے واقف نہیں تھے لیکن قیاس آرائی کے رہتے پر چلے جو صحیح بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی۔

شد پریشان خواب من از کثرت تعبیها

چند مثالیں ملاحظہ ہوں

ا قبال کے براور زاوہ جناب شخ اعجاز احمد مرحوم لکھتے ہیں۔ (۵۸)

ی ضروری ہے کہ چو تکہ علامہ مشاہیر قوم سے ہیں اِن کے زاتی معاملات کی کھی چھان بین کی جائے ۔۔ مھی چھان بین کی جائے ۔۔

سيد نذري نادي كاموقف ہے: (٥٩)

"اِس تتم کے نمی بلکہ اِنتائی نمی معاملات میں بے جا بختس ' قیاس آرائیوں اور بد گمانیوں سے احرازی واجب ہے۔"

خالد نظير صوفي مصنف أ قبال درون خانه " لكية بي- (١٠)

دراصل ایکی مزید دو شادیوں کی وجوہات تیجھ اور تھیں جن کا اظہار ضروری نهر ...

کیائی بھتر ہوتا یہ لوگ حقیقت کا اظمار کر دیتے جس سے قیاس آرائیوں اور بد کمانیوں کا رستہ بیشہ کے لیے بند ہو جاتا۔ محرا ہے بیانات سے مسئلے کی پیچیدگی مجنس اور قیامات سب میں اضافہ ہوتا ہے۔

راقم الحروف حقیقت شاس ہونے کا وحویٰ کرتا ہے نہ اپنی بات کے حتی اور فیملہ کن ہوئے کا۔ یہ ایک کوشش ہے اور بس! اس کوشش میں نیک نیتی ہے ان " ظاہری اسباب اور عوال " کا جائزہ لیا گیا ہے جو اس شادی کی ناکامی کا موجب ہوئے۔ غالب امکان ہے کہ اس عوال میں ہے کوئی ایک یا زیادہ کشیدگی کا باعث ہوئے۔ یوں قو بقول اِ قبال "ا مرّائی ہر مال میں ہو جاتا ہے " لیکن اِس مسللے پر فور کرنے ہے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اِس شادی میں وہ جاتا ہے " لیکن اِس مسللے پر فور کرنے ہے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اِس شادی میں وہ سارے حوال ابتداء ہی ہے موجود تھے جو ایک ناکام ازدواتی نے تدگی کا چش شادی میں دہ سارے حوال ابتداء ہی سے موجود تھے جو ایک ناکام ازدواتی نے تدگی کا چش شادی میں دہ سارے حوال ابتداء ہی سے موجود تھے جو ایک ناکام ازدواتی نے تدگی کا چش شادی میں دہ سارے کو ایک ایک کا چش شادی میں دہ سارے کو ایک ایک کا چش میں۔ گویا

مری تغیر میں مغمر ہے اک صورت ٹراپی کی

ا قبال اور مجرات

Aq

آج تک جو اِسباب و علل سامنے آئے ہیں 'ہم اِن کا باری باری تجزیہ کرکے اِن کے صحیح یا غلط ہونے کے امکان کی نشاندی کریں گے۔

(۱):- كيارشته عجلت ميں طے ہوا؟:-

اگرید مان لیا جائے کہ اِ قبال جب میٹرک کا احتجان دیے گرات آئے اِنہیں پند کر لیا گیا اور تقریباً ڈیڑھ دو ماہ بعد انکی شادی ہو گئی تو پھری کمنا پڑتا ہے کہ یہ رشتہ مجلت میں طے ہوا۔ لیکن یہ حقیقت نہیں۔ کیونکہ اِ قبال کی مثلنی ۱۸۹۱ء کے آخری میپنوں میں اس وقت ہوئی جب وہ نویں کے طالب علم تھے (۱۲)۔ شادی مئی ۱۸۹۳ء میں ہوئی۔ گویا ڈیڑھ سال کا عرصہ تھا جے ہم عجلت نہیں کمہ سکتے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ شادی یا مثلنی سے قبل جو چھان میں ضروری تھی وہ نہ کی گئی ہو۔ رہن سمن اور گھرکے ماخول کو زیادہ اجمیت نہ دی گئی ہو حالا نکہ اِن سب کی اجمیت مسلمہ ہے۔

(٢) كيا إقبال شادى كے ليے تيار تھے؟

ایک نمایت اہم ضرورت جے آج ہی بہت ی شاویوں میں نظرانداز کر ویا جاتا ہے ،

زوجین کی رضامتدی ہے۔ ماضی میں تقریباً ہمی شاویاں والدین کی مرضی ہے ہوا کرتی تھیں۔ بچوں ہے مشورہ کیا جاتا تھا نہ ان کے مشورے کی کوئی اہمیت ہوتی تھی بلکہ اِن کا ذبان کھولنا بی سوئے آوب سمجھا جاتا تھا۔ اور ہزرگوں کی مرضی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا بی سعادت اور خوش بختی سمجھا جاتا تھا۔ اِ قبال ہمی اِسی صورت حال کا شکار ہوئے۔ کو شادی ہے پہلے اِ قبال کے اِنکار کی کوئی شادت نہیں ملتی لیکن بعد میں جب کشیدگی کا آغاز ہوا تھا۔ کے اُنا کی کے شادت نہیں ملتی لیکن بعد میں جب کشیدگی کا آغاز ہوا تھا اُن کے اِسکا برملا اظہار کیا۔ عطیہ کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں۔ (۱۲)

" میں نے آپ والد کو لکھ ویا ہے کہ انہیں میری شادی فھرانے کا کوئی عق نہیں تھا۔ خصوماً اِس صورت میں کہ جب میں نے اِس فتم کے کسی تعلق میں یونے سے اِنکار کردیا تھا"۔

مرائیس بزرگوں کی خواہش کے آگے سرجمانا پڑا 'مروقت نے ابت کر دیا کہ یہ بجوری
کی سعادت مندی کسی کے لیے بھی مفید ابت نہ ہو سکی اور حالات اِس قدر تلخ ہو مجے کہ
اقبال جیسے فرانبردار فرزند کو آپنے باپ کو اتنے سخت الفاظ لکھنا پڑے۔ اور خود برسوں
اذبت اور کرب سے گزرنا پڑا۔ عطیہ بیم نے اِسی صورت حال سے متاثر ہو کر لکھا تھا:۔
"ہندوستان کی معاشرتی رسوم کا اگرچہ ند ہب سے کوئی تعلق نہیں ہے تاہم
ہندوستانی نے ندگی میں وہ نمایت اہمیت رکھتی ہیں اور ایک محض مجور ہو جاتا

= إقبال اور تجرات

q.

ہے کہ خاندان کی مرضی 'خواہش اور احکام کی پابتدی کرے۔ اِس چیز کی وجہ سے غیر معمولی ذہانت رکھنے والے بہت سے مردوں اور عورتوں کی نے ندگیاں تاہ و برباد ہو گئی ہیں۔ اِ قبال کی مثال ایک نمایت ظالمانہ ٹر پیٹری کی حیثیت رکھتی ہے جو اِس فتم کی خاندانی ضد کا نتیجہ تھی۔ '(۱۳۳)

(٣) كم سنى كى شادى:-

شادی کے وقت إقبال کی عمر ۱۱ سال تھی اور شادی کے دِن بی إنہیں میٹرک بیل کامیاب کا بار طاقعا۔ یہ وقت شادی کے لیے موزوں نہ تھا کیونکہ وہ طالب علم شے 'ابھی اور پڑھنا چاہتے تھے۔ إقبال کے إنکار کی بھی شاید کی وجہ تھی کیونکہ وہ خود کو ابھی اِس قابل نہیں سیجھتے تھے ۔ سولہ سال کا نوجوان جو ابھی زیرِ تعلیم ہو اور آپ والد اور بھائی کا دست گر ہو 'بیوی کو کیونکر خوش رکھ سکتا ہے۔ یوں تو وہ بالغ تھے لیکن ذہنی طور پر ابھی دست گر ہو 'بیوی کو کیونکر خوش رکھ سکتا ہے۔ یوں تو وہ بالغ تھے لیکن ذہنی طور پر ابھی است بھی تھے کہ شادی کی ذمہ واری سے عمدہ بر ا ہو کتے۔ پھر گھرکے مائی طالات بھی اِس قدر آسودہ نہ تھے۔ عورت ایک مشکل مضمون ہے اور اور مرد کا اِس حد تک ہاشعور اِس قدر آسودہ نہ تھے۔ عورت ایک مشکل مضمون ہے اور اور مرد کا اِس حد تک ہاشعور اور ضوری ہے کہ وہ عورت ایک مشکل مضمون ہے اور اور مرد کا اِس حد تک ہاشعور اور ضور دری ہے کہ وہ عورت کو سمجھ سکے اور تحفظ کا احساس دِلا سکے۔

(١٧) عمرول كامعكوس فرق:-

ہمارے معاشرے کی روایات کے مطابق شادی کے وقت لڑکے کی عمر' لڑکی ہے چند سال زیاوہ ہونا بہتر سمجھا جاتا ہے۔ اِ قبال اور کریم بی بی کی شادی کے وقت عمروں کے بارے میں مختلف بیانات ہیں مثلا

شیخ عطا محد (براور بزرگ إقبال) کے بیان کے مطابق کریم بی بی اقبال سے وو تین برس بدی تھیں۔ (۱۳) اِ قبال کی بسنوں نے بھی ایسے بی فرق کی نشاند بی کی ہے۔ (۱۵)

ڈاکٹروحید قریشی صاحب' اِ قبال کی ایک ہم عمراور ہم جماعت کرم بی بی کے بیان کو لقل کرتے ہیں کہ شادی کے دفت اِ قبال کی عمره اسال اور کریم بی بی کا عمرے ایرس تھی۔ (۹۲)
کرئل خواجہ عبد الرشید نے ایک تحریر (۹۷) میں شادی کے وقت اِ قبال کی عمره اسال اور کی جبکہ دو سری تخریر (۲۸) میں کریم بی بی کے حوالے سے کریم بی بی کی عمره اسال اور ایال کی جبکہ دو سری تخریر (۲۸) میں کریم بی بی کے حوالے سے کریم بی بی کی عمره اسال اور اِ قبال کی جبکہ دو سری طرف آفاب اِ قبال کے بیان کی روسے کریم بی بی اِ قبال سے ایک برس چھوٹی تھیں۔ (۹۹)

کریم بی بی کی چھوٹی بمن فاطمہ بی بی سے بیان کے مطابق کریم بی بی علامہ کی ہم عمر تحیں۔ (۷۰) مران سب بیانات کو ایک طرف رکھتے ہوئے کمیٹی ریکارڈ کے مطابق کریم بی بی کی کاریخ پیدایش ۱۲ مارچ ۱۸۷۳ء اور علامہ کی (اکثریت کی تنلیم کی ہوئی) کاریخ پیدایش ۹ نومبر۱۸۷۷ء ہے۔ یوں کریم بی بی اِقبال سے ساڑھے تین برس بوی قرار پاتی ہیں۔

عروں کے اِس اختلاف کا ایک دو سرے کو سیحفے میں غلط فہمیاں پیدا کرنا بعید آز قیاس نہیں۔ لڑکا اگر ذہنی اور جسمانی لحاظ سے لڑکی سے پختہ ہو تو بہتر ہو تا ہے۔ پھر ہمارے معاشرے میں لڑکی کا لڑکے سے ذیادہ عمر کا ہونا 'لڑکے کے لیے ایک نوع کی شرمندگی کا باعث بنتا ہے۔ ۱۱ کا سال کی عمر میں لڑکا جس جسمانی اور نفیاتی بیجان سے گزر رہا ہو تا ہے 'شادی اِس میں مزید اضافے کا باعث بن عتی ہے۔

(۵) مالي حيثيتول كاتفارق: _

شخ نور محدادر شخ عطا محمد دونوں کشمیری شخ تنے 'شرافت اور دینداری بیس سربلند تنے ' خدا ترس تنے ' دونوں صوفیانہ طرز فکر کے پیرو تنے محردونوں کی مالی میشیتوں میں زمین آسان کا فرق تھا۔

ایک طرف خان بماور حاجی حافظ ڈاکٹر چنخ عطا محمد بتنے ہو نسل ور نسل معزز ساجی اور معظم مالی حیثیت کے مالک بنے۔ ان کے دادا اجناس کشمیر کے ۲ جز والد دارو نے جیل اور وہ خود سول سمزجن وائسرائے ہند کے اعزازی سمزجن وخان بمادر منظاب یافتہ واکس کونسل آف برنش اعذیا تھے اور "رکیس محجرات "کملاتے تھے۔ کویا ساجی اور مالی ہردو اعتبار سے نمایت معتبرمقام کے مالک تھے۔

دو سمری طرف شیخ نور محمد تنے جو نوبیاں ی کر آپنے خاندان کا پیٹ پالنے تنے۔ اور اِ قبال اِس وقت صرف جماعت سنم کے ایک ہونمار طالب علم تنے اور بس! ان کے بڑے بھائی ہمی سمی بڑے مدے پر فائز نہ تنے۔ جب شیخ نور محمد نے بیٹے کارشتہ بھیجاتو ڈاکٹر عطامحمہ سنت نیوی کے بیش نظر مالی حیثیت کی کزوری کو نظر انداز کرتے ہوئے خاندان کی دینداری اور شرافت کو ترجح دی۔

لیکن شاہانہ ماحول میں بلی ہومی کریم بی بی کے لیے ایسے ماحول میں گزارہ اتنا آسان نہ ما۔ اقبال خود طالب علم تنے اور شادی کے لاسال بعد تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ پینخ نور محمد کی اپنی آمدنی قلیل تھی۔ پینخ عطا محمد ملٹری الجنیئر تک سروس میں اوور سیر تنے اور خود ہال سنج وار تنے۔ ایسے حالات میں وہ سمولتیں کیسے میسر آسکتی تھیں جو کریم بی بی کو آپنے میکے میں دستیاب تھیں۔ میکے میں دولت کی فرادانی تھی اوکر جاکر 'گاڑی' محل نما حولی تھی۔

کسی چیز کی کی نہ تھی۔ والد بہت مشفق اور نرم مزاج تھے۔ سرال میں خود کو ایڈ جسٹ کرنے میں کریم بی بی کو بلاشیہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہوگا۔

۱۸۹۹ء یں اگر چہ اِ قبال کمانے لگ گئے تھے لیکن ابھی اِس قابل نہیں تھے کہ بیوی بچوں کا بوجھ برواشت کر سکیں۔ طالب علمی میں بی دو بچوں کے باپ بن چکے تھے۔ طازمت کے دوران گھر بھیجنے کے لیے شاید اِن کے پاس کچھ نہ بچتا ہو۔ بیرون ملک جانے کا خواب بھی سامنے تھا اِس کے لیے بھی بچھ جمع کرنا تھا۔ ایسے میں اِن کے بیوی بچے شخ عطا محمد (براور براگ) کے دست گر ہونے پر مجبور تھے جن کی اپنی آمدنی محدود تھی۔ عورت اگر دو سروں کے رحم و کرم پر ہواور آپنے فاوند سے دور بھی ہو تو اِس کے اصابات کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

(۲) شیخ عطامحمر کی سخت طبیعت: ـ

اِ قبال کے برادر بزرگ شیخ عطامحہ مزاماً بہت سخت اور تخصیلے آدی ہتھ۔ بقول اعجاز احمہ وہ "دریاؤں کے دِل جس ہے دہل جائیں وہ طوفان" فتم کے آدی ہتے اور اولاد کی تربیت میں جسمانی سزا کے قائل ہے۔ شیخ اعجاز احمہ لے "مظلوم اِ قبال" میں چند واقعات بیان کیے ہیں جن میں آفاب اِ قبال " کی شخط عطامحہ کے ہاتھوں پیٹا جانا تفعیلاً لکھا ہے۔ (اے) سید عامہ جلالی لکھتے ہیں۔ (21)

"عطا محر صاحب موصوف کا رویہ علامہ کے پیوی بچوں کے ساتھ بیشہ سے نمایت سخت اور معاندانہ تھا۔ آفاب إقبال کو زود کوب کرنا سب و شم سے پیش آنا اِنکامعمول تھا۔ عطا محر صاحب کا ظالمانہ سلوک والدہ آفاب اور اکل اولاد کے لیے سوہان روح بنا ہوا تھا۔ شخ نور محر صاحب دیکھتے تھے اور دکھ باتے تھے لیور شخے کی درشت طبیعت کے آگے مجبور تھے۔ عطا محمد آپنے کھر والوں پر بے طرح مجمول محمد آپنے کھر والوں پر بے طرح مجمول محمد کے تھے۔"

مزيد لكية بي- (٧١)

"اب تاریخ جمال یہ بتائے گی کہ علامہ اِ قبال اپنی پہلی بیوی سے بیزار تھے اولال ب داری کے وجوہ میں عطا محمد صاحب کا کردار بھی لوگوں کے سامنے آئے بغیرنہ رہے گا جو اِس خمناک داستان کے سبب اصلی بلکہ باتی کی حیثیت کے مالک جیں اور علامہ اِ قبال سے ۱۱ کا سال بوئے ہوئے کی وجہ سے علامہ اِ قبال کی محمریلو نے ندگی پر ایک دیوکی طرح مسلط تنے "۔

مصنف نے شاید مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے لیکن وہ واقعات سے ٹابت کرتے ہیں کہ شخ عطامحہ نے کس طرح اِ قبال کی محمیلو نے ندگی کو در حم برحم کیا تھا۔

عطا محد صاحب کی تخی کا اِس سے اندازہ کیجئے کہ ایک بار معراج بیکم نے آپ باپ علامہ اِ قبال کو براہِ راست خط لکھ دیا۔ بس سے وہ جرم فہیج تھا جسکی بنا پر عطا محد صاحب ایسے بجڑے کہ سخت باز پرس معصوم لڑک سے کی کہ ہمارے ہوتے ہوئے تجھے کیا حق تھا کہ باپ کو براہِ راست خط لکھے۔

علی بخش ملازم نے بتایا کہ عطامحہ بہت سخت مزاج آدمی تھا۔ علامہ نے یورپ روائٹی کے وقت مجھ کو اتکے پاس بھیج دیا تھالیکن میں چند روز بھی ان کے پاس گزارہ نہ کر سکا۔ عطامحہ محلّہ والوں سے لڑتا رہتا تھا۔ باپ منع کرتے ہتھ' لیکن وہ ان کی بات نہ سنتا تھا"۔ (۷۲)

(اہم بماں میہ یاد رہنا چاہیے کہ شخ عطا محد ملازمت کے سلسلے میں اکثر وبیشتر گھرے ہاہر رہتے تھے اِس کیے تمام ترزمہ داری ان پر ڈالنا زیادتی ہوگی)۔

ان طالات میں ہم کریم بی بی کا طالت کا اور اک کر سکتے ہیں۔ اور اس اذبت کے رو عمل کو سمجھنا بھی مشکل نہیں جو اِن طالات میں کریم بی بی کا مقدر تھا۔ اِ قبال کے قیام بورپ کے دوران اِن مشکل نہیں جو اِن طالات میں کریم بی بی کا مقدر تھا۔ اِ قبال کے قیام بورپ کے دوران اِن مشکلات اور مسائل میں مزید اضافہ ہوا اور کریم بی بی کے احساس محروی اور عدم شخط میں بھی شدت آئی۔

(۷) طبیعتوں میں ہم آہنگی کافقدان:۔

اِ قبال اور کریم بی بی کے درمیان کشیدگی کی دجوہات میں سے طبیعتون میں ہم آ ہم کی کے فقدان پر سب سے ذیادہ زور دیا جا تا ہے۔ اِ قبال کی ایک ہمشیرہ بیان کرتی ہیں (20)
"اِ قبال کی بیوی عمر میں اِن سے بڑی تھی اِس لیے شروع بی سے طبیعت نہ مل سکی "۔

في اعازاح لكي بي - (27)

"زوجین کے مزاجوں میں ہم آبگی نہ تھی۔ مزاجوں کا اختلاف دن بدن بوحتا میا... معلوم ہو تا ہے اختلافات مرے تنے اس لیے مفاہمت کی کوشش کامیاب نہ ہوئی"۔

سد نذرینازی رقطرازیں-(۷۷)

"إس كى ايك وجه طبائع كى عدم مناسبت اور على بدا خاندانى طالت مي

تفاوت...." ـ

ۋاكٹرجاديد إقبال صاحب لكھتے ہیں۔ (۷۸)

"را قم کے قیاس کے مطابق شادی کی ناکامی کا اصل سبب زوجین کی طبائع کی عدم مناسبت تھا"

اگر ہم دونوں کی طبیعتوں کا انداز دیکھیں تو دو طرح کے نقارق ممکن ہیں:۔

ا- جلی اور بنیادی خصلتوں میں عدم مناسبت

٢- تربيت واول اور طالات سے مناثر مونے والی خصلتوں كا تقاوت

ایک ہی ماحول اور طالات میں رہتے ہوئے کیساں تربیت کے باوجود ہو فرق رہ جاتے ہیں وہ جبلی اور بنیادی کملاتے ہیں۔ اِن میں زیادہ تبدیلی ممکن نہیں ہوتی۔ ووسری فتم کا رویہ ہم تربیت طالات اور مشاہدات و تجربات سے سکھتے ہیں۔ دو سرے لفظوں میں یہ رویہ اور مزاج حالات اور ماحول متعین کرتے ہیں۔

کریم بی بی بنیادی طور پر جذباتی خانون تھیں 'اور ان کا مزاج کسی حد تک ویجدہ بھی تھا۔ باقی تمام تبدیلیاں اور تکنیاں حالات 'ماحول اور "ب مری ایام" کی پیدا کردہ تھیں۔ عورت کی نفسیات میں یہ نمایاں خصوصیت ہے کہ وہ اپنے جذبات کو مخفی رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ (کامیاب ہویا نہ ہو) جبکہ مرد سے وہ جذبات کا برطا اظمار جاہتی ہے جبکہ إقبال بقول خود:

میں بدشتی سے ایسا مخص ہوں جو اپنی دلی محبوں کو ظاہر نمیں کیا کر تا لیکن فظاہر نمیں کیا کر تا لیکن ظاہر نہ کیے جانے کے باجود ان کی شدت اور محرائی کم نمیں ہوتی اور عدم اظہار کی وجہ سے لوگ سیجھتے ہیں کہ میں بے حس ہوں "۔ (29)

الى طبيعت غلط فهمياں پيدا كر سكتى ہے۔ خاص طور پر إس صورت ميں جب افهام و تنبيم كے ليے مواقع بى بہت كم موں۔ عطيه فيضى جيسى بلند ذہنى صلاحيتوں كى مالك اور اعلى تعليم يافتہ خاتون جو إقبال كے ذہنى طور پر بھى قريب تعيں 'بھى إقبال كو سيحفے ميں پورى طرح كامياب نہ ہو سكيں۔ ايك خط ميں إقبال 'عطيه كو لكھتے ہيں۔ (٨٠)

" بھے ہے پرواہ یا ریاکار نہ کمٹے! کنا۔ تا ہمی نیں۔ اس لیے کہ اس سے میری روح کو تکلیف پینچی ہے اور میں اس خیال سے کانپ افعتا ہوں کہ آپ میری فطرت سے ناواقف ہیں"

بریم بی بی مین ممکن ہے کہ اِ قبال کے مزاج کو پوری طرح نہ سجھ سکی ہو کیو تکہ اِ قبال کی شاعری بی نہیں اِ قبال کی شاعری بی نہیں اِ قبال کی صفحے سے بھی ایک مشکل چڑہے۔ ایک سیدھی سادی مفر تعلیم یافتہ

عورت کے لیے اِقبال کو سمجھنا مشکل ہو تو کیا اچنبھا! گرا قبال کے لیے ایک سادہ ی عورت کو سمجھنا اور اِس سے نباہ کرنا' خدا جانے 'کیوں اتنا دشوار ہو گیا تھا۔ پھرا نہیں یہ بھی علم تھا کہ کریم نی بی جس ماحول کا بہت زیادہ فرق' کہ کریم نی بی جس ماحول کا بہت زیادہ فرق' طبیعت میں کچھ ایسی ناگوار تبدیلیوں کا باعث بن سکتا ہے جو دونوں کے در میان ہم آ ہنگی کو مشکل بنادے۔

پھر یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ تھو ڑا بہت اختلاف تو زوجین میں قدرتی طور پر ہو تا ہی ہے۔ تمراہے حدے زیادہ شدید بنانے میں درج بالا اور درج ذیل عوامل بھی شامل تھے۔ (۸) اِ قبال کی عدم دستیا بی:۔

۱۸۹۳ء کے کر ۱۹۱۳ء تک کے ہیں سالوں میں سے صرف پہلے دو سال إقبال اپنی بول کے پاس دے۔ قیام الاہور کے دوران کمی کبھار سیالکوٹ آتے اور یورپ سے والیسی بھی تنا رہے۔ اندریں طالات مسائل کا پیدا ہونا قدرتی امر تھا۔ قریب رہنے سے ایک دوسرے کو سجھنے سے مدد ملتی ہے۔ دور رہنے سے غلط فنمیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔

اِ قبال کی مجوری تھی کہ وہ لاہور میں ہوی کو ساتھ رکھنے کی ہوزیش میں نہیں تھے۔
دو سری طرف کریم بی بی ، دو بچوں کے ساتھ دو سروں کی مختاج تھی۔ اگر اسے تکلیف
ہوتی کوئی مسللہ ہوتا تو کس سے کہتی؟ بہت ہی ہاتیں صرف شریک حیات ہی سے کی جا سکتی
میں اور شوہراگر مینئے میں ایک آدھ ہار گھر آئے تو ایسی ہاتوں کے بیان سے اجتناب ہی کیا
جاتا ہے کہ ایک تو مسللے کی نوعیت ایسی کہ فوری حل ممکن نہیں ، دو سرے ، شوہر کے اِس
جانی کے سخت رویے کی شکایت کیسے ہوجو دونوں کا کفیل ہو۔

ایک معالج ہونے اور نفیاتی امراض و مسائل میں کچھ سوجھ بوجھ رکھنے کی بناپر راقم کے ذاتی مشاہدہ میں سے بات آئی ہے کہ جن خوا تین کے شوہران سے دور مثلاً بیرون ملک رہ رہ اول ان میں نفیاتی مسائل ذیادہ ہوتے ہیں۔ یہ نفیاتی مسائل جسمانی مسائل کا باعث بنتے ہیں جو مالی اور دیمر پریشانیوں کی وجہ سے مزید بیجیدہ ہو جاتے ہیں۔ اپنی بیویوں سے دور رہنے والے مردول کے آپ رویوں میں مختف درجات کی تبدیلیوں کو سجمنا ہمی مشکل نہیں۔

(٩) أيخ كمر كاخواب: ـ

ہر حورت آئے گھر کا خواب ضرور دیجتی ہے 'ایک ایسا کھر جمال اس کی حکومت ہو' جمال دہ آئے بال بچوں اور شوہر کے ساتھ اپنی مرضی اور پند کے مطابق نے ندگی گزار سکے۔ جماں وہ کمی کی دست تمر نہ ہو' جمال اِسے کوئی ہر بات پہ ٹوکنے والانہ ہو اور جسے وہ "اپنا گھر" کمہ سکے۔

نفیاتی نقطہ نظرے یہ بات تابت ہے کہ عورت دو چیزوں میں یہت وہ اون دونوں ہوتی ہے۔ ایک اُپنے شوہر کے سلسلے میں اور دو سرے اَپنے گھر کی بابت۔ وہ اِن دونوں میں اشتراک کو کسی صورت میں بھی قبول نہیں کر سکتی۔ مشتر کہ خاندانی نظام یا متحدہ خاندان کے نظام (Combined Family System) میں رہنے والے لوگ جانے ہیں کہ کوئی عورت 'جب وہ بہو کے روپ میں ہو' اِس نظام کو پند نہیں کرتی۔ اور نہ وہ اِس میں خوش مورت 'جب وہ اپنا گھر چاہتی ہے۔ اپنا! اور صرف اپنا! چاہے چھوٹاتی کیوں نہ ہو! اور پھر عورت ہے ہی کہ گھر کا صورت ہے کہ گھر کا صورت ہے ہے۔ اپنا جارہ میں موجود ہے۔ بلکہ یوں کمنا چاہیے کہ گھر کا تصور اِنسانی جبات کا حصہ ہے۔

جب ہم إ قبال اور كريم لى لى كے كيس كا تجزيد كرتے ہيں تو ان كى ازدواجى نوندكى كے مسئلے کو محمبیرے محمبیر تر بنانے میں اس محروی کابھی کافی حصہ نظر آتا ہے۔ سب کو اِ قبال کا كرب نظراً كا ب كد جب وہ يورب سے واپس آئے تو ازدوا في نِدكى ان كے ليے سوہان روح تھی' وہ اذبت اور ذہنی محکش کا شکار تھے' ان کاب د کھ انہیں تنائی میں رانا تھا' اِن کی نے ندگی بعول ان کے بہت Miserable تھی اور وہ کریم بی بی کو ساتھ رکھ کراہے مزید تکلیف وہ نہیں بنانا چاہتے تھے۔ اِس مسلے سے تک آکر انہوں نے ملک چھوڑنے اور علم بغادت بلند کرنے کی بھی ٹھان لی تھی اور آپنے اِس سوز دروں کا بھی اظہار کیا تھا جو سب کچھ جلاسكاتها عرضيكم إقبال كے ليے يه دور (١٢-١٩٠٨ء) إنتائي مبر آزما اور اذيت ناك تها۔ مركاش الكى كى نظراس مظلوم عورت كے و كھوں كى جانب بھى كئى ہوتى جس نے تمام عرامیدوں کے سارے کاٹ دی عرجس کی امید مجھی برند آئی۔ شاوی کے بعدید امید کہ اِ قبال کی تعلیم عمل ہو جائے تو ایک اچھی نے ندگی کا خواب بورا ہو گا' تعلیم عمل ہو گئی تکر خواب اد حورا بی رہا۔ ملازمت شروع ہوئی تو بھی مجازی خدا کی قربت میسرند آسکی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے اِ قبال نے یورپ کا سنرافتیار کیا تو ایک نیا خواب ایک سمانا خواب آتھوں میں جاکزیں ہوا۔ تکیفیں تو پہلے سے برے گئیں عر آسانیوں کی امیدیر برداشت ہوتی رہی کہ اعلی تعلیم کے بعد إ قبال کو اعلیٰ مقام حاصل ہو گا اور زوجہ إ قبال کی حیثیت سے اسے بھی زیادہ عزت ملے گی۔ پھران تکلینوں کا احساس مث جائے گا۔ منزل یا لینے کے بعد سنر کی تعکان جاتی رہے گی! محرافسوس! آتھوں میں ہے والے سپنوں کو آفسو بن کرچملکنا تھا۔ ملن ک آس میں رجھوں سے گزرتے والی آ تھوں کو اب مایوسیوں بحری بے خواہوں سے

ا تبال اور مجرات

مخزرنا تقا۔ سپنوں کاشیش محل چکناچور ہونا تھا کیونکہ

"إ قبال نے يورپ سے واليي پر دو سرى شادى كا اعلان كرويا"۔

بقول ميال محمه بخش

آے آے عمر گزاری تے جھے خار ہزاراں مالی باغ نیس ویکمن ویدا آیاں جدوں بماراں

إقبال 'جو فليفے كى اتھاہ گرائيوں سے واقف تھا' جو جذبوں كى شدت كو زبان دينا جانا تھا جو "نوائے غم" كى مدد سے "فلفہ وغم" كا اظهار جانا تھا' كے ليے بيد دور كشن تھا تو ايك سيد ھى سادى عورت كے ليے كس درجہ جاں سوز ہو گا۔ اس كے سوز نهاں كاكون اندازہ كر سكتا ہے' وہ آینے د كھوں كا اظهار كس سے كرتى اور كيے كرتى ؟

> جن کو امید تھی بماروں کی ان کو گشن میں آشیاں نہ ملا

> > (١٠) كريم بي لي كاأن يره مونا:-

اِ قبال کی پہلی شادی کے اِسباب ناکامی میں کریم بی بی کا اُن پڑھ ہو تا بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اُن پڑھ بیوی کا اعلیٰ تعلیم یافتہ شو ہر کے ساتھ گزارہ مشکل ہو تا ہے۔ کریم بی بی واقعی اُن پڑھ تھیں۔ قرآن مجید کے علاوہ بچھ پڑھ لکھ نہ سکتی تھیں۔ ان کی ایک عزیزہ بلقیس عابد علی اَ ہے ایک مضمون میں لکھتی ہیں:۔

"امال مرحوم بہت سید می اور نیک دِل خانون تھیں۔ وہ اپنانام کیسے کے سوا پڑھنالکمنا بالکل نہ جانتی تھیں"۔ (۸۱) پروفیسر محد عثان کیسے ہیں:۔ (۸۲)

"بورپ میں وہ (اِقبال) عورت کے جن زہنی اور تہذبی اوصاف سے آشنا ہوئے تے ان کو بھول جانا یا ازدواجی اور بذباتی زِندگی میں اکی قدرو قبت سے اِنگار کرنا اب اِن کے لیے ممکن نہ تھا۔ انہیں یقینا رہ رہ کر فراؤسینے شل کی قلمفہ طراری' واڑناسٹ (دیکے ناسٹ) کی تکت آ فرنی' عطیہ فیضی کی حاضر وافی اور گزری ہوئی محبوں اور بیتے ہوئے دِنوں کی یاد آتی ہوگی اور اِس کے مقاملے میں جب وہ آ ہے گھرکی مالکہ' اپنی رفیقہ حیات کو دیکھتے ہوئے جو افلاطون کے قلفے اور حافظ کی شاعری پر منظکو کرنا تو در کنار غالباً ان کے نام سے بھی آشانہ تھیں۔ تو ان کا دِل خون ہو جاتا ہو گا۔ ان کی زِندگی پر مایوسی اور اضطراب کے ساہ بادل چھا جاتے ہوں کے اور مستقبل پر ایکے پختہ اعتقاد کی بنیادیں بل جاتی ہوں گی۔"

کریم بی بی بی کے ان پڑھ ہونے سے اِ قبال جیے محض کو سیحے بیں دھواری کا پیش آنا دوراز قباس نہیں لیکن اِس چیز کاان کی کشیدگی بیں ذیادہ حصہ ممکن نہیں کیو تکہ جب وہ ایک دو سرے سے دور رہ رہ سے تھے تو شاعری یا فلنے پر گفتگو کا موقع ہی کب آتا ہوگا۔ یہ صحح ہے کہ قیام یورپ سے واپسی پر عورت کے بعض نے روپ دکھے چینے کی وجہ سے 'ان کا عورت کے بارے بیں نقطہ نظریقینا تبدیل ہوا ہوگا لیکن اِسے ہم علیحدگی یا دو سری شادی کی وجہ ہر گز قرار نہیں دے سکتے کیو تکہ اگر ایسا ہو تا تو ان کی دو سری اور تیسری بیوی کم اُز کم اِس حد سک ضرور پڑھی لکھی ہوتی کہ اس کے ساتھ شاعری یا فلنے پر مفتگو کر سکتی جبکہ وہ دونوں بھی تقریباً اُن پڑھ تھیں اِ قبال کی پہلی بیوی کی چھوٹی بمن فاطمہ بی بی بیان کرتی ہیں:۔ مطامہ اِ قبال کی دوسری یوی کی چھوٹی بمن فاطمہ بی بی بیان کرتی ہیں:۔ مطامہ اِ قبال کی دوسری بوی یا لکل اُن پڑھ تھیں' والدہ جادید تھو ڈی بہت

رف شناس تعمیں۔"(۸۳) دُاکٹر جادید اِ قبال لکھتے ہیں: (۸۴)

" سردار بیم کسی اسکول میں نہ جاتی تغیں بلکہ انہوں نے قرآن مجید اور معمولی اُردو پڑھنے لکھنے کی تعلیم تھر پر ہی حاصل کی تھی "۔

خالد نظير صوفي لكعة بن: (٨٥)

اوگ مشہور کرتے ہیں کہ علامہ إقبال نے إس لئے مزيد دو شادياں کيں کو فكہ ده زياده پڑھ جانے كى وجہ سے اپنى پہلى بيوى (جو كہ كم تعليم يافتہ تغين) سے مطمئن نہيں تھے ليكن حقيقت بيہ ہے كہ علامہ صاحب كى وہ دونوں بيكات بيئ ، جن سے انہوں نے انگستان سے واپس آكر شادى كى ، زيادہ تعليم يافتہ نہ تغين - ان كى لد حيانے والى بيكم صاحبہ تقريباً ان پڑھ تغين اور والدہ جاويد تغين - ان كى لد حيانے والى بيكم صاحبہ تقريباً ان پڑھ تغين اور والدہ جاويد ترآن مجيداور تعوري بيت أردو كمرير پڑھى ہوئى تغين -

(۱۱) كريم بي بي كي بياري:-

ایک چوٹی ی مرشاید بہت اہم وجہ جس سے زوجیت کے تقاضوں میں رکاوٹ پڑ عتی تھی ہوئے ہے۔ تھی مرشاید بہت اہم وجہ جس سے زوجیت کے تقاضوں میں رکاوٹ پڑ عتی تھی محمد کا تھی مجمد کی جمعوثی بین فاطمہ بی جہدے

کیاہے۔

کریم بی بی کے تیسرے بیچ کی پیدایش پر ایک اندرونی بیاری ہو گئی تھی جس کی وجہ سے علامہ نے دو سری شادی کی"۔ (۸۲)

واكثرا كبر حسين قريش لكعة بن :-

اِ قبال کی یہ بیوی اکثر بیار رہا کرتی تھی اِس کے اس کا زیادہ تر قیام آپنے والدین بی کے یہاں رہا ۔ (۸۷)

اِس بارے میں راقم نے جب کریم لی لی کی سب سے چھوٹی بمن شنرادہ بیکم کے ماجزادے سید پرویز سجاد بخاری سے دریافت کیا تو انہوں نے اِس بات کی تقدیق کرتے ہوئے بنایا کہ کریم بی لی کو منٹھیا کی طرح کا کوئی مرض تعاجس کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے میں تکلیف محسوس کرتی تھیں۔ تیسرے بیچ کی پیدایش کے بعد 'کافی عرصہ تک ان کے جو ڑ متاثر رہے تھے۔ (۸۸)

ملبی نقط ونظرے یہ ممکن ہے کہ جو ژوں کی بیاری کی شدت یا کسی خاص مرض کی وجہ سے کریم بی بی کی نقط ونظرے یہ ممکن ہے کہ جو ژوں کی بیاری کی شدت یا کسی جامع کی وجہ سے واپسی سے کریم بی کی نسوانیت متاثر ہوئی ہو۔ اس وقت بہتری کی امید ہو محریورپ سے واپسی پر صورت حال میں کوئی تبدیلی نہ پاکرانہوں سنے دو سری شادی کا فیصلہ کیا ہو۔

میں ہمیں سے بات یاد رکھنا ہوئی کہ ایسے میں حالات وہ نہ ہوتے جن کا ہمیں اِ قبال کے خطوط سے اندازہ ہو تا ہے۔ کیونکہ اگر صرف میں وجہ ہوتی تو انکا کرب اور اذبت اِس درجہ نہ ہوسکتا تھا۔

(۱۲) جوانی ہے تو ذوق دید بھی 'لطف تمنا بھی:۔

إقبال حسن ببندى اور حسن پرستى كاشديد رجبان ركھتے تھے۔ شايد بيد إن كى شاعراند اور قلسفيانہ طبيعت كانقاضا تھا۔ ايسے اشخاص كے قلب و ذہن پر إس رجبان كى وجہ سے حسن و عشق كى واردانوں كا شديد اثر ہوتا ہے اور اكلى زندگياں بھى إس سے شديد متاثر ہوا كرتى جيں۔ پروفيسر محمد عثان كہتے ہيں:۔ (٨٩)

" یہ بھی ممکن ہے کہ اِس سے مبرو قرار اور احماد بقین کی بظاہر مضبوط عمارت بنیادوں تک بل جائے یا سوزوغم کی ایک مستقل کیفیت اِ تکے رگ و بے میں مرایت کرجائے"۔

خود إ قبال كى زبانى سنة (نقم عاشق برجائى - باتك ورا)

حسن نوانی ہے بیلی تیری فطرت کے لیے پر اب بھی ہے تیرا عشق بے پروا بھی ہے تیری ہستی کا ہے آئین تفن پر مدار تو بھی ہے تیری ہستی کا ہے آئین تفن پر مدار ہمی ہے ہے حسیوں میں دفا ناآشا تیرا خطاب اے تیون کیش و مشہور بھی، رسوا بھی ہے لے کہ آیا ہے جہاں میں عادت سیماب قو تیری ہے تابی کے مدتے، ہے جب بے تاب و تیری ہے تیری ہے تابی کے مدتے، ہے جب بے تاب و تیری ہے تیری ہے تابی کے مدتے، ہے جب بے تاب و تیری ہے تیری ہے تابی کے مدتے، ہے جب بے تاب و تیری ہے تیری ہے تابی کے مدتے، ہے جب بے تاب و تیری ہے تیری ہے تابی کے مدتے، ہے جب بے تاب و تیری ہے تی

اِ قبال کی زندگی' اِن کے اِس دوق کی شاہد ہے۔ جس کا ذکر خود اِ قبال نے اور ان کے قربی دوستوں نے بھی کیا ہے۔ اِ قبال "رموزِ بیخودی کے آخر میں "حضور رحمتہ للعالمین مرقبی اور اِس کے مرفق کرتے ہیں کہ میں مدقوں عشقِ مجاز اور اِس کے متعلقات میں جتاا ، رہا' لیکن یہ آرزو میرے سینے میں برابر آباد رہی کہ میری موت جاز میں ہو' فرماتے میں جتاا ، رہا'

مدتے با لالہ رویان ساختم عشق با مرغولہ شویاں باختم باوہ با باہ سیملیاں روم بر چراغ عافیت والماں روم برقال کردید کرو حاصلم ربزناں کردید کالاتے ولم ایس شراب آز شیشہ جانم نہ ربیخت

این در سار آز دامانم ند ریخت

إ قبال ك ايك دوست جناب عبد الجيد سالك لكي إن

'اِ قبال عنوانِ شباب میں آپ عمد کے دو سرے نوجوانوں سے مخلف نہ سے۔ بلاشہ وہ معری کی کمی بی رہے 'شدگی کمی بمی نہ بنے لیکن آج بمی اِن کے بعض ایسے کمن سال آ حباب موجود ہیں جو اِس محے گررے زمانے کی رہمین صحبتوں کی یاد کو اب تک سینوں سے لگائے ہوئے ہیں۔ خود اِ قبال نے اپنی ابتدائی لفرشوں کو چمیانے کی بمی کو شش نہیں کی۔ اِن کے تمام ہم نشیں اِس حقیقت کے محواہ ہیں '۔ (۱۹)

ا سالک ماحب مردا جلال الدین کے والے سے لیے ہیں:۔

"مرزا صاحب کا بیان ہے کہ اِس خاتون سے (جو جاوید اور منیرہ کی والدہ ہیں) شادی ہو جانے کے بعد اِ قبال نے بھی کسی عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ ویکھا۔ ساری رنگ رلیاں ختم ہو گئیں۔ یہ ۱۹۱۳ء کا واقعہ ہے۔ اِس کے بعد اِ قبال کی زِندگی کا اسلوب کاملاً بدل گیا"۔ (۹۲)

مرزا جلال الدين صاحب خود بيان كرتے بين :-

"ڈاکٹر صاحب کے متعلق جتنے تھے مضہور ہیں ایکے صحیح یا غلط ہونے کافی الحال سوال نہیں۔ لیکن میں نمایت د ثوق ہے کمہ سکتا ہوں کہ والدہ مجاویہ سے شادی کے بعد 'جو ۱۹۱۳ء یا ۱۹۱۳ء میں ہوئی۔ ان کے طور طریقے اور زِندگی کا رنگ ڈھنگ بالکل بدل گیا تھا"۔ (۹۳)

آگے ہو صفے سے پہلے یماں یہ نشاندی ضروری ہے کہ "رنگ رلیوں کا دور" والدہ جاوید سے شادی کے بعد ختم ہو گیا یعنی شادی تک جاری تھا۔ اِ قبال کی پہلی شادی ۱۸۹۳ء میں ہوئی اور والدہ جادید سے ۱۹۱۳ء میں۔ اِن میں برسوں میں کیا رنگ رلیوں کا دور جاری رہنا چاہیے تھا؟ کیا کوئی شادی شدہ عورت یہ پہند کڑے گی کہ اسکا شوہر اس کی ذات کے علاوہ کسی اور عورت کی جانب دیکھے بھی۔ وہ آپنے خادند کو مصری کی مکھی دیکھنا چاہتی ہے نہ شد کی مکھی اور جانب ویکھے بھی۔ وہ آپنے خادند کو مصری کی مکھی دیکھنا چاہتی ہے نہ شد کی مکھی!

اِ قبال کی نے ندگی میں رقص و سروو کو بھی بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ اِن محفلوں میں ان کے شریک مرزا جلال الدین' اِ قبال کی یو رپ سے واپسی کے دور کا ذِکر کرتے ہوئے کہتے ہیں!

" آ قبال ہر شام بلاناند میرے ہاں تشریف لاتے ' اکو راگ رنگ کا بہت شوق تھا۔ میرے مکان پر چو نکہ رتص و سروو کی محفلیں اکثر جماکر تیں۔ اِس لیے وہ اِن مجالس میں بڑی رغبت سے شمولیت فرماتے " (۹۴)

عركمة بن: (٩٥)

"اِس مِس كلام نہيں عالم شاب مِس عام طرز معاشرت كے خلاف تھوڑى سى ب راہ روى منرور موجود تھى ليكن محض اِسى كے بيش نظركوئى حتى نظرية قائم كرناان يربت بدا ظلم ہے"۔

یی راگ رنگ اور رقص و مرود انتیل "اس بازار پیل" بھی لے جاتا تھا۔ خود "زہدو رندی میں کہتے ہیں۔

سمجاہے کہ ہے راگ عبادات میں داخل مقصود ہے خرب کی مر خاک اڑائی

ا قبال اور مجرات

کی عارات حن فروشوں سے نہیں ہے عادت یہ ہارے شعرا کی ہے پرائی گانا ہے جو شب کو تو تحرکو ہے تلادت اس رمز کے ابتک نہ کھلے ہم پہ معانی لکن یہ سنا آپنے مریدوں سے ہیں نے بیل نے داغ ہے مانفر سحر اس کی جوائی اقبال جب ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ میں "گانا سننے جا آ ہوں" اور "حس فروشوں سے بھی رسم و راہ" ہے تو ساتھ یہ صفائی بھی دیتے ہیں کہ "میری جوائی پہ کوئی داغ نہیں ہے" تو ہم اِس روش کو شعراء کی پرائی عادت سمجھ کر برا نہیں مانے لیکن وہ یوی جو اِ قبال کے یورپ سے اصل تعلیم کے ساتھ آنے کے اِ تظار میں اجھے دِنوں کے سانے خواب سجائے رجموں سے گزر رہی ہو 'کسے برداشت کرے گی کہ اس کا شوہرا پی را تیں اِس انداز ہے گزارے۔ کیا اِس خرج سے یوی کو ساتھ نہیں رکھاجا سکا تھا۔؟

اس سے کچھ اور آگے برحیں تو ۱۹۰۳ء سے قبل بی ہمیں "امیرہائی" و کھائی دیتی ہے جو صرف ایک گانا گانے والی بی نہیں بلکہ اس کی حیثیت اِس سے بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ وو اِ قبال کے من میں لبی ہوئی و کھائی دیتی ہے۔ اِ قبال آپنے قدیم دوست سید محمد تقی کو مئی دو اِ قبال کے من میں لبی ہوئی د کھائی دیتی ہے۔ اِ قبال آپنے قدیم دوست سید محمد تقی کو مئی ۱۹۰۳ء میں بلوچتان سے لکھتے ہیں:۔

"امیر کمال ہے؟ خدا کے لیے وہاں ضرور جایا کریں ' جھے بہت اضطراب ہے۔ خدا جانے اِس میں کیا راز ہے جتنا دور ہو رہا ہوں اتنابی اس سے قریب ہو رہا ہوں۔" (97)

امیر بیم أردو اور فاری اساتذہ کے کلام سے شاسا ہونے کے علاوہ خود بھی شعر کہتی تغیر کہتی میں۔ نمایت نصبح و بلیغ أردو میں بات چیت کرتیں" (۹۵) امیر کے پرسوزلحن اور منفرو و مهذب شخصیت سے إقبال إسقدر متاثر ہوئے کہ وہ ینم فانہ" امیر" کے پرستار بن محے: سمذب شخصیت نظم کاؤیک شعر ملاحظہ ہو۔ (۹۸)

عجب شے ہے منم خانہ امیر اتبال میں بت پرست ہوں رکھدی کمیں جبیں میں لے اس سے پہلے ۱۹۰۲ء کے ایک خط بنام منٹی سراج الدین(۱۸۷۹–۱۹۴۱ء) میں بھی "امیر" سے قلبی تعلق کے اشارے ملتے ہیں۔(۹۹)

محت اے إقبال مقبول اميرِ ملکِ حن کود وا مارا کرہ آخر ز کارِ انگشتری دو سری طرف امير بھی إقبال کی گرويدہ تھیں۔ اِسی ليے جنب دہ اپنی خاصی صحبتوں ہیں امير کو بلاتے تو دہ بے تامل حاضر ہو جاتیں (۱۰۰) منٹی سراج الدین کے نام ایک ٹلا محر رہ اامار ج ۱۹۰۳ء میں بھی ہمیں امیر کا اشارہ ملتا ہے۔ لکھتے ہیں "ابر محمریار کی اصل علت کی آمد آمد ہے'
یہ جملہ شاید آپ کو بے معنی معلوم ہو گر کبھی ہوفت ملاقات آپ پر اِسکامفہوم واضح ہو جائے
گا" (۱۰۱) یمال "ابر محمر بارکی اصل علت" سے اِ قبال کا اشارہ امیر کی جانب ہے جن کی آمد
کے وہ مختفر تھے (۱۰۲)

اِس دور کی بہت می غزلوں اور نظموں میں اِس قلبی داردات کا اظہار ملتا ہے اور بہت ہے اشعار ملتا ہے اور بہت ہے اشعار عشق مجازی کی دالہانہ کیفیت اور سوزومستی کے آئینہ دار ہیں۔ امیر سے میل ملاقات کا سلسلہ ۱۹۰۴ء تک چلتا رہائیکن مجروالدہ امیر کے سخت قد غن کی وجہ سے امیر بیشہ کے لیے اِقبال سے جدا ہو گئی۔ (۱۰۳)

الی داردات شاید إقبال کے لیے دہ مطلب نہ رکھتی ہو جو ہم افذ کرتے ہیں۔ إن کے کی دوست کے نزدیک جو "رنگ رلیاں" ہیں ہو سکتا ہے دہ إقبال کے لیے فکر انگیزی کا باعث ہوں' ان کے شخیل کے لیے تازیانہ کاکام دہتی ہوں مگر مردجہ اصولوں کے مطابق آج بھی اور آج ہے ایک صدی قبل بھی کسی شادی شدہ ادر دو تین بچوں کے باپ کا کسی "غیر عورت" ہے ایک صدی قبل بھی کسی شادی شدہ ادر دو تین بچوں کے باپ کا کسی "غیر عورت" ہے ایسا تعلق فاطر کہ " میں جتنا دور ہو رہاں ہوں' اتنا نزدیک ہو رہا ہوں " اسکی منکوحہ بیوی اور اسکے سرال والوں کے لیے کیو تکر قابل قبول ہو سکتا ہے بلکہ خود إقبال کے دالدین بھی ایسے تعلق کو پہند نہیں کرسکتے کہ ان کا بیٹا اپنی منکوحہ بیوی کو درخور اعتنانہ سمجھے دالدین بھی ایسے تعلق کو پہند نہیں کرسکتے کہ ان کا بیٹا اپنی منکوحہ بیوی کو درخور اعتنانہ سمجھے دالدین بھی ایسے تعلق کو پہند نہیں کرسکتے کہ ان کا بیٹا اپنی منکوحہ بیوی کو درخور اعتنانہ سمجھے دالدین بھی ایسے تعلق کو پہند نہیں کرسکتے کہ ان کا بیٹا اپنی منکوحہ بیوی کو درخور اعتنانہ سمجھے دالدین بھی ایسے تعلق کو پہند نہیں کرسکتے کہ ان کا بیٹا اپنی منکوحہ بیوی کو درخور اعتنانہ سمجھے دالدین بھی ایسے دورتوں ' کے حسن ہے متاثر ہو کر اِن سے لولگا بیٹھے۔

یہ ایک مثال ہے۔ بیان کیاجاتا ہے کہ جب اِ قبال مجرات آتے تو یماں بھی شعوری یا غیر شعوری طور پر ان سے اپنی حسن پندی اور ذوق دید کا مظاہرہ کمی نہ بھی رنگ میں ہو جایا کرتا تھااور سسرال والے اِس بات سے ناراض ہوتے تھے۔

(۱۳) يورپ عطيه اور و ميكے ناست: ـ

اِ قبال کی ذاتی نِندگی کے حوالے ہے جس موضوع پر سب سے زیادہ لکھا کیا وہ ان کا عطیہ بیکم سے تعلق ہے۔ اِس پر لکھنے والوں کی تمن فتمیں ہیں:۔

ا- جنکا خیال ہے کہ إقبال کو إنسان کا عشق موبی نہیں سکتا۔

۲- جنگا خیال ہے کہ إقبال چونکہ ایک إنسان تھے 'حن پند اور شاعر تھے اس پند اور شاعر تھے اس کے انسان کا عشق نہ مرف ممکن ہے بلکہ عین ممکن ہے اور انہیں عشق موا بھی مثلاً عطیہ بیکم ہے۔

٣- جنا خيال ہے كه عطيد اور و يكے ناست جيسى خواتين نے إقبال كووتنى

طور پر متاثر کیااور بذباتی سمارا فراہم کیااور بس! بقول إقبال '

لکھی جائیں گی کتابِ دِل کی تفییری بہت ہوگی اے خوابِ جوانی! تیری تعبیریں بہت راقم الحروف کا تعلق دو سرے گردہ ہے ہے جو سجھتا ہے کہ اِقبال اِنسان تھے اِس کیے انہیں عشق ہونا غیر ممکن نہیں؟

تفصیلات کے مطالعے سے پہ چانا ہے کہ اِ قبال کے محبوب میں درج ذبل خوبیوں کا وجود ضروری تھا:۔

ا حن صورت اور حن ميرت

﴿ وَإِنْت وظانت اور متانت

الله علم وأوب سے لگاؤ

🖈 خود اعتمادی اور حاضر دماغی

اِن خوبوں کا امتزاج اِنہیں جہاں بھی نظر آیا وہ تھنچے چلے گئے۔ اِن خصوصیات کا ہلکا سا پر تو اِنہیں امیر بیکم میں نظر آیا تو اس کے پرستار بن سکتے اور جب اِنہی خصوصیات کا بحربور امتزاج انہیں عطیہ بیکم اور و کیے ناست میں نظر آیا تو ان کے شیدا ہو تھئے۔

لاہور کی تھٹی تھٹی نفا ہے جب وہ آئے "ہردم ارتقاء پذیر دماغ "کے ساتھ یورپ کی مخلوط معاشرت میں پنچے تو وہاں انہیں عورت کے کچھ نے روپ مثلاً علم دوستی 'اخلاق' خود اعتمادی' فلسفہ دانی' حاضر دماغی دیکھنے کا موقع الله۔ وہ عطیہ کی حاضر دماغی 'ویکے ناسٹ کی تکتہ آفری اور سینے شل کی فلسفہ دانی ہے متاثر ہوئے بغیر کیے رہ سکتے تھے۔ وہ یماں عورت کی ذہنی اور تہذبی ملاحیتوں سے پہلی بار پوری طرح متاثر ہوئے تھے۔ اِن خواتین میں سے دہنی اور دیگے ناست کا ذِکر قدرے تفصیل سے کرنا ہے۔

تفسیل میں گئے بغیر' ورج ذیل اشارے ظاہر کرتے ہیں کہ اِ قبال عطیہ بیم کو پند کرتے ہیں تعلق میں زیادہ کر بح ثی عطیہ کی طرف سے تھی جبکہ ویکے ناست کے سلسلے میں زیادہ کر بحوثی کا ظمار اِ قبال کی طرف سے ملا ہے۔ اِن اشاروں کی موجودگی میں کسی بھی ذی عقل اِنسان کے لیے یہ بات جمعنا مشکل نہیں۔ اور راقم کا خیال ہے کہ اِ قبال کو اِنسانی محبت سے عاری یا بالا تر جمعنا اِ قبال پر ایک الزام اور ظلم ہے۔ ایسا خیال کرنا کویا انہیں ایک ذی روح کے رتب سے کرانا ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ "اِ قبال کا عشق اِنسان سے ہو تی نہیں سکتا۔ اِ قبال کا عشق اِنسان سے ہو تی نہیں سکتا۔ اِ قبال کا عشق یا خدا سے قایا چغبر سے " یہ بات سمجھنے سے کوں اِنکاوی ہیں کہ سیس سکتا۔ اِ قبال کا عشق یا خدا سے قایا چغبر سے " یہ بات سمجھنے سے کوں اِنکاوی ہیں کہ سیس سکتا۔ اِ قبال کا عشق یا خدا سے تھا یا چغبر سے " یہ بات سمجھنے سے کوں اِنکاوی ہیں کہ

اِنسان کا عشق بھی تو خالق کے عشق کا ایک رخ ہے اور عشق مجازی کی منازل طے کرنے کے بعد اِ قبال جیسے مخص کے لیے عشق حقیقی کی منزل کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔

- ا غزالیات کے مجموعہ کا انتساب ایک جندوستانی خاتون سے نام کرنے کی خواہش کا اظہار۔
 - r- "آپ میرے بارے میں سب کھ جانی ہیں"۔
 - ای ازدوای نیندگی کے تضیئے کا تفصیلی ذِکر صرف عطیہ ہے۔
 - سے میں آپ سے کوئی بلت نہیں چھپاتا اور میرا اعتقاد ہے کہ ایسا کرنا گناہ ہے۔
- ۵۔ "میری بیہ علوت رسی ہے کہ آپ کی خواہشات کا مطلعہ کروں اور آپ کو ہر ممکن طریقے سے خوش کروں"۔
 - ٢- سيس برده كام كرتے كے ليے تيار بول جس سے آپ خوش بول"۔
- ۔ "ہر حائی نس نے میری نقل و حرکت کے بارے میں آپ کو واحد تھم سیجھنے میں کوئی غلطی نہیں گی- کیا میں اتنا کمہ سکتا ہوں کہ آپ نے ایسا بنا رہنا پند نہیں کیا۔ اگرچہ میں نے اس تھم کی طاقت کو تشکیم کر لیا ہے اور بھٹہ تشکیم کروں گا۔ بعض اشخاص آپ کے بارے میں مجھے بھی ایسای تھم تسلیم کرتے ہیں۔
- جیسے ڈر ہے کہ میں وہ باتیں لکھ رہا ہوں جو صرف مفتلو کے لیے محفوظ رہنی چاہیے تھیں۔ میں اور پچھ نہیں لکھونگاؤی ہے جیسے ترغیب ملتی ہے کہ میں آپنے ول کی ساری باتیں کہ ڈالوں"۔
- ۹۔ آن دِنوں کی یادیں ۔ جو فطرت میں مردہ ہو چکے ہیں مگر میرے دِل کی ونیا میں زندہ ہیں۔
- السن المرى كے متعلق ميں أب ول ميں كسى فتم كا ولولہ محسوس نبيس كرما اور آپ بى إسكى
- الله عنوان سے نظم كا اوا عنوان " ك نام" تما اور فيخ اعاز احمر في فالب المكان كے طور پر عطيد كا نام ليا ہے۔ (١٠٥)

ا قبال اور مجرات المسلم

جبتو جم کل کی تریاتی تھی اے بلیل مجھے خوبی عمت سے آخر مل عمیا وہ مکل مجھے خوبی عمت سے آخر مل عمیا وہ مکل مجھے

الد قیام بورپ کی ایک اور نظم حسن و عشق بھی اِی بات کی دِلالت کرتی ہے۔ (۱۳۹)

ہرے باغ مخن کے لیے تو باد برار مرے بے تاب تخیل کو دیا تو نے قرار برب سے آئیے میں بواسطے میں سے جوہر ہوئے پیدا میرے آئیے میں مسن سے عشق کی فطرت کو ہے تحریکال تھے ہے سرسز ہوئے میری امیدول کے نمال مسن سے عشق کی فطرت کو ہے تحریکال تھے ہے سرسز ہوئے میری امیدول کے نمال

سے آی دور کی ایک نظم جیش کش ۔ کے بارے میں بھی کیی خیال ہے۔ (۱۰۹)

ہے تری منت طلب میری بمارِ شاعری کازہ تر میرے دامن میں گلِ مضمول میرا
عشق لیکن دردِ محردی سے پاتا ہے کمال جرِ کیلی سے ہوا آوارہ تر مجنول میرا

اللہ ای دور کی ایک اور نظم بملین کے بارے میں بھی ڈاکٹر آکبر حیدری نے کی امکان ظاہر
کیا ہے۔ (۱۹۸)

۲۱۔ قیام اِنگلتان کی نظم بعنوان کی بھی اِی خیال کی تقدیق کرتی ہے۔ (۱۹۹)

ے۔ وصل کے عنوان سے نظم 'ے ۱۹۰ میں لکھی گئی مگر ناکای الفت پر سنوائے غم" ۱۹۹ میں کے الکی الفت پر سنوائے غم" ۱۹۹ میں کھی مگر ناکای الفت پر سنوائے غم" ۱۹۹ میں کھا کیا۔ (۱۹۰ کے حصہ دوم (۱۹۰۵ – ۱۹۰۸ء) میں رکھا کیا۔ (۱۹۰)

زندگانی ہے میری مثل رہاب خاموش جسکی ہردگ کے نغوں سے ہرز آغوش آہ! امید محبت کی ہر آئی نہ مجھی چوٹ معزاب کی اِس ساز نے کھائی نہ مجھی

۱۸ ۱۹۱۱ء کی ایک اور نظم بچول کا تخفہ عطا ہونے ہے" بھی شاعر نے دلی جذبات کا اظمار ہے۔ (۱۱) اٹھا کے صدمہ فرقت وصال تک پہنچا تری حیات کا جو ہز کمال تک پہنچا

مركة بن

مجمی ہے پیول ہم آفوش منا نہ ہوا سی کے دامن رحمیں سے آشا نہ ہوا

الد شخ اعباز احد مرحم نے خوبصورت تیموکیا ہے۔ کفیتے ہیں (۱۳)
معلوم ہو تا ہے کہ جبتو جس کُل کی انہیں تزبیاتی تھی وہ گل انہیں قیام یو رپ
کے دوران مل محیا۔ ذاتی علم نہ ہونے کی وجہ سے اِس کُل کو یقین کے ساتھ
المحامل کرنا راقم الحروف کے لیے عمکن تمین وہ عطیہ فیضی تھی یا مس
دیکے ناست یا کوئی اور (افلباً اول الذکر) کیکن جو کوئی بھی تھی ان و ٹون میں

وہ إِنهِ آئِ "باغِ مَن كے ليے بادِ بمار "محسوس ہوئى جس نے الكے بيتاب مخيل كو قرار ديا.... إس زمانے كا ان كا كلام إن كى قلبى كيفيت كو بخوبى ظاہر كرتا ہے۔ افسوس وہ آئے طالت سے مجبور نہ تو اس گل كو تو ژكر اپنى دستار ميں ركھ سكے نہ زيب گلو كر سكے.... ان كے طالات كا ظلم إن كے ليے تميد كرم ہوا۔ ان كے طالات ميں إس گل كى بيل شايد كيا يقيناً مندھے نہ چڑھتى "كرم ہوا۔ ان كے طالات ميں إس كل كى بيل شايد كيا يقيناً مندھے نہ چڑھتى "كرم ہوا۔ ان كے طالات ميں إس كل كى بيل شايد كيا يقيناً مندھے نہ چڑھتى "كرم ہوا۔ ان كے طالات ميں إس كل كى بيل شايد كيا يقيناً مندھے نہ چڑھتى "نيس كر سكے تو عطيد "كريم بى بى بى بوحى كريم بى بى ہى حوہ نباہ نيس كر سكے تو عطيد "كريم بى بى بى سے بھى بوے گھرانے اور اور نجے ماحول ميں بى بى بوحى تھی۔ ناقل۔ م۔ س)

اِ قبال کے پچھ خطوط سے جو انہوں نے جر من دوست 'من ویکے ناست (۱۸۷۹–۱۹۹۳ء) کو لکھے 'اِن کی قلبی کیفیت کا اظمار ہو تا ہے اور ویکے ناست سے محبت کی غمازی ہوتی ہے۔ چندا قتیاسات ملاحظہ ہوں۔

إ قبال ٢ د ممبر٤ ١٩٠٥ء كولندن سے لكھتے ہيں: (١١٣)

" میں زیادہ لکھ یا کہ نہیں سکتا۔ آپ تصور کر عتی ہیں کہ میرے باطن میں کیا ہے۔ میری بہت بڑی خواہش ہے کہ آپ سے دوبارہ بات کر سکوں اور آپ کو دکھ سکوں۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ کیا کروں۔ جو فخص آپ سے دوستی کر چکا ہو۔ اس کے لیے ممکن نہیں ہے کہ آپ کے بغیروہ ہی سکے۔ براہ کرم میں نے جو لکھا ہے اس کے لیے محمکن نہیں ہے کہ آپ کے بغیرہ ہمتنا ہوں کہ آپ اِس نے جو لکھا ہے اِس کے لیے مجمعے معاف فرمائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اِس فتم کے اظہار جذبات کو پند نہیں کر تمیں۔ براہ کرم جلد لکھتے اور سب بچھے۔ یہ اچھا نہیں کہ اس فخص سے بچھے چھپایا جائے جو آپ سے بچھے نہیں چھپایا"۔ اچھا نہیں کہ اس فخص سے بچھے چھپایا جائے جو آپ سے بچھے نہیں چھپایا"۔ اور میں در ۱۹۰۱ء کو لکھتے جی: (۱۹۱۳)

"دونوں تصویریں بڑی خوبصورت ہیں اور وہ بیشہ میرے مطالعے کے کمرے میں میری میزرد رہیں گی لیکن ہے مت باور کیجئے کہ وہ صرف کاغذی پر نفش ہیں بلکہ وہ میرے دل ہیں بھی جاپذیر ہیں اور مدام رہیں گی۔ شاید میرے لیے یہ ممکن نہ ہوگا کہ ہیں ددبارہ آپکو و کھے پاؤں لیکن ہیں یہ ضرور تنلیم کریا ہوں کہ آپ میری زندگی ہیں ایک حقیقی قوت بن چکی ہیں۔ ہیں آپ کو بھی فراموش نہ کروں گااور بیشہ آپ کے لطف و کرم کو یادر کھوں گا"۔

لاہورے ااجوری ۱۹۰۹ء کو لکھتے ہیں:۔ (۱۱۵)

شاید ہم دوبارہ جرمنی یا ہندوستان میں ایک دوسرے سے مل عیس۔ کھ

و قبال اور مجرات

عرصہ بعد جب میرے پاس کچھ پہنے جمع ہو جائیں گے تو بیں یورپ بیں اپنا کھر بناؤں گا۔ یہ میرامقصد ہے اور تمنا ہے کہ یہ سب پورا ہوگا"۔ عطیہ کے نام ایک خط بیں اِ قبال نے لکھا۔ (۱۱۲)

میں اِس لڑکی (ویکے ناست) کو بے حدیبند کرتا ہوں ' وہ کس قدر اچھی اور مجی ہے ''۔

عطيه لكصتي بين - (١١١)

"مس ویکے ناست ہے اِ قبال بہت محبت کرتے تھے"۔

اِ تَدَامِات کے ورج بالاطویل سلطے سے یہ بات داشح ہوتی ہے کہ اِ قبال عطیہ اور و کیے ناست وونوں سے تعلق فاطر رکھتے تھے۔ یہ تعلق اِن کی ازدواجی نِ ندگی کے بحران میں کیا اہمیت رکھتا ہے اِس کا جواب ہر ذی عقل فرد دے سکتا ہے کہ جب دِل میں بھی امیر ' بھی عطیہ کا تبعنہ ہواور بھی و کیے ناست بس رہی ہوتو ہوی کامقام کیا رہ جاتا ہے اور ازدواجی نِ ندگی کس موڑ پر آکھڑی ہوتی ہے۔

فيخ محد اكرام لكية بي - (١١٨)

"اندن میں إقبال كو عطيہ بیلم لیفی كی رفاقت ميسر آئی اور يورپ میں در بِ فلف كے ليے إنہيں من و يكے ناست اور من سيخ شل كی شاگر دی كرتی برئی۔ يہ تينوں جواں حسين و جمال اور بے حد ذهين تحين۔ إقبال كی طبيعت پر انہوں نے محمرا اثر كيا۔ إقبال اپئی فطرت كے نقاضے سے پر ستاری پر مجبور سے۔ ان كی پہلی متابل نے ندگی اطبینان بخش نہیں تھی اِس لیے انہیں ایک محرم رازكی خلاش تھی ہے وہ اپئی زبان میں پچھ كھ سكيں محران كی كوشش پروان نہ چر می اور اِن كا عشق مجازكی مزلین طے كرتا ہوا ناكلی سے دوجار ہوكر حقیقت كی طرف مزكيا۔ يہ قدرت كا عظیم كرشمہ ہے كہ ایک عورت نے آپ حقیقت كی طرف مزكيا۔ يہ قدرت كا عظیم كرشمہ ہے كہ ایک عورت نے آپ وقت كی وو عظیم آوبی شخصیات (شیلی اور اِقبال) كو مجیب طربق سے متاثر كیا۔ وونوں نے شعر كے۔ ایک كے دب ہوئے جذبات معالمہ بندی اور واقعہ وونوں نے شعر كے۔ ایک كے دب ہوئے جذبات معالمہ بندی اور واقعہ تجريد كامقام پاكيا"۔

(۱۲۳) دو سری اور تیسری شادی - مسئلے کاسب یا حل: -آناب اِ قبال آیند ایک تحریری اِ نزدیو میں لکھتے ہیں - (۱۱۹) " میرے علم میں اختلاف کی وجہ سے دو سری شادیاں تھیں.... جنکی وجہ سے آپس کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوئی شروع ہوئی۔ یہ ایک قدرتی بات تھی....گرمیں بد مزکیوں کا آغاز ہوا...."۔

اس سے یہ تاثر ابحرتا ہے کہ اختلافات او مری شادیوں سے شروع ہوئے۔ گر حقیقت اس کے بر عکس تھی لیعنی اختلافات کی وجہ سے دو مری شادی کی ضرورت پیش آئی۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ دو سری شادیوں سے اختلافات اس حد تک چلے گئے جمال سے واپسی ممکن نہ تھی اور یہ اختلافات علیحدگی پر منتج ہوئے لیکن اقبال یورپ سے واپسی پر بی کریم بی بی کو ساتھ نیس رکھنا چاہتے تھے۔ دو سری شادی کے سلط میں ایک اور غلط بیانی کی در تھی بھی ضروری ہے۔ فالد نظیرصونی لکھتے ہیں۔ (۱۲۰)

' حکیم الامت چونکہ ایک اعلیٰ سرت' نیک چلن اور پاک طینت ہوی کے خواہشند تنے اِس لیے گھرپلو تسم کی خاتون سے شادی پر اظهار آسودگی فرمایا ''۔ کیا کریم بی بی اعلیٰ سیرت' نیک چلن اور پاک طینت نہیں تھی۔ اگر بھی خصوصیات' اِ قبال کی خواہش تھیں توکیا ہے کریم بی بی ہیں موجود نہیں تھیں؟ جس کی نجابت و شرافت کو سب نے

حواليه جات وحواشي: _

- ا) شیما مجید مرتبه شاب محربه جنگ پاشرز لامور و ریاچه
- (٢) اقبل ورون خانه از خلد نظير صولى برم اقبل لامور ١٩٨٣ء مليه
 - (m) مركزشت إقبل أذ عبداللام خورشيد- لابور ١٩٤٤ مني ما
 - (٣) داستان إقبل أز مساير كلوروى الهور صفحه اها
 - (٥) مفكر پاكستان أز حنيف شلد كابور ١٩٨٢ء صفحه ٢٢٣
- (١) مضمون "إقبل اور مجرات" مطبوعه "إقبليات لامور" جنوري ماريج ١٩٨٨ء
- (2) اتبل درون خاند از خالد نظیر صوفی برم اقبل لامور طبع اول اعداء متید ۱۹ (۵) والگ علام ماند ۱۹ (۵) و داند کار نیازی مسلحه ۵۵ (۸) والگ راز از سید نذر نیازی مسلحه ۵۵
 - (٩) ترجى درائع يه ين-
- - (ب) مجع انجاز احمد سمقلوم إقبل مؤرس (ع) فاكثر جلوبد إقبل- إنده معد جلد اول مؤرس

ا قبال اور مجرات

() اِقبل کی خواہر نسبتی شنرادہ بیم کے صاجزادے سید پرویز سجاد بخاری نے مجی اپنی والدہ کے حوالے سے اِی بلت کی تقدیق ک۔

- "إقبل كى ابتدائى نيندكى" أز داكثرسيد سلطان محود حسين سے مدد لى مئى ہے۔ منحد ١٧٠٠ ٢٠٠١
 - اليناً صنى عاء مما + إنه مود جلد دوم صفى ١١٣٠ ١١٣٠ (11)
- روایات اِقبل صغه ۲۵ ۲۷ اور سه مای محیفه اِقبل نمبر ۱۹۸۷ء بحواله نعوش اِقبل نمبر نومبر عهد منى سمح
 - غالبًا كله ساز- لكما كيا ہے-
 - سوائے لفظ بیم معرد کے باتی بردها شیں جالک مثاور اقبل نمبرد ۱۹۸۸ء نے یمی لکھا ہے۔
- عافظ غلام احمد صاحب معجد شلدولہ دربار مجرات کے خطیب و بیش الم عصد مشہور ادیب جناب شریف کنجای کے نا اور مجرات کے مامنی کے مشہور علیم غلام مصطفیٰ(م-۱۹۱۹ء) کے براور لیجی تھے۔ اِنکا آبائی گاؤں بیکہ بدیل منلع مجرات تھا جمل سے اِن کے والد مافظ محد اکرم اجرت کر کے مجرات شريس آ آباد ہوئے تھے۔ اور دربار شلبول كے ساتھ ى ايك مكان بي رہے كے تھے۔ حافظ غلام احمد کے والد محد اکرم واوا مبارک الدین اور پردواوا محد عبداللہ مجمی حافظ قرآن اور بلند پلید عالم دین تھے۔ مافظ غلام احمد نے آپ والد کے علاقہ مولوی مکیم نورالدین (قادیان) سے اكتباب علم كيا اور عيم احمد دين سے طب كا درس ليا-

حافظ محر اكرم وربار شلدول كى مجد كے خطيب تنے إن كے بعد حافظ غلام احد نے يد ذمد دارى سنبعال مافظ غلام احمر عنی سلطان محمود کے دوستوں اور اراد تمندول میں تملیال تنصه قامنی صاحب بھی اِن کے جمرِ علمی کے معترف عصد شلدولہ سے قامنی صاحب کو فین پہنچا تھا اور دربار کی مجد کی تغیر میں بھی قامنی صاحب کا حصد سب سے زیادہ تھا۔ اِس مجد کی تغیر میں مافق مادب نے یکی بحربور مدد کی تھی۔ قامنی صاحب مجرات تشریف لاتے تو مافظ صاحب کے ہاں

اِقبل اور كريم في في كے تكام كے ليے حافظ صاحب كو تصوصى طور پر بلايا كيا تقلد كيونكه وي نور محر اور جنخ عطا محد دونوں قامنی صاحب کے اراد تمند نتے اور حافظ صاحب سے اِس تعلق کی وجہ سے متعارف تھے ملائکہ قریب اور مساجد اور لکاح خوال بھی موجود تھے۔

حافظ صاحب کی اولادِ نرید نیزدہ نہ ری۔ انہوں نے 1940 کے لگ بھک اِنقال کیا۔ اور مجد وربار شلدولہ کے متصل وقن ہوئے۔

- إقبل كى ابتدائى لإندى ملحه ١٦
 - (س) زنده رود جلد دوم منحه ۱۲۲
- یہ مطوات کیو شابل (مجرات) کے ایک بزرگ محد مرور بٹ نے واقم سے ایک ماقات مورف ۱۸ نومبر ۱۹۹۱ یس فرایم کیں۔

(۱۹) كتوب كرتل خواجه عبدالرشيد بنام ذاكثر احمد حسين تلعدارى مورخه ۱۱ بريل ۱۲هه أز كراچى برايت كا المام الما

(٢٠) الينا

(١٦) كبتدائي كلام إقبل مرتبه واكثر كيان چند- أرود ريس منفر حيدر آباد- انديا- ١٩٨٨ء صفيه ٢٥

(١٦١) مون إقبل أو ذاكر افخار احمد صديق - برم إقبل لابور عمدي صفيه

(٢٣) كتوب إقبل بنام نيازالدين خان محره ٢١ ايريل ١٩٣٠ء

(۳۴) مید دونوں واقعات مجلّہ حروف ' زمیندار سائنس کالج مجرات ' ۱۹۸۸ء سے لیے ملئے ہیں صفحہ مہد۔ مضمون پروفیسر چنخ اعجاز احمد

(٢٥) نوش إقبل نمر نومر ١٥١٥ صفي ١٨٠

(١٦١) علامه إقبل اور إلى يبلي يوى أز سيد علد جلالي صفحه ٢١

(٢٤) واتلت راز صلحه ٢١

(٢٨) روايات إقبل مرتبه عبدالله چغالك روايت خواجه فيروزالدين صفحه ٨٨

(٢٩) مظلوم إقبل صفحه ٩٩

(۳۰) اقبل أذ عطيه بيم- مترجم ضياء الدين احمد برني- إقبل اكلوى لابور المهدء صفحه ۵۱ سام (خط الحمريزى من تعلد ترجمه راقم نے خود كيا ہے اور برنى صاحب كا ترجمه سلمنے ركھا ہے)

(١٦١) اليناصي ١٦١

(۳۲) ایناً منی س

(mm) إقبانامه حصد دوم مرتب هي عطاء الله صفي ٣٥

(mm) مقلوم إقبل صفيه H

(٣٥) مولوی محد حبین کے بارے میں صرف اتنا پنة چانا ہے کہ علامہ إقبل کے دوست مرزا جلال الدین کے لڑکول کو عملی پڑھاتے تھے۔ مزید مطولت حاصل نہیں ہو تھیں۔

(١٣٠) - سركزشت إقبل أز عبدالسلام خورشيد- إقبل اكادى لابور عدامه مني ١٨

(٣٤) مجلَّد شاعر بمبئ- إقبل نبول مله صلى ١٣٧٠ - تحري اعروي آقل إقبل

ムと、とて、まか はしとはし (FA)

(١٣٩) مظلوم إقبل مني ١١٨

(٣٠) مجلَّه شام بميئ - إقبل نمبرد ١٩٨٨ مني ١٥٥٠

(١٦) اينامني ١٥٥٠

(١٣) اينامخ ٢٠٠

(١١١) اينا صلى ١١١٠

(١٣١١) مظلوم إقبل سلح ١١٨٠

و قبال اور مجرات المسلمات المس

- (٥٥) دانلے راز صفحہ ۲۷
- (٣١) ي خطوط علامه إقبل اور إن كى يملى يوى أزسيد حلد جلال كے مقلت ٥٤ تا ٢٠ ير درج بي-
 - (٢١) الينا صفحه ١٢٢
 - (٣٨) المناس شاع بمبئ إقبل نميد ١٩٨٨ صفي ٥٥٠
 - (٣٩) علامه إقبل اور إلى مملى بيوى صفحه ٩٥
 - (۵۰) 'إقبل ۸۵'- مرتبه ذاكثر وحيد عشرت صفيه ۵۱
 - (١١) بحواله واتائ راز صفحه ١١
 - (۵۲) کرینٹ مل نمبر اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور۔ ۱۹۹۹ء صفحہ ۲۳
 - (٥٣) حيات جلويد" أز مولانا الطاف حسين على ويباجد
 - (٥٨) ذِكر إِمثِل أَدْ عبد الجيد سالك صفحا
 - (٥٥) موج كوثر أز في محد اكرام صني ١٣٨
 - (٥٦) إقبل ٨٥ مرتبه ذاكر وحيد عشرت صفحه ١٠
 - (٥٤) مضمون ميرا إقبل أز مرزا جلال الدين- ملفوظلت إقبل مرتبه ذاكر ابوالليث صديقي صغه س
 - (٥٨) مظلوم إقبل صغيه ١٠٠
 - (۵۹) واتلے راز منی کے
 - (١٠) إقبل ورون خلنه صفحه ١٣١
- (۱۱) او مسرا بعالی او آبل کی بهن کی زیانی۔ ازم ۔ش۔ مطبوعہ ہفت روزہ آفاق لامور بابت ۲۰۰ ابریل ۱۹۸۹ء مسند سرم
 - ب مظلوم إقبل صفحه س
 - (١٣) إقبل أز عطيه بيكم: مترجم ضياء الدين احمد برني- إقبل اكلوى لامون صفيه ٥١
 - (١٢) اينامغه ١٩
 - (١١٣) مظلوم إقبل مخده
 - (١٥) نينده رود جلد اول صفحه ٢٨
 - (١٢١) كلايكي أدب كامطاحد أز ذاكر وحيد قريش: لامور ١٩٩٥ صفحه ٢٠٠٢ ٢٠٠١
 - (١٤) پاکتان ٹائمز(اگریزی روزنامہ) ١٣ جولائی ١٣١٧ء بحوالہ نِندہ رود جلد اول صفحہ ٢٧٠
 - (١٨) المتالم ميثان لامور بات ٢٧ توبر ١١٨٥ بوالد ينه دو جلد اول صفير ٢٨)
 - (١٩) مثار بيئ إتبل نبر ١٩٨٨ مغ ١٩١
 - (20) الينا (تحريري إعروي قاطمه بي بي)
 - (ك) مقلوم إقبل ملى ١١٦٣
 - (44) علامه إقبل اور إكل يهلي يوى مني من

111

(۱۷ ایناً صفی ۱۲۳

(۱۵۳) اليناً منحدام

(20) مفت رونه "آقاق" لامور- بلبت ١٣٠٠ يريل ١٩٨٩ء صفي ٢٨

(24) مظلوم إقبل صغير 94 - ٩٨

(22) دانائے راز منی 22

(۱۸۸) نینده رود جلد دوم صفحه ۱۲۲۳

(29) کمتوب بنام عطید بیگم مورخد ۳۰ مارچ ۱۹۹۰

(٨٠) الينا

(٨١) بغت روزه مادق لابور- مني ٢٧ بابت ٢٠ ايريل ١٩٥١ء

(٨٢) حيلت إقبل كاليك مذباتي دور أز يروفيسر محر عين لامور مهاه صفحه ١-٢٥٥

(٨٣) ابنامه شام بمبئ - إقبل نمبر ١٩٨٨ إنزوي فاطمه بيم صفي ١٩٨٠

(٨٨) نينه دود جلد دوم صححه ١٢١

(۸۵) إقبل درون خلنه صفحه ۱۳۱

(٨٦) المتلمد شاعر بميني (قدكوره بالما) صفحه ١٣٠٠

(٨٤) مطلعه تليحلت و اشارات إقبل أز داكم أكبر حسين قريش. إقبل اكادى لامور ١٩٨١، صفيه ٥

(٨٨) راقم كي لما قلت مورخه ٤ جنوري ١٩٩١ء

(٨٩) حيلت إقبل كاليك مذباتي دور سخد ٢١٣

(٩٠) وَكراتبل معدا

(٩) ايناً صنى ٧٠

(۹۲) ایناً منی ۵۰

(٩٣) معاليت إقبل مرتبه عبدالله چهاكي صفحه ٢٩

(٩٢٠) ملغوظلت إقبل مرتبه ذاكر ابوالليث مديقي- سلي سه

(٩٥) اينامني ١١٠

(٩١) کلیلت مکاتیب اقبل- مرتبه سید مظفر حسین برنی- اردد اکادی دهلی ۱۹۹۳ صفحه ۵۹ مدر

(عه) فينمه معدياب ٩- جلد دوم صلحه ٢١

(44) یہ لقم سرگزشت آدم ہے جو ستمر ۱۹۸۶ء کے مخون میں فرل کے روپ میں شائع ہوئی آنگ ورا میں شال لقم میں یہ ضعر موجود نہیں۔

(۱۹) تعمیل کے لیے دیکھے کلیت مکاتیب اتبل منی ۱۷۲ م

(١٠٠) عون إقبل أز ذاكر الخار احد مديق - يزم إقبل لابور عمده مع وا

(١٩) إقبل نامه حصد اول صلحه ١٠

(١٩١) عردج إقبل مغه ١٠٠

120 'MY 'M' 100 30 [igh (100)

امير بيم ك بارے من مزيد تنصيل كے ليے ديكھنے

ا - سنورتن - أز شورش كاشميرى - چنان مطبوعات لامور مكاماء

ب - "اس بازار من" أذ شورش كاشميرى صفحه ١٩١ ، ١٩٢ م

ج - نينه دو جلد دوم منى هما ٢١١ ١١١

(شورش کی تحریر کو ڈاکٹر جادید اِ قبل نے علا فنی پر جی و قراد دیا ہے (ندہ دو صفحہ ١٩٩١) مرب

نسي بتلاك غلافتي كيا ب اور مي صورت طل كيا ب) (م-س)

و - عرون إقبل أز ذاكر افكار احد صديق صفيه ١٢٠ ١١٠ ٢١٠ ٢١٠

(۱۹۳) إقبل أذ عطيد بيكم أردو ترجمه خياء الدين احمد بمنى صفلت مه ٢٦٥

(١٠٥) مظلوم إقبل مني ١١٠٠)

(١٠١) الينا صفي ١٣١١

(١٠٤) الينا مني ١١٠١

(١٠٨) ابتدائي كام إقبل- مرتب ذاكر كيان چند- أدود ريسي منزحيدرآبد اعرا- ١٩٨٨، ٢٢٢

(١٠٩) مظلوم إقبل صلى ١٠٩١

(١٠) حيات إقبل كاايك بذباتي دور ملى ٢٨٥

(١١) اليناصلي ١٨٨

(١١) مظلوم إقبل سني ١١٠٠

(٣٠) كليك مكاتيب إقبل صفيه ٢٠١

(١١١) ايناً مني ١١٠٠)

(١٥) اينا مني ١١٠٠

(M) إقبل أذ مطيه بيم مني سه

(عا) اينا صلى مه

(١٨) شعرائيم في الند أز ي محراكم- ١٩١٤، مني ٥٠٠

(١٩) المتلم الثاء بمنى إقبل نبرل ١٨٨٠ ملى ٥٩٨١

(١٠٠) 'إقبل وروان خانه' صلح ١١١

حصة دوم: زوجة اولى اولاد اسسرالى خاندان

ذوجة اولى كريم بى بى

اولاد:
معراج يكم

أقاب إقبال

أسسرالى خاندان:
خر خان بهادر واكر هخ عطامح

خوشدامن زيب بى بى

خوشدامن ويب بى بى

خواجران سبى :
خواجران سبى :-

ت فرزند برادر سبی کے محمد سعود

زوجة أولى مريم بي بي

کریم بی بی منامہ محد اِ قبال کی پہلی بیوی ' وُاکٹر شخ عطا محد کی سب سے بوی صاحزاوی اور بیرسٹر آفتاب اِ قبال کی والدہ محترمہ تھیں۔

کریم بی بی با ۲۷ مارچ ۱۸۷۳ء کو مجرات شرکے محلّہ کشوہ شالبافاں میں پیدا ہوئیں۔ (۱)

ان دِنوں اِن کے والد شخ عطا محمد میڈیکل سکول لاہور میں ذیرِ تعلیم تھے۔ اس دور میں مجرات میں لڑکیوں کی تعلیم کا کوئی ادارہ نہ تھا اور نہ اس کی روایت تھی چنانچہ کریم بی بی نے گھریر بی قرآن مجید پڑ منا سیکھا اور بنیادی دینی سائل کا علم عاصل کیا۔ میڈیکل کائے سے فارغ ہونے کے بعد وُاکٹر عطا محمد مختلف مقامات پر تعینات رہے اس دوران ان کا غاندان مجرات میں بی آپ آبائی محرمیں رہائش پذیر رہا۔ ۱۸۸۳ء میں وُاکٹر عطا محمد کو حدیدہ اور مقام اور بی کوئسل مقرر کیا گیا وُاکٹر صاحب آپ خاندان کو بھی ساتھ لے گئے۔ جمال وہ و ممبرا۱۸۹ء تک رہے۔ اس دوران کریم بی بی نے عربی بھی ساتھ لے گئے۔ جمال وہ و ممبرا۱۸۹ء تک رہے۔ اس دوران کریم بی بی بے مصنف سید کو بھی ساتھ کے گئے۔ جمال وہ و ممبرا۱۸۹ء تک رہے۔ اس دوران کریم بی بی بیوی " کے مصنف سید ساتھ کی تعاوت بھی عاصل کی۔ "علامہ اِ قبال اور ان کی پہلی بیوی " کے مصنف سید صاحد جلالی نقوی لکھتے ہیں:۔

یحریم بی بی دس برس جدہ میں رہیں اور عربی بے تکان بولتی تھیں۔ یار ہانچ کی سعادت حاصل کی " (۲)

اکریم بی بی عربی بول عتی تغیس لیکن وہ جدہ میں نہیں' حدیدہ میں رہیں اور وس برس نہیں' سات برس) خواجہ فیروزالدین (إقبال کے ہم زلف) رقبطراً زہیں۔

"واکٹر صاحب مرحوم کے ضرواکٹر عطامحہ صاحب (ساکن مجرات) عافظ قرآن شعے وہ مدت تک عرب میں رہے تھے۔ اس کی وجہ سے ان کے محریس عربی خاصی ہولی جاتی تھی۔ واکٹر صاحب کی الجیہ (کریم بی بی) بھی بے تکلف عربی بولتی تھیں "۔ (")

صدیدہ سے واپسی پر کریم بی بی کی عمر ۱۸ برس ہو چکی تھی چنانچہ ڈاکٹر عطا محد کو اِن کی شاوی کی تھرلائق ہوئی۔ چندہ ماہ بعد ان کی نسبت محد اِ قبال سے نمبرا وی محی۔ اِ قبال اس وقت نویں جماعت کے آخری مینوں میں تھے۔ مطلق کے تقریباً ایک سال بعد کریم بی بی اور اِ قبال کی شادی ہو میں۔ کریم بی بی اور اِ قبال کی شمن اولادیں پیدا ہو کیں۔

۱۸۹۷ء می معراج بیم ۱۸۹۸ء می آنماب اقبال ا ۱۹۰۱ء میں ایک بیٹا پیدا ہواجو پیدائش کے فور آبعد فوت ہو گیا۔

شادی کے بعد کریم بی بی دو سال سیا لکوٹ میں رہیں پھرجب اِ قبال لاہور چلے گئے تو وہ زیادہ تر آپ والدین کے ہاں قیام پذیر رہتیں۔ بھی بھار سیا لکوٹ میں پھر ون کے لیے فرس تھیں۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء میں جب معراج بیٹم کا اِنتقال ہو گیا تو اس کے بعد کریم بی بی بھی سیا لکوٹ نہیں گئیں (۳) اِ قبال کی دو سری اور تیبری شادی کے بعد کریم بی بی پچر عرصہ سیا لکوٹ نہیں گئیں (۳) اِ قبال کی دو سری اور تیبری شادی کے بعد کریم بی بی بی بی عامد کے گھر انہور میں دہیں۔ مراح بڑھ گئے اور پھر بھی کریم بی بی لاہور میں علامد کے گھر نہیں رہیں۔ اس کے چند سالوں بعد ان کے والد اور بھائی کا اِنتقال ہو گیا تو وہ زیادہ تر اپنی بینوں شنوادہ بیٹم کے پاس مجرات میں (۵) یا فاطمہ بی بی کے پاس لاہور میں رہتی تھیں۔ بینوں شنوادہ بیٹم کے پاس مجرات میں (۵) یا فاطمہ بی بی کی تو وہ مستقلاً ان کے ہاں رہنے بینوں اور تازیت ان کے پاس بی رہیں۔ ۲۸ فروری کے ۱۹۲۳ء کو لاہور میں فوت ہو کی اور بینی وی میں اور تازیت ان کے پاس بی رہیں۔ ۲۸ فروری کے ۱۹۲۳ء کو لاہور میں فوت ہو کی اور بینی نور بینی دہیں۔ ۱۹۲۹ء کو تا ہور میں فوت ہو کی اور بینی وی بینور وی بینور میں وی میں وی بینور اور بینی وی بینور وی بینور میں وی بینور وی بینور میں وی بینور میں وی بینور وی بینور میں وی بینور بینور میں وی بینور بینور میں وی بینور بینور بینور بینور میں بینور بینور

کریم بی بی کی چھوٹی بین شزادہ بیکم کی ند محترمہ بلیس عابد علی لکھتی ہیں۔

امال مرحوم بہت سید ھی ساد ھی اور نیک دل خاتون تھیں۔ ان کی ذباتی میں

نے بھی کسی کی برائی نہیں سی تھی۔ علامہ کی دو سری یویوں کا جب ذکر کر تیں

تو بھیشہ ایستھے الفاظ سے یاد کر تیں۔ معلوم ہو تا ہے کہ باد جود اس نقافل کے جو
علامہ نے ان کیساتھ بر تا تھا' امال کے دل میں ان کی بدی محبت موجود تھی

جب علامہ نے وفات پائی تو امال کی دلی محبت ظاہر ہوئے بغیر نہ رہ سکی اور وہ
فور آلا ہور پہنچیں اور جینے و تھین کی رسومات میں شریک ہو کیں "۔(۸)

بقول بردانی جالندھری'

دیکھو ہمیں کہ ہم نے اہمارے ہیں آفآب دیکھو ہمیں کہ خاک میں ہم ہیں طے ہوئے مکتوب کریم بی بینام خواجہ فیرو زالدین:۔

کریم بی بی نے یہ خط میانوالی ہے (جمال ان دنوں ڈاکٹر مطاعیر تعینات تنے) اپنی بینی معران بیم ہے لکھوایا۔ ڈاکٹر صاحب ۲ جون ۱۹۰۷ء ہے کیم دسمبر ۱۹۱۲ء تک میانوالی میں دہے۔ جب یہ خط لکھا گیا تب خواجہ خورشید انور بھی تنے 'جو ۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئے۔ چنانچہ یہ خط ۱۹۱۲ء میں لکھا گیا۔ اس میں شزادہ بیم 'فاظمہ اور حمیدہ کا ذکرہ 'یہ بینوں کریم بی بی کی چھوٹی بہنیں تنیس خواجہ نیروزالدین 'فاظمہ بی بی کے شوہر اور خورشید انور ان کے کی چھوٹی بہنیں تنیس ۔ خواجہ نیروزالدین 'فاظمہ بی بی کے شوہر اور خورشید انور ان کے کی چھوٹی بہنیں تنیس ۔ خواجہ نیروزالدین 'فاظمہ بی بی کے شوہر اور خورشید انور ان کے ک

بینے کانام ہے۔ ذیل میں یہ خط نقل کیاجاتا ہے۔ (۹) آزمیانوالی

براور عزیز فیروز الدین - خدا تمهاری عمریس برکت دے

کل تمہارا ٹط ملا۔ تمہاری خیریت پڑھ کر اُ زحد خوشی ہوئی۔ جناب پچاصاحب کی خیریت پڑھ کر اُ زحد خوشی ہوئی۔ خدا آئیندہ بھی اپنا رحم کرے۔ عزیز معراج کو اب پچھ آرام ہے۔امید ہے کچھ دِ نوں تک زخم بالکل اچھا ہو جائے گا۔ (۱۰)

آج گھرے شزادہ بیکم کا خط آیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ تم عید سے پہلے گھر آ جاؤ۔ والد صاحب کا بھی بی ارادہ ہے محرہمارا ارادہ والدصاحب کے ساتھ بی جانے کا ہے کہ ہمارے جانے کے بعد والد صاحب کو کھانے وغیرہ کی تکلیف ہوگی۔ آگے جیسے والد صاحب کی مرضی!

ہمارا سب کا دِل تہمارے دیکھنے کو بہت چاہتا ہے اس لیے مرمانی کر کے تم اپنی تصویر وں کا عزیز خورشید انور کو گود میں لے کر کھنچوا کر بھیجو۔ تہماری نمایت مرمانی ہوگی۔ تصویر وں کی دو کا بیاں بھیجنا کیونکہ ایک کائی میں آپنے پاس رکھوں گی دو مری تمیدہ کے لیے۔ مرمانی کر کے تصویریں منروری بھیجنی۔ تاکید ہے کیونکہ انور کی بیاری صورت دیکھنے کو دِل بہت چاہتا ہے۔

تممارے خط سے معلوم ہوا کہ آفآب کے ایا باہریالکل نہیں نگلتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کوئی چلہ مانا ہوا ہوگا۔ اب دہ اپنی مراد لے کر باہر ٹکلیں ہے۔ باتی خیریت ہے ' میری طرف سے اور معراج کی طرف سے اور حمیدہ کی طرف سے تم کو اور عزیزہ فاطمہ کو مطلم ہیار۔ والد صاحب کی طرف سے تم کو اور سب بجوں کو پیار اور سب بزرگوں کو آواب۔ خورشید انور کی کو دیس لے کر خوب بیار کرنا۔

آواب۔ خورشید انور کی کو دیس لے کر خوب بیار کرنا۔

را تم تمماری بمن کریم بی بی

معراج بيكم

اِ قبال کی سب سے پہلی اولاد' معراج بیکم ۱۸۹۱'(۱۱) میں مجرات یا پیڈواون خال (جمال الحکے نانا ان وِنول میڈیکل آفیسر تھے) میں پیدا ہوئیں (۱۳)۔ بچین کچھ نخمیال میں مخزرا اور کچھ دو حیال میں۔ معراج بیگم کو کچھ دو حیال میں۔ معراج بیگم کو علامہ بہت چاہتے تھے اور خود بی انکانام رکھا تھا۔ (۱۳) اِ قبال کھا کرتے تھے:۔ "یہ بچی میری اولاد میں سب سے ذہین ہوگ"۔ شیخ نور محد کھا کرتے تھے۔ "یہ لڑی جس محر جائے گی اس میں روشنی کا باعث ہوگی"۔

معراج بیکم نے ابتدائی تعلیم عاصل کی محر گلے کے خنازیر کی بیاری کی وجہ ہے تعلیم جاری نہ رکھ سکیں۔ ان دِنوں اس بیاری کا کوئی حتی علاج نہ تھا۔ متاثرہ غدود آپریش کر کے نکال دیتے تھے۔ معراج کے نانا 'ڈاکٹر عطا محد نے خود گیارہ مرتبہ آپریش کیا' (۱۳) محر غدود کیارہ مرتبہ آپریش کیا' (۱۳) محر غدود کیمربڑھ جاتے تھے۔ اِ قبال نے خود بھی بچی کے علاج کے لیے تدابیر کیں۔ علی بخش کا بیان ہے۔

" ذاكثر صاحب كى صاجزادى معراج بيكم جب بيار ہوئي تو بهت علاج كرائے كے صاجزادى كو خنازير كا مرض تھا۔ ہارے ہوشيار پور بي ايك ان پڑھ حكيم تھا عمر بہت ہو چكى تھى ، ہم اے " بابا" كتے تھے ، وہ خنازير كے علاج كا اہر تھا بي اے بھى ایك مرتبہ ہوشيار پورے لايا تھا اور صاجزادى كو د كھايا تھا پراس ے ددائيں بھى لايا تھا ، دا)

معراج بیکم اپنی عمرے زیادہ فیم و فراست کی مالک تھیں۔ اللہ تعالی نے حسن صورت اور حسن بیرت دونوں سے نوازا تھا۔ معراج بیگم کے دل و دماغ میں آپ نھیال کی امارت و برائی کا بالکل غرور نہ تھا۔ شاید ہی دجہ تھی کہ دہ سب کو بہت عزیز تھیں۔ والد اور والدہ کے درمیان کشیدگی پر اندر بی اندر کڑ بتی رہتی تھیں۔ کر بے بس تھیں۔ وہ طالات کو مزید خراب ہونے سے بچانے کے لیے اپنی می کوشش کرتی رہتی تھیں۔ دہ آپ طالات کو مزید خراب ہونے سے بچانے کے لیے اپنی می کوشش کرتی رہتی تھیں۔ دہ آپ والدے مقام و مرتبے سے واقف تھیں اور دونوں کے تعلقات کی کشیدگی میں والدہ کو زیادہ تصور وار تھیراتی تھیں۔ آپ ایک قط میں آپ خالو خواجہ فیروزالدین کو جو لاہور میں رہتے تھے 'کھی ہیں۔

''مرانی کرکے آپ بعب خط لکھاکریں تو ایا جان کی کوئی بات خواہ اچھی ہو خواہ بری ہو بالکل نہ لکھا کریں۔ کیونکہ والدہ صاحبہ کی زیان پھر قابو ہیں نہیں۔ رہتی۔ جو بچھ آتا ہے گت بنائے رکھتی ہے اور ان کو ہروفت بد زبانی سے یاد کرتی ہے - (۱۲)

معراج بیگم کی عمر کے ساتھ ساتھ بیاری بھی بڑھتی رہی۔ آخر جب مایوی کے دن قریب آگئی جہاں آگئے تو اُنہوں نے آپ دوھیال جانے کا اصرار کیا چنانچہ کریم بی بی سیالکوٹ آگئیں جہاں سب معراج بیگم کو پند کرتے ہے۔ یہاں بھی بہت علاج ہوا گر بے سود! آخر اس موذی مرض نے جوال عمری بی میں معراج بیگم کی زندگی کاچراغ گل کر دیا۔ کا اکتوبر ۱۹۱۵ء کا دِن معراج بیگم کی زندگی کاچراغ گل کر دیا۔ کا اکتوبر ۱۹۱۵ء کا دِن معراج بیگم کے نھیال اور ودھیال دونوں کے لیے ایک منوس دِن تھا' جب یہ محبوں کی معصوم بیا مبراً پنے مالک حقیق سے جاملی۔ معراج بیگم کی خوابش کے مطابق انہیں دادی جان کے پہلویں اس جگہ دفن کیا گیا جو بیخ عطا محر نے اپنے لیے مخصوص کر رکھی تھی۔ (۱۷) خواجہ فیردزالدین لکھتے ہیں (۱۵)

" واکٹر صاحب کی پہلی اولاد ایک بیٹی تھی جو آفاب اِ قبال سے بدی تھی۔ اسکا تام معراج بیٹم تھا۔ فدانے اسے بیرت و صورت دونوں سے ایسا نوازا تھا کہ بڑاروں میں فرد تھی " - واکٹر صاحب کی المیہ بچوں کو لے کر مجرات چلی می تھیں وہاں بچی بیار ہو می ۔ واکٹر صاحب کو بے حد خیال تھا کہ بیچے اور ان کی والدہ اِن کے پاس رہیں تاکہ بی کا پورا علاج ہو سکے۔ انہیں یہ خیال بھی تھا کہ میری بی بہت عقل مند ہے دہ اپنی والدہ کو ضرور راضی کر سکتی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ آرزو پوری نہ ہوئی اور بی مجرات میں فوت ہو گئی۔ میرا خیال ہے کہ یہ آرزو پوری نہ ہوئی اور بی مجرات میں فوت ہو گئی۔ میرا خیال ہے کہ یہ آرزو پوری نہ ہوئی اور بی مجرات میں فوت ہو گئی۔

اس بیان پر غور ضروری ہے کو تکہ

الم معراج بيم كى بارى اجانك بدا نسي مولى تمى بلكه بجين سے چلى آ رى مقى۔

ا قبل کب کریم بی بی کو ساتھ رکھنا چاہتے تھے۔ ذرابیہ فقو بلاظ ہو۔ میں اسکی کفالت کرنے کو تیار ہوں لیکن اے آپ ساتھ رکھ کر اپی نے ندگی کو اجران منانے کے لیے ہر کر تیار نہیں ۔ (۱۹)

ان سے بمتر علاج معراج کے ناخود کر کتے تھے۔جو وہ اعلی تعلیم یافتہ اور تجربہ کار تھے۔

المن عاريك والعه كوكيا راضى كرتى جب عليمرى كاخيال خود إقبل كا تقل

IFF

آفتاب إقبال

اِقبال کے ظف آکبر' آفاب اِقبال ۲۳ بون ۱۸۹۸ء کو پندواون خال میں پیدا ہوئے جمال اِن کے نانا ڈاکٹر عطا محمد اِن دِنوں تعینات تھے۔ آفاب کی پیدائش اِقبال' شخ نور محمد اور امام بی کے لیے خاص طور پر مسرت کا باعث تھی کیونکہ وہ اِقبال کی پہلی نرینہ اولاہ تھے۔ شخ نور محمد نے ان کا نام آفاب احمد" رکھا۔ بھین کا زمانہ زیادہ تر تضیال میں گزرا' آفاب دادا' دادی کے منظور نظر تھے اور انہیں داوا کے قریب رہنے کا ذیادہ موقع ملا۔ کو اِقبال سے ملاقات کم ہوتی تھی لیکن وہ اِن سے محبت کرتے تھے۔ میر غلام بھیک نیرگ (۱۷ کا مارے کا قبال کے آفاب کا خیرال کے قریب اِقبال کے آفاب کا خیرال کے آفاب کا خیرال کے آفاب کا کیارے ہو کہا "ایہ آفاب وا گوں محرفیزاے "۔ (۲۰)

آفآب ذرا بڑے ہوئے تو اِنہیں سکاج مثن ہائی سکول سالکوٹ میں وافل کروا دیا گیا۔
ا۱۹۱ء میں اِقبال نے انہیں سکاج مثن سے اٹھا کر تعلیم الاسلام سکول قادیان میں وافل کروا
دیا (۲۱) مگر مولوی نورالدین کی وفات پر وہاں سے بھی اٹھوا لیا (۲۲) ۱۹۱۱ء میں آفآب نے
بہنجاب یو نیورٹی سے میٹرک کا امتحان درجہ اول میں پاس کیا۔ اس زمانہ میں انہیں درویش
منش داداکی صحبت سے فیضیاب ہونے کا بحربور موقع طا۔ لکھتے ہیں۔

میرے والدین نے میری پرورش کی۔ واوا وادی اور نانا نانی نے جھے
تربیت دی۔ میں آپ عظیم باپ علامہ واکٹر سر جھ اِ قبال کا پہلا بوا بیٹا ہوں
اور اس لحاظ سے میں آپ آپ کو بڑا خش نصیب سجعتا ہوں کہ جھے آپ
باپ اور آپ داوا کی صحبت میں رہنے کا ذریں موقع اِن کی اولاد میں سے
سب سے زیادہ حاصل ہوا۔ بلکہ میں تو یہ کوں گاکہ میں بی علامہ اِ قبال کا واحد
بیٹا اور شخ نور جمد صاحب کا واحد پوتا ہوں جس نے حمد طفل سے لے کر س
شعور تک آپ داوا کے اخلاق و کروار اور تعلیم و تربیت سے پورا پورا فائدہ
اٹھایا اور صرف میں بی علامہ اِ قبال کی واحد اولاو ہوں جس نے علامہ کے
اشمایا اور صرف میں بی علامہ اِ قبال کی واحد اولاو ہوں جس نے علامہ کے
اُستاد میں العلماء مولوی صوفی میر حسن صاحب سے بیم نامہ فرید الدین عطار
وغیرہ پڑھنے کا شرف حاصل کیا اور این جسے سرایا زہد و تقوی ہزرگ کی نے عگی
وغیرہ پڑھنے کا شرف حاصل کیا اور این جسے سرایا زہد و تقوی ہزرگ کی نے عگی
وغیرہ پڑھنے کا شرف حاصل کیا اور این جسے سرایا زہد و تقوی ہزرگ کی نے عگی

میٹرک کے بعد آفآب نے سینٹ مٹیفٹر کالج ویلی میں وافلہ لیا۔ یہ کالج اس وقت ہندوستان بمر میں آسینے فاصل اساتذہ مسٹراین۔ کے۔سین مسٹربی۔این محرجی اور می۔الف اینڈریوکی وجہ

سے مشہور تھا۔ مسٹراین کے سین اِ قبال کے دوستوں میں شار ہوتے تھے۔ ای بنا پر اِ قبال نے اس کالج کا اِنتخاب کیا۔

اِ قبال اور والدہ آفاب میں کشیدگی کی ابتداء (۱۹۰۹ء) کے وقت آفاب ابھی بچہ تھے۔ جب اِ قبال نے ووسری اور پھر تیسری شادی کی تو آفاب سِ شعور کو پہنچ رہے تھے۔ ایسی صورتِ حالات میں ان کی ہدر دیاں قدرتی طور پر ماں کیماتھ تھیں۔ مگر مجموعی طور پر ہاپ بیٹے کے باہمی تعلقات ۱۹۱2ء تک نار مل د کھائی ویتے تھے۔ کے مارچ کے ۱۹۱اء کو اِ قبال مهاراجہ سرکشن پر شاد کو لکھتے ہیں۔

الاکا (آفآب) و بلی کالج میں پڑھتا ہے۔ ذہین وطباع ہے محر کھیل کود کی طرف زیادہ راغب ہے۔ آبکل اس فکر میں ہوں کہ اس کو کمیں مرید کرا دوں یا اس کی شادی کردوں تاکہ اس کے ناز میں نیاز پیدا ہوجائے۔

ناز تا ناز است کم خیزد نیاز ناز با سازد بیم خیزد نیاز ناز است کم خیزد نیاز ناز با سازد بیم خیزد نیاز اسکی تصویر بھی اِنشاء اللہ حاضر ہوگی:۔ (۲۳۳)

۱۹۱۸ء میں آفآب نے بینٹ مٹیفز کالج سے ایف اے درجہ دوم میں پاس کیا۔ علامہ فی انسیں مقورہ دیا کہ مزید تعلیم کی بجائے ٹوکری کرلو (۲۵) گر آفآب نے یہ مقورہ تبول نہ کیا اور بی اور علامہ کو خط لکھنا کہ ان کا ماہانہ خرج ۳۵ روپ نہ کیا اور ہا کہ کو خط لکھنا کہ ان کا ماہانہ خرج ۱۳۰۰ روپ سے بدھا کر ۵۰ روپ کر دیا جائے اور ساتھ ہی یہ مطالبہ کیا کہ وو سال کا خرج ۱۲۰۰ روپ کیست دیا جائے۔ اس مطالبے کا علم جب سردار بیکم (اقبال کی دو سری بیکم) کو ہوا تو انہوں نے آنہوں نے مخت فور محر صاحب کو لکھنا کہ ان کا زیور فروخت کر کے اس مطالبے کو پورا کر دیا جائے۔ مخ صاحب نے سردار بیکم کے نام جو خط لکھنا اس کا علم جب علامہ کو ہوا تو آنہوں نے جائے۔ مخ صاحب نے سردار بیکم کے نام جو خط لکھنا اس کا علم جب علامہ کو ہوا تو آنہوں نے آپ والد محترم کو جوا بالکھنا:۔ (۲۹)

لايور: ٩ يون ١١٩١٩م

قبله وكعبه من ألسلام عليم :-

آپ کا خط جو اعجاز کی چی کے نام آیا ہے جس نے دیکھا ہے اور اس نے اس خط کا مضمون بھی جھے سنایا ہے جو اس نے آپی خدمت جس تحریر کیا تھا۔ یہ اس کے دل کی وسعت اور فراخ حوصلکی کی دلیل ہے محریہ بات انساف سے بعید ہے کہ جس اس کا زیور لیکر ایک ایسے لڑکے کی تعلیم پر مرف کروں جس سے نہ اسے پچھ لو تع ہو سکتی ہے نہ جھے۔ اس جس کوئی فک نہیں کہ وہ اپنا زیور اس خیال سے نہیں دیتی کہ کل کو اسے اس کا معاوضہ کے گا

بلکہ وہ محض اس غرض سے دیتی ہے کہ مجھ پر کوئی فخص حرف گیری نہ کرے۔ کین اگر کوئی فخص مجھ پر حرف مجھ سے ناخوش محف مجھ سے ناخوش محف مجھ سے ناخوش ہے۔ بر خلاف اس کے نافیص فیل فیل اور رسول کی ناخوش ہے جبکا برواشت کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔ میں اور لوگوں کی حرف کیری آسانی سے برداشت کر سکتا ہوں' خدا اور رسول کی ناراضگی سے میراول کا نیتا ہے۔

آپکو معلوم ہے کہ گذشتہ وس سالوں کے عرصے میں میں پیش ہزار میرے ہاتھوں میں آپ ہے۔ گریہ سب آپ اپ موقع پر مناسب طور پر خرچ ہوا جس کے لیے اللہ تعالی کاشکر ہے۔ اہم اس وقت تک میں ایک عمرہ مکان کرائے پر نہیں لے سکانہ مکان کے لیے فرنیچر ادر سازو سامان خرید سکا ہوں۔ یہ سب لوا زمات اس بیٹے کے ہیں۔ اب میں نے تہد کیا ہے کہ جسفر ح ہو سکے یہ لوا زمات ہم پنچائے جائیں۔ اب حالات اس تم کے ہو گئے ہیں کہ إن کا ہم پنچانالازم اور ضروری ہے۔ میں نے آپنے ول میں عمد کیا تھا کہ اگر اللہ تعالی جھ پر فضل کرے تو اپنی نظم و نشرے کوئی مالی فائدہ نہ افحاؤں گا کہ یہ ایک خداداد قوت ہے جس میں میری محنت کو دخل نہیں۔ طلق اللہ کی فدمت میں اسے صرف ہونا چاہیے مرضروریات سے مجبور ہو کر چھے اس عمد کے خلاف فدمت میں اسے صرف ہونا چاہیے مرضروریات سے مجبور ہو کر چھے اس عمد کے خلاف فدمت میں اسے صرف ہونا چاہیے مرضروریات سے مجبور ہو کر چھے اس عمد کے خلاف

باتی رہے وہ لوگ جو جھ سے للد (روپ) چاہتے ہیں۔ افسوس ہے کہ وہ اسے
احسان نہیں جانے بلکہ قرض تصور کرتے ہیں۔ ہیں نے ۳۵ روپ ماہوار اس کمجنت لڑک
کو دیلے ہے اور کالج کے لڑکوں سے افراجات کے متعلق دریافت کرکے یہ رقم مقرر کی
تقی گر آجنگ ہر محض کے پاس ہی رونا رویا جاتا ہے کہ فرج ناکافی ملاہے۔ اِن کو للد وینا
نہ دینا برابر ہے۔ شخ گلاب دین صاحب کو بھی اس نے خط لکھا تھا۔ گر آنہوں نے یہ جواب
ویا کہ حالات مجھے معلوم ہیں اس واسطے ہیں ڈاکٹر صاحب سے اس بارے ہیں گفتگو کرنا نہیں
ویا کہ حالات مجھے معلوم ہیں اس واسطے ہیں ڈاکٹر صاحب سے اس بارے ہیں گفتگو کرنا نہیں
چاہتا۔ گذشتہ سالوں ہیں بھی دہ لوگ اپنی اپنی شرار توں سے باز نہیں آئے۔ اگر آپ کے
چاہتا۔ گذشتہ سالوں ہی بھی دہ لوگ اپنی اپنی شرار توں سے باز نہیں آئے۔ اگر آپ کے
جاہتا۔ گذشتہ سالوں ہی ہی دہ لوگ اپنی اپنی شرار توں سے باز نہیں آئے۔ اگر آپ کے
جاہتا۔ گذشتہ سالوں ہی ہی دہ لوگ اپنی اپنی شرار توں سے باز نہیں آئے۔ اگر آپ کے
جاہتا۔ گذشتہ سالوں ہی ہی دہ لوگ اپنی اپنی شرار توں سے باز نہیں آئے۔ اگر آپ کے
جاہتا۔ گذشتہ سالوں ہی ہی دہ لوگ اپنی اپنی شرار توں سے باز نہیں آئے۔ اگر آپ کے
جاہتا۔ گذشتہ سالوں ہی ہی دہ لوگ اپنی اپنی شرار توں سے باز نہیں آئے۔ اگر آپ کے
جاہتا۔ گذشتہ سالوں ہی ہی دہ لوگ اپنی اپنی شرار توں سے باز نہیں آئے۔ اگر آپ کے
جاہتا۔ گذشتہ سالوں ہی ہی دہ لوگ اپنی اپنی اپنی شرار توں ہے باز نہیں آئے۔ اگر آپ کے
جاہتا۔ گذشتہ سالوں ہی ہی دہ لوگ ہوں۔ ہی اس کا بیان کروں تو آپ کو سختہ تکلیف ہوگ۔ ہی اس کی اپنی ہوں۔ "

إ قبال اور تجرات

کہ بی-اے کے امتحان کی اب وہ وقعت نہیں ری جو پہلے تھی۔ میں نے تجربے سے دیکھا ہے کہ جو لڑکے انٹرنس یا ایف اے پاس کرکے طاذمت کرتے ہیں وہ بی-اے 'ایم-اے کرنے والوں سے بہتر رہتے ہیں۔ مگر اس نے اس مشورے پر عمل نہیں کیا اور کالج میں داخل ہونے کے لیے وہلی چلا گیا۔ پھر بھے چھے اعتراض نہیں۔

آپ نے جو بچھ اسے خطیں لکھا ہے' بالکل ٹھیک ہے ہی بات میرے دل میں بھی تھی۔ اور یہ اس کے خط کا بھترین جواب ہے۔ بھتر ہے اس کی والدہ اپنے نظر کی وطلائی میرے مرائے اس کی تعلیم پر خرچ کرے۔ کم اَز کم اس کا وہ حصہ خرچ کروے جواس نے میرے ماں باپ سے لیا ہے۔ آپنے ماں باپ کا خرچ نہ کرے اور اگر بچھ عرصے بعد میرے ہاتھ میں روپیہ آگیاتو میں اسے بیمشت بارہ سوروپیہ دے دو لگا۔ باتی خدا کے فعل و کرم سے خیریت ہے۔ اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔

محدا قبال-لامور

کی وہ دور تھا جب باپ بیٹا کے درمیان اختلافات اور فکوے شکایتوں کی خلیج پردھنا شروع ہوئی ادر رائے جدا ہونے کا آغاز ہوا۔ آفآب اپنی کم سنی اور نادانی کے ہاتھوں کو تاہیوں کے مرتکب ہوتے رہے اور إقبال کے دِل میں ان کی جگہ کم ہوتی مئی۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۸ء کو إقبال نے آپے والد کے نام خط میں لکھا:۔ (۲۷)

HY

میں توبہ کرنی جاہیے۔"

ذبنی اور معاشی پریشانیوں کے اس دور (۱۹۲۰ء) میں آفآب نے بی۔اے کا امتحان قلاستی میں آفرز اور معاشیات (افقیاری مضمون) کیماتھ درجہ اول میں پاس کر لیا۔ ۱۹۲۱ء کے آغاز میں آفرز اور معاشیات (افقیاری مضمون) کیماتھ درجہ اول میں پاس کر لیا۔ ۱۹۲۱ء کے آغاز میں آفراب کو ان کے نانا 'ماموں اور والدہ نے املیٰ تعلیم کے حصول کے لیے وِنگستان بھیجا۔ وقبل نے چونکہ ایف اے بعد آفراب کی تعلیم میں دلچیں لینا چھوڑ دیا تھا اس لیے انہیں اس کی اطلاع نہیں تھی۔ وقبل برے بھائی کے نام خط محردہ ۱۰ مارچ ۱۹۲۱ء میں لکھتے ہیں:۔

"اس مردود نے جھے تو خط لکھنے کی جرات نہیں کی نہ معلوم والد مرم کو کیوں خط لکھا ہم کو تو اس کے ولایت جانے کی بھی اطلاع نہیں۔ حافظ صاحب کو اطلاع ہوگی یا انہوں نے اے خرچ افراجات کا یقین دلایا ہوگا۔ آجکل تو ولایت ای کو جانا چاہیے جس کے پاس بالکل فنول روپیہ ہو۔ جو طریق اس نے افتیار کیا ہے وہ نیا نہیں ہے بلکہ اس کی پرائی چال ہے اور جو بھاری اے نے افتیار کیا ہے وہ نیا نہیں ہے بلکہ اس کی پرائی چال ہے اور جو بھاری اے متعلق ہو وہ بھی اسکی بدا عمالی اور بے باک کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ اس کے متعلق زیادہ کیا تکھوں"۔ (۲۸)

کی عرصے بعد ہے عطا محد (نانا) نے محسوس کیا کہ آفاب کے افراجات پرمنے جارہے ہیں اور وہ فضول فرقی اور وروغ کوئی کی طرف راغب ہے۔ چنانچہ انہوں نے بھی آپ روسے میں کھے تخی پیدا کی کیونکہ وہ طاؤمت سے ریٹائر ہو چکے تنے اور آمدنی محدود تھی۔ انہوں نے آفاب کو سرزنش کی اور والد کے ساتھ برسلوکی پر برا بھلا کھا۔ نیز افراجات کے لیے رقم بطور قرض حسنہ اور ایک ایکر معنث کے تحت دینے کی شرط عاید کی۔ جواب میں آفاب احد نے جو اب آفاب اور ایک ایکر معنث کے تنے دوبا کا کو لکھا:۔

میراسب سے بڑا جرم جو بی نے والد کے ظاف کیا ہے وہ یہ ہے کہ آج تک بی نے اپنی والدہ کا ماتھ دیا ہے۔ اگر آپ اس کو طوطا چھی بھتے ہیں تو بی طوطا چھم تھااور بڑے بھاری جرم کا مر بحب ہوا۔ میرا جمال تک خیال ہے والد صاحب کیاتھ میری کھی کا باعث میری والدہ ہوئی ہے ورنہ بی نے ایبا کونیا جرم کیا تھا جس کی وجہ سے جھے گمرسے نکال دیا گیا۔ سیالکوٹ بی آیا جان نے ایک وفعہ صاف یہ کہ دیا تھا کہ آفاب کا جرم یہ ہو نکل دیا گیا۔ سیالکوٹ بی آیا جان نے ایک وفعہ صاف یہ کہ دیا تھا کہ آفاب کا جرم یہ ہم کہ اس نے جرم کا ماتھ دیا ہے۔ جھے جرگزیہ امید نہ تھی کہ جھے اس پاواش پر جمم ممرائی گے۔ والدہ کی طرفداری بی کیا ہے۔ والد فی طرفداری بی کیا ہے۔ والد کو معلوم تھا کہ اسکا سلوک ایک نہ ایک دن رنگ لائے گا۔ وہ جھے ہی کوالدہ اور جیرے طرح رکھ مالک کی توقع کی طرح رکھ مالک کی توقع کی طرح رکھ مالک کی توقع کی طرح رکھ مالک اس نے میری والدہ اور جیرے

ساتھ إنساف كابر ١٦ نيس كيا۔ جھے ہركز اميد نہ تقى كہ آپ بھى اس موالے بي ميرا ساتھ پھو رويں كے اور التا جھے بجرم فحراكيں كے۔ بي نيس بحتا آپ نے خط بي اس قدر غصك كا ظمار كوں كيا ہے۔ آپ سے قو بي مرف قرضٍ حنه كا خوا ستگار ہوا تھا اور بيل نے آپ كو لكما بھى تھا كہ بي ايكر عنك بيج كو تيار ہوں۔ جھے رنج اس ليے نيس ہوا كہ آپ جھے رويہ بطور إنعام يا گفت تو ما لگاى نيس تھا۔ جھے جمرائى مرف اس بات پر ہوئى كہ قانونى ايگر عنك كى كوئى چنداں ضرورت نہ تھى۔ كوئى ايكر عنك كى كوئى چنداں ضرورت نہ تھى۔ كيئن فاروق نے جھے سے كوئى ايكر عنك نيس لكموا يا بلكہ جب بيل نے اسكواس بارے بيل كھا تھا تو اس نے جواب ديا كہ تم پر اظاتی قرض ہو گاكہ تم اسكوا داكرو۔ اگر بيل قرف كو ادا نہ كروں تو بي و اتفى الله الكر عنك و بيا اوا نہ كروں تو بي و اتفى كا جواب بيل كي اور بيد اوا نہ كر سكوں گا كوئى بات نيس ہے۔ بيل آپ كو فنول فرج ہوں۔ اب اس كا جواب بيل كيا وے سكا ہوں۔ آپ خود ہى تا ہے جوال كى كا ميں مين ختم ہونے كو آيا ہے اور بيل على و ميں تو مس بك سے قرف لكراوا كى ہاور بكھ ميں قرمن بك سے قرف لكراوا كى ہاور بكھ ميں تو مس بك سے قرف لكراوا كى ہاور بكھ الكست كے آثر تك كرتى ہے اور البحى تك ميں بك كوكوئى رو بيد نيس پنچا۔

میری طالت جو آجکل ہے وہ خدا جانا ہے۔ ایک منٹ بھی خوشی کا نعیب نہیں ہو ؟۔
اگر آپ جھے قرف دے سکتے ہیں تو خدا کے لیے روپیہ روانہ کر دیجئے۔ اگر آپ نہیں وے
سکتے تو جھے بذرایعہ ؟ راطلاع دیجئے ؟ کہ میں کوئی پیٹ پالنے کی صورت افتیار کروں۔ ساری
عمرتو والدہ کی طرفداری میں ذلتیں اٹھائیں۔ آپ اس کی بھی قدر نہیں کرتے۔ اس طرف
سے تو جواب لی بی چکا ہے اگر آپ بھی وی جواب دیتے ہیں تو خیرجو خدا کو منظور ہوگا ہو
جائے گا۔ اگر میں بجائے والدہ کے والد کا ساتھ دیتا تو شاید جھے اتن مصیبیں آج برواشت نہ

کرتی پڑتی محریہ میرے مغیر کے خلاف تھا '(۳۰)-جولائی ۱۹۲۲ء یہ دور آفماب کے لیے ہرلحاظ سے تھن اور مبرآزما تھا۔ اِن مشکل ایام میں اِن کے

جوال سال ماموں ڈاکٹر غلام محدام می ۱۹۲۱ء کو اِنتقال کر مجے اور ۱۱ د سمبر ۱۹۲۷ء کو اِن کے ناتا کا رہا مساسارا بھی اجل جمین کر لے حق ۔ اور آفاب بے رحی حالات کا پہلے ہے زیادہ

فكار موكيا- عراس كے قدم ركے نيس و وجعے تيے قدم برما كرا۔

ا قبال کی طرح آفاب کو جمال مولوی میرسن سے اکتباب نین کاموقع طا و بال اندن میں وہ میں ایما جیسی بک (Miss Emma jassy Beck) کی مشتقانہ سریرستی سے بھی میں وہ میں ایما جیسی بک حصی جو سرزجن اندن میں بربندوستانی طالب علم کے بیرہ اندوز ہوئے۔ یہ وہی میں بک حمیں جو سرزجن اندن میں بربندوستانی طالب علم کے لیے ایک شفیق ماں کا درجہ رکھتی تھیں۔ اقبال سے انہیں خصوصی لگاؤ تھا اور صلیہ فیض

MA

ے اِ قبال کی پہلی طاقات میں بک کے توسط ہے ہی ہوئی تھی۔ آفاب الکھتے ہیں۔

دلاوہ عیں جب میں لندن گیا تو میں بک نے میرے تعلیم معاطات میں بدی

دلیجی کی اور میرے نانا خان بماور حاجی حافظ عطا محمہ صاحب کا جب اِ نقال ہو

گیا تو اُنہوں نے مستقل طور پر میرے گار جین اور مربرست کی حیثیت افتیار

فرمائی۔ وس سال کی طویل مدت تک مجھے ان کے سابیہ عاطفت میں رہنے کی

عزت حاصل رہی۔ اس عرمہ میں روزانہ شام کی چائے ان کے ساتھ پینا میرا

معمول تھا۔ اَز راہ فرط محبت میری عاوت و خصلت اور علی قابلیت کی بیاے

معمول تھا۔ اَز راہ فرط محبت میری عاوت و خصلت اور علی قابلیت کی بیاے

برے آدی کے سامنے تحریف فرماتی تھیں میرے برتین مستقبل کے

بارے میں بری بی پر امید تھیں۔ میرے قیام اِ نگلتان کے دوران بری بری

طایا۔ مشرر میزے سیکڈ ونلڈ وزیراعظم لیبر مور نمنٹ سے میری طاقات کرائی

طایا۔ مشرر میزے سیکڈ ونلڈ وزیراعظم لیبر مور نمنٹ سے میری طاقات کرائی

نیز مشر آئیزک فٹ 'مشرویڈ وؤیین اور سر فرانسی بھی بزینیڈ اور بڑمائی نس

دی آغا خان سے اور بہت سے لارڈ زاور ممبران پار لینٹ سے جھے خاص طور

بر طایا اور بڑے تعرفی الغاظ کے ساتھ جھے دوشاس کرایا۔ (۱۳)

جولائی ۱۹۲۲ء میں آفآب نے لندن یونیورٹی سے قلند میں بی-اے (آفرز) اور سمبر ۱۹۲۳ء میں ایم-اے (آفرز) اور سمبر ۱۹۲۳ء میں ایم-اے قلند کا امتحان پاس کر لیا۔ ایم اے کے لئے ان کے مقالہ کے محران کیمبرج یونیورش کے پروفیسرڈیویز مکس (Dawes Hicks) تنے اور عنوان تھا۔ قبل کانٹی اور کانٹی قلند میں تصور عرفان ذات "

("The concept of Self_Consciousness in pre_Kantian and Kantian Philosophy")

نومبر ۱۹۲۳ء میں وطن واپس آگے اور جون ۱۹۳۹ء تک إندین ایج کیشن سروس میں طاز مت کے لیے تک ودو میں کرتے رہے کر قسمت نے ساتھ نہ دیا اور اندن اوٹ کے دہال اندن اوغور می کے درسہ علوم شرقہ میں کرتے رہے کر قسمت نے ساتھ نہ دیا اور اندن اوٹ کے دہال اندن اوغور می کے درسہ علوم شرقہ ساتھ ساتھ انگر این (Schoolf ororiental studies) میں قانون کی تعلیم بھی حاصل کرتے رہے اور ۱۹۳۹ء میں بادارے اناء کے تمام مراصل کامیانی سے ملے کرلے محمل مشکلات کی دجہ سے ۱۹۵۰ ووز دی فیس اوانہ کریا ہے اور سند حاصل نہ او سکی اور سند حاصل نہ او سکی ۔

اس دوران آفلب و تبل نے اندن کے درمہ اقتعادیات سے اکناکس اور پالیکس میں بھی بیچود کا ایک کورس کمل کیا۔ جمل انہیں مسٹر میرانڈ لاسکی مسٹر کر مجوری مسٹر میل اسکوفتر امسٹرویوں میس اواکٹر

اسپیرین اوریروفیسوالٹن سے شرف تلمذ عاصل موا۔

۱۹۳۰ء میں لندن میں پہلی گول میز کانفرنس ہوئی۔ و ممبر کے آخری ہفتے میں اِعدیٰ ایدوی ایش کے ذیر اہتمام اسٹرینڈ پیلی لندن میں کانفرنس کے شرکاء کو ایٹ ہوم ویا گیا جسکی صدارت مسٹر ریزے میکڈونلڈ نے گی۔ آفآب نے صدر استقبالیہ کی حثیت سے ہندوستان کی حمایت میں ایک ذہرست تقریر کی جو لندن کے تمام اخباروں میں شائع ہوئی اور ایک تملکہ بچ گیا۔ مہمائوں کی طرف سے سر محد شفیع نے تقریر کا جواب دیا۔ تقریر سننے والوں میں سر آکبر حیدری اور سر ایڈورڈ میکلیکن (گورز بجاب جنہوں نے اقبال کے لیے نائٹ ہڈ کی سفارش کی تھی) بھی شائل ایڈورڈ میکلیکن (گورز بجاب جنہوں نے اقبال کے لیے نائٹ ہڈ کی سفارش کی تھی) بھی شائل کی تقریر سے بہت متاثر ہوئے۔ آفب کو بہت شاباش دی۔ سر آکبر حیدری بھی آفاب کی تقریر سے بہت متاثر ہوئے۔ آفب نے انہیں ملازمت عاصل کرنے میں دشواری کی تقریر سے بہت متاثر ہوئے۔ آفب کو اندن سے کیم جنوری ۱۹۳۱ء کو تخریار جنگ افزالدین کو بارے میں بنارش خط کی دو سری جگہ کوئی مناسب اسائی دلانے میں مدد کرنے کو کھا۔ سر آگبر حیدر نے اس خط میں کھا۔ (۱۳۳)

"I have seen Mr. Aftab Iqbal and he impressed me very favourably. He spoke exceedingly well at gathering at which Col. Patterson, the political A.D.C to Secretary of state and several others were present. I should like you very much to kindly help him in the University with regard to examinership and translations. I have written in similar terms to Fazal Mohammad Khan and I hope you two together will be able to do something to help this youngman who I think will be an asset to community latter on."

اِن دِنول حیدرآباد دکن کا ایک سرکاری دند لندن پنچا۔ اور اسکا ایک اجلاس الیگزینڈر ہو ٹُل' ہائیڈپارک لندن میں ۱۱ جنوری ۱۹۳۱ء کو منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں دو سروں کے علاوہ سر آکبر حیدری بھی شامل سے۔ آفآب نے ان سے اپنی مشکلات کا ذِکر کیا۔ وہ اِ قبال کے دوست بھی سے اور چند روز پیشتر آفآب کی تقریر سے بھی متاثر ہو چکے تھے 'چنانچہ انہوں نے دفد کے سامنے یہ مسئلہ چیش کیا اور آفآب کے لیے ایک سونوے پونڈ کی رقم بطور قرض حدنہ ماصل کی۔ آفآب نے ایک اوارے لاء کی سند ماصل کی۔ (۱۳۳) کی۔ آفآب نے ایک اوارے لاء کی سند ماصل کی۔ (۱۳۳) وطن واپسی پر حیدرآباد کے دفد نے یہ مسئلہ ریاسی کونسل کے سامنے رکھا۔ یمال مداراجہ مرکشن پرشاد مدارانہام موجود تھے جو اقبال کے محرے دوست اور حقید تمند تھے۔ انہوں نے مرکشن پرشاد مدارانہام موجود تھے جو اقبال کے محرے دوست اور حقید تمند تھے۔ انہوں نے

يہ قرض معاف كركے اے عطيہ قرار وے ديا۔ (٣٣)

مارج ا۱۹۳۱ء میں آفآب اِ قبال وطن واپس آ گئے۔ ۲۹ مارچ ۱۹۳۱ء کو اُنہوں نے یفلز ہو کل لاہور سے ایک خط سر آگر حیدری کو لکھا اور اپنی مالی مشکلات اور والد کے عدم النفات کا فٹکوہ کرتے ہوئے اُنہیں لکھا کہ وہ اِ قبال کو اِن کی مالی امداد پر آمادہ کریں چنانچہ سر آگر حیدری (۱۸۲۹۔۱۹۳۲ء) نے اِ قبال کو کھا:۔

میں ایک نمایت نازک معاطے کے بارے میں آپ کو لکھنے کی جمارت کر رہا

ہوں آپ کے صاجزادے آفاب اِ قبال نے لندن میں مجھ سے مدد کی

درخواست کی اور میں اعتراف کر تا ہوں کہ میں اس سے بہت متاثر ہوا۔ اس

کی ناداری وہاں کی مسلمان براوری میں اکثر زیرِ بحث راتی تھی۔ اس کی

عالت پر تو مجھے بہت ترس آیا بی تھا گر میں اس الزام پر ذیادہ دکھ محسوس کرتا

ہوں جو لوگ اس فخصیت پر لگاتے ہیں جے میں بھیشہ ایک مظیم اِنسان اور

ایک عظیم مسلمان مجھتا ہوں۔ آپ بینے سے نظلی کی وجوہ مجھے معلوم نہیں گر

میں یہ کئے کہ جرأت کرتا ہوں کہ کیا یہ مکن ہے کہ آپ اس کی بھائی پر فور

کریں اور اس وقت تک اس کی دو کریں جب تک وہ آپ یاؤں پر کھڑا

ہونے کے قابل نہیں ہو جاتا۔ یقین فرمائے کہ محض گرے دوستانہ جذب نے

ہونے کے قابل نہیں ہو جاتا۔ یقین فرمائے کہ محض گرے دوستانہ جذب نے

ہونے کے قابل نہیں ہو جاتا۔ یقین فرمائے کہ محض گرے دوستانہ جذب نے

ہونے کے قابل نہیں ہو جاتا۔ یقین فرمائے کہ محض گرے دوستانہ جذب نے

إقبال في من اعداء كواس خط كاجواب ديا-

" بن آپ کے گرای نامے کے لیے ب حد سپاس گزرا ہوں جو ابھی جھے لا ب استان اتی طویل اور اذبت وہ ہے کہ بیان نہیں ہو گئی۔ جھے بھین ہو گا آپ کو اس کی طرف سے کھنے بی مشکل چیں آئی۔ بی نے دیلی بی وانت آپ سے لئے سے گریز کیا مباوا وہ ماری گفتگو کا موضوع بن جائے اور وقتی طور پر بیرا سکون قلب غارت ہو جائے۔ میرے اور میرے فائدان کے دو مرے افراد کے ساتھ اس کے مامناسب رویے کے باوجود بی آپ وسائل سے بڑھ کراس کی مدو کرتا دہا ہوں۔ کوئی باپ ان بیودہ خلوط کو پڑھنے کا حصل فیس رکھتا ہواس کے مدو کرتا دہا گئے۔ اور جو کھے وہ اب کر رہا ہے وہ ای بلیک مبائل سے بی کا حصہ ہے جو وہ کھے۔ اور جو کھے وہ اب کر رہا ہے وہ ای بلیک مبائل سے بی کا حصہ ہے جو وہ کھے۔ اور جو کھے وہ اب کر رہا ہے وہ ای بلیک مبائل سیم کا حصہ ہے جو وہ کھی جرصے سے افتیار کے ہوئے ہو ۔ بیرطال اب میرے لیے اسکی مدو کرنا مبکل جو بی مرصے سے افتیار کے ہوئے ہو ۔ بیرطال اب میرے لیے اسکی مدو کرنا مبکن نہیں۔ بی یو وہ آدمی ہوں میری صحت کا کوئی اختیار نہیں اور کیس سے مکن نہیں۔ بیں یو وہ اور کیس سے مکن نہیں۔ بیں یو وہ اور کیس سے مکن نہیں۔ بیں یو وہ اور کھی ہوں میری صحت کا کوئی اختیار نہیں اور کیس سے مکن نہیں۔ بیں یو وہ اور کوئی احتیار نہیں اور کیس سے مکن نہیں۔ بیں یو وہ اور کوئی احتیار نہیں اور کیس سے مکن نہیں۔ بیں یو وہ اور کوئی احتیار نہیں اور کیس سے مکن نہیں۔ بیں یو وہ اور کوئی احتیار نہیں اور کیس

کے لئے کی قرقع بھی نیں۔ مزید برآل دو بھوٹے بچوں کی پرورش میرے ذمہ ہے۔ اگر میں صاحب ٹروت ہوتا قر ممکن ہے بچھ کرتا اگرچہ وہ کی چیز کا محقدار نہیں۔ میرے حالات کا اندازہ میرے سوا کی کو نہیں۔ قدرت نے بچھے بچھے چیروں سے نوازا ہے اور بچھ سے محروم رکھا ہے۔ میں ای پر قائع ہوں اور میرے اب کی حرف شکایت سے آشنا نہیں۔ آپ شاید پہلے آوی ہوں بور اور میرے اب کی حرف شکایت سے آشنا نہیں۔ آپ شاید پہلے آوی میں جنیں میں نے وہ بچھ کھے ویا ہے جو اس سے پہلے بھی نہیں کھا۔ مجھے اپنے مصائب کی نمائش سے نفرت ہے۔ کیو نکہ ونیا بجیست مجموعی غیر ہدرو ہے۔ سر آگر جیسی وسعے القلب اور ہدرو فطرت کس کو فی ہے؟ میں جانا ہوں آپ نے اس کی مدد بچھ اس بنا پر کی کہ اس نے آپ کو متاثر کیااور پچھ میری وجہ نے اس کی مدد بچھ اس بنا پر کی کہ اس نے آپ کو متاثر کیااور پچھ میری وجہ سے۔ آپی فیاض فطرت اسکے بر تکس کر بھی نہیں سکتی! لیکن اگر آپ اس خانیہ یونیورٹی میں کوئی مناسب جگہ دلوا دیتے یہ عنایت میرے اور اس کے خانیہ یونیورٹی میں کوئی مناسب جگہ دلوا دیتے یہ عنایت میرے اور اس کے خان وہ مفید ہوتی ۔ (۳۱)

اس خط کے جواب میں ۱۱ مئی ۱۹۳۱ء کو سر آگبر حیدری نے سر اِ قبال کے موقف کو تشکیم کیا اور انہیں بقین دِلایا کہ وہ آفآب کی لمازمت کے لیے کوشش جاری رکھیں مے۔ اس خط کا جواب اِ قبال نے ۱۲ مئی ۱۹۳۱ء کو دیا:۔ (۳۷)

" یہ نوجوان اب تک میلا سر بڑار روپ آپ اوپر صرف کرچکا ہے۔ اس کے آپ بیان کے مطابق اس بی سے پہلی بڑار روپ اس نے آفکتان سے ادھار لیے بیں بین نے اسکی والدہ کو دس بڑار روپ دیے جو سب اس نے اس پر صرف کردی۔ یہ رقم اس کے علاوہ ہے جو اسکی والدہ اور نانا نے اسے دی۔ اسکی بندوستان آمہ سے ایک یا دو ماہ پہلے جھے سے مطالبہ کیا گیا کہ اسے دس بڑار روپ دے دول اور اس کے یمال کینچنے کے کچھے روز بعد إنگلتان بی بڑار روپ دے دول اور اس کے یمال کینچنے کے کچھے روز بعد إنگلتان بی میل کرنے کے لیے خط لکھتا رہتا ہے۔ بی بہتا تھا اس کے یادجودوہ آئے دن بیل میل کرنے کے لیے خط لکھتا رہتا ہے۔ بی بہتا تھا اس کے آخری خط کی اس کے ماتھ بعد روں گر بی ایسا نہیں کر رہا۔ صرف اس لیے کہ کمیں آپ بلک میل کرنے جو دوں گر بی ایسا نہیں کر رہا۔ صرف اس لیے کہ کمیں آپ اس کے ساتھ بعد روی کا بر آؤ ختم نہ کر دیں۔ فاری کا مندر جہ ذیل شعر میری اس کے ساتھ بعد روی کا بر آؤ ختم نہ کر دیں۔ فاری کا مندر جہ ذیل شعر میری موجودہ قبی کیفیت پر صادق آتا ہے "

آل جگر خوشہ الل شد کہ من اول مختم کہ چا شوید بی آز شیر جگر خوارہ شود

۱۹۳۳ء سے ۱۹۳۱ء تک آفآب اسلامیہ کالج کلکت میں اگریزی زبان و اُدب کے پروفیسراور یونیورٹی آف کلکتہ میں فلفہ کے لیکچرد رہے۔ اس دوران بھی اُنموں نے سرآ کبر حیدری سے

رابط رکھا۔ ۱۰ جوری ۱۹۳۷ء کو سر آگیر حیدری کے نام لکھا:۔

"میرے والد کی معافی طالت اچھی نہیں اور وہ کی طرح بھی میری مدو کرنے

ک قابل نہیں۔ مسلمانانِ بند کی ترقی میں ان کا بچھ تو حصہ ہے اور یمال ہر

کی کا خیال ہے کہ حیدر آباد ریاست کو اتا تو کرنا چاہیے کہ ان کے بڑھا پ
میں ایک معقول مابانہ و کھیفیم مقرر کر دے۔ اکی صحت روز بروز گر رہی ہے
اور شاید وہ زیادہ عرصہ زعمہ نہ رہ سکیں۔ نواب صاحب! کیا آپ یہ پند کریں
گے کہ مستقبل کا مورخ جب میرے والد کی سوائح عمری تھے تو یہ تحریر کرے
کہ اقبال اور اسکے بچ اس دور میں معافی برحالی کا شکار رہے جب سر
حیدری کریاست حیدر آباد میں اپنی طاقت اور اثر و رسوخ کے لحاظ سے عروج
بر شحے "۔ (۳۸)

اس کے جواب میں سرحیدری نے مناسب تداہیر کا وعدہ کیا۔ او فروری ۱۹۳۷ء کو إقبال نے لاہورے جواب میں سرحیدری کو ایک شطوط کی طرح اللہ اور ایک شطوط کی طرح اللہ اور کانفیڈنٹل لکھا ہوا تھا اور ساتھ ایک اور شط بھی مسلک تھا جو إقبال کو سمی ممثام مختص کی طرف سے ملا تھا۔ وقبال کو سمی ممثام مختص کی طرف سے ملا تھا۔ وقبال نے لکھا

میں اس عربینے کے ساتھ ایک خط آپ کو بھیج رہا ہوں ہو رات بی جھے ڈاک
کے ذریعے موصول ہوا۔ چو تکہ لفانے کے اندر صرف می پرچہ تھا ہو جھے طا
اس لیے میں نہیں کہ سکتا کہ یہ کس نے بھیجا ہے۔ تاہم اس کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ آفاب نے آپ کو کوئی خط لکھا تھا جس کا یہ جواب ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آفاب نے آپ کو کوئی خط لکھا تھا جس کا یہ جواب ہے۔ میرا قیاس ہے کہ آپ جانے ہیں کہ کھنے والا میرے لیے بالکل اجنی ہے اور میرا قیاس ہے کہ آپ جانے ہیں کہ کھنے والا میرے لیے بالکل اجنی ہے اور میرا قیاس ہے کہ آپ جانے ہیں کہ کھنے والا میرے لیے بالکل اجنی ہے اور میرا قیاس ہے کہ آپ جانے ہیں کہ کھنے والا میرے لیے بالکل اجنی ہے اور میرے کئی سالوں ہے !

میرے لیے یہ بیان کرنا ممکن نمیں کہ وہ بچھلے چند پر سوں بی جھ ہے کس طرح پیش آتا رہا ہے۔ تاہم اس خط کا مقعد آپ کو اس نوجوان سے خبروار کرنا ہے جو میرے لیے ایک مستقل آزار کا باحث ہے۔ بیں اسے آپکو 'یا میرے اور دوستوں کو بدنتی پر جنی خط کھنے سے تو باز نمیں رکھ سکتا لیکن آپ کے اظارِّ دوستوں کو بدنتی پر جنی خط کھنے سے تو باز نمیں رکھ سکتا لیکن آپ کے اظارِّ کرنے اندا میرے تعلقات بی کمی قدر کرکے اند کا تاثر دینے کی کوشش کر رہا ہے جو اب قطعی ناممکن ہے اور اسکا مصالحت کا تاثر دینے کی کوشش کر رہا ہے جو اب قطعی ناممکن ہے اور اسکا

واحد مقعد آپ سے پچھ نہ پچھ روپیہ بؤرنا ہے۔ آپ کے علم بیں ہے کہ وہ اس سے بیٹنز بھی آپ کی قیاض طبیعت سے ناجاز فائدہ اٹھا چکا ہے۔ بیں توقع رکھتا ہوں کہ آپ آ نیندہ کے لیے خط مکھنے میں اسکی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے۔ "(۳۹))

اس خط کے جواب میں سرآ کبر حیدری نے ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء کو اِقبال کو لکھا۔
"میرے لیے آپ کے اس عنایت نامہ کا جواب دینا آسان نہیں جس میں آپ
فی خبردار کیا ہے۔ میں بے خبری میں آپ کو تکلیف دینے کا ذمہ دار
ہوں۔ یقین کیجے آگر جھے پہلے ہے ان ناخو شکوار طالات کا علم ہو آجن کی آپ
لے نشاندی کی ہے تو بلاشہ میں اس ایکل کو نظرانداز کر دیتا۔ میں آپ کے
خبردار رہنے کے مشورے کے لیے بے حد مشکور ہوں۔ اور پوری ہدردی
کے ساتھ اس امید کے اظہار کی جسارت کر تا ہوں کہ آئیندہ آپ کے عظیم
اور معزز نام سے ناجائز فائدہ اٹھانے والی ہر کو شش کو موثر طریقے ہے روک
دیا جائے گا۔" (۳۰)

آفاب بن شعور ہے ہی نامساعد حالات کا شکار رہے۔ ۱۹۳۵ء تک کی کمانی آپ نے پڑھ کی 'گرفدرت کے فزانے میں آفاب کے لیے ابھی کچھ اور و کھ اور پر بیٹانیاں تھیں۔ ۲۱ اپر بل ۱۹۳۸ء اس بستی کا روز کوچ تھا جو آفاب سے نالال رہی اور یہ آفاب کی کم نصیبی تھی کہ وہ اِ قبال کے دِل میں آپ لیے کوئی مقام نہ بنا تکے۔ اِ قبال نے آئیس گھرے کیا نکالا' دِل سے بی نکال دیا۔ وہ آفاب سے کس قدر فقاتھ' اسکا اندازہ اس بات سے ہو تا کالا' دِل سے بی نکال دیا۔ وہ آفاب سے کس قدر فقاتھ ' اسکا اندازہ اس بات سے ہو تا ہے کہ ایک فیر مصدقہ روایت کے مطابق آئیوں نے وصیت کر رکمی تھی کہ "اگر آفاب اِن کے جنازے میں شریک ہوا تو آئیس روحانی اذبت پنچ گی" (۳۱) چنانچہ جب آفاب جادید منزل گئے تو شخ مطامحہ نے آئیں دیکھتے ہی' تمام لوگوں کے سامنے آپ روایتی درشت لیے میں یہ کہ کر گھرسے نکال دیا کہ "جاؤیساں سے ' ہو چکی ماتم پر بی " (۳۲)

آخر شب دید کے قابل تھی گبل کی تؤپ
مبحدم کوئی آگر بالائے بام آیا تو کیا
بجھ عمیا وہ شعلہ جو مقصود ہر پروانہ تھا
اب کوئی سودائی سونے تمام آیا تو کیا
آفاب جنازے میں شریک ہوئے جنازے کو کندھا دیا۔ خود والد کے جمد خاک کو قبر میں

ا کرا۔ گراس موقع پر شخ عطا محد کا رویہ کس درجہ زیادتی پر بنی تھا۔ اسکابعد بیں انہیں خود

بھی احساس ہو گیا تھا۔ ۱۰ جون ۱۹۳۸ء کو آفآب کے نام ایک خط بیں لکھتے ہیں:۔ (۴۳)

" جھے افسوس ہے کہ تھے ہے اس روز زیادتی ہوئی اور تمہاری برخورواری

نے بعد بیں جھے خود نادم کیا۔ غم اور رنج کی حالت بیں اکثر ایسا ہوجا ہے "۔

علامہ نے اپن وصیت میں آفآب اور اکی والدہ کو وراثت میں حصہ دار نہیں تھرایا

تھا۔ اِن حالات بیں شخ عطا محد (براور بزرگ علامہ) نے آفآب کے نام خطوط (۴۳) میں

علامہ کو خطا وار تھرایا اور اپنی ہدردی کا بھین دلایا۔ انہوں نے آفآب کو اپنی والدہ کے

حق میں قانونی چارہ جوئی کرنے کا بھی مشورہ دیا اور انداد کا بھین بولایا گر آفآب کو ان کی

والدہ نے ایساکرنے سے روک دیا۔

آفآب نے آپ اور اپنی والدہ کے لیے مالی امداد کے حصول کی خاطر مرآ کمر حدری کے نام خطوط کا سلسلہ جاری رکھا۔ آفآب کی جمایت میں سر ظفراللہ خان(۱۸۹۳-۱۹۸۵ء) نے نام خطوط کا سلسلہ جاری رکھا۔ آفآب کی جمایت میں سر ظفراللہ خان(۱۸۹۳ء کو شملہ نے جو برطانوی ہندکی کونسل میں لاء ممبر تھے ' سرآ کمر حدری کے نام ۹ مئی ۱۹۳۸ء کو شملہ سے ایک خط میں لکھا۔ (۳۵)

I believe you have already been approached in the matter of rendering some help to Dr. Aftab Iqbal M.A.Ph.D Bar _at_Law. eldest son of late Dr. of Sir Mohammad Iqbal. Dr. Aftab Iqbal is a youngman of great talent and promise but to my certain knowledge. He is passing through a period of great distress and you will be helping in a very deserving case if you can do any thing anything for him. I do hope, it will be possible for you to render substatial help to Aftab Iqbal."

اس خطر کاروائی کے طور پر آفاب کو وقا فوقا چھ سو روپے کدور اور ایک سوپاؤیڈ
کی امداد دی می (۳۱) تاہم ڈاکٹر مظفرالدین قریش کی کوشٹوں کے باوجود آفاب کے لیے
ریاست حیدر آبادے مزید کوئی مدو حاصل نہ کی جاسکی۔ ریاست سے جاوید آقال 'منیرہ باتو
اور کریم بی بی کے لیے ماہوار و کا کف جاری کر دیدے گئے۔ محر آفاب کے متعلق یہ فیصلہ کیا
گیاکہ "جو محض قانونی پر کیش کے ذریعے اپنی روزی کما رہا ہواسے رقم دینا چہ معنی وارد"
(۲۷)

ادسرلاہور میں کافی عرصے سے آفاب طازمت کے لیے کوششیں کر رہے تھے۔ شخ عطا

جو بھی إن كو مشوں میں ان كے ساتھ تھے۔ چنانچہ شخ عطا محد نے بون ١٩٣٩ء میں كشمير جاكر چود ہرى خوشی محد ناظرے نواب مظفر كے نام ایک سفارشی خط حاصل كيا اور آفاب كو بحيجا۔ وہ چاہتے تھے كہ أجمن حمايت اسلام كے ذريعے آفاب كو اسلاميہ كالج لاہور ميں ملازمت مل جائے۔ شخ عطا محد ٢٥ جون ١٩٣٩ء كوایک خط میں آفاب كو لکھتے ہیں۔ جس أجمن كی خد مت برادر مرحوم نے جوانی كے عالم سے ليكر تا بمرگ كی ہو اس آجمن كو لازم ہے كہ مرحوم كی خدمات كو ياد رکھتے كے ليے ان كی اولاد میں ہے تا قب ان كی اولاد میں ہے تا قب ان انكے بوے اور لاكت لؤك كو كالج میں جگہ دے كر ان علی خدم رکھے تاكہ آئيندہ نسلوں كے ولوں میں بھی مرحوم اِ قبال ئے نام كو بھے ذندہ رکھے تاكہ آئيندہ نسلوں كے ولوں میں بھی مرحوم اِ قبال ندہ رہے۔ "(٣٨))

الی بی کوششوں سے آفاب إقبال کو حمبر ۱۹۳۹ء میں اسلامیہ کالج لاہور میں شعبہ انگریزی کے مریراہ کی حیثیت سے ملازمت بل می۔ کالج کے پرنسیل خواجہ دل محد نے طلباء سے ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"جناب آفآب إقبال ايم اے اندن ابارایت لاء امور باپ واکٹر سرمحمد اقبال کے نامور بیٹے ہیں۔ وہ ایک پرجوش سکالر اور فصیح مصنف ہیں۔ ہم انہیں آپنے درمیان خوش آ مدید کہتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ ان اعلی توقعات پر پورااتریں مے جو ہم نے اکی ذات ہے دابستہ کررکھی ہیں۔ میرے عزیز طلبہ! آپ کو ان کے علم و فضل ہے استفادہ کرنے کے متعدد مواقع میسر آئیں مے۔ "(۴۹)

علاوہ ازیں آئیں اسلام کالج یو بین کا صدر بھی مقرر کیا گیا (۵۰) وہ ۱۹۳۱ء تک اس اوارے میں شعبہ اگریزی کے سربراہ کی حقیت سے خدمات اِنجام دیتے رہے۔ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۳ء تک دیلی میں قیام رہا۔ ۲۱ مارچ ۱۹۳۳ء کو جالند هر میں شمیکدار مرزا روشن بیک کی صاحبزادی رشیدہ بیکم (پ۔ ۱۹۳۳ء) سے رشتہ ازدواج میں خملک ہوئے۔ ۱۹۳۳ء ، ۱۹۳۵ء میں پچھ عرصہ کو رنمنٹ آف اِنڈیا کے محکمہ سلائی میں اعلی عمدے پر فائز رہے۔ ۱۹۳۵ء میں آفاب نے لاہور میں ہائیکو رث میں قانونی پر کیش کا آغاز کیا وہ اِن دِنوں لاہور میں ہاغیانیورہ کے قریب مین روڈ پر واقع ایک کو شمی "لالہ زار" میں کرائے پر رہ رہے سے میں ہاغیانیورہ کے قریب مین روڈ پر واقع ایک کو شمی "لالہ زار" میں کرائے پر رہ رہے سے (۵۰)۔ ۱۹۳۷ء میں وہ کراچی شمل ہو گئے اور سندھ ہائیکورٹ اور سریم کورٹ آف پاکستان میں پر کیش کرنے گئے۔ آنہوں نے مصنوعات کی رجشریش ' (Patent act) و فیرہ میں شار ہوئے گئے۔ آنہوں نے دفیرہ میں شار ہوئے گئے۔ آنہوں نے

ائی خداداد صلاحیتوں محنت اور آئے خوبصورت انداز خطابت کی مدد ہے عزم واستقلال کے ساتھ خوب ترتی کی اور خوشحال نے ندگی کی نعمتوں سے مالا مال ہوئے انکی اولاد میں تین صاحزادے شامل میں:۔

آزاد اِ قبال: - (پ: ۱۲ جولائی ۱۹۳۱ء لاہور) بیرسٹریں اور شاعر بھی وقار اِ قبال: - (پ: ۳ متبر ۱۹۳۸ء کراچی 'وفات ' ۲۲ د ممبر ۱۹۸۸ء کراچی) ڈاکٹرنوید اِ قبال: - (پ: ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء کراچی) ایم -امے بی -ایکے - ڈی (۵۲)

کراچی منتقل ہونے کے بعد آفاب إقبال کے حالات بهتر ہوتے چلے محے۔ أنهوں نے اولاد کو الجھی تربیت دی اور اعلی تعلیم دِلوائی اور ان خواہشات کو ید نظرر کھا جو بھی ان کے من میں بھی ابھری تھیں مگرناسازی حالات نے اُنہیں پنینے کا موقع نہ دیا۔

وقت کا دہارا بہتا رہا اور آفاب کی شوریدہ سری کم ہوتی گئے۔ اور اسکی جگہ متانت آتی گئے۔ نِندگی کی حقیقت اور گئے۔ نِندگی کی حقیقت اور شخوں نے نندگی کی حقیقت اور شغوں کا دشتوں کے نقدس کو بہتر طور پر سجھنے لگے تنے۔ انہیں اپنی وانستہ اور ناوانستہ فلطیوں کا احساس ہونا شروع ہو گیا تھا۔ انہوں نے اِ قبال کی نِندگی ہیں ہی مصالحت کی کوششیں شروع کر دی تھیں۔ مگرجوانی کے جوش میں جذیات کے ہاتھوں مجبور ہو کراور اپنی تنگلہ تن کی وجہ کردی تھیں۔ مگرجوانی کے جوش میں جذیات کے ہاتھوں مجبور ہو کراور اپنی تنگلہ تن کی وجہ سے وہ بچھ ایک حرکات کر بچھ تنے جنیں اِ قبال کبھی فراموش نہ کر سکے۔ آفاب بھی اب جا تھے کے

یم ہم کو ای سینہ روش میں چھیا لے اے ہم جمال تاب! نہ کر ہم کو فراموش

پرایک وقت وہ بھی آیاجب آفآب کو آپ پاپ کی عظمت کا حماس ہو حمیا اور وہ اِن کی فکر اور عظمت سے روشناس ہوئے۔ اب وہ ان کے محاس کی تعریف کرتے نہ حصلتے شخف۔ ۱۹۲۷ء تک اس قدر مثبت تبدیلی آ چکی تھی کہ اب وہ اِ قبال کی کسی بات اور کسی عمل سے نالاں نہ تھے۔ کہتے ہیں (۵۳)

وہ بے تک بھے آپ مالی ترکہ سے ضرور محروم کرمے محران کے علی و ذہنی ترکہ کا بہت بڑا حصہ بھے تدرت نے ودیعت قرمایا.... انہوں نے بھے بے سارا چھوڑا اور کی چزمیرے لیے مغید ٹابت ہوئی۔ عزم امورکی صلاحیت و ا قبال اور مجرات المسلم

استعداد مجھے خدا نے مرحمت فرمائی۔ الحمد لله میں پیش آمدہ مشکلات پر قابو

پانے کے بعد آج ہے بہت پہلے اس قابل ہوں کہ دو سروں کی مدد کر سکوں"

کراچی میں آفاب جب شک رہے "یوم اِقبل" کی مجالس میں شریک ہوتے رہے۔ جب وہ

لندن میں تھے (۱۹۵۰ء کی دہائی میں) تو وہاں بھی "یوم اِقبال" کے موقع پر اپنی خطابت کے کمال

ہے سامعین کو معود کرتے رہے۔ فصیح و بلیغ انگریزی میں اشعار اِقبال کی تشریح کرتے اور
ساتھ پر محل اشعار اِقبال ہے ساں ہاندھ دیتے۔

اب وہ ذاتی سطح سے بلند ہو کر سوچنے لگے تھے۔ اور اِ قبال کو اپنے لیے ایک معزز حوالہ جاننے لگے تھے۔ اب اُنہیں اور اک ہو گیا تھا کہ اِ قبال ایک مینار ہُ نور ہے' اسکی قربت روشنی کا باعث ہوگی۔ چنانچہ اُنہوں نے اُپنے بچوں کے نام کے ساتھ "اِ قبال" لگایا اور اِن کے بیٹے آزاد اِ قبال نے اُپنے بیٹے کانام "جماد اِ قبال" رکھا ہے۔ (۵۴)

آفآب ایک بحربور نِندگی گزار کر ۱۳ اگست ۱۹۷۹ء کو رات دس بجے بعار ضدہ قلب لندن میں اِنقال کر مجے ان کا جمدِ خاک کراچی میں لایا گیا اور ۱۵ اگست کو قبرستان سخی حسن کے مشرقی موشے میں دفن کیا گیا۔ (۵۵)

آفاب كيول فرزند إقبال كالصحيح مقام حاصل نه كرسكا:-

اگر ہم غیرجانبدارانہ طریقے سے اِن عوالی کا جائزہ لیں جو آفاب اِ قبال کے صحیح معنوں میں فرز ند اِ قبال کے صحیح معنوں میں فرز ند اِ قبال بننے کی راہ میں حائل ہوئے اور ان کی مشکلات کا باعث بنے تو درج ذیل اسباب سامنے آئے ہیں۔

آفآب کی نیندگی کے ابتدائی پندرہ سال بہت اجھے گزرے 'پر طالات کی ستم ظریفیاں شروع ہو گئیں اور ایکلے تمیں سال ان کی نذر ہو مجے۔ اِن سالوں میں وہ طرح طرح کے مسائل سے گزرے ' بجیب جیب آزمائٹوں کا سامناکیا۔ ایک طرف والدکی نارا فتلی اور دو ممری طرف والدکی نارا فتلی اور دو ممری طرف والدی خابت میں والدے منہ آنے پر نانا بھی نارا ض۔ پھر مالی مشکلات کا ختم نہ ہونے والا طویل اور مبر آزما سلسلہ۔ کویا

بیمتی بی پلی جاتی ہے بے مری ایام (۱) شفقت پدری کی کی:۔

آ آب ۱۸۹۸ء بیل پیدا ہوئے۔ تب إقبال لاہور میں تھے۔ بھی کھار سیالکوٹ آتے تو ملاقات ہوتی۔ مجرا قبال تین مالوں کے لیے بیرون ملک بطے محصے۔ واپسی پر بھی زیادہ تر IFA

لاہور میں بی رہے۔ ااااء میں آفآب کو قادیان بھیج دیا گیا۔ ۱۹۱۳ء میں جب علامہ نے دو سری اور پھر تیمری شادی کی تو آفآب کی ہدردیاں قدرتی طور پر مال کے ساتھ تھیں اور یہ دور ان کی ذہنی پرورش کا دور تھا۔ یوں دالد سے اختلاف کا بچ بویا جا چکا تھا۔ اِن پیدرہ سالوں میں آفآب اگر چہ دادا کے بہت قریب رہے لیکن دالد کی شفقت اور توجہ سے محروم رہے۔ ایف اے کے بعد ملازمت کرنے کا اِ قبال کا مشورہ بھی آفآب کو پندنہ آیا۔ اس کے بعد اختلافات برحتے گئے اور اِ قبال کی دیچی کم سے کم تر ہوتی گئی۔ آفآب جب اِ نگلتان گئے تو علامہ کو خبر تک نہیں تھی کیونکہ آنہوں نے آفآب کے سرسے دست شفقت یہ نہیں اٹھایا تھا بلکہ مالی اعانت بھی بھرکردی تھی۔

آ فاب کی جذباتی عمر کی نادانیوں کو اِ قبال اپنی شفقت سے سلیما سکتے تھے محروہ تو آفاب
کے خطوط کا جواب دینے کی زحمت بھی نہیں کرتے تھے۔ یوں آفاب اس شفقت یدری "
سے محروم رہے جو "آداب فرزندی " سکھانے کے لیے ضروری ہوتی ہے۔

(۲) کا کا درشت روبیہ:۔

إقبال كے برادر بزرگ كى سخت طبیعت سے آفاب بھى سمجھونة نہ كر سكے۔ شخ الجاز احر كھتے ہیں كہ وہ دریاؤں كے دل جس سے دهل جائيں وہ طوفان " شے۔ اولادكى تربیت كے سلسلے میں جسمانی سزاكے قائل شے۔ شخ الجاز احمہ نے اپنى كتاب "مظلوم إقبال " میں چند ایک واقعات لکھے ہیں جن سے ظاہر ہو تا ہے كہ آفاب بجین میں شرارتی شے اور شخ مطامحہ نے كئى دفعہ انہیں اپنى سخت طبیعت كا نشانہ بنایا (۵۱) ایسے میں كريم بى بى كى ایک نہ چاتى اور وہ آئے لخت جگركو تشدد كا نشانہ بنایا (۵۲) ایسے میں كريم بى بى كى ایک نہ چاتى اور وہ آئے لئت جگركو تشدد كا نشانہ بنتے دیمی رہیں۔ یہ رویہ آفاب كے ليے قابل قبول نہ تھا كيو كلہ وہ نعيال میں شزادوں كى مي نے ندگى كرار تا تھا۔

(٣) إ قبال كى مزيد شاديان:-

شاید سے اس سے اہم سب تھا۔ جب إقبال نے دو سرى اور پھر تیسرى شادى كى توقدرتى طور پر آفاب كى ہدردیاں مال كے ساتھ تھیں۔ آفاب نے اپنے اور آپنے والد كے درمیان اختلافات اور کشكش كا سب صرف اس بات كو تھرایا كہ أنهوں نے اپنى والدہ كا ساتھ دیا۔ یہ بات ہم اکثر دیکھنے بی آئی ہے كہ دو سرى شادى كرتے پر پہلى شادى سے ہوئے والى اولاد سے والد كے اختلافات پيدا ہو جاتے ہیں۔ كوتكہ الى شاديوں سے جو صورت حال بيدا ہو تی ہے دہ سب نیادہ پہلى اولاد كے لئے تكلیف دہ ہوتى ہے۔

(٣) مالى د شواريال:-

یہ بھی اہم سبب تھا۔ کیونکہ تمکدی میں اِنسان کا روبیہ بدل جانا ایک قدرتی امرہے۔ بھین میں تغیال کی طرف سے ان کو ہر سولت میسر تھی۔ ایف اے کے بعد إقبال آفاب كى مالى مدد سے وسكش مو مے اور آفاب مجى نانا مجى والدہ مجى دوستوں كے محاج رہے۔ تک وستیوں کی چیرہ وستیوں نے أسمیں بیشہ پریشان رکھا۔ غریب الوطنی میں تک وستی إن كے دل و دماغ ير كچوكے لگاتى رى - باب سے جواب مل چكا ہو 'مال اپنى يو بھى دے چكى ہو ' اور نانا قرض حند دینے کے لیے ایکر عند مانکتے ہوں تو پرائے دیس میں جو بیتی ہے 'اس کا اندازه كرنا آسان نبين - اور ايسے ميں راہِ اعتدال چھوٹ جانا بعيد اَ ز قياس نہيں -

(۵) ناپخشرزین:-

آفآب کی شوریده سری کی ایک وجه ان کانا پخته ذبن بھی تھا۔ ۱۹۱۳ء میں ان کی عمر ۱۵ سال تھی۔ یہ وقت بیجان خیز ہو تا ہے۔ جے ہم نفیاتی اور جسمانی تبدیلیوں کے اعتبار سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ نوجوانی میں اِنسان بہت زیادہ • آدرش پرست * ہوتا ہے۔ جب آفتاب نِ ندگی کی حقیقوں کو سیجھنے قابل ہوئے تو اُنہوں نے آپنے رویے میں واضح تبدیلی کرلی۔ (٢) إ قبال كے حاشيہ تشينوں كى كارستانياں: ـ

آفاب اور إقبال من جب فاصلے پدا ہوئے تو پر برصے بی رہے۔ برصے ہوئے فاصلوں اور تلخیوں کو غلط فنمیوں نے حممبیر کر دیا۔ بجائے اس کے کہ ان تلخیوں کو کوئی اپی مجت اور ملے جوئی کی شریق ہے کم کرنے کی کوشش کرتا اوال کے حاشیہ نشینوں میں ہے اکثریت ان لوگوں کی تھی جو تیں چاہتے تھے کہ آفاب وزند آگبر کا مقام حاصل کرے اور ان کاوارث اور جانش فمرے۔

ا قبال "يقين كركينے والے" مخص تھے۔ان كے حاشيہ تشين جو "خبر" ساتے وہ يقين كر ليت- اكر إقبال ' آفاب كي فلطيول كو معاف كرك سينے سے لكا ليتے تو يہ لوك كامياب نه موتے محرافسوس سے کمنا پڑتا ہے کہ فلسفہ کی افخاہ محرا نیوں میں غوطہ زن ہونے والا وانائے راز أين على الخت جكرك ذبن كوند سجد سكا- إقبال عى كى زبان يس:- (٥٤)

محم محفل ہو کے تو جب سوز سے خالی رہا تے ہوائے بی ای لنت سے بیاتے رہ رشته اللت على جب إن كو يرو سكا تما تو مر پیشل کیل تی تع کے دانے رہ

خان بهادر الحاج واكثر حافظ شخ عطامحمه

ڈاکٹر چیخ عطا محر ' اِ قبال کی زوجہ اولی کریم بی بی کے والد تھے۔ گجرات شرکے محلّہ بکٹرہ شالبافاں میں رہتے تھے۔ ان کے دادا تجارت کی غرض سے کشمیر سے بنجاب آئے اور کو جرانوالہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ ان کا تعلق کشمیریوں کی راٹھور گوت سے تھا (۵۸) وہ زعفران اور دیگر اجناس کشمیر کی تجارت کرتے تھے۔ انہوں نے آپ جیٹے شخ عبداللہ کو تعلیم دِلوائی وہ انگریز سرکار میں ملازم ہو گئے اور پنجاب کے داروغہ جیل کے عمدے تک پنجے اور مجرات شرکے محلّہ بحدہ شالبافاں میں سکونت پذیر ہوئے۔ (۵۹)

شخ عطا محد ۲۰ نومبر ۱۸۵۵ء کو مجرات میں پیدا ہوئ (۲۰) و نیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ آل آل پاک بھی حفظ کرتے رہے۔ ۱۸۷ء میں مشن سکول مجرات سے میٹرک پاس کیا۔ (۱۱) اور ای سال لاہور میڈیکل سکول (موجودہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج) میں واقل ہوئے۔ بخوری ۱۸۷۸ء میں انہوں نے سب اسشنٹ سرجن کورس کمل کر لیا (۱۲)۔ اس سال اس ادارے سے کل محیارہ طلباء نے یہ کورس پاس کیا جن میں سے شخ عطا محد واحد مسلمان تنے۔ اور وہ اس ادارے سے فارغ ہونے والے آٹھویں مسلمان ڈاکٹر سے۔ (۱۳) کویا قیام (۱۸۷۰) سے لیک کر محداد میں انہوں کی تعداد میں انہوں کی تعداد مرف آٹھ تھی، جن میں سے شخ عطا محد ایک ما سالوں میں یہ مرتبہ حاصل کرنے والوں کی تعداد مرف آٹھ تھی، جن میں سے شخ عطا محداد کی اساتذہ مرف آٹھ تھی، جن میں سے شخ عطا محدایک شخص کا مراد ور میڈیکل سکول میں اِن کے اساتذہ میں ڈاکٹر برش براؤن (پر نیل) خان بمادر ڈاکٹر رحیم خان (۱۸۲۹–۱۹۰۹ء) ڈاکٹر محد حسین خان 'اور ڈاکٹر برش براؤن (پر نیل) خان بمادر ڈاکٹر رحیم خان (۱۸۲۹–۱۹۰۹ء) ڈاکٹر محد حسین خان 'اور ڈاکٹر نیل شامل شے۔ (۱۲۳)

کم اگست ۱۸۷۸ء کو شخ عطا جرنے مرکاری طاذمت افتیار کی۔ (۱۵) ۱۵ متبرے ۱۵ دمبر۱۸۷۸ء تک بری بور ڈینری میں انچارج رہے۔

١١ د ممر ١٨ ١١ء = ٢٠ جنوري ١٨ ١٩ء تك ميوبيتال من جزل ويوفي ير رب-

اس کے بعد اِن کی خدمات فوج کے ہرد کر دی گئیں۔ مماراجہ پٹیالہ اور جیند کی افواج کے ساتھ بطور اسٹنٹ میڈیکل آفیسر تعینات رہے اور چند ماہ کوہاٹ 'بنوں وفیرہ جی رہے۔ پھر فکومت بناب کے تحت میو میتال میں کم جولائی ہے ۸ سمبر ۱۸۵ء تک رہے۔ اس کے بعد دوبارہ فوج کے ساتھ قرم فیلڈ فورس میں خدمات سمرانجام وسیتے رہے جمال وہ استبر ۱۸۵ء سے اس اکتور ۱۸۸۰ء تک رہے۔ یہ جگ افغانستان کا زمانہ تھا۔ اس کے بعد انسیں "فرسٹ کریڈ اسٹنٹ سرجن کے حدے پر ترقی دی گئی اور "افغانستان وار میڈل" بھی مطاکیا گیا۔ اس کے بعد وہ درج ذبل مقالت پر فائز رہے۔

کم نومبر ۱۸۸۰ تا ۱۲۰ بنوری ۱۸۸۱ تا ۱۲۰ برل ۱۸۸۱ تا ۱۲۰ کو بر ۱۸۸۱ تو بر ۱۸۸ تو بر ۱۸۸۱ تو بر ۱۸۸۱ تو بر ۱۸۸۱ تو بر ۱۸۸۱ تو بر ۱۸۸ تو بر ۱۸۸۱ تو بر ۱۸۸ تو بر ۱۸۸ تو بر ۱۸۸ تو بر ۱۸۸ تو بر ۱۸ تو بر ۱۸۸ تو بر ۱۸۸ تو بر ۱۸ تو بر ۱

میومپتال لاہور (جزل ڈیوٹی)
علی پور منلع مظفر کڑھ ڈیپنسری (انچارج)
میومپتال (جزل ڈیوٹی)
سول مپتال امر تسرانچارج
سول مپتال محرات (جزل ڈیوٹی)
سنٹرل جیل-لاہور ڈپٹی میڈیکل آفیسر
سنٹرل جیل-لاہور ڈپٹی میڈیکل آفیسر
سخرات کے سرکاری جییوں کے انچارج

اس بعد ان کی خدمات مور نمنٹ آف اِعدْیا کے پولیٹنکل ڈیپار نمنٹ کے سپرد کر دی سنگیں وہ سرکاری ڈیپنسری قلات کے اِنچارج ۳' اپریل ۱۸۸۳ء سے ۱۹جولائی ۱۸۸۳ء تک رہے۔اس وقت ان کی شخواہ دوسورویے تھی۔

اس کے بعد آپ کو خصوصی طور پر بخر مجسٹی کونسل حدیدہ اور قامران میں طبی خدمات پر تعینات کیا گیا۔ ساتھ ساتھ آپ واکس کونسل بھی تھے۔ یماں آپ ۲۷ ستمبر ۱۸۸۳ء سے ۲۳ د سمبر ۱۸۹۱ء تک رہے۔ اس دوران آپ نے ۲ بارنج کی سعادت حاصل کی۔ (۲۲)

صدیدہ (Hodieda) آجکل یمن کی بندرگاہ ہے۔ اس دور میں شاید سے سلطان روم کی سلطنت میں شامل تھا۔ قامران اس سے تقریباً ۵۰ میل کے فاصلے پر ایک جزیرہ ہے۔ حدیدہ میں امریکہ ' روس' فرانس اور اٹلی کی کونسلیں بھی رہتی تھیں۔

مدیدہ کے قیام کے دوران ڈاکٹر عطا محد نے بروہ فروشی کے إنداد کے لیے کی جانے والی کوششوں میں بھرپور مدد دی جبکا عمراف سیریٹری آف شیٹ نے کیا۔ اس دوران ۲۳ مئی ۱۸۸۹ء کو آبکو تفان بعادر "کا خطاب دیا کیا (۲۷) سلطان روم کی جانب ہے بھی "تمغهٔ عثانی " دیا کیا جسے سرکاری سطح پر قبول نہ کر سکے۔۱۸۹۱ء میں وطن واپس آئے۔ اکی خدمات عکومت پنجاب کے سردکی کئیں۔ کی جنوری ۱۸۹۲ء سے ۳۰ نومبر ۱۸۹۲ء تک جزل ڈیوٹی پر عکومت پنجاب کے سردکی کئیں۔ کم جنوری ۱۸۹۲ء سے ۳۰ نومبر ۱۸۹۲ء تک جزل ڈیوٹی پر

چوال ڈیٹری کم دعمرے ۱۱ دعمر۱۹۸ء تک رے۔

پتردادان خال ڈیٹری ۲۲ دسمبر ۱۸۹۲ء سے ۱۸ اپریل ۱۹۹۱ء تک رہے۔نومبر ۱۸۹۳ میں اسٹنٹ سرجن درجہ اول ہوے۔

ای دوران ۱۸۹۳ء میں آپ کی بدی صاحزادی کریم بی بی ک شادی تھر اِ قبال سے ہوئی۔ پندوادن خال میں ۱۸۹۸ء میں آپ کو ہوئی۔ پندوادن خال میں ۲۳ جون ۱۸۹۸ء کو آفتاب اِ قبال پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۹ء میں آپ کو وائسرائے ہند کا اعزازی سرجن مقرد کیا گیا۔ جو ایک بہت بدا اعزاز تھا۔ ۱۹۰۰ء میں خان

بهادر کو سینز کرید میں ترقی دی گئی۔ بعد ازاں اِن مقامات پر تعینات رہے۔ ۸ می ۱۹۹۱ء تا ۲۲ نومیر ۱۹۹۱ء ۲۵ نومبر۱۹۰۱ء ۲۵۲ د ممبر۲۰۱۱ء (۲۸) ۲۷ د مبر ۱۹۰۲ء تا ۱۸ فروری ۱۹۰۳ء ۲۲ فروری ۱۹۰۳ء ۲۰ تومیر ۱۹۰۳ء ۲۰ نومبر ۱۹۰۳ء ۱۹۴ فروری ۱۹۰۴ء ۲۲ فروری ۱۹۰۳ عاسمارچ ۱۹۰۳ عج ايريل ١٩٠١ء ١٠٠ وممبر١٩٠١ء ١١ ومبر١٩٠١ء ١١٢ مارچ ١٩٠٥ء ٣١٧ مريل ١٩٠٥ء ٢٧٢ متبر٢٠٩١ء ٢٧ حمر ١٩٠٧ء ١١٦ مئى ١٩٠٧ء ۲ جون ۲ - ۱۹ ء تا کیم د حمیر ۱۹۱۲ء

سول سرجن شاه يور سول سرجن ڈیرہ استعیل خان سول سرجن كو و كادن سول سرجن شاه يور ۳ ماه کی رخصت سول سپتال راولپنڈی (اِنجارج) سول سرجن انک سول سپتال راولپنڈی سول سرجن ۋىرەغازى خان سول سرجن مظفر كره سول سرجن ميانوالي

میانوالی سے ریٹار ہوئے۔ ان کی ۱۳۳ سالہ سرکاری طازمت 'خدمت اور فرض شنای کی روشن مثال متى۔ ملكہ وكوريد كى جانب سے اكلى خدمات كے اعتراف ميں محولاً ميدل بمى وياميا-آپ دو سال تک اِنڈین میڈیکل ایسوی ایش کے صدر بھی رہے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد ڈاکٹر عطامحہ ' نواب سرمحہ احمد علی خان والتی ریاست مالیرکو ٹلد کے ہاں چیف میڈیکل آفیسرکے طور پر طازم ہو سے اور ۱۵ اعتبر ۱۹۱۸ء تک بدخدمت سرانجام دیے رہے۔ نواب نے آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے خلفتِ خاص بفدر تین بڑار روپے (سکہ ریاست مالیرکوٹلہ) مطاکی اور تعریق سند بھی عنایت کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ریاست فدکور جی سینیر بھی رہے۔ (١٩) اس کے بعد ڈاکٹر صاحب مجرات آ مجے اور کھیرہ شالباقال مي آين آبائي مكان مي متم رب- آپ مج معنول مي مومن ياكباز تن - مانظ قرآن موم و صلوه کے بچین سے پابت ، جوانی سے پاریش متعدد یار جج بیت اللہ کی سعادت ، غریا اور مساکین کے موٹس و مدوکار' ناوار مریعنوں کا نہ مرف علاج بلامعاوضہ کرتے بلکہ ائی جیب سے ان کی مدد کرتے۔ آپ درجوں بیواؤں کو ماہانہ و عیفہ دیا کرتے تھے۔ اپنی ملازمت کے دوران جمال بھی رہے لوگ آپ کی شراخت ' دیانت ' خدمت اور دینداری کے معرف رہے۔ ویادی اعزازات اور جاہ وحتم ہے ان کی متکسرالمزاتی اور جذبہ خدمت میں بھی کی نہ آئی۔ یکی وہ مفات تھیں جن کو دیکھ کر می فور تھے ان سے ناتا جوڑا تھا۔ دولوں سرمی تازیت ایک دو سرے کی عزت کرتے رہے اور ا قبال نے بھی

كريم لي لي سے كشيد كى كے باوجود إن كى تحريم من كى نہ آنے دى۔

زينب ٽي ٽي

زینپ بی بی نمان بمادر ڈاکٹر شیخ عطا محد کی زوجہ 'کریم بی بی کی والدہ اور اِ قبال کی خوشدامن جبکہ عظیم موسیقار خواجہ خورشید انور کی نانی خمیں۔

زینب بی بی ۱۸۵۸ء میں اٹادہ ضلع کو جرانوالہ میں پیدا ہو کیں۔ ان کے والد اور ڈاکٹر عطا محد کے والد اور ڈاکٹر عطا محد کی شادی ۱۸۷۱ء عطا محد کے والد آپس میں قربی عزیز تھے۔ زینب بی بی اور ڈاکٹر عطا محد کی شادی ۱۸۷۱ء کے قریب ہوئی۔ اس وقت وہ میٹرک کا استخان پاس کر پچھے تھے اور میڈیکل سکول میں والحظ کے قریب ہوئی۔ اس وقت وہ میٹرک کا استخان پاس کر پچھے تھے اور میڈیکل سکول میں والحظ کے معتقر تھے۔ زینب بی بی معمول پڑھی کھی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب کے قیام عرب کے ووران انہوں نے بھی کئی جج کے۔ (۱۷)

بنی کی شوہرے طبحدگی جوان بیٹے کی موت 'شوہر کی موت اور پھرواماد (إقبال) کی موت کے صدمے جمیل کر احمت ۱۹۳۸ء میں مجرات میں فوت ہوئیں اور قبرستان بھیاں (مجرات) میں آپنے شوہرنامدار کے پہلومیں دفن ہوئیں۔ (۲۳)

كيبين ذاكثر شيخ غلام محمد

شخ غلام محر 'واکر عطا محر کے اکلوتے فرز نداور شاعر مشرق کے برادر کہتی ہے۔ ۱۸۹۱ء کے قریب مجرات میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سکاج مثن سکول مجرات میں عاصل ک۔ والد نے اِن کے لیے بھی میڈیکل کے شعبے کا اِنتخاب کیا اور لاہور میڈیکل کائج میں واقل کروا دیا۔ شخ غلام محر ہونمار طالب علم شے۔ ۱۹۰۹ء میں نمایت کم عمری میں اُنہوں نے سکھ کا وار کے وار کے اس سال اس ادارے سے صرف ۲۵ طالب علموں نے یہ استخان پاس کیا جن میں سے صرف ۲ طالب علم نے۔ اُنہوں میں مانی پاس کیا جن میں سملان شے۔ مرف ۲ طالب علموں نے یہ اُنہوں ہوئے غلام محر اور سید غلام مرتفئی 'مسلمان شے۔ مخ غلام محر اور سید غلام مرتفئی 'مسلمان شے۔ گویا چاس سالوں میں ساٹھ افراد 'مسلمانوں میں سے یہ مقام حاصل ساٹھویں مسلمان شے۔ گویا چاس سالوں میں ساٹھ افراد 'مسلمانوں میں سے یہ مقام حاصل کر سے تھے۔ گویا چاس سالوں میں ساٹھ افراد 'مسلمانوں میں سے یہ مقام حاصل کر سے تھے۔ گویا چاس سالوں میں ساٹھ افراد 'مسلمانوں میں سے یہ مقام حاصل کر سے تھے۔ گویا چاس سالوں میں ساٹھ افراد 'مسلمانوں میں سے یہ مقام حاصل کر سے تھے۔ گویا چاس سالوں میں ساٹھ افراد 'مسلمانوں میں ساٹھ افراد 'مسلمانوں میں ساٹھ افراد 'مسلمانوں میں سے یہ مقام حاصل کر سے تھے۔ گویا چاس سالوں میں ساٹھ افراد 'مسلمانوں میں ساٹھ افراد 'مسلمانوں میں ساٹھ کے۔ گویا کے۔ بیک

۱۹۰۹ء میں تی آپ إندین میڈیکل سروس میں داخل ہوئ اور مارچ ۱۹۱۲ء میں سریہ تعلیم کے لیے اِنگستان روانہ ہوئ اور لیور پول پو نیورشی سے میڈسنن کی اعلیٰ ڈگری ماصل کی۔ ۱۹۰۹ء میں اکمی شادی لاہور کے ایک معزز کشمیری خاندان کی ایک ووشیزہ فھیدہ بیم سے کر دی گئی۔ اس خاتون سے ۱۹۱۲ء میں مجمد مسعود پیدا ہوا۔ ۱۹۱۲ء میں جب ڈاکٹر خلام محمد نے اعلیٰ تعلیم کی غرض سے باہر جانے کا ارادہ فلاہر کیاتو ان کے والد انہیں اجازت نہیں دیتے ہے۔ اس موقع پر اِقبال نے ڈاکٹر عطامحہ کو رضا مند کیا اور دالدہ سے اس وعدے پر اجازت ماصل کی کہ دہ ہر سال کھے دنوں کے لیے آیا کریں گے۔ چنانچہ وہ اِنگستان روانہ ہوگے اور نہ صرف مال تک دائیں نہ آسے بلکہ جب وائیں آئے تو ایک ساتھ ایک نی نو یلی والدین اور اِقبال بہت ناراض ہوئے (۵۵) وائیس پر قلام محمد نے اپنی منکوحہ ہوگی کو چھو ڈ والدین اور اِقبال بہت ناراض ہوئے (۵۵) وائیس پر قلام محمد نے اپنی منکوحہ ہوگی کو چھو ڈ والدین اور اِقبال بہت ناراض ہوئے کروائیں پر قلام محمد نے اپنی منکوحہ ہوگی کو چھو ڈ دیا۔ دو سری بیوی سے ایک بینا پیدا ہوا محمر جلدی فوت ہوگیا۔ ڈاکٹر صاحب کی وفات کے بعد وو سری بیوی سے ایک بینا پیدا ہوا محمر جلدی فوت ہوگیا۔ ڈاکٹر صاحب کی وفات کے بعد وو سری بیوی ان کاسارا مال واسباب کے کروائیں جلی گئی۔

وَاكِرْ شَخَ عَلام مِحْ فَرانَى بَيْ حَوَمت برطاني كَى جانب ہے ' پہلی جگ عظیم بین ' مامور سے کہ وہیں بیار ہو گئے۔ واپسی پر راولپنڈی ملٹری ہیتال بی تعیناتی ہوئی اور بیس علاج کے لیے وافل ہو گئے۔ محران کی بیاری روز بروز بوحتی می اور موت کو نہ ان کی ہو ڈھی ماں کی وعائمی روک سکیں نہ باپ کا عربحرکا تجربہ! آ تر ۲۱ می ۱۹۲۱ء کو ۲۹ سال کی عمریس آب اللہ کو بیارے ہو گئے۔ ان کے ہو ڑھے باپ نے آپ اللہ کو بیارے ہو گئے۔ ان کے ہو ڑھے باپ نے آپ اکلوتے اور شاخت قابل فردیم

و الله اور مجرات الله المراح المراح الله المراح المراح المراح الله المراح الم

كوأب باتمول سے قبرستان بعثیاں میں سپرد خاك كيا۔

نوابىلى

ڈاکٹر شخ عطامحمہ کی دو سری بڑی بٹی اور علامہ إقبال کی سب سے بڑی خواہرِ سبتی نواب بی بی ۲۰ اپر بل ۱۷۰ء کو مجرات شرکے محلّہ کٹٹرہ شالبافاں میں پیدا ہو کیں۔ (۷۲) بت چھوٹی عمر میں ان کا نکاح ان کے پھو پھی ذاد عنایت اللہ سے ہو گیا اور ۴ مئی ۱۸۹۳ء کو رخصتی ہوئی۔

ڈاکٹرسید سلطان محود حسین نے اپنی کتاب آلِ قبال کی ابتدائی زِندگی مف سے اپر کھا ہے کہ نواب بی بی کی شادی پہلے حافظ فضل احمہ سے ہوئی جو ملٹری اکاؤنٹس میں ملازم شے ان سے نباہ نہ ہو سکا تو انہوں نے نواب بی بی کو طلاق دے دی۔ پھر عنایت اللہ سے عقد فاتی ہوا۔ محرنواب بی بی کے حقیق بھانچ سید پر دیز سجاد بخاری (22) اور محرّمہ رشیدہ آقاب صاحب نے (24) اس کی تردید کی اور بتایا کہ نواب بی بی کی ایک ہی شاوی عنایت اللہ سے ہوئی تھی۔ عنایت اللہ بی بس میں سب اِلْہُر شے اور کالری دروازہ مجرات میں اللہ سے ہوئی تھی۔ عنایت اللہ بی بی بن کے صاحبزادے تھے۔ اِکی ماں بیوہ تھیں رحیج تھے۔ وہ فان بمادر ڈاکٹر عطا محمد کی بڑی بمن کے صاحبزادے تھے۔ اِکی ماں بیوہ تھیں اور اپنی بیاری اور طویل العری کی دجہ سے بیٹے کی جلد شاوی کرنا چاہتی تھیں چنانچے نواب اور اپنی بیاری اور طویل العری کی دجہ سے بیٹے کی جلد شاوی کرنا چاہتی تھیں چنانچے نواب بی بی اور عنایت اللہ کا نکاح ای وقت کر دیا گیا جب نواب بی بی کی عرابھی صرف پانچ برس میں۔ دعمتی ۱۲ برس کی عرض ہوئی۔

نواب لی لی کا اِنتخال ۱۹۵۰ء میں ہوا (۷۹) اور عنایت اللہ نے ۱۹۲۵ء کے قریب سجرات میں وفات پائی (۸۰) ایکی صرف ۳ بیٹیاں نفرت ' ہج ' مصمت ' اور ٹروت تھیں۔

177

فاطمه بي بي

ڈاکٹر چنخ عطا محرکی تیسری بٹی علامہ کی خواہر تبیتی اور عظیم موسیقار خورشید انورکی ماں واطمہ لی بی ۱۸۸۸ء کے لگ بھک مدیدہ میں پیدا ہو کیں۔ ۱۹۰۹ء میں ان کی شادی لاہور میں خواجہ فیروزالدین سے علامہ إقبال کے قوسط سے ہوئی۔ خواجہ فیروزالدین کے والدخواجه رحيم بخش علامه كے قربى دوست تھے-خواجه فيروزالدين بيان كرتے ہيں:-اس زمانے میں میرے والد میری شادی کے سلسلے میں ڈاکٹر عطامحرے یاس بنے جن کی بدی صاحزادی ڈاکٹر اِ قبال سے بیای جا چکی تھی۔ ڈاکٹر اِ قبال اس زمانے میں بہ سلملہ تعلیم لندن جا بچے تھے۔ وُاکٹر عطا محر نے رہنے کے سلملے میں میرے متعلق تحقیق و تفتیش شروع کی تو ڈاکٹر اِ قبال کو بھی ولایت ایک خط لكما۔ ميں اس اناء ميں سالاند امتحان ميں فيل موكيا۔ اس ليے كه ريامتي مجھے بالكل نبيس آتى تحى- اور اس زمانے ميں ريامني كامضمون لازي تھا- چنانچہ ڈاکٹر عطا محد نے رشتے ہے اِنکار کرویا۔ پھرڈاکٹر اِقبال کا خط آیا جس میں تاكيداً لكما تماكه بيرشد بهت ي اجما ب- ضرور منظور كرلينا جاسي- ايدا موقع پرہاتھ نبیں آئے گا اس میں میری بدی تعریف لکسی تھی کیونکہ ڈاکٹر صاحب میرے والد اور وو سرے افراد خانہ کو بھی جانتے تھے۔ میں اس زمالے میں علی کڑھ کالج میں داخل ہو چکا تھا۔ ڈاکٹر عطا تھے نے خود سرمدی شاہ کو كيمبل يور ميرے والد كے پاس بيجاكہ بميں رشته پند ہے۔ ہم منظور كرتے ہیں۔ اس طرح میری طالب علی کے زمانے میں ڈاکٹر صاحب لے بطور اُستاد جو تا رات میرے متعلق قائم کیے تھے وہ رہتے کے سلیلے میں میرے معاون ہوئے۔ ڈاکٹر ماحب عی کی سفارش سے مجھے ان کا ہم ذلف بنے کا موقع ملا اور ۱۹۰۹ء میں میری شادی ہو گئ"۔ (۸۱)

ای شادی کے بارے میں خواجہ مبدالوحید برادر م زاد خواجہ فیروزالدین کا بیان ہے کہ:"اس وقت مجھے شادی کی ایک تقریب یاد آ رہی ہے جس میں علامہ إقبال نے شرکت کی تقی ۔ ۱۹۰۸ء تک میرے وو بزے ہما تیوں خواجہ عبدالجید (مولف مرکت کی تقی ۔ ۱۹۰۸ء تک میرے وو بزے ہما تیوں خواجہ عبدالجید (مولف جامع اللغات) اور خواجہ عبدالجمید کی شادیاں ہو چکی تھیں اب میرے پہاڑا او جمائی خواجہ فیروزالدین کی باری تھی ان کے لیے رشتے کی طاش ہوئی تو علامہ اقبال نے اپنی خواجر تبیتی (والدہ آفاب اقبال کی بمن) کا رشتہ تجویز کیا۔ شخ

صاحب اول تو ہمارے خاندان ہے اچھی طرح واقف تھے دو سرے انہوں نے ہید دیکھا کہ لڑکے کے بارے ہیں ان کے داماد (علامہ إقبال) کی رائے اچھی ہے۔ انہوں نے ہید رشتہ منظور کرلیا۔ ڈاکٹر عطا محمد کا قیام مجرات ہیں تھا جو لاہور سے بہتر میل کے فاصلے پر ہے۔ ۱۹۱۰ء کے لگ بھگ شادی ہوئی۔ برات بڑی دھوم دھام کے ساتھ مجرات کئی۔ برات کا استقبال کرنے والوں برات بڑی دھوم دھام کے ساتھ مجرات کئی۔ برات کا استقبال کرنے والوں میں حضرت علامہ إقبال مجمی تھے۔ برات کے ساتھ طوا کف بھی تھی۔ برات کے ساتھ طوا کف بھی تھی۔ برات کے ساتھ طوا کف بھی تھی۔ برات کا دفت تھا' اس موقع پر آتش بازی کا زیردست مظافرہ ہوا'۔ (۸۲)

اِ قبال جب خواجہ فیروزالدین کے تھرجاتے تو فاطمہ بی بی سے ملاقات ہوئی (۸۳)۔ فاطمہ بی بی کی وفات ۱۹۸۲ء میں ہوئی ۔ ان کی اولاد میں خواجہ محد آصف 'خواجہ خورشید انور' خواجہ محد افضل' خواجہ سلطان احمہ' انوری بیکم' اصغری بیکم اور نجمہ بیکم شامل ہیں۔ (۸۴)

حميده بيكم

خان بمادر کی صاجزادی اور علامہ اِ قبال کی خواہر نہتی تھیدہ بیگم ۱۸۹۳ء کے لگ بھک گرات میں پیدا ہو کیں۔ ۱۹۱۳ء کے قریب ان کی شادی سید عظمت علی شاہ ہے ہوئی۔ بو پیلس میں ڈی۔ایس۔ پی سے اور اندرون کالری دروازہ میں رہتے ہے۔ ان کے والد سید محد فضل شاہ میو نہل کمیٹی مجرات کے ممبر ہے۔ سید عظمت علی شاہ ریٹار منٹ کے بعد میو روڈ لاہور پر رہائش پذیر رہے۔ اقبال کے طاقاتی بھی ہے۔ طویل عمریا کر ۱۹۹۲ء میں فوت ہوئے۔ سید عظمت علی شاہ کے بیچا زاد بھائی سید نور اللہ شاہ ' ڈاکٹر جیخ عطا محد کے قربی وست سے ' اننی کی وساطت سے بیر رشتہ طے پایا۔ سید عظمت علی شاہ کی بید دو سری شادی موست سے ' اننی کی وساطت سے بیر رشتہ طے پایا۔ سید عظمت علی شاہ کی بید دو سری شادی میں اور وہیں و فن میں۔ اور حیدہ بیگم کی پہلی! حمیدہ بیگم سال جیں۔ ایک موسی اور فالدہ بیگم شامل ہیں۔ ایک اور خالدہ بیگم شامل ہیں۔ ایک اور بیٹا سیل عظمت بین میں فوت ہو گیا تھا۔ (۵)

یا قبال اور مجرات است

شنراده بيكم

خان بہادر کی سب سے چھوٹی صاحبزادی شنزادہ بیگم ۱۹۰۰ء میں پیدا ہو کیں۔ ان کی۔
شادی بھی سید خاندان میں سید تور اللہ شاہ کے صاحبزادے سید سجاد حیدر بخاری سے
۱۹۲۸ء کے قریب ہوئی۔ اس سے تبل ان کی شادی بھٹی کشمیری برادری میں تذیر احمد بھٹی
سے ۱۹۱۷ء کے لگ بھگ ہوئی تھی گراس خاد ند سے نباہ نہ ہو سکا اور ۱۹۲۵ء کے قریب
طلاق ہو گئی۔

سید سجاد حید ربخاری بیرون کالری دروازه (فیعل کیٹ) مجرات شریش رہتے تھے۔ پھر الہور نظل ہو گئے تھے۔ وہ لاہور ہائیکورٹ کے ڈاکومنٹ ایکپیرٹ تھے۔ شزادہ بیگم لے لاہور میں بی زندگی گزاری او د ۱۹۸۳ء میں فوت ہو کیں۔ جب علامہ إقبال میکلوڈ روڈ پر رہتے تھے تو شنزاوہ بیگم اور جمیدہ بیگم دونوں بہنیں ان کے مکان کے متعل (دیوار کے) گھر میں کچھ عرصہ رہیں۔ اولاد میں سید پرویز سجاد بخاری (سول سردنٹ) پردین بیگم ' نسرین بیگم '

هجره نسب سيد عظمت على شاه وسيد سجاد حيد رشاه

(مرف متعلقہ افراد کے نام کھے مکے ہیں) سید عبدالعدیق شاہ سیدعبدالعمدشاہ سیدعبدالعمدشاہ

(صوبدار فوج فرعک مدفون مجرات- اِن کے چے بینے تھے)

سيد أكبر على شاه - سيد امنع على شاه - سيد حمد فعنل شاه

سید نوراند شاه (سیش جج) - سید تراب علی شاه - سید عظمت علی شاه (ایس بی) سید سجاد حیدر - سید امیر علی - سید حسن مسکری - سید نفوتراب مسید شاهت علی

شخ محمر مسعود

خان بمادر کے پوتے اور ڈاکٹر غلام محد کے فرزند ایٹنے محد مسعود ۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئے۔
مثن سکول مجرات سے میٹرک کرنے کے بعد انٹر کالج مجرات سے ایف۔ اے کیا۔ ایف ی
کالج لاہور سے مربجوایش کی اور سول سروس میں آئے۔ بنجاب اسمبلی میں اسٹنٹ
سیریٹری دہے۔ (۸۷)

انداز ۱۹۳۱ء میں ان کی شادی ان کی پھو پھی فاطمہ بی بی زوجہ خواجہ فیرو زالدین ہیرسٹر کی صاجزادی انوری بیکم سے ہوئی۔ کٹڑہ شالبافال کے ایک بزرگ میرنصیرالدین 'جو خان بمادر کے عزیز ہیں 'نے راقم ہے ایک ملاقات میں بتایا۔

" شخ عطا محد کا سارا خاندان برا شریف اور نیک تھا۔ ان کے پوتے شخ مسعود کی شادی لاہور میں طے پائی۔ اس لڑک کا بھائی خواجہ خورشید انور بہت برا موسیقار ہوا ہے۔ میں نے یہ شادی اندی کا بھائی خواجہ خورشید انور بہت برا موسیقار ہوا ہے۔ میں نے یہ شادی اندی کی تھی۔ بری وحوم وحام سے بارات محرات سے لاہور گئی تھی۔ برا عالیشان اِ نظام تھا۔ اکمریزی اور دلی دونوں طرح کے کھانے وید محلے۔ شخ مسعود شادی کے بعد زیادہ عرصہ یماں طرح کے کھانے وید محلے۔ شخ مسعود شادی کے بعد زیادہ عرصہ یماں (مجرات) نہیں رہے 'لاہور بطے محلے تھے۔"

بقول سيد نذري نيازي (٨٨)

مجنع محد مسعود القبال كي مود من كليا على بخش ان كابوا خيال ركها محد مسعود في الله على المكار محد مسعود في الله الماركة الماركة الماركة المسعود في أبيا الماركة المارك

حواله جات وحواشي: ـ

() معلامہ اِقبل اور اکل پہلی ہوی آز سید طد جلال۔ مجلس محبان اِقبل کراچی ساماء صفحہ ۱۲ کے مطابق عربی ہوں آز سید طد جلال۔ مجلس محبان اِقبل کراچی ساماء کو جدہ میں پیدا ہوئیں جمل ان کے والد وائس کونسل تھے آ قبل کی ابتدائی زندگی آز ڈاکٹر سید سلطان محمود حسین۔ اِقبل اکادی لاہور ۱۸ء صفحہ سے ایک مطابق کریم کی ایک ساماء کو مجرات میں پیدا ہوئی۔

منج مورت مل ہے کہ کریم بی بی ۱۲ مارچ سمداء کو مجرات میں پیدا ہوئیں تب ان کے والد ابھی لاہور میڈیکل سکول میں زر تعلیم تھے۔ یہ تاریخ پیدائش مجرات میو تہل سمیٹی ریکارڈ(بحوالہ مظلوم اقبل صفحہ ۹۲) سے لی منی ہے اور اِقبل کے خاندان کی روانتوں سے اس کی تعدیق ہوتی

- (٢) علامه إقبل اور الكي پيلي بيوي- صفيه ١١
- (m) موايات إقبل مرتبه عبدالله چنتائي- مجلس تق أدب لامور عدامه مع هه
- الباد الباد البات البات البات البات البات البات الباد البا
 - (۵) لخا
- (۱) کتوب کرئل خواجہ عبدالرشید محررہ ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء (راقم کو اس عظ کی فوٹو کالی ریاض مفتی مائنگ ماخب سے لی۔ اِن کے بیان کے مطابق یہ عظ پر کہل ٹی مرور صاحب کے نام لکھا کیا تھا، لیکن عظ کے نفس مضمون سے اس بلت کی تردید ہوتی ہے۔ اس عظ کا عکس ضمیمہ جلت میں شال ہے۔ م۔ س)
 - (2) میج کاریخ وفلت (۲۸ فروری ۱۹۳۷ء) اور جلت مدفن کے ذرائع۔ (الف) کریم بی بی کے بعلنج سید پرویز سجاد بخاری کابیان (ب) کمتوب محترمہ رشیدہ آفاب اِقبل بنام مصنف مورخہ ما دسمبر ۱۹۹۲ء

الم سد تذرینازی ("وانائے راز" منی ۵۵) نے تاریخ وفات ۲۰ نومر۱۹۳۹ء لکمی ہے۔

المع حبداللام ندوی ("إقبال كال") في عاريخ وفات ماريج ١٩٣٧ء لكسى ہے۔

الله صاير كلوروى ('ياد إقبال' صفحه ۵س) نے تاریخ وفات ۲۸ تومير ۱۹۳۴ء لكسى ہے۔

﴿ وَاكْرُ جَاوِيدِ إِقَبِالَ (زَيمه رود اول صفحه ٢٢) نے تاریخ وقات ١٩٣٦ء لکمی ہے۔ وَاکثر صاحب نے مزید لکھا مجرات میں فوت ہو تیں اور وہیں دفن ہو تیں۔ یہ دونوں یا تیں غلط ہیں۔

- (٨) مضمون اليدى إقبل ازبليس علد على- مول بلا
- (٩) المتار شاعر بمين إقبل نمبول ١٩٨٨ مني ١٩٨٨ عد علا تقل كياكيا -
- (١٠) معراج بيكم كو كل كا خنازي تقل جكا ذاكر عطا محد ف خود كل مرتب آييش كيا اي على كى

ا قبال اور مجرات

101

آریش کے زخم کی طرف اثارہ ہے۔

(ا) قری درائع اور قرکے کتے کے مطابق من پیدائش ۱۸۹۱ء ہے۔

(١١) روايت كے مطابق بالا يجد ميكے بيدا ہو تا تقل

(P) مفكر پاكستان أز محد طنيف شلد مني سايس

(۱۳) یاد اِ قبل از صار کلوردی صفحه ۳۵

(۵) روایات اِ قبل مرتبه عبدالله چغتائی صفحه ۵۵

(M) یہ خط ماہنامہ شامر جمین اقبل نبر ۱۹۸۸ء کے صفحہ ۵۳۸ سے لیا کیا ہے۔

(2) سمظلوم إقبل أز اعجاز احر صفي ١٩-٩٠ ٢٠١٥

(١٨) روايات إقبل منحه ٨٩

(١٩) إقبل بنام عطيد بيكم: مورخه ٩ اربل ١٩٠٥ معلوعه إقبل أز عطيه ويكم: مترجم ضياء الدين احمد بمنى- إقبل أكادى ياكستان لامور ١٩٨١ء من صفحه ١٥

(٢٠) "إقبل كے مجمد طلات" (مضمون) أذ غلام بحيك نيرتك مطبوعه مجلّه "إقبل" اكتوبر ١٥٥ء

(١٦) مظلوم إقبل صفحه ١٦١

(١٣) علامه إقبل اور الكي پلي يوي. صغه ٣٨

(١٣) اينا صلى ١٩٠٠)

(٣٣) ذكر إقبل أز عبدالجيد سالك صفحه ٢٣٨

(٢٥) طلات درست موت لو إقبل مجى يد مثوره ند دية من

(M) ابتار شام بمبئ - إقبل نبود ۱۹۸۸ صفحه ۱۵۵۱ تا ۵۵۳ (M)

(٢٤) الينا متحد ١٥٥٠

(٢٨) ايناً مني ١٨٥

(٢٩) اينا مني ١٢٩

(۳۰) اینامخد ۲۲۵ کا۷۵

(١٣١) علامه إقبل اور الحي بيلي بوي- مني اس

(۱۳۲) آبل ۸۵ء مرتب ڈاکٹر دھید عشرت اقبل اکادی پاکستان۔ لاہور ، ۱۹۸۹ء صفحہ ۵۸ مضمون حیات اقبل کے چند سے کوشے آز کلیل احمد

(١٣٣) اينا

(٢١١) اينا

(۳۵) اینامغه ۱ ترجمه از اگریزی

(۱۳۹) اینا ۱۳ زجمه آز اگریزی آز مولف کتاب پدا

مجلَّه بمجنه " إقبال تمبر ١٩٨٥ء من عبدالله قريش صاحب كالمضمون "أفناب إقبال- شاكع موا- اس

مضمون میں کچے خطوط کا انگریزی سے أردو ترجمہ قریشی صاحب نے کیا ہے۔ یہ خطوط سب سے پہلے فکیل احمد کے مضمون حیات اِقبال کے چند نے گوشے (مطبوعہ مجلّہ اِقبالیات کا ہور بابت جوالائی ۱۹۸۵ء) میں دیے گئے تھے۔ اِن خطوط کا ترجمہ کرتے ہوئے قریشی صاحب نے پچھ ایسا انداز افتیار کیا ہے کہ آفاب بچارہ گتاخ سے گتاخ تر ثابت ہو۔ یہ دائشہ کوشش لگتی ہے۔ دو مثالیں بلاظہ ہوں۔ اصل انگریزی فقرہ یوں ہے:۔

Inspite of the manner in which he has been behaving towards me and behaving towards me and other members of our family."

قريش صاحب كاترجمه يلاحظه مول-

وہ جس گتافی اور بدتمیزی سے میرے ساتھ اور فائدان کے دوسرے افراد کے ساتھ ہیں آیا تھا۔
اس ترجے میں جسافی اور بدتمیزی تربی صاحب کی اخراع ہے۔ اس طرح ایک اور فقرہ ہے جس میں قریش مساحب کی اخراع ہے۔ اس طرح ایک اور فقرہ ہے جس میں قریش صاحب نے "Nasty Letters" کا ترجمہ "بیودہ اور دھمکی آمیز خطوط کیا ہے۔
معلوم نیس وجمکی آمیز کس لفظ کا ترجمہ ہے؟

(۳۷) اینا سخد ۱۷۱۵ ترجمه از انحریزی از مولف کلب بدا

(٣٨) الينا متحد ٢٨

(١٣٩) الينا صلى ١٢٨ ١٨

(٠٠) ايناصغه ١٩

(۳۱) یاد اِقبل اَز صایر کلوروی صفحہ ۱۷۳ - (بیکم رشیدہ آفلب اِقبل نے راقم کے نام ایک عط محردہ ۳۰ جون (۳۱) ہون کا میں اس وصیت اور روایت کو من کھڑت قرار دیا ہے)

(٣١) معلامه إقبل اور اعلى بهلي بيوى معلى ١٠١

(mm) الينا متى اس

(١٣٨) يو خطوط مطامه إقبل اور اكل يبلي يوى مي شال يرب

(٥٥) - إقبل ٨٥- مني معد اللب لي الي وي الله

(٣١) ايناً منحدك

(۷۷) ایناً مخد ۵۱

(٣٨) ملاسد إقبل اور اكل يهلي يوى مني مني

(١٠٩) بخلہ برينت اسلامي كالح ريادے دو لاہور۔ نومرومير١٩٩١ء صفر ١٩٩

(٥٠) روزنامه "پاکتان" ۹ نومر ۱۹۹۱ء "إقبل آسية فرزند آكبركي تظريس" أز احسان التي سالك

(۵) كتوب بيكم رشيده آلك إقبل يهم راقم مورف ۱۵ وممر ١١٩١٠ ١٠٠٠ وان عادمه

(۵۲) آزاد اقبل نے کراچی گرام سکول کے بعد انگستان سے اولیول کے ایول اور ایل ایل (آزن) اور بارایت لاکیا۔ پاکستان آکر ۱۹۸۳ء تک تافیل پر پیش کرتے رہے پھر سودیے کی ایک ملی میشل سمینی جی قافل مثیر ہومے ۔ کی ممالک کی سرکر بھے ہیں ۔ علم و ادب شعرو شامری اور مرسیق سے خاص شعف رکھتے ہیں ۔ مجور محکل کی سرکر بھیل ہے ۔ شامری میں علامہ اقبل کا پرتو واضع نظر آتا ہے۔

وقار اقبل کی ابتدائی تعلیم بھی گرامرسکول سے ہوئی۔ مزید تعلیم کے لئے انگلتان بھیج کے لیکن وال مختلف باربول کا شکار ہو مجے اور وائیں چلے آئے۔ روحانیات اور فدہب کی طرف زیادہ لگاؤ منا جنانچہ فدہی تعلیم حاصل کی ۔ کئ عمرے اور ایک جج کیا جالیس برس کی عمر میں دانچ کی نس مناخ کی نس منتخ سے انتقال کیا اور قبرستان سخی حسن کراجی میں مدفون ہیں۔

نوید اقبل نے اپیس کالج الہور اورانگتان میں تعلیم پائی - لندن یونیورٹی سے بی - اے اکناکس (آفرز) فرانس سے فیلوا ان میجنٹ اور امریکہ کی کیلیفورنیا ہونیورٹی سے انٹر نیشن ریلیشنز میں لیا۔ انگا۔ ڈی کی ڈگری ماصل کی ۔ تحقیق اور فور و خوش کے بعد عالم اسلام کے اتحاد کے اتحاد کے اور ایکٹر نیشنز آف بلال کا نظریہ چیش کیا۔ پاکتان اور عالم اسلام کی اقتصادی ترق کے خواہل کے جوناکی نیشنز آف بلال کا نظریہ چیش کیا۔ پاکتان اور عالم اسلام کی اقتصادی ترق کے خواہل میں اور اس سلسلے میں ایٹ نظریے اور تجاویز کے جی میں اخبارت و جرائد میں بھی کلمت رہے ہیں اور اس سلسلے میں ایپ نظریے اور تجاویز کے جی میں اخبارت و جرائد میں بھی کلمت رہے ہیں ۔ آجکل اسلام آباد میں فیر کلی سرائی کار کمپنیوں کی راہنمائی کا ادارہ چلا رہے ہیں ۔ (سملامہ اقبالی اور ان کی پہلی ہوی " مبع دوم ۱۹۹۱ء صفحات ۲۵۸ تا ۱۹۹۳)

- (۵۳) معلمه إقبل اور اكل بهلي يوي- صغه مه
 - (OM) لمناسد شاعر بمنى إقبل نمبو AM
- (۵۵) یمل اس بلت کی وضاحت ضروری ہے کہ آفلب اِقبل کی حقید کے مالک ہے جیہا کہ اُنسوں نے خود صراحت کے ساتھ علامہ اِقبل اور اکلی پہلی بیوی میں بیان کیا ہے۔ خفتگان کا اور اکلی پہلی بیوی میں بیان کیا ہے۔ خفتگان کا پی آفلب اِقبل کی تدفین اور قبر کے سلسلے کا پی آفلب اِقبل کی تدفین اور قبر کے سلسلے میں جو تحریہ ہاں سے یہ غلاحمی ہو سکتی ہے کہ آفلب قلوانی تھے جو سراسر غلا ہے۔
 - (٥٦) مظلوم إقبل صفحه ١٠١٥
 - (١٥٤) بانك درا- لكم فيع اور شام
 - (٥٨) كتوب خواجه عبدالرشيد بنام نا معلوم مؤرخه ٢٠ فروري ٩٤١٩
 - (۵۹) "اقبل کی ابتدائی زندگی- آز داکشر سلطان محود حسین" صلی ۱۲۹
 - (۱۰) بمطابق خود نوشت مالات بحواله علامه اور اکل پهلي يوي طبع عاني ١٩٩١ مني ٥٠
- (۱) ڈاکٹر سید ملطان محود حسین (جوالہ ترکور) نے لکھا ہے کہ وہ غل پاس کرے لاہور میڈیکل سکول بی فل ماطل ہوئے۔ لیکن لاہور میڈیکل سکول بی مب اسٹنٹ سرجن سے کورس کے لیے کم بی ماطلہ کا معیار دسیں میل معیار میٹرک تھا۔ اس سے کم بھی بھی داخلہ کا معیار دسیں میل دیکھنے
- (i) King Edward Medical College LHR 1985.
- (ii) The Evolution of Medical Education in 19th century

Indo-Pakistan. (By Syed Amjad Ali)

- (۱۳) آبل کی ابتدائی زندگی مغد ۱۲۹ پر کورس کمل کرنے کی تاریخ جولائی ۱۸۵۸ء کمسی ہے۔ لیکن راقم کے نام ایک خطیص مصنف نے اصلاح کرتے ہوئے جنوری ۱۸۵۸ء لکھا ہے۔
 - (۱۳) کے ای کے طلباء کی ڈائر کھٹری۔ 1985 بالباء کی ڈائر کھٹری۔ 1985 بالباء کی ڈائر کھٹری۔ 1985 بالباء 'ALL OF US'
 - The History of KEMCLHR _ 1985 ... (Yr)
- (۱۵) خان بداور کا سروس ریکارڈ پہلی مرتبہ ڈاکٹر سید سلطان محود حسین نے اپنی کتب آ قبل کی ابتدائی زندگی- میں دیا ہے۔ ہم نے اس ریکارڈ کو ضروری تھیج کے بعد شال کیا ہے۔ (م س)
- (۱۲) ۱۹۸۱ء سے تیل شائع کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ ڈاکٹر عطا محد جدہ میں وائس کونسل رہے۔ اس اصلاح کا سرا بھی ڈاکٹر سید سلطان محمود حسین کے سرہے۔
- (۱۸) آیل کی ابتدائی زندگی- صفحہ اللہ ۳۰ و مبر لکھا ہے۔ ڈاکٹر سید سلطان محدود حسین نے راتم کے دائم سے ما ایک اصلاح کی ہے۔
 - (٢٠٠٩) والمات إقبل من من ١٩١ روايت خواجه فيروزالدين
 - (ا) واللے راز آز سید نذر نیازی صفحہ سمد پر سن وقلت غلطی سے عہد تھا کیا ہے۔
 - (۱۷) زیاده تر معلومات سید پرویز سجاد بخاری (نواسد خان بدادر) نے فراہم کیس
 - (۱۷۷) كتية قبر
 - 'ALL OF US' Directory of Graduates of KEMCLHR 1985. (417)
 - (۵۵) روایات إقبل منی سای روایت علی بخش
 - (24) مظلوم إقبل أذ فيخ اعجاز احمد صفحه 4 بحواله ريكارد ميونيل مميني مجرات
 - (22) راقم سے طاقات مورف ا جوری ۱۹۹۲
 - (٨٨) كمتوب ينام راقم عرب ها وممبر ١٩٩٨ء
 - (29) آبل کی ایتدائی نِندگی مف سوا
 - (۸۰) بغول سيد پرويز سجاد بخاري
 - (٨) "روايات إقبل" صفيه
 - (۸۲) نتوش اقبل نبر شارہ سماء نوبر عمله اقبل کے حنور أذ خاجہ عبدالوحید منی ۱۳۸۳
 - (۸۳) اوراق مم كشة مرتبه رحيم بخش شاين صفحه ۲۹
 - (٨٣) "إقبل كى ابتدائى لاعدى- صلحه سما
 - (۸۵ تاعیم) علولت سید فخر تراب سید حسن عسکری اور سید پردیز سیادی سے ماصل ہو کیں۔
 - (٨٨) مائلے راز آزسید تذریخ نیازی صفحہ عدم ۔(٨٩) اقبل کی ایتدائی نیمکی صفحہ سما ..

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ا قبال اور مجرات

باب چہارم رجال گرات سے إقبال کے مراسم

- صداول:- محفل إقبال كاركان مشيده (قري احباب)
 - ى حصه دوم: وسعت محفلِ أحباب
 - ے حصہ سوم: جن سے رسم وراہ تھی
 - ت حديمارم: إقبال" سے ملاقات كرنے والے
 - اليم حصه پنجم: إقبال كے مجراتی كمتوب اليم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ا تبال اور مجرات

مزید کتب پڑھنے کے لئے آن جی دزے کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

حصہ اول: محفلِ اِ قبال کے ارکانِ مشیرہ (قربی احباب)

- ان بهادر سردار عبدالغفور ذرّانی
- ا خان بهادر چود هری خوشی محمه ناظر
 - ت شفاء الملك عليم محرحسن قرشي

ا قبال اور مجرات

"موقع ہی وہ واحد معیار ہے جس سے کسی شخص کی حقیقی فطرت کو پر کھا جاسکتا ہے۔اگر بھی وفت آیا تو آپ کو د کھا دول گا کہ میں آپنے دوستوں سے کس قدر شدید محبت کر تا ہوں اور میراول اُن سب کے لیے کس درجہ ہے تاب رہتا ہے۔ نوندگی کے بیاری نہیں ہوتی لیکن مجھ میں اتنی قوت ضرور ہے کہ دو سروں کو ضرورت پڑنے پر اِسے اُن پر نثار کردوں"۔ اِقبال.

مزید کتب پڑھنے کے گئے آن می دزے کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

خان بهادر سردار عبدالغفور دراني

إ قبال کے درین دوستوں میں شامل تھے۔ انسیں إقبال کی شاکروی کا اعزاز بھی حاصل تھا۔ اِ قبال کا ابتدائی دور کا بیشتر کلام سردار عبدالغفور درانی کے ذریعہ بی محفوظ رہا۔ مردار عبدالغفور درانی (جو بھین سے بی "ابوصاحب" کے عرف سے پہیانے جاتے تھے) مجرات کے مشہور درانی خانوادے کے فرزند تھے۔ یہ خاندان انیسویں مدی میں کابل ہے آكر پنجاب من آباد ہوا۔ عبدالنفور كے دادا سردار محرحيات كے داداشاہ مراد خال يوپلزئي(١) كالل كے حكمران تيمور شاہ كے درباريں اميراعظم كے لقب سے متاز تھے۔ اور بير مرتب و لقب موروثی تھا۔ شاہ مراد کے فرزند سردار محد شریف خال وزیراعلی اور مشیر مال افغانستان کے عمدے تک پہنچ۔ ای زمانہ میں کابل میں وزیر فتح خاں اور شاہ شجاع میں اڑائی ہوئی اور فتح خال کو فتح ہوئی۔ جب شجاع الملک نے امحریزوں کی مدد سے کابل پر فوج تحقی کی تو شریف خال کے فرزند سردار پائیندہ خال'افغانستان کی فوج کے سپہ سالار تھے۔ وہ مردار دوست محم سے کی لڑائیاں لڑے اور دوست محر کے تمام کنے کو گرفار کر کے اتحریزی سرکار کے سپرد کرویا۔ جب دوست محد نے رہائی پائی اور امیر کابل ہوا تو اس نے شریف خال کے ور ٹاء کو جلا وطن کر کے تمام جا کناو صبط کرلی۔ بیہ خاندان احمریزوں سے پناہ کے کر پنجاب میں آ آباد ہوا۔ جب اگریزوں نے تمام پنجاب پر قبعنہ کر لیا تو شریف خال کے بیوں گلتان خان مدیق خان اور محمہ خان کو فوج میں مردار بہادر کے عمدے عطاکیے جبکہ دو مرے بیؤل یار محد خال کو تخصیلدار اور محد حیات خال اور عطا محد خال کو اکسٹرا اسٹنٹ تمشنرمغرد کیا۔ (۲) عبدالفور خال کے وادا خان بمادر مردار محد حیات خان مرسید احد خان کے دوست اور ان کی تحریک کے مرکزم رکن تنے (۳)۔ مردار عبدالفؤر کے والدسردار محرحين فان بمي اسمرا اسشند كمشز تع-

حیدالفور ' ۱۸۸۳ء کے لگ بھک مجرات میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مجرات میں مامل کی پھر کور نمنٹ کانے لاہور میں داخل ہوئے اور ۱۹۰۲ء میں ایف اے کا احتمان اعظم مامل کی پھر کور نمنٹ کانے لاہور میں داخل ہوئے اور ۱۹۰۴ء میں ایف اے کا احتمان اعظم نمبردل سے پاس کیا۔ ان کا شار ذہین اور مرکزم طلباء میں ہوتا تھا۔ ۱۹۰۳ء میں بی۔ اے کا احتمان پاس کیا۔ ای دوران انہیں پروفیسر تھامس آرنلڈ اور آقبال سے اکتباب فیض کا موقع طا۔ بی۔ ای دوران انہیں پروفیسر تھامس آرنلڈ اور آقبال سے اکتباب فیض کا موقع طا۔ بی۔ اے کے بعد وہ محکمہ پولیس میں بحرتی ہوئے۔ مخلف شرول میں تعینات دے۔ مب سے طویل عرصہ میانوالی میں دہے۔ ترتی کرتے ہوئے سینئر میرنشنڈ نٹ آف در ایس کے حدے کئی میں منہ کے اور ۱۹۳۹ء کے لگ بھگ ریٹائرہوئے۔

سروار عبدالغنور کا شار مستعد ، فرض شناس اور باصلاحیت پولیس افرول بی بوتا تھا۔
اگریزی افر ان کے فائدانی پس منظرے بخوبی آگاہ تے اور ان کی اِ تظامی ملاحیتوں کے بھی معترف تھے۔ چنانچہ آئیں اہم مشن سونے جاتے تھے۔ اور ان کی کارکردگی کی بنیاو پر آئیں ، فان براور "کے خطاب ہے بھی نوازا گیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد مجرات کی ساجی اور ساجی نورگی ساجی اور ساجی نورگی بی شروع کیا اور شرکی ساجی شخصیت کے طور پر عزت کمائی۔ کچھ ساجی نے ندگی بی حصد لینا شروع کیا اور شرکی ساجی شخصیت کے طور پر عزت کمائی۔ کچھ عرصہ شی مسلم لیگ کے بھی صدر رہے اور مسلم لیگ کے لیے بحربور کام کیا۔ ساجی نظریات کے اختلاف کے باوجود ان کے حریف بھی ان کی شرافت کے معترف تھے۔ سروار عبدالغنور نے ۱۰ اکو بڑ ۱۹۵۲ء کو مجرات میں وفات پائی اور محلّہ بیگم بورہ میں بیگم معجد کے عبدالغنور نے ۱۰ اکو بڑ ۱۹۵۲ء کو مجرات میں وفات پائی اور محلّہ بیگم بورہ میں بیگم معجد کے محرف سے متعل آسینے فائدانی قبرستان میں مدفون ہوئے۔

إقبال اور أبوصاحب

"اگر عبدالنفور اتن محنت نہ کرتا تو ہا تک درا تھی مرتب نہ ہو سکتی" (اقبال)

مردار عبدالنفور اقبال کے شاگر دول ' دوستوں اور بداجوں بی ایک منفرد مقام رکھتے

ہیں۔ اِقبال نے ۱۹۹۱ء بیں چہ ماہ بطور ایڈ بیشل پر وفیسرا تحریزی اور پھراکتوبر ۱۹۰۴ء سے
اِنگلتان روا تکی تک بطور اسٹنٹ پر وفیسرا تحریزی ' کور نمنٹ کالج لاہور بی فدمات سر
انجام دیں۔ اِنی سالوں بی عبدالنفور وہاں زیر تعلیم تھا۔ غالب امکان ہے کہ اُنہوں نے
اِقبال سے انگریزی کا مضمون پڑھا۔ اگر چہ اُستاد اور شاگر دیس دوستی کی بجائے احرام اور
شفقت کے رشتے پیدا ہونے کا ذیادہ امکان ہو ؟ ہے لیکن ایک تو دونوں کی عمروں بی مرف شفقت کے رشتے پیدا ہونے کا ذیادہ امکان ہو؟ ہے لیکن ایک تو دونوں کی عمروں بی مرف
ان کا فرق تھا دو سرے عبدالنفور کو اُدب سے جو لگاؤ اور اِقبال ہے جو محبت تھی' دہ
دونوں کو بہت قریب لے آئی اور ایو صاحب اِقبال کے دوستوں بی شائل ہو گئے۔
ابتدائی کلام کی جمع آوری اور حفاظت:۔

شخ عبدالقادر (ہو علامہ اور آبو صاحب دونوں کے مشترکہ دوست نتے 'اس دور کا ذِکر کرتے ہوئے' جب اِ قبال کور نمنٹ کالج میں پردفیسرتے اور ہمائی دردازہ دالے مکان میں رہتے تتے) کیسے ہیں:۔

جوانی کی دنجہوں میں ایک نمایت قابل یاد دنجی اقبال مرحم کی دوئی ہے ہدا ہوئی۔ جس نے دور تک ساتھ دیا۔ وہ اس وقت کالج میں پروفیسر تھے۔ انہوں نے شہر (لاہور) میں میرے پرانے مکان کے قریب ایک چموٹا سامکان کرائے پر لیا۔ ہماری ملاقات و پہلے ہی ہو چکی تھی شرکی جمعائی نے ہم کھی

کے مزید مواقع پیدا کر دیے۔ یس شام کو ان کے ہاں بیشا۔ ان کے دو تمن اور دوست عموماً دہاں موجود ہوتے تھے۔ ان بی ایک تو ان کے اُستاد مولانا میر حسن کے فرزند سید محمد تقی تھے۔ ان کی دوسی پرانے تعلقات پر بخی تھی۔ سیالکوٹ کے ایک اور صاحب سید بشیر حید ربھی تھے جو اس وقت طالب علم سید ایک اور طالب علم سردار عبدالفور تھے جو "ابو صاحب" کملاتے تھے۔ سے سب اِ قبال کی شاعری کے مداح تھے۔ میں جاتا تو شعرو تخن کا سلملہ شروع ہو جاتا۔ میں کوئی شعریا مصرع اِ قبال کو سانے کے لیے و عوید رکھتا جو طرح کا موجو ہا۔ میں کوئی شعریا مصرع اِ قبال کو سانے کے لیے و عوید رکھتا جو طرح کا کام دیتا۔ وہ حقہ پیتے جاتے اور شعرکے جاتے۔ آبو صاحب کاغذ اور پنسل لے کم دیتا۔ وہ حقہ پیتے جاتے اور شعرکے جاتے۔ آبو صاحب کاغذ اور پنسل لے کام دیتا۔ وہ حقہ پیتے جاتے اور شعرکے جاتے۔ آبو صاحب کاغذ اور پنسل لے صاحب ایک مجلد بیاض میں اپنی بنسلی یا و داشیں صاف کر کے لکھ لیتے تھے۔ اگر آبو صاحب کا تیار کیا ہوا مسالہ موجود نہ ہو تا تو ہارے مرحوم دوست کا اگر آبو صاحب کا تیار کیا ہوا مسالہ موجود نہ ہو تا تو ہارے مرحوم دوست کا بیت ساکلام چھپنے سے رہ جاتا کیونکہ وہ اس زمانے میں آبنے پاس کوئی مسودہ بیس ساکلام چھپنے سے رہ جاتا کیونکہ وہ اس زمانے میں آبنے پاس کوئی مسودہ نہیں رکھتے تھے۔ اب زیادہ شامیں اِ قبال کے ہاں صرف ہونے لگیں "۔ (م)

عكيم احمد شجاع (١٨٩٦-١٩٩٩ء) الي ياد داشتول ميل لكعت بين :-

ہور نمنٹ کالج کے تین طلباء شخ عبدالغور (سموا شخ لکھا ہے مراد سردار عبدالغور ہے۔ ناقل) شخ عبدالرشید اور خواجہ عبدالجید بھی إقبال کے شعر د خن کے شیدالیوں میں سے تھے۔ اے اتفاق کئے یا نیر کی تقدیر 'شعرہ بخن کے یہ تیوں ولدادہ جب تعلیم سے فارغ ہوئے تو پولیس کے محکمے میں طازم ہو گئے یہ تینوں ولدادہ جب تعلیم سے فارغ ہوئے تو پولیس کے محکمے میں طازم ہو گئے اور آپ دوران طازمت میں اپنی قابلیت کے ایسے جو ہر دکھائے کہ ترقی کرتے کرتے سرنٹنڈنٹ آف پولیس کے عمدے پر فائز ہوئے۔ یہ عمدہ اس کرتے کرتے سرنٹنڈنٹ آف پولیس کے عمدے پر فائز ہوئے۔ یہ عمدہ اس ذمانے میں زیادہ انگریز افروں بی کے لیے مخصوص تھا۔ اور اس ملک کاکوئی خوش قسمت بی اس یام عروج تک پنچا تھا۔

تلطح عبدالغفور (مراد سردار عبدالغفور - م - س) نے إقبال كے كلام كو پہلے تو جع كرنے ميں اور پھرات مرتب كرنے ميں اس مستعدى اور ليافت سے كام لياكہ ميں نے إقبال كو خود اس امر كا اعتراف كرتے سا ہے كہ اگر عبدالغفور اتنى محنت نہ كر تا تو "يا محک ورا" بھى مرتب نہ ہو سكتى۔

ا قبال کی طالب علی کے زمانے جی ان کے اور دوستوں جی انی دوستوں جی انی دوستوں کو یہ تصوصیت حاصل ہے کہ انہوں نے ان کا ابتدائی کلام بری

کوشش اور محنت سے جمع کیا اور اسے بڑے التزام سے مرتب کیا۔ یہ مجموعہ آگے چل کر بڑے کام آیا اور اِ قبال نے ای کو چیش نظرر کھ کر آیا گک وراکا مودہ مرتب کیا ۔۔ (۵) سید نذریر نیازی رقمطراز ہیں :۔

"ابوصاحب یعنی خان براور عبد انفور ورائی عجرات پولیس کے اعلی عمدیدار فق - محمر اِ قبال کے ساتھ گور نمنٹ کالج میں تعلیم پائی (ابوصاحب کے سال جو نیئر تقے - م - س) محمر اِ قبال کے کام کے شیدائی - محمر اِ قبال سے اِن کی دوسی اور ہم نشینی کی داستان بہت ولچیپ ہو گی - اَبو صاحب نے شاید بسبب معروفیت اسے قبند نہیں کیا - اَبو صاحب نے با بک وراکی اشاعت میں بڑی مرکری سے حصہ لیا - اور کیوں نہ لیتے عبدالقادر نے لکھا ہے ، محمر اِ قبال کا ابتدائی کام اِنی کی کوششوں سے محفوظ رہا اور ہم تک پہنیا ۔ اس ابتدائی کام اِنی کی کوششوں سے محفوظ رہا اور ہم تک پہنیا ۔ اس ابتدائی کام کوشٹ انجاز احمر نے بھی آگے چل کر جمع کیا گرجس زمانے کا عبدالقادر ذِکر کرتے ہیں اور ہم تیس بیٹھے تھے ۔ "(۱) کی حبدالواحد معینی (م - ۱۹۸۰ء) نے ۱۹۵۲ء میں "با قیات اِ قبال " مرتب کی قامتے ہیں: ۔ سید عبدالواحد معینی (م - ۱۹۸۰ء) نے ۱۹۵۲ء میں "با قیات اِ قبال آیا تو علامہ نے آ جباب سے عبدالفور صاحب وُ پئی پرنشنڈ نے پولیس کے پاس نایاب ذخیرہ قعا۔ اس دخیرہ عبدالفور صاحب وُ پئی پرنشنڈ نے پولیس کے پاس نایاب ذخیرہ قعا۔ اس دخیرہ عبدالفور صاحب وُ پئی پرنشنڈ نے پولیس کے پاس نایاب ذخیرہ قعا۔ اس دخیرہ عبدالفور صاحب وُ پئی پرنشنڈ نے پولیس کے پاس نایاب ذخیرہ قعا۔ اس دخیرہ عبدالفور صاحب وُ پئی پرنشنڈ نے پولیس کے پاس نایاب ذخیرہ قعا۔ اس دخیرہ کی دراکی ترتب میں بڑی مرد طی ۔ " (۲)

جیساکہ درج بالا بیانات سے ظاہر ہے کہ آبو صاحب نے ہا کک دراکی اشاعت میں بدی سرگری سے حصہ لیا اور اِ قبال نے انہی کی بیاض پر اِنحصار کرتے ہوئے ہا جمک درا مرتب کی۔ لیکن اِ قبال ہا جمک درا کی اشاعت سے قبل بھی اس بیاض کو استعال کرتے آ رہے سے۔ عطیہ بیم کے نام آپ ایک خط محررہ کے جولائی ۱۹۱۱ء میں لکھتے ہیں :۔

نظموں کا مجموعہ بخوشی ارسال کروں گا۔ ایک دوست نے میری نظموں کی ایک بیاض ارسال فرمائی ہے۔ کاتب انہیں خوش خط لکھ رہا ہے۔ جب کتابت ختم ہو بچکے گی تو نظر ٹانی کروں گا۔ جو نظمیں اشاعت کے قابل سمجی جائیں گی انہیں دوبارہ تکمواؤں گا۔ جو نظمیں اشاعت کے قابل سمجی جائیں گی انہیں دوبارہ تکمواؤں گا۔ (۸)

راقم کے خیال میں یمال دوست سے مراد آبو صاحب بی جی کیونکہ اس دور میں ایس بیاض مرف انہیں کے پاس متی۔ آبو صاحب اور إقبال بين باہم جو محبت اور ألفت تقى وہ دور رہ كر بھى كم نہ ہوئى ، قيام لاہور كے بعد ، جب أبو صاحب اپنى ملازمت كے سلسلے بين مخلف شرول مثلاً ميانوانى سركودها ، امر تسرو غيرہ بين تعينات رہے تو علامہ ہے مسلسل رابط ركھا۔

آبو صاحب کی بیاض میں خود علامہ کا درج کردہ کلام بھی تھا۔ اس بیاض سے ہاقیات

اقبال مرتب کرنے والوں نے بھی استفادہ کیا تھا۔ آبو صاحب کی وفات کے بعد یہ بیاض ان

کے صاجزادے امان اللہ فان کی تحویل میں تھی۔ کہتے ہیں کہ ان سے یہ بیاض راجہ غفنظ
علی فان(۱۸۹۵۔۱۹۲۳ء) کے پاس جلی گئی تھی جو آبو صاحب کے محرے دوست تھے۔

شخ عبدالقادر 'مشترک دوست :

شخ عبدالقادرے بھی آبو صاحب کو ممرا تعلق تھا۔ جب وہ ۱۹۰۴ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے

انگلتان گئے تو آبو صاحب کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ اِ قبال کا تازہ کلام نقل کر کے آئیں لندن

مجیج رہیں۔ کیونکہ آئیں علم تھا کہ آبو صاحب سے بہترکوئی محض یہ کام نمیں کر سکا۔

مجیج عبدالقادر ' اِ قبال کے نام خط محررہ کا مئی ۱۹۰۴ء آز جماز مالدیویہ میں لکھتے ہیں

"آبو صاحب کو میرا بہت بہت سلام کئے اور کئے کہ میری خاطرا تی تکلیف کرنا

وہ آپ فرائض میں واخل کرلیں یعنی اِ قبال کا تازہ کلام نقل کر کے آئیں

لندن جیجے رہیں۔ اسکا شکریہ میں یوں اوا کروں گا کہ جب اِ قبال ولایت میں

میرے قبلے میں ہو گا اور آبو اس کے کلام کا محتمر ہوگا تو میں نقلیں بھیجا کروں

گا۔ آبو صاحب کا سب سے آگے جاکر کھڑا رہنا اور چلتی گاڑی میں بھے سے ہاتھ

مانا تا دیریا و رہے گا۔ " (۹)

یمی وہ محبت اور خلوص تخاجس کی وجہ سے آبو صاحب نے اِ قبال اور بینخ عبدالقاور کے دِل میں محرکرلیا اور تازیست بیہ جذبے سلامت رہے۔

عبدالغفور کی فرمائش پر إ قبال کی شاعری:-

اِ قبال کے مزاج کا یہ حصہ تھا کہ وہ کمی کی فرمائش پر نہ تو شعر کہتے ہتے اور نہ ساتے ہے۔ اس سلسلے میں تھیم اجمل خاں اور نواب ذوالفقار علی خاں کے علاوہ یہ اعزاز صرف مردار عبدالفور کو حاصل ہے کہ اِن کی فرمائش پر اِ قبال نے متعدد بار اشعار کے۔ ایک مرتبہ (غالباد سمبر۱۹۰۳ء) عبدالفور کی درخواست پر اِ قبال نے ڈا ٹک (۱۰) کے تین اشعار کا اُردد ترجمہ کیا تھا۔ جو جنوری ۱۹۰۳ء کے "مخزن" میں شائع ہوا تھا۔ (۱۱)

ا قبال اور مجرات

ترجمه أزذا تك

دِل عَمْع صفت عشق سے ہو نور سرایا اور قکر یہ روش ہو کہ آئینہ ہو سمویا نیکی ہو ہر اک فعل میں نیت کی ہویدا ہر طال میں ہو خالق ہستی ہہ بحروسا الیک کوئی نعمت تہ افلاک نمیں ہے الیک کوئی نعمت تہ افلاک نمیں ہے یہ بات جو حاصل ہو تو کچھ باک نمیں ہے یہ بات جو حاصل ہو تو کچھ باک نمیں ہے . (إقبال بفرائش سردار عبدالغفور خان)

ا قبال - أبوصاحب كے تحريس:-

سمجرات شرین اِ قبال کے سرالی گھرے تقریباً سوقدم کے فاصلے پر عبدالفور کا گھر ہے۔ درانی فیملی کا یہ آبائی مکان ہے جو محلہ قصاباں میں مسلم بازار سے متصل واقع ہے۔ اب یمان آبو صاحب کے چھوٹے بھائی عبدالقدیر خان اور اِن کے اہل خانہ رہتے ہیں۔ مجرات میں خان بماور ڈاکٹر شخ عطا محمہ کے بعد میں وہ مکان ہے جے سب سے زیادہ ہار اِ قبال کی قدم ہوس سے زیادہ ہار اِ قبال کی قدم ہوس سے اِقبال نصیب ہوا۔ سردار عبدالقدیر خان اور اِن کی ہوئی ہمن نے راقم کو جایا "اِ قبال کی قدم ہوس سے اِقبال اور ہار کی وفات (سمار میں اور ہار کی اور ہمارے واوا محمد حیات خان کی وفات (سمار میل ۱۹۰۵ء) اور ہمارے والدکی وفات (سمار میں سے سنا ہے۔ "

پنديده أستاد:-

اِ قبال اور عبد النفور ك در ميان مجت كى ايك اور وجه پروفيمرنى - وبليو آرنلا تق - بو دونوں ك استاد تق اور دونوں كے بنديده استاد البوصاحب آرنلا كے چينة شاكر وقتے - ايك تقوير بي وه آرنلا كے بالكل يتج كمڑے نظر آتے ہيں - آرنلا سے آبو صاحب فلفه پڑھا اور ديكر تقليمي محالمات بين ان سے راہنمائي عاصل كرتے رہے - آبو صاحب آرنلا ك است قريب تے كه آرنلا كى بيكم بحى آبو صاحب بخوبي واقف تقين - مردار عبدالنفور كے نام پروفيمر آرنلا كا ايك (فير مطبوعه) فط ان ك باہمى تعلقات پر دوشنى دائل ہے ، مردار عبدالنفور كے نام پروفيمر آرنلا كا ايك (فير مطبوعه) فط ان ك باہمى تعلقات پر دوشنى دائل ہے ۔ بي خط آرنلا نے ٨ مارچ ١٩٥٣ء كو بندوستان سے ، مرى جماذ ك در يعلي والى ان الكتان جاتے ہوئے كھا۔ راقم كو يہ خط دُاكٹر احمد حسين قريش ہے حاصل ہوا ان كے باس يہ خط آبو صاحب كى فيلى سے بنچا تھا۔ اس كا عمل صفح مل بورياگيا سنے ۔

140

off aden

Mar, 8th

My dear Abdul Ghafoor Khan.

I hope that the enclosed testimonial will meet your wishes. I have not gone into details about your family, as their distinguished services already so well known and can be attested by separate documents.

I write with great difficulty as the ship is rolling about so much. I shall always be glad to hear from you and shall watch your career with interest.

I hope that you will get through your B.A. exam well and soon obtain the Government service you desire. Mrs. Arnold joins me in kind wishes. We have had a good journey so far, but it is getting hotter, the nearer we approach Arabia.

والسلام

Your's Sincerely

T.W. Arnold

P.S.

My congratulations upon your marriage which I hope will be attended with all happiness and blessings.

والسلام

ا قبال اور مجرات

خان بهادر چود هری خوشی محمر ناظر

"جوگ" جیسی مشہور نظم کے خالق چود حری خوشی محمد ناظرا گست ۱۸۲۹ء میں سمجرات شہر سے دو کلو میٹر جنوب میں واقع گاؤں ہر یہ والا میں چود حری مولا واو خال کے کمر پیدا ہوئے۔
ابتدائی تعلیم گاؤں کے پرائمری سکول میں حاصل کی۔ ٹانوی تعلیم گور نمنٹ ہائی سکول سمجرات میں حاصل کی۔ ٹانوی تعلیم میں دو مرے نمبریر رہے۔
سمجرات میں حاصل کی۔ میٹرک کے امتحان میں پنجاب یو نیورش میں دو مرے نمبریر رہے۔
سکول کے زمانہ (۱۸۸۱ء) میں بی غوث الاعظم سکی مدح لکھ کرشاعری کی ابتداء کی۔

۱۸۸۹ء میں ایم اے او کالج علی گڑھ میں داخل ہوئے اور ۱۸۹۳ء میں ہی-اے کی فاری حاصل کی۔ اے میں اللہ آباد فاری اور انگریزی میں آنرز کا اخیاز حاصل کیا اور بی-اے میں اللہ آباد یو نیورش کے مسلمان طلباء میں اول رہے۔ علی گڑھ میں بھی اول رہے اور طلائی تمضح حاصل کے۔

سکول کے زمانے میں ناظر کو مولوی نورالدین انور اور شیخ غلام محد بھیے با کمال اُستاد بھی جنہوں نے ناظر کے اُول دوق کو جلا بخش ۔ علی گڑھ میں داخلے کے وقت ناظر کو ایجے اُستاد شیخ غلام محد نے سرسد احمد خال سے متعارف کرایا ۔ سرسید کی مختصیت اور علی گڑھ کے علم پرور ماحول نے ناظر کے طبی شوق کے لیے تازیانے کا کام کیا اور وہ جلد تی علمی و اُولی طلقوں میں مقبول ہو محے۔ سرسید نیچری شاعری کے حای تھے 'مشر آر نلڈ (۱۸۲۳-۱۹۳۹ء) اسکی ترخیب و تربیت میں خاص دلچی لیتے تھے۔ اُنموں نے اِنعای نظم کوئی کا سلسلہ شروع کیا تو ناظر کا کے طلباء کے ملک الشحراء "قرار پائے۔ "اخوت" اور "چھار موسم" ای دور کی یا دگار ہیں۔ ای زمانہ میں ناظر نے مولانا حالی سے سلسلہ تلمذ قائم کیا۔

علی گڑھ کے بعد ناظرا ملی تعلیم کے لیے اِنگستان جانا چاہتے تھے۔ اس لیے کوئی مستقل ملازمت افتیار نہ کی اور پنجاب میں تحصیلداری کے موقع سے بھی فائدہ نہ اٹھایا۔ چند سال کے بعد دیگرے نواب نابن سرمور' نواب لوہارو اور سپرنٹنڈنٹ مالیر کوٹلہ کے سیکریٹری رہے۔ ۱۸۹۹ء میں جب لارڈ کرزن وائسرائے بند بن کر لاہور آیا تو ناظرا پھن کالے میں تعینات تھے۔ ۱۹۹۱ء میں خان مبادر غلام احمد خال ریونیو خشر تھیم نے اُنہیں اپنا پرسل اسٹنٹ بنالیا اور یون ناظرولایت جاتے جاتے تھیم جنت نظیر کے ہو گئے۔ تھیم میں اُنہوں کے اپنی خداداد ذہانت اور قابلیت کی بدولت بہت ترقی کی اور ریونیو خشراور پبلک خشرکے عمد و جلیلہ تک بہنچ۔ ۱۹۹۱ء سے ۱۹۹۱ء تک تھیم میں رہے پھرلدائی جلے تھے جمال وہ افسر عبد و جارہ کھیم میں اُنہوں کے دویارہ کشیم میں آئے اور ۱۹۲۳ء میں پھن کے کر ملازمت سے سبکدوش بھی دوابرہ کے دویارہ کشیم میں آئے اور ۱۹۲۳ء میں پھن کے کر ملازمت سے سبکدوش بھی و اسٹر سے کے کر ملازمت سے سبکدوش بھی دوابرہ کے دویارہ کشیم میں آئے اور ۱۹۲۳ء میں پھن کے کر ملازمت سے سبکدوش بھی دوابرہ کی بیکور سے سبکدوش کے دویارہ کشیم میں آئے اور ۱۹۲۳ء میں پھن کے کر ملازمت سے سبکدوش بھی جارہ کے کھیم میں کے کوئی کے کہاں دوابرہ سبکدوش کے دویارہ کی بیکور کی اور رویادہ کی میکور میں آئے اور ۱۹۲۳ء میں پھن کے کر ملازمت سے سبکدوش کے دویارہ کوئیر میں آئے اور ۱۹۲۳ء میں پھن کے کر ملازمت سے سبکدوش

و آبال اور مجرات

-2 n

ملازمت کے اختام پر ناظر رام ور چلے گئے جہاں نواب طار علی خال نے اُنہیں پانچ گاؤں آبادی کے لیے عطاکر رکھے تھے۔ پانچ سال وہاں رہنے کے بعد ۱۹۲۹ء میں چک نہر ۱۵۸ رکھ برانچ چک جھمرہ ضلع لاکل پور (فیصل آباد) میں رہائش اختیار کی جہاں ان کی اراضی نتی۔ انگریز سرکار نے ان کی اِنتظامی اور علمی خدمات کے اعتراف کے طور پر اُنہیں "خان بمادر" کا خطاب دیا۔

چک نمبر۱۵۸ میں قیام کے دوران ناظر گرمیوں میں تشمیر چلے جاتے اور گزرے سے کی سندریادوں سے آپنے بڑھاپے کی بے کیف شجیدگی کو کم کرتے۔ سری گرمیں ایسے ہی ایک قیام کے دوران کیم اکتوبر ۱۹۳۳ء کو عالم فانی سے کوچ کر گئے اور تشمیر سے ان کی محبت نے وہاں کی مثمی کو مجبور کر دیا کہ وہ آئیں اپنی آغوش میں لے لیے۔ ان کی قبر گری بل سری محکم میں ہے۔

خوشی محمہ ناظراً ہے دور کے ممتاز ترین شعراء میں شار ہوتے تھے۔ پنڈت پر جموبی دیا تریہ کیفی (۱۸۶۹۔۱۹۵۵ء) نے پنجاب کے جن تین صاحب قلم حضرات کو اُردو زبان کا محس قرار دیا ہے اِن میں اِ قبال اور ظفر علی خان کے علاوہ تیسری شخصیت ناظر ہیں۔ (۱۲) ناظر کا کلام ' نغمہ فردوس' کے نام ہے دو جلدوں میں شائع ہوا۔ پہلی جلد کے ۱۹۳۱ء میں جبکہ دو سری جلد ۱۹۳۸ء میں منظر عام پر آئی۔ ۱۵۹۱ء میں دو نوں جلدوں کو ہار یک ٹائپ میں کیجا شائع کیا گیا۔ ۱۹۹۲ء میں دو نوں جلدوں سے ختنب کلام قدیر شید ائی نے شائع کیا ہے۔ سکجا شائع کیا گیا۔ ۱۹۹۲ء میں دو نوں جلدوں سے ختنب کلام قدیر شید ائی نے شائع کیا ہے۔

إقبال اورناظر

اركانِ مشيدٌه:-

اِ آبال کثیرالاحباب ہتی تھے۔ بیسیوں افراد کی ان سے دوستی اور سیکڑوں کی راہ درسم تھی۔ محرنا ظران محفل کے "ارکان شیدہ" میں سے تھے۔ اِ قبال آپنے ایک اور قربی دوست صبیب الرحمٰن خان شردانی کے نام ایک خط محررہ ۲۵ مئی ۱۹۰۳ء میں لکھتے ہیں۔ دوست صبیب الرحمٰن خان شردانی کے نام ایک خط محررہ ۲۵ مئی سولانا کرای بھی تھے۔ "میرنیرنگ تشریف لائے تھے 'چوہدری خوشی محد تھے ' مولانا کرای بھی تھے۔ فرضیکہ محفل آمباب کے سب ارکان مشیدہ موجود تھے " (۱۴)

ا تبال اور مجرات المارة

مندرجہ بالا تحریرے اندازہ ہوتا ہے کہ ۱۹۰۳ء تک ناظراور إقبال ایک دو سرے کے بہت قریب آ بچے تھے۔ کویا ان بہت قریب آ بچے تھے اور ناظر إقبال کی بے تکلف دوستوں میں شامل ہو بچے تھے۔ کویا ان کی ملاقات بہت پہلے ہو بچی تھی۔ سید نذیر نیازی لکھتے ہیں:۔

"نا ظرے جمہ اِ قبال کی ملاقات کب ہوئی یہ معلوم نہیں 'لیکن ناظر کا شار بہت جلد اس طقے میں ہونے لگا جو مولانا فیض الحن سمار نپوری اور میرنا ظراور پھر آگے چل کر "مخزن" کی ہدولت لاہور میں قائم ہوا۔ جس میں آزاداور حالی کی کوششوں کا بھی دخل ہے۔ جیسے بازار حکیمال کی محفلوں 'آنجمن جمایت اسلام کے جلسوں اور آگے چل کر "مخزن" کو بھی۔ ناظر کا کلام مخزن میں چھپتا۔ میاں شاہدین سے بھی ان کے تعلقات تھے۔ چنانچہ میاں صاحب بی کی ایک نظم ہے جو اکتوبر ۱۹۰۱ء میں "مخزن" میں شائع ہوئی (۱۵) گمان ہو تا ہے کہ محمد اِ قبال کی شاید اس سے بہت پہلے ناظر سے ملاقات ہو چکی تھی' ان سے آدبی روابط قائم شاید اس سے بہت پہلے ناظر سے ملاقات ہو چکی تھی' ان سے آدبی روابط قائم شاید اس سے بہت پہلے ناظر سے ملاقات ہو چکی تھی' ان سے آدبی روابط قائم شاید اس سے بہت پہلے ناظر سے ملاقات ہو چکی تھی' ان سے آدبی روابط قائم شعے۔ میاں صاحب کہتے ہیں۔

اعجآز و کھے تو سی یماں کیا ساں ہے آج نیرنگ آسان و زمی کا نیا ہے رنگ اقبال تیری سحر بیانی کماں ہے آج اقبال تیری سحر بیانی کماں ہے آج ناظر کمان فکر سے مار ایک دو خدمک از نغمہ ہائے دیکش ایس جار بار ما ایک وہ نوا است ہایوں دیار ما" (۱۲)

ناظراور إقبال كى پہلى الاقات عابا ١٩٩١ء ميں ہوئى جب ناظرنواب مروث كا آليق تعد اور ان كا قيام المجن كالج ميں تعا۔ فرصت كابيد زماند أنهوں نے عربی اور فارى ذيان و آدب كے مطالعد پر صرف كيا اور فاہوركى على 'آدبی اور ساجی مجالس ميں آئے ولکش كلام ہے ایک معزز مقام پيدا كيا۔ بقول شخ عبدالقادر (١٤) "وہ شريف ' فليق اور المنسار تھے۔ يائي ان كے ليے ايس مجالس ميں اعلی مقام حاصل كرناكوئى مسئلہ نہ تعا۔ علی گڑھ كے تعلیم يافت اور حالی كے شاكرد تھے اور إقبال سے پہلے لاہور كے آدبی و علی حلقول ميں جائے بيائے وار حالی كے شاكرد تھے اور إقبال سے پہلے لاہور كے آدبی و علی حلقول ميں جائے ہو نے جاتے تھے۔

'مخزن' کے پہلے شارے (اپریل ۱۹۰۱ء) میں اِ قبال 'میرنیر تک اور خوشی محد نا ظرکا کلام شائع ہوا۔ اور یہ تینوں نام مخزن کے مستقل کھنے والوں میں شامل ہو محے۔ یوں مخزن بھی اِن دوستوں کو یکجاکرنے میں اہم کردار اواکر کا رہا۔ ناظرنے ۱۸۹۳ء میں بی-اے کے بعد چند سال تجرات میں گزارے 'جہاں اُنہوں نے باذوق دوستوں کی ایک مجلس اُدب بنا رکھی تھی۔ توقع کی جاستی ہے کہ شادی کے بعد اِ قبال جب تجرات آتے تھے تو اس مجلس میں ناظرے ملاقات ہوئی اور مراسم بڑھے۔ اَنجمن حمایت اسلام کے جلسوں میں:۔

اس دور میں اُنجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسوں میں ہندوستان بھرسے نامور شعراء شرکت کرتے اور اپنا کلام پیش کرتے تھے۔ جسٹس (ریٹائزڈ) سجاد احمد جان(م-۱۹۸۹ء) آنجمن کی اُدنی خدمات کاذِکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"به بات ناقابل فراموش ہے کہ آئیمن کے پلیٹ فارم سے بی آئیمن کے سالانہ جلسوں میں مولانا حالی' آکبر اللہ آبادی' چود ہری خوشی محمد ناظر' ساکل دہلوی' سیماب آکبر آبادی مولانا ظفر علی خال اور علامہ إقبال جیسے بلند پایہ شعراء نے اپنا حیات افروز کلام ساکر لمت اسلامیہ کے دِل میں زِندگی کا نیا جذبہ پیدا کیا اور اسے میرت و کردارکی تغیرکادرس دیا"۔ (۱۸)

ا آبال نے اپنی بہت می شہرہ آفاق تظمیں (۱۹) آجمن کے سالانہ جلسوں میں پڑھیں۔ اور ناظر نے بھی اپنا بہت ساکلام اس پلیٹ فارم سے پیش کیا اور خود کو نامور قوی شعراء کی صف میں شامل کوا لیا۔ (۲۰) اِقبال کی شہرت و کی کر بہت سے شعراء نے ان کی تھلید میں قوی اور فی موضوعات پر موضوعات پر نظمیں لکھنا شروع کر دی تھیں لیکن ناظر اِقبال سے قبل بھی قوی موضوعات پر کھتے رہے ہے۔ کیونکہ قیام علی گڑھ اور وہاں سربید' حالی اور ان کے دیگر رفقائے کار نے ناظر کے دل میں یہ اس بیدار کر دیا تھا۔ چنانچہ علی گڑھ میں طالب علمی کے دور میں بھی' جہاں نظر طلباء کے دل میں یہ اصاس بیدار کر دیا تھا۔ چنانچہ علی گڑھ میں طالب علمی کے دور میں بھی' جہاں نظر طلباء کے ملک الشعراء تھے' ان کی نظموں میں قوم کا درد اور اصاس ذیاں کا پر قو لما ہے۔ انظر طلباء کے ملک الشعراء تھے' ان کی نظموں میں شریک ہوتے۔ آخری عمر میں جب وہ چک کشمیر' لداخ اور رام پور سے آکر اِن جلسوں میں شریک ہوتے۔ آخری عمر میں جب وہ چک محموم میں ریٹازمنٹ کے بعد رہائش پذیر تھے' تو ہا قاعدگی سے آجمن کے جلسوں میں شرکت کرتے' پرانے دوستوں سے ملتے اور گزرے سے کی محفلوں کا ایک بار کھر لطف اٹھائے' ناظر' منٹ کے دوستوں سے ملتے اور گزرے سے کی محفلوں کا ایک بار کھر لطف اٹھائے' ناظر' ۔ ناظر' منٹ میں اپنی محفلوں کا ایک بار کھر لطف اٹھائے' ناظر' ۔ ناظر' میں شروس میں اپنی محفلوں کا ایک بار کھر لطف اٹھائے' ناظر' ۔ ناظر فروس میں اپنی محفلوں کا ایک بار کھر لطف اٹھائے' ناظر' ۔ ناظر فروس میں اپنی محفلوں کا ایک بار کھر لیسے ہیں ۔ ۔ ۔

ہوا زندہ دِل نامِ پنجاب جن سے وہ دِل آ کے دیکھیں زباں آ کے دیکھیں نگاہیں ترسی ہیں جن صورتوں کو انہیں جلوہ فرما کماں آ کے دیکھیں وہ احمال پنجاب کی آجمن ہیں مشاویر ہندوستاں آ کے دیکھیں ا قبال اور مجرات

فعادت کے مجز بیاں آ کے دیکھیں اے آجمن میں جواں آ کے دیکھیں (۲۱)

شریعت کے دیکھیں وہ تابتدہ اخر وہ ناظر کہ اک پیر ظوت گزیں ہے "تقید ہمدرد" کاجواب:۔

اِ قَبَالَ نَا ظَرِكَ سَاتِهُ بِرَى مُحِتَ اور عَرْتَ ہے چین آتے اور اُنہیں "حضرت ناظر" کئے۔

تھے ' وہ ذاتی سطح پر تو دوست تھے تی ' اُدلی میدان ٹیں بھی ایک دو سرے کے حلیف تھے۔

190 عیں ایک اخبار ٹیں " تقید ہدرد" کے عنوان سے اِ قبال اور ناظر کے کلام پر ذبان وفن کی بنیاد پر بست ہے اعتراضات کیے گئے۔ جواب ٹیں اِ قبال نے ' اُردو زبان پنجاب ٹیں ' کے عنوان سے ایک و ثدان شکن مضمون لکھا اور آپنے اور ناظر کے کلام پر تقید کو نمایت مضمون کے عنوان سے ایک و ثدان شکن مضمون اکو پر ۱۹۰۲ء کے ' مخزن " ٹیل شاکع ہوا۔

مضمون کے شروع ٹیل علامہ نے لکھا۔

"ایک صاحب" تقیدِ ہدرد" جو اظلاقی جرأت کی کی یا کمی تامعلوم مصلحت کے خیال ہے آپ نام کو اس نام کی نقاب میں پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں ناظرو اِ قبال کے اشعار پر اعتراض کرتے ہوئے پنجابیوں کی نہی اڑاتے ہیں" (۲۲) کے اشعار پر اعتراض کرتے ہوئے پنجابیوں کی نہی اڑاتے ہیں" (۲۲) آگے جاکر لکھتے ہیں:۔

"اس مضمون کا متعد مرف ان اعتراضات کا جواب دینا ہے جو "تغیر بعد رو"
ماصب نے میرے اور نا ظرکے اشعار پر کیے جی ۔ جی نے یہ جواب اس وج
سے نہیں لکھا کہ صاحب تغید نے میرے یا میرے دوست صرت نا ظرک
کام کو اپنی کئت چینی کا آمادگاہ بنایا ہے بلکہ میری غرض مرف کی ہے کہ ایک
منصف مزاح بنجانی کی حیثیت ہے اِن غلطیوں کا ازالہ کروں جو عدم شخیل کی
وجہ ہے اہل بنجاب کی اروو کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ اگرچہ "تغید بعدرد"
ماحب نے بالخصوص حفرت نا ظرکی نبت اور بعض بعض جگہ میری نبت
ماحب نے بالخصوص حفرت نا ظرکی نبت اور بعض بعض جگہ میری نبت
احزاز کرو لگا کیو تکہ فن کا پہلا اصول کی ہے کہ اسکا ہر لفظ نفسانیت کے جوش
مضمون تو آپ خیال میں از راو دو تی تکمیں اور طرز بیان ایسا افتیار کریں کہ
دوستی اور دشنی میں تیزنہ ہو سے۔ میررضی دائش کیا خوب فرماتے ہیں '
دوستی اور دشنی میں تیزنہ ہو سے۔ میررضی دائش کیا خوب فرماتے ہیں '
دوستی اور دشنی میں تیزنہ ہو سے۔ میررضی دائش کیا خوب فرماتے ہیں '

پاسبانِ حسن پاک خویشن بودن خوش است معزت ناظرکے کلام پر جو اعتراض "تقیدِ ہدرد" صاحب نے کیے ہیں ان کا جواب انبالوی صاحب نے شانی طور پر دے دیا ہے(۲۳) مضمون کے آثر ہیں لکھا:۔

" بی اسا تذہ کی ہمسری کا دعویٰ نہیں ہے 'اگر اہلِ پنجاب بھے کو یا حضرت ناظر کو بھہ وجوہ کامل خیال کرتے ہیں تو ان کی غلطی ہے۔ زبان کا معالمہ بڑا نازک ہوتا ہے اور یہ ایک الی وشوار گزار وادی ہے کہ یمال قدم قدم پر شمو کر کھانے کا اندیشہ ہے 'ہم بخدائے لاہزال ہیں آپ سے بچ کہتا ہوں کہ بہا او قات میرے قلب کی کیفیت اس ہم کی ہوتی ہے کہ میں باوجود اپنی بے علمی او قات میرے قلب کی کیفیت اس ہم کی ہوتی ہے کہ میں باوجود اپنی بے علمی اور کم مائنگی کے 'شعر کھنے پر مجبور ہو جاتا ہوں ورنہ مجمعے زبائدانی کا دعوی ہے نہ شاعری کا۔ راقم مشمدی میرے دل کی بات کہتے ہیں '(۲۳) نہ شاعری کا۔ راقم مشمدی میرے دل کی بات کہتے ہیں '(۲۳) کہ من من درشار بلبلال الما بایں شادم

أعجمن مفرح القلوب:-

تحقیم میں ختی سمراج الدین احمد (میر ختی ریزیڈنی تحقیم) اور ناظر نے بچھ اور ووستوں کے ساتھ مل کر " انجین مفرح القلوب " کے نام ہے ایک آوبی اور نقافتی مجلس قائم کر رکھی تھی' جس میں ریزیڈنی اور حکومت کے اعلی عمدیدار مسلمان شامل تنے۔ خشی صاحب اور ناظراس آنجین کے روح رواں تنے۔ دیگر ار کان میں صاوق علی صادق' نور الدین عبر'اور مرزامبارک بیگ شامل تنے۔ ناظر کھنے ہیں:۔

"اس زمالے میں ہم نے چند آدب دوست آحباب کی ایک لمیٹڈ کمپنی یا آجمن بنا رکمی تھی۔ جس کا نام "آجمن مفرح القلوب" تھا۔ ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۱ء تک یہ آجمن تھمیر کے باخوں میں مفرحات کی کست بھیرتی رہی" (۲۵)

اس آجمن کے تحت آحباب کی محفلیں جہیں، شعرہ بخن اور موسیقی کا بازار گرم ہوتا۔ ہراتوار کو باغوں اور ول کی یا جماعت سیر ہوتی اور صاحبان دوق کی یہ جماعت آحباب کی ہمرای اور فطرت کے حسن سے لطف اندوز ہوتی۔ ناظر کی اکثر شاہکار تظمیں جیسے "جوگ" "بانی جن" مفرت کے حسن سے لطف اندوز ہوتی۔ ناظر کی اکثر شاہکار تنظمیں جیسے "جوگ" "بانی جن" مفرت کا نام دیا ہے۔ مفروری" "کا گام دیا ہے۔ مفروری" مفرح" کا نام دیا ہے۔ مفروری یادگار ہیں جے ناظر نے "جدید مفرح" کا نام دیا ہے۔ مفروری ناظر نے اور ناظر لے مفروری سے اور ناظر لے مفروری مفروری ناظر کے نمایت مخلص دوست شے۔ انہوں نے اور ناظر لے مفروری سے اور ناظر ا

ا قبل اور مجرات المستحد المستح

متعدد بار إقبال كواس محفل يارال ميں شريك ہونے اور تشمير جنت نظير كے ولكش مناظر سے لطف اندوز ہونے كى دعوت دى گر إقبال شديد خواہش كے باوجود اس دور ميں تشمير نہ جا سكے۔ وہ سنر سے كتراتے تھے اس ليے دوستوں كا ساتھ نہ دے پاتے تھے۔ جسٹس شاہدين ہمايوں جو إقبال اور ناظر كے بے تكلف دوست تھے اور اكثر أنجمن مفرح القلوب كى رونقوں ميں شريك ہوتے تھے اپنی نظم بعنو ان "شالامار" (مطبوعہ "مخزن" بابت جون دونقوں ميں شريك ہوتے تھے اپنی نظم بعنو ان "شالامار" (مطبوعہ "مخزن" بابت جون المحدد ميں ناظر كو مخاطب كر كے اپنی اس خواہش كا اظهار كرتے ہيں '

ناظرا بردا مزہ ہو جو اِقبال ساتھ دے ہر سال ہم ہوں شخ ہو اور شالدار ہو ہیاں شخ ہو اور شالدار ہو ہیاں شخ ہو اور شالدار ہو ہیاں شخ ہے مراد شخ عبدالقادر ہیں جو اس جاریاری کے چوتے رکن تھے۔ اِقبال کشمیر میں:۔

آ تر جون ۱۹۲۱ء میں اِ قبال زِندگی میں پہلی ہار تھیر گئے۔ یہ دورہ ایک مقدمہ کے سلسلے میں تھا اور منثی طاہر الدین اور مولوی احمہ دین ایڈووکیٹ اِ قبال کے ہمراہ ہتے۔ اِ قبال تقریباً دو ہفتے تک سری گر میں تھمرے۔ اور ہاؤس بوٹ میں قیام کیا۔ قانونی موشگافیوں سے فراغت کے بعد شکارے میں بیٹھ کر جمیل ڈل کی سیر کو جاتے ہتے۔ آ مباب کے ہمراہ نشاط ہاغ اور شالا مار باغ میں وقت گزارتے۔ نظم " ساتی نامہ" جو بعد میں "بیام مشرق" کی زینت بی اور شالا مار باغ میں وقت گزارتے۔ نظم " ساتی نامہ" جو بعد میں "بیام مشرق" کی زینت بی اِ قبال نے نشاط ہاغ میں بیٹھ کر لکھی تھی۔ ایک شام شکارے میں بیٹھ ڈل کی سیرے واپس آ دے شراع شے دہ کو میں بیٹھ ڈل کی سیرے واپس آ

"وونوں وقت ال رہے تھے کہ شکارہ (ہلی کشتی) اس اُجمن اُدب کو لیے وُل
میں پہنچ کیا۔ اس وقت آ فاب غروب ہو رہا تھا، شغق پھولی ہوئی تھی اور اس
مظر کا عکس وُل کے شفاف پانی میں شرر افشانی کر رہا تھا۔ اس کیف آور منظر
نے بجیب کیفیت پیدا کر رکھی تھی۔ جس نے علامہ ممدوح کے وِل پر خاص اثر
کیا۔ تھوڑی دیر محیفہ قدرت کے اس سنری ورق کا مطالعہ کرنے کے بعد
خلاق معانی بحرفکر میں غوطہ زن ہوئے اور دو درشہوار نکال لائے۔ فٹاش
فطرت کی قدرت و کھنا! دو شعروں میں سارے منظر کی تھویر کھنچ دی ہے۔

ا قبال اور مجرات

121

اس کے چند شعروکھے۔ (۲۷)

آبِ ذل حن و لطافت میں ہے گر آپِ حیات صورتِ خفر ہے ہر شاخ سمن پانی میں ہرم برم ناظر کی بھی مسانہ نوائیں سن کر رقع کرتے تھے کبھی المل سخن پانی میں مختم صحبتِ احباب ہے ڈل میں ناظر من من من من بانی میں غرق کر کشتی افکار و محن پانی میں غرق کر کشتی افکار و محن پانی میں

اِ قبال نے گومنا ظرفطرت پر بھی نظمیں لکھیں لیکن ان کا اصل میدان بیہ نہ تھا۔ ناظر نے دیگر موضوعات پر بھی لکھا لیکن ان کی شہرت' مناظر فطرت پر لکھی ہوئی نظموں سے ہوئی۔ مثلاً "پانی میں"' "کا تکڑی"' "چنار"' ملودری"' "جوگی"' وغیرہ۔ اُ ہے ایک شعر میں ناظرای بات کو یوں بیان کرتے ہیں:۔

فلفے کی وادیوں میں کر طاش اِقبال کی نافر مم عشتہ کو قدرت کے نظاروں میں رکھے

بالهمي خط و كتابت: ـ

ناظراور إقبال كى باجمى خط و كتابت بھى ربى۔ مرافسوس إقبال كے خطوط بنام ناظر دست برد زمانہ كى زد میں آ گئے اور ہم تك نہ پہنچ سكے۔ ناظر نے اپنی سوائح بھى لكھى تقی دست برد زمانہ كى زد میں آ گئے اور ہم تك نہ پہنچ سكے۔ ناظر نے اپنی سوائح بھى تو كس قدر اپنی معلومات كا نزانہ ہو تیں! ناظر و قبال كے ان دوستوں میں شامل تھے ، جنہیں وہ آ ہے اور آ ہے ديكر احباب كے كمى كام كے ليے كتے عار محسوس نہ كرتے تھے۔ ۱۹۲۲ء میں علامہ كے أسے ديكر دوست مولانا كراى نے آ ہے ايك دوست سيد صفد رعلی شاہ كے كمى كام كے ليے كيے ايك دوست سيد صفد رعلی شاہ كے كمى كام كے ليے ايك ووست سيد صفد رعلی شاہ كے كمى كام كے ليے ايك دوست سيد صفد رعلی شاہ كے كمى كام كے ليے ايك دوست سيد صفد رعلی شاہ كے كمى كام كے ليے ايك دوست سيد صفد رعلی شاہ كے كمى كام كے ليے ايك دوست سيد صفد رعلی شاہ كے كمى كام كے ليے ايك دوست سيد صفد رعلی شاہ كے كمى كام كے اس سليلے و تبال سے كما۔ علامہ نے كئى دوستوں سے رجوع كيا محركام نہ ہو سكا۔ انہوں نے اس سليلے ميں ناظر كو بھى لكھا محران كى كوشش بھى بے سود رہى و قبال محران كى كوشش بھى بے سود رہى و قبال مراى كو لكھتے ہیں۔

" کشمیر میں چود ہری خوشی محمد کو لکما تھا وہاں سے بھی مایوسی ہوئی۔ یہ خط چود مری صاحب کا ہے 'شاہ صاحب کو دے دیجئے " (۲۹)

مو کام نہ ہو سکا محرچود حری صاحب نے اپنی پوری کوشش کی ہوگ۔ کام کی نوعیت کے متعلق خود اِ قبال سے سنتے:

"افسوس م كرسيد مغدر على شاه ماحب كاكام نه بوسكا..... ايك تو معالمه بى

ایا تفاکہ جس میں کم آز کم مجھے توقع کامیابی کی نہ تھی۔ دو سرا وہ معالمہ ایسے لوگوں سے تفاجن سے مسلمانوں کو زمانہ حال میں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکے گا۔
اگر اللہ تعالی مسلمانوں کو ان کے شرسے ہی محفوظ رکھے تو غنیمت سمجمنا چاہیے "(۳۰)

مشترک دوست:-

إقبال كے بهت سارے مخلص دوستوں مثلاً سر مخطح عبدالقادر 'سر راس مسعود ' مولانا عالی ' منثی سراج الدین احمد ' منثی محمد الدین فوق ' صاجزادہ آفیاب احمد خال ' نواب حبیب الرحمن شروانی ' میاں سر فعنل حیین ' جسٹس شاہدین ہمایوں ' میاں شاہ نواز ' سردار عبدالغفور درانی ' میر غلام بھیک نیرنگ اور مولانا گرای سے ناطر کے بھی دوستانہ مراسم شخے۔

سفارشي خط:-

چود ہری خوشی محمہ ناظرا اِ قبال کے ان دوستوں میں سے تھے جن کا اظام اور عقید ت مثال تھی۔ اور یہ جذبہ اِ قبال کی زندگی تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ ان کے بعد بھی اس کا اظہار ہوتا رہا۔ ۱۹۳۹ء میں علاہ کے براد زیر گ شخ عطا محمہ کی نظر اس سلسلے میں مدد کے مسول میں دشواری کا سامنا تھا۔ اِ قبال کے براد زیر رگ شخ عطا محمہ کی نظر اس سلسلے میں مدد کے لیے اُ آبال کے جس دوست پر پڑی وہ چود ہری خوشی محمہ تھے۔ چود حری صاحب ان ونوں چک جمرہ میں رہائش پزیر شے لیکن کر میاں گزار نے کے لیے تشمیر کے ہوئے تھے۔ شخ عطا کھی کر شخ چک اور ان سے مسئلہ بیان کیا۔ چود ہری صاحب نے ایک خط کھے کر شخ عساحب کو دیا جس میں آ جمن تمایت اسلام لاہور کے سرکردہ اصحاب نواب منظر خان 'نواب منظر خان کی حیثیت اور آ جمن کی طویل عرصہ خدمت کے اعتراف کے طور پر ان کے صاجزادے آ قاب اِ قبال کو اسلامیہ کانے لاہور میں ملازمت کی برپور سفارش کی گئی تھی۔ شخ عطا محمد نے ۲۵ جون ۱۹۳۹ء کو یہ خط آ قاب اِ قبال کے نام ارسال کیا اور ایک بی کوشوں اور آ قاب کی مملاحیوں کی دجہ سے آئیں اسلامیہ کانے میں شعبہ اگریزی کے صدر کی حیثیت سے طازمت مل محمل میں جہ آ ہی ہی۔ کانے میں شعبہ اگریزی کے صدر کی حیثیت سے طازمت مل محل ہی دوسا

ذاتی مراسم کے علاوہ ' اِ قبال اور ناظرکے کلام میں جابجا ہمیں دونوں میں فکری ہم آبھی اور نظریاتی قربت نظر آتی ہے۔ سید عابد علی عابد نے تکھاہے کہ "ناظرکے اسلوب نظم موئی کا ا ژا قبال پر بهت مرا موا ہے" (مجرات میں اردو شاعری م ۵۷)۔ تاہم چند ایک مقامات پر یوں لکتا ہے جیسے نا ظرنے وانستہ إقبال کی تقلید کی کوشش کی ہے۔ محرنا ظرنے کلیتہ إقبال كا رتك ابنانے كى بجائے اپنى الك پيچان قائم ركمى ہے۔ چند اشعار ملاحظہ موں: - (٣٢) رّے ور یہ خالق ذوالمن جو مری جبین نیاز ہو بھے بے کی یہ غود ہو' بھے بے نوائی یہ ناز ہو مجھے سونے عشق کا ساز دے ' مجھے درو زہرہ گداز دے می عل می کا کے آبو کی عرا موز و گداز ہو ہو شود شاہد راز کا ہے مے طلع مجاز کا

مجی اے حقیقتِ معتر زے رخ سے پردہ جو باز ہو ایک اور جگه کتے ہیں :۔

اوا و حمل سے ناظر رہے ہو پاک نظر تو ہمری نہ حقیقت کی کیوں مجاز کرے مدر مجلس حضرت إقبال:-

نا عرك كلام ميں سجيدہ آ جنگ كى كثرت ہے۔ تاہم نغمة فردوس كى جلد اول ميں أنهوں ہے "مثنوی ہیررا جھا" کے عنوان سے ایک بھی پھلکی لقم لکھی ہے اور اس میں اِ قبال کو ہمی ا یک کردار سونیا ہے۔ اس دلیسپ مثنوی کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ (۳۳)

رکچه کر رسم و ره دور زمن عاشقول نے اک بنائی اُجمن جو عم الفت سے مالا مال تے منكشف جن ير ہوئے امراد عشق عثق کے کثوں کو زندہ کر دیا

مجلس حضرت إقبال تق مر مروه طقه احرار عثق عثق کا معرت نے امیا کر ریا

شفاء الملك عيم محرحسن قرشي

عیم الامت کے نبض شناس علیم محد حن قرشی کا نام مختاج تعارف نہیں۔ إقبال کا معالج ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ان کے نمایت مخلص اور قربی دوست کی میثیت سے بھی بنچانے جاتے ہیں۔

محر حن ١٨٩١ء من مجرات شرك محلّه خواجگان من پيدا ہوئے - ان ك والد قاضى الدين آپ دور ك نامور علاء ميں سے تے - وہ مفتى صدر الدين آزردہ (١٨٨١-١٨١٩ء) ك تليذ تھ - وہ شاع اور صوفى باعمل تھ - وربار كائل آزردہ (١٨٨١-١٨١٩ء) ك تليذ تھ - وہ شاع اور صوفى باعمل تھ - وربار كائل سے شكك رب رياست كشير ميں محكم تاريخ ميں پرنشندن رب - "اجوبة السائلين" اور "انوار نعمانية" ك مصنف تھ - محر حن نے ابتدائى تعليم مجرات ميں حاصل كى - ١٩١٦ء ميں لاہور آئے - كي عرصد درسد نعمانية ميں زير تعليم رب - پراسلامية كائح ميں وافلہ ليا - محر كائح كى تعليم بوجوہ جارى ند ركھ كے اور طب كى طرف آگے - كيم حاذق اور زبدة الحكاء كائح كى تعليم بوجوہ جارى ند ركھ كے اور طب كى طرف آگے - كيم حاذق اور زبدة الحكاء توجہ حاصل رہى اور أن سے اكتماب فيفن كا بحربور موقع طا- دوران تعليم آپ نے علاؤ الدين قرشى كى ايك فارى كتاب طب كا أردو ترجہ كيا - كيم محد جن اور ان كى نسل كى علاؤ الدين قرشى كى ايك فارى كتاب طب كا أردو ترجہ كيا - كيم محد حسن اور ان كى نسل كى بيت متاثر ہوئے - اور آپ كو "قرشى" كا خطاب ديا - جو كيم محد حسن اور ان كى نسل كى بيان بن ميا -

فارغ التحسیل ہونے کے بعد طبیہ کالج وہلی سے بطور مدرس وابستہ ہو سے پھر بہنی کے طبیہ کالج کے اُستاد مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۰ء میں لاہور آگئے اور دِل محمد روڈ پر اپنا مطب قائم کیا۔ ۱۹۲۱ء میں طبیہ کالج لاہور کے پہلے یا قاعدہ پر تیل مقرر ہوئے۔ اِسی دور میں قرشی صاحب نے بنجاب میں اطباء کی تنظیم کی جانب خاص توجہ دی۔ وہ پنجاب مجبی کانفرنس کے بانی صدر تنے۔ آل اِنڈیا آبورویدک و بونائی کمبی کانفرنس کے جلسوں کی صدارت بھی کرتے تنے۔ آل اِنڈیا آبورویدک و بونائی کمبی کانفرنس کے جلسوں کی صدارت بھی کارے تنے۔ آیام پاکستان کے بعد قرشی صاحب نے پاکستان کمبی کانفرنس کی تاسیس کی۔ کومت کے قائم کردہ کمبی ہورڈ ۱۹۵۸ء اور ۱۹۷۵ء کے صدر مقرر ہوئے۔

مب یونانی کی پاکتان میں بقاء کی جدوجد' قرقی صاحب کی جدوجد کی واستان ہے۔ طب پر متعدد بیش قیت کتب تعنیف کیں 'بت می عربی 'فاری کتب طب کے تراجم کے۔ عکیم صاحب کی لکمی ہوئی کتب سے بت سے پوشیدہ را زوں سے پردہ اٹھ کیا اور محمت ایک راز سے ایک علم میں بدل محق۔ اکی اہم کتب میں طبی فارما کویا' جامع الحکمت' سلک مروارید ' مطب قرشی 'کتاب الکلیات ' دستور الاطباء ' بیاض سیحاشا فی بیں۔ عکیم قرشی نے طب کے احیاء اور ترقی کیلئے باقاعدہ ایک جنگ لڑی۔ حکومت اگریز کی ہویا اپنوں کی طب یونانی کے خلاف ہر یورش کا مردارنہ وار مقابلہ کیا۔ وہ قیادت کی خوبیوں سے بھی مالا مال شخے اور خداداد تنظیمی صلاحیتیوں سے بھی۔ حق گوئی و بیباکی ' بلند مقصد ' ولنوازی ' پر سوزی جان ' غرضیکہ میرکارواں کی جھی خوبیوں کا مرقع تھے۔ اور یمی وجہ تھی کہ حکیم اجمل خان نے اپنی خرابی صحت کے انتہائی زمانے میں فرمایا تھا۔

''اطباء پریشاں نہ ہوں میرے بعد طبی قافلے کی رہنمائی علیم محمد حن قرثی کریں گئے'' طب میں علیم قرثی کی گرانفقد رضدمات کے علاوہ انکی قومی خدمات کو تین ادوار میں تقسیم کیاجا سکتا ہے۔ یعنی تحریک خلافت' تحریک پاکستان اور تحریک اتحاد اِسلامی۔

قرقی صاحب تحریک خلافت کے سرگرم رکن تھے۔ علی براوران سے خصوصی مراسم تھے۔ لاہور خلافت کمیٹی کے نائب صدر رہے۔ تحریک پاکستان میں صف اول میں رہے اور ان کا نام مسلم لیگ کے ڈکٹیٹر کے طور پر تجویز ہوا۔ آنجمن تمایت اِسلام لاہور کے نائب صدر بھی رہے قیام پاکستان کے بعد جماد کھیر میں چش چش تھے۔ انہوں نے خود کائب صدر بھی رہے قیام پاکستان کے بعد جماد کھیر میں چش چش تھے۔ انہوں نے خود محاذ کھیر کا دورہ کیا اور مجابدین کا حوصلہ بردھایا۔ کھیری مماجرین کی خد مت میں بھی نمایت سرگری سے شامل رہے۔

۱۹۵۰ء کے بعد کیم صاحب کی توجہ کا اصل مرکز تحریک اتحاد اِسلامی تھا۔ وہ پاکستان میں موتمرعالم اِسلامی کے مدر تھے۔ ان کی قیادت میں لاہور اتحاد عالم اِسلام کا مرکز بن کیا تھا۔ مفتی اعظم فلسطین ' مفتی اعظم شام ' مفتی اعظم کاشفند اور بہت سے دیگر اکابرین لاہور تشریف لائے اور بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب کیا۔ ۱۹۵۱ء میں کیم صاحب نے حج کی سعادت حاصل کی اور شاہ عبدالعزیز بن المعود کے معمان رہے ۔ ۱۹۹۲ء میں موتمر کے اجلاس بغداد میں شرکت کی اور بلاد مقدمہ کا دورہ کیا۔

بھیم قرقی کے مخصیت کی ایک اور نمایاں خصوصیت عشق رسول تھی۔ قرآن سے والهانہ عشق آپنے حسن اخلاق سے والهانہ عشق نمایاں تھی آپنے حسن اخلاق سے مریعنوں کو بہت جلد اپناگر ویدہ کر لیتے تھے بقول حفیظ جالند هری (۱۹۰۰–۱۹۸۲ء)

" شفاع الملک محض جسمانی عوارض دور کرنے کے طبیب نہ ہے۔ وہ جسمانی عوارض کی بہت ی جزیں دہنی عوارض کیلئے ادویہ دیے لیکن ساتھ ہی جسمانی دکھوں کی بہت ی جزیں دہنی طور پر معلوم کر لینے اور اپنی محبت اور خوش مختاری سے مریض کے ذہن کو جسمانی آسودگی کے ساتھ روحانی توانائی سے بھی بحرد ہے ۔ (۳۳)

یا قبال اور مجرات است

عیم محد حن قرقی نے ایک برے مقصد کو سامنے رکھ کر مومنانہ نے ندگی بسری اور آخر یہ جامع الکمالات ہستی ۱ د ممبر ۱۹۷۳ء کو آپنے خالق حقیق سے جاملی- قبرستان میانی صاحب (لاہور) میں آپ کی آخری آرامگاہ نی-(۳۵)

إقبال اور قرشي

" میراعلاج میں ہے کہ علیم صاحب میرے پاس بیٹھے رہیں"۔ إقبال۔ إقبال سے عقیدت رکھنے والا ہر فخص علیم محد حن قرشی کو بھی احرام سے یاد کرتا ہے اور اسکی وجہ وہ خلوص 'تندی اور خدمت ہے جو علیم صاحب نے اقبال کے حضور ایک دوست اور ایک معالج کی حیثیت سے بیش کی۔

عیم صاحب نے اپریل ۱۹۱۱ء (۳۹) کی ایک سہ پرکو پہلے پہل حضرت علامہ کو آمجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ بیں دیکھا جب وہ اپنی نظم " فکوہ" سنا رہے تھے۔ عیم صاحب تب فور تھ ہائی کے طابعلم تھے اور اِ قبال کو شنے کیلئے خصوصی طور پر مجرات سے آئے تھے میٹرک کے بعد وہ لاہور آگئے اور اِ قبال کو شنے کیلئے تواتر سے جلسوں بیں شرکت کرتے میٹرک کے بعد وہ لاہور آگئے اور اِ قبال کو شنے کیلئے تواتر سے جلسوں بیں شرکت کرتے رہے اور یہ سلسلہ اُن کے قیام وہلی اور بمبئی کے ووران بھی جاری رہا۔

۱۹۲۸ء میں قرقی صاحب کی علامہ ہے باقاعدہ طاقات ہوئی جس میں طب ہونائی کی خصوصیات اور افادیت پر طویل گفتگو ہوئی۔ اِس کے بعد ۱۹۳۵ء تک گاہے گاہے طاقات ہوتی رہی ۔ والدہ جاوید کی بیاری میں بھی ایک وفعہ علامہ نے انہیں طلب فرمایا 'پرجب علامہ کی بیاری کاسلسلہ شروع ہوا تو قرشی صاحب ہے بھی کبھار مشورہ کیا جاتا۔ بھی دہ خود جاوید منزل حاضری دیتے اور بیاری 'غذا 'پر بیز 'علاج پر گفتگو ہوتی اور پھرا دبی اور جاوی مادر بیر اعلاج پر گفتگو ہوتی اور پھرا دبی اور محالح کا تعلق دوسی کے پر ظومی رہتے نہ بہی امور زیر بحث آتے۔ آہت آہت مریض اور محالح کا تعلق دوسی کے پر ظومی رہتے میں بدل گیا اور اِقبال کو عیم قرشی کی ذات ہے کچھ ایسالگاؤ ہوگیا کہ کما کرتے 'میرا علاج مرت مرت کی ہو ہوگیا کہ کما کرتے 'میرا علاج مرت کی ہوئی ہو گیا کہ کما کرتے 'میرا علاج مرت کی ہوئی ہوگیا کہ کما کرتے 'میرا علاج مرت کی ہوئی ہوگیا کہ کما کرتے 'میرا علاج مرت کی صاحب روزانہ جاوید منزل حاضری دیتے وہ خود لکھتے ہیں۔

' اِس عرصہ میں بھے روزانہ حاضری کا انقاق ہوتا رہا۔ اگر کمی وجہ ہے تاخیر
ہو جاتی تو سید نذر نیازی صاحب یا میاں جو شغیع صاحب یا میاں علی بخش کو بھیج
دیتے۔ میں اکثر رات کو آٹھ نو بہتے جاتا اور گیارہ بہتے تک وہیں تھرتا۔ بعض
او قات شام کو سات ہے اِس خیال سے جاتا کہ نو بہتے واپس آجاؤں گا گر پھر
بھی گیارہ ہے تک ٹھمرا لیتے۔ شام کے علاوہ بھی بھی میں میچ کو سیر کرتے

ہوئے چلا جاتا تھا۔ بعض او قات رات کو تکلیف ہوتی تو صبح پانچ ہے ہی شفع صاحب کو بھیج دیے تھے۔ اکثر مجھے جگا کر ساتھ لے جائے۔ بھی وہ دو تین ہے دن کو بھی یاد فرما لیتے تھے۔ اگر مجھے جگا کر ساتھ لے جائے۔ بعض او قات ایسا بھی ہوا کہ میں نے اضطراب سامحسوس کیا اور اِسی وقت چلا گیا اور جا کر دیکھا تو ڈاکٹر صاحب ہے چین ہیں۔ اضطراب کا تذکرہ کرنے پر فرمانے لگے " میں تکلیف محسوس کر رہا تھا چاہتا تھا کہ آپ آ جا کیں۔ " (۳۷)

إ تبال کے حضور

ائنی ایام کی یاداشتوں پر جنی 'سید نذیر نیازی کی کتاب ' اِ قبال کے حضور ' میں جگہ جگہ ترخی صاحب کا ذِکر ملتا ہے۔ ذیل میں اِس کتاب سے چند مناظر (اقتباسات) چیش کئے جاتے جیں جن سے اِ قبال اور حکیم قرخی کے تعلق خاطر ' باہمی اعتاد و محبت اور اُن کے معمولات کا چنہ جاتے ہیں جن سے اِ قبال اور حکیم قرخی کے تعلق خاطر ' باہمی اعتاد و محبت اور اُن کے معمولات کا چنہ بھتا ہے نیز علامہ کی محفل میں حکیم صاحب کی حیثیت بھی واضح ہوتی ہے۔ '' ارشاد ہوا '' حکیم صاحب ماشاء اللہ بڑے سمجھد ار جیں ' لاہور میں اُن کا دم

"ارشاد ہوا" میں صاحب ماشاء اللہ بڑے مجھد ار ہیں "لاہور میں ان کا دم غنیمت ہے۔ پھر فرمایا" میں جاہتا ہوں اُن کا تعارف اعلیٰ طلقوں ہے ہوجائے۔ اُن کا ایک دوا خانہ بھی مونا جائے۔" سم جنوری۔ ۱۹۳۸ء (۳۸)

اِس موقع پر علامہ نے قرقی صاحب کو آپ دوست میاں شاہ نواز (۱۸۷۳-۱۹۳۹)

عدمتعارف کروایا ۔ اِ قبال جیسے فرد کا علاج کرنا کوئی آ مان بات نہ تھی ۔ اُن کی جسمانی حالت کے ساتھ ساتھ اُن کی ذہنی حالت کو بھی ید نظر رکھنا ضروری ہو تا تھا۔ قرشی صاحب کو خدا نے یہ الجیت دی تھی کہ وہ مریض کی جسمانی حالت کے ساتھ ساتھ ذہنی کیفیت کو بھی خدا نے یہ الجیت دی تھی کہ وہ مریض کی جسمانی حالت کے ساتھ ساتھ ذہنی کیفیت کو بھی جان لیتے تھے چنانچہ اِ قبال کے علاج میں اُنہوں نے دواؤں' پہندیدہ غذاؤں اور ذہنی و گری غذا 'سب کو اچھی طرح چیش نظر رکھا۔ بھی بلکی پھلکی ہاتمیں ہو تیں بھی سجیدہ گفتگواور وقی مائی اور بدلہ سنی ۔ بھی جان ہو تھ کر خاموشی کو تو ژا جی علی امور پر بحث ہوتی اور بحص اور بذلہ سنی ۔ بھی جان ہو تھ کر خاموشی کو تو ژا جاتا اور بدلہ سنی اور بدلہ سنی ۔ بھی حسب موقع ہات مختر کر دی جاتی ۔ غرضیکہ یہ ایک مشکل ذمہ داری تھی جس قرشی صاحب جیسا ذیر ک' تجربہ کار اور فیر معمولی ذھانت کا مالک معالج بی دہاہ سکا تھا۔ قرشی صاحب جیسا ذیر ک' تجربہ کار اور فیر معمولی ذھانت کا مالک معالج بی دہاہ سکا تھا۔

عیم ماحب بب جادید منزل آتے تو کری قریب کرکے علامہ کی چارپائی کے ساتھ بیٹے جاتے ان کی خیرے ساتھ بیٹے جاتے ان کی خیرعت دریافت کرتے۔ گذشتہ ون جی صحت کے مدوجذر پر بات ہوتی اور ساتھ ساتھ ساتھ سلاتے رہنے اگر فوری اقدام کی مرورت ہوتی تو کرتے۔ دواؤں کے اثرات ' ردو بدل ' غذاؤں کے فوائد اور پر بیز پر بات ہوتی ۔ علامہ کے

سوالات کے جوابات دیتے اور جب تک عیم صاحب بیٹے رہے علامہ مطمئن اور مرور انظر
آتے ۔ علامہ کے ساتھ محفظو میں شریک ہونے کیلئے جو ذہنی معیار ورکار تھا عیم صاحب
اِس پر پورا اترتے تھے۔ چنانچہ وہ علامہ کی فکری الجمنوں کا مداوا بھی تلاش کرتے رہے۔ ۵
مارچ ۱۹۳۸ء کو سید نذیر نیازی لکھتے ہیں۔

" پھر (علامہ) کچھ رک مجے اور بڑے افسوسناک لیج میں کہنے لگے ' امپین کیا! مسلمان اپنی ساری کاریخ ہے بے خربیں ۔"

یہ شعرہ شاعری کیا ہے کچھ بھی نمیں! کاش میں نے شاعری نہ کی ہوتی۔ قرشی صاحب
نے کھا "لیکن آپ نے تو شاعری کے پردے میں وہ سارا کام کرڈالاجو فلسفیوں اور مور خوں
علاء اور فقہاء کے کرنے کا تھا آپ یہ کیسے کہتے ہیں آپ نے شاعری نہ کی ہوتی ' ہمیں تو
اس شاعری پر ناز ہے حتی کہ وہ جو کما گیا ہے۔

ما نبودیم بدیں مرتبہ راضی غالب شعر خود خواہش آل کرد کہ مردد نین ما شعر خود خواہش آل کرد کہ مردد نین ما غالب نے دراصل آپ بی کیلئے کما تھا اس سے کے اِنکار ہو سکتا ہے۔ آپ کو تو غالب کی طرح یہ کہنے کی مرددت نہیں

تو اے کہ مجو سخن سمتران میشینی مباش منکر غالب کہ در زمانہ تست

حضرت علامہ نے تدرے تجہم فرمایا ، کر کما کچھ نہیں ، یں ، چود حری صاحب اور قرشی صاحب کے اشارے سے پھروافعات بیال کرنے لگا۔ زیادہ تر اُندلس اور تاریخ آندلس بی کے بارے بیل ۔ قرشی صاحب اور چود حری صاحب بھی کی نہ کسی بات کا اضافہ کر دیتے تاکہ وافعات کی ولچی قائم رہے۔ یوں وس پندرہ منٹ گزرے قو ہم نے دیکھا کہ حضرت علامہ پر غنودگی طاری ہے ۔ میں فاموش ہوگیا۔ چود حری صاحب اور قرشی صاحب بھی فاموش سے وقت بھی زیادہ ہوگیا تھا بارہ ربح بھے تھے۔ ہم نے سوچا کیوں نہ چپ چاپ خواب فاموش سے وقت بھی زیادہ ہوگیا تھا بارہ ربح بھے تھے۔ ہم نے سوچا کیوں نہ چپ چاپ خواب گاہ سے باہر لکل جائیں تاکہ حضرت علامہ کی نیند میں ظل واقع نہ ہو۔ لین معلوم نہیں کیا بات تھی کہ حضرت علامہ و فعنا اٹھ کر بیٹے گئے اور جیسے ہم سے خطاب مقمود ہو ، اپنی بیشی بات تھی کہ حضرت علامہ و فعنا اٹھ کر بیٹے گئے اور جیسے ہم سے خطاب مقمود ہو ، اپنی بیشی ہوئی آواز میں کہ شدت تا تر سے اور بھی گاہ گیر ہو رہی تھی ، بوے وروناک انداز میں ارشاد فرمایا !۔

تهنیت کوید منتل را که سکب مخمب بردل ما آند و این آفت انها مخشت اور دو سرا مصرع پڑھتے پڑھتے اتنا روئے کہ ہم پریٹان ہو گئے۔ دیر تک ہی کیفیت رہی کبھی سوجاتے بھی کوئی بات کرتے بھی مسلمانوں کی حالت پر اشک باری فرماتے۔
ہم خاموش تھے اور پریٹان بھی۔ حضرت علامہ پھرلیٹ گئے 'علی بخش اور رحما اُن کا بدن دابنے لگے 'م۔ ش شانے اور کم' قرشی صاحب بھی جیسا کہ اُن کا معمول تھا' حضرت علامہ کے ہاتھ سملاتے رہے وہ کری کو آگے بڑھائے حضرت علامہ کے ہاتھ سملاتے رہے وہ کری کو آگے بڑھائے حضرت علامہ کے ہاتھ سہ کے اُنگ سے لگے بیشے کے اُن کا اُنگلیاں حضرت علامہ کی نبض پر تھیں اور گویا اشار تا ہم سے کہ رہے تھے کہ اطمینان رکھیں حضرت علامہ کو فیند آ رہی ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ تھوڑی ویر کیلئے سو بھی گئے۔ گر پھر جلدی بی اٹھ بیٹھے اور کہنے گئے علی بخش چائے کا اِنظام کرویہ لوگ کب سے بہتھے دیا ہے۔ گر پھر جلدی بی اٹھ بیٹھے اور کہنے گئے علی بخش چائے کا اِنظام کرویہ لوگ کب سے بہتھے دیا۔

ا یک وہ وقت تھا جب علامہ یونانی طب کی افادیت کے چنداں معترف نہیں تھے (۴۰)۔گر اب یہ حالت تھی کہ وہاں نہ صرف اِس طریقہ علاج کے معترف تھے بلکہ اس کی ترقی کے بھی خواہاں تھے۔ایک موقع پر ارشاد فرمایا۔

" قرشی صاحب ماشاء اللہ سمجھد ار ہیں ۔ کیوں نہ وہ ایک طبی اوارہ قائم کریں یوں اُن کی شمرت پنجاب اور بیرون پنجاب میں پھیل جائے گی ممکن ہے یہ امر طب کی ترقی کا باعث ہو۔ (۳۱)

ایک اور موقع پر ارشاد موا۔

" میرا فیصلہ تو یہ ہے کہ علاج صرف طبی ہوگا۔ یوں مشورے میں کوئی حرج نمیں۔ مجھے طبی ادویات پر زیادہ بحروسا ہے۔ پھر ارشاد ہوا " طبی علاج سینکڑوں برس سے طبی ادویات آزمائی سینکڑوں برس سے طبی ادویات آزمائی جاری ہیں اُن کی تا جمراور فائدہ مندی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ یہ انسانی مزاج طبیعت اور جسم کے زیادہ قریب ہیں۔ "(۳۲)

علامہ صاحب عیم نابیا اور عیم قرقی کے علاج سے خاصے مطمئن تنے اور اِس طریقہ علاج سے اِسقد رمتاثر تنے کہ اِس کی ترتی و ترویج کیلئے ایک تحریک چلانے کا مشورہ ویتے تنے۔
"طب کا مستقبل جب بی ممکن ہے کہ اِس کی حفاظت کیلئے کوئی منظم کو شش کی جائے۔ یاس کی حفاظت کیلئے کوئی منظم کو شش کی جائے۔ یاس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ بڑے پڑھے لکھے اور سجھد ار اطلاء باہم مل کر کوئی اوارہ قائم کریں۔ مثلاً پنجاب میں قرقی صاحب بی اگر امل می کوئی تحریک اٹھا کی اور سکتا ہے کوئی ایسا اوارہ قائم ہو جائے اور طب کی نشوو فما کی ایک صورت کیل آئے "(۳۳))

ا قبال اور مجرات المستحد

(علامہ کی اِی ہدایت کو پیش نظر رکھتے ہوئے 'بعد میں حکیم صاحب نے "پنجاب طبی
کانفرنس" کی بنیاد رکھی اور قیام پاکتان کے بعد پاکتان طبی کانفرنس کا اجراء کیا)۔
علامہ کو حکیم صاحب پر بے حد اعتاد تھا اور ہو تا کیوں نہ! حکیم صاحب نے بھی تو اپنی
تمام تر محبین اور عقید تی علامہ کے قد موں میں نچھاور کر دی تھیں ایک موقع پر فرمایا۔
"میں نے طے کر لیا ہے کہ ایلو پیشک دوائیں استعال نہیں کروں گا۔ حکیم
صاحب جو قد بیر کریں گے والی پر عمل رہے گا۔ آج بھی انہیں کی دوا سے بڑا
فاکدہ ہوا۔ عرق کل گاؤزبان تو بہت راس آتا ہے " قرشی صاحب نے کہا '
دوالمسک کی ایک خوراک کھا لیجے اور آرام فرمایے آپ کو آرام کی
مزورت ہے ہمیں اجازت دیجے باری باری سے آپ کا بدن وابیں۔ ساتھ
مزورت ہے ہمیں اجازت دیجے باری باری سے آپ کا بدن وابیں۔ ساتھ
ماتھ ہاتی بھی ہوتی رہیں گی ۔ یہ سب پکھ ہم حصول ثواب کیلئے کہ رہے ہیں
درنہ علی بخش ' رحما اور دیوان علی حاضر ہیں شب و روز آپ کی خدمت کر
دہ ہیں "۔۔

علام لے محرور کا ایت بھر" (مم)

وكروانائ راز آيدكه نايد:

یہ سلسلہ چانا رہا کا آنکہ علامہ کے آخری ایام قریب آگئے۔ ان و نوں کے ہارے میں محکیم صاحب اپنی یادواشتوں میں لکھتے ہیں۔

الاکٹر صاحب کے مرض کی حالت بیں مدوجذر ہوتا رہتا تھا۔ کر یونانی علاج انہیں کافی فائدہ ہوگیا تھا۔ بہ ظاہر ایک حد تک اُن کی حالت امیدا افزا ہوگی تھی تاہم اندرونی عوارض واٹرات کم و بیش باتی رہتے تھے۔ اِسی عرصہ بیل جھے بنجاب کی طبی کانفرنس بیل راولینڈی جانا پڑا۔ میرے جانے کے پکھ عرصہ بعد ڈاکٹر صاحب کی طبیعت یک بیک زیاوہ خراب ہوگئی۔ یہ صورت و کھ کر اُنہوں نے بچھے واپس آنے کیلئے تحریر فرمایا کر بیل جلد تھیل ارشادنہ کر میرے حریف کر بیل ارشادنہ کر میرے کر چکا تھا جس سے دو روز پکھ فائدہ محسوس ہوا گرانیس اپریل کو حالت شروع کر چکا تھا جس سے دو روز پکھ فائدہ محسوس ہوا گرانیس اپریل کو حالت شروع کر چکا تھا جس سے دو روز پکھ فائدہ محسوس ہوا گرانیس اپریل کو حالت شروع کر چکا تھا جس سے دو روز پکھ فائدہ محسوس ہوا گرانیس اپریل کو حالت شروع کر چکا تھا جس سے دو روز پکھ فائدہ محسوس ہوا گرانیس اپریل کو حالت شروع ہوئی۔ تھوک میں خون آنے لگا تھا اور نبض بہت خنیف ہو شراب ہوئی شروع ہوئی۔ تھوک میں خون آنے لگا تھا اور نبض بہت خنیف ہو شراب ہوئی شروع ہوئی۔ تھوک میں خون آنے لگا تھا اور نبض بہت خنیف ہو تھا تھ حالت

اطمینان بخش نهیں تھی تاہم حواس أی طرح صحیح و سالم تنے اور ظاہری حالت میں کوئی خاص تغیر نہیں معلوم ہو ہاتھا میں اِس رات بارہ بجے تک پاس بیٹا رہا چود حرى محمد حين صاحب سيد نذري نيازي صاحب وفيسر مظفر الدين صاحب اور شفیج صاحب بھی موجود تھے۔ ایک آدھی دفعہ میں نے اجازت جابی تو فرمایا که ابھی ٹھریں اور علی بخش کو بلا کر کما کہ حکیم صاحب کیلئے جائے بناؤ۔ میں نے عرض کیا کہ ابھی میں نے کھانا نہیں کھایا " کھر جاکر کھانا کھاؤں گا فرمانے لکے پر و آپ کو کھانا کھانا جاسے تھا۔ شفع صاحب نے کما کہ سب نے حكيم صاحب كو كها تھا تكر أنهوں نے اعتراض كيا فرمانے لگے يہ بيشہ اعتراض كرتے ہيں جب آخرى دفعہ ركاتو ميں نے على بخش سے كما 'اب جائے بنوالاؤ' اس پر (علامہ نے) علی بخش سے فرمایا میم صاحب نے جو بسکٹ بنائے ہیں علیم صاحب کو کھلاؤ ۔ چنانچہ میں نے اور چود حری صاحب نے اور نیازی صاحب نے جائے لی ----- تمن بے کے قریب بے چینی شروع ہوئی تو میاں محمہ شفیع صاحب کو میرے پاس بھیجا۔ مکان کا وروازہ بند تھا تکریا ہر ملازم سویا ہوا تھا۔ شغیع صاحب نے اُسے کوئی دو سرا آدمی سمجھ کرنہ جگایا۔ اور چند آوازیں دیں 'جواب نہ پاکرواپس طلے گئے۔۔۔۔ جب شفیع صاحب ویسے ہی واپس علے محے تو فرمایا کہ افسوس قرشی صاحب بھی نہیں پہنچ سکے ۔ اسکے بعد ہونے پانچ بج راج صن اخرص کو بلوایا اور ان سے فرمایا کہ قرشی صاحب کو بلالا میں أنهول نے فرمایا کہ وہ رات کو بہت ویر سے مجئے ہیں اور اِس وقت اُن کو بیدار کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ اِس پر بیہ قطعہ ارشاد فرمایا جس کی اِس قدر شرت ہو چی ہے

مرودِ رفت بإذ آید کہ ناید نسی آز تجاز آید کہ ناید اسلام آفد روزگارِ این فقیرے وگر دانائے راز آید کہ ناید داجہ صاحب کولا دبا ہوں۔ وہ بائج منٹ پر جادید منزل سے لکھ اس کے بعد فرایا کہ پانگ ساتھ کے کرے ہیں لے چلو۔ جب اندر پانگ لے گئے تو فرایا کہ کندھا دبایا جائے علی بخش نے شانہ دبایا۔ اِس کے بعد می فرایا کہ دِل پر تکلیف ہے اور اِس کے ماتھ می پانچ نے کرچودہ منٹ پر جان جان آفرین کے سرد کردیا۔ کے ساتھ می پانچ نے کرچودہ منٹ پر جان جان آفرین کے سرد کردیا۔ جب میں جادید منزل پہنچا تو معلوم ہوا کہ طلوع آفاب کیساتھ می علم و آدب جب میں جادید منزل پہنچا تو معلوم ہوا کہ طلوع آفاب کیساتھ می علم و آدب

کایہ آفآب بیشہ کیلئے غروب ہو چکا ہے وہ اس وقت پہلو کے کمرے بیں پاٹک پر اکیلئے پڑے تھے۔ بیں نے چاور منہ سے سرکائی اور یہ خیال کیا کہ حسب معمول " آئے حکیم صاحب کی شیریں آواز سامع نواز ہوگی گمریہ خیال ایک الی آواز بن کررہ گیا جس سے بیشہ ول بیں ظفن پیدا ہوتی رہے گی۔ آخری وقت بی ان کے یاد کرنے کی یا تو یہ وجہ تھی کہ وہ چاہتے تھے کہ بیں ان آخری لمحات بیں ان کے یاں رہوں یا ان کا خیال ہوگا کہ ان خطرناک لمحات بیں بن کردر اور طبیعت نا حال کراؤنگا کیو تکہ بارہا ایا ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کی نبض بہت کردر اور طبیعت نا حال ہوگی اور جواہر مرہ وغیرہ کے استعال سے طبیعت سنبھل گئے۔ بسرطال کوئی بھی وجہ ہو میرے لیے یہ امر موجب اضطراب رہے گا کہ بین ان کی خواہش کے باوجود آخری لحات بیں موجب اضطراب رہے گا کہ بین ان کی خواہش کے باوجود آخری لحات بیں موجب اضطراب رہے گا کہ بین ان کی خواہش کے باوجود آخری لحات بیں ان کی خواہش کے باوجود آخری لیات بیں نہ تھا۔

ڈاکٹر صاحب کی موت کا ہم میں ہے کی کو بھین نہیں آتا تھا۔ جب رات کو گیارہ ہے جہیزو تھین سے فارغ ہوئے تو سب کا خیال تھا کہ ہم سب جادید منزل جائیں گے۔ چود هری محر حیین صاحب أن کو دِن بحر کے واقعات سائیں سے جو اُن کے جنازے کے پر عظمت جلوس 'جمور کی اشک باری اور شابی مسجد کے باغ میں اُن کی تدفین کے اِنظامات پر مشتل ہو تھے راجہ حن اختر صاحب مزار کے نقشے اور مجل اِ قبال کی تھکیل کے متعلق اُن سے مشورہ ماکس کے ۔ سید نذیر نیازی صاحب اُن کو بغداد کا کوئی ایبا خواب آور افسانہ سائیں گے ۔ سید نذیر نیازی صاحب اُن کو بغداد کا کوئی ایبا خواب آور افسانہ سائیں گے جس سے وہ بھش کے لیے سکھ کی نیند سو جا کیگئے ۔ میاں محمد شفتے اور میاں علی بخش اُن کے کند سے کو اِس طرح دبائیں گے کہ پھروہ بھی درد کی میاں علی بخش اُن کے کند سے کو اِس طرح دبائیں گے کہ پھروہ بھی درد کی میاں علی بخش اُن کے کند سے کو اِس طرح دبائیں گے کہ پھروہ بھی درد کی میاں علی بخش اُن کے کند سے کو اِس طرح دبائیں گے کہ پھروہ بھی درد کی شائیت نہ کریں گے اور میں اُن کی نبش دیجہ کر ایبی خوشکوار دوا کی اور لذیذ شائی ہو تھا کہ کا ما لطف عدر سے۔

اب بھی مجے کے وقت جب کوئی جگانے کیلئے آواز دیتا ہے تو میں وحر کتے ہوئے ول کے ساتھ اٹھ بیٹھتا ہوں اور سجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کو پھر پھر تکلیف ہوگئ ہے جو مجے ہی مجے انہوں نے یاد فرمایا ہے۔ شغیع صاحب دو سرے تیسرے روز مطب میں آتے ہیں اور اگو و کھ کربدن میں کھی طاری ہوجاتی ہے اور میں سجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کی حالت بتانے کیلئے آئے ہیں محرجب وہ کئے

جیں شخ عطا محمہ صاحب (ڈاکٹر صاحب کے بڑے بھائی) بخار میں جتلا ہیں 'علی بخش کو سینہ میں ور د ہے۔ عزیز جاوید اِ قبال کو کھانی ہے تو میں کو ساجا ہوں اور محسوس کر تا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب ہمیں چھو ڈکر یادلوں سے بھی پرے بہت دور کمی ایسے مقام پر چلے گئے ہیں جو اِن کے تخیل کی طرح بلند و بے پایاں ہے اور جمال دوستوں کی آہ و بکا اور عزیزوں کے تالہ و شیوں کا گزر نہیں ہے۔ اور جمال دوستوں کی آہ و بکا اور عزیزوں کے تالہ و شیوں کا گزر نہیں ہے۔ (۵۹)

إ تبال كے دوست مصنفین كا قرشی صاحب كو خراج تحسین:

اِ قبال کے دوستوں اور عزیز و اقارب نے قرثی صاحب کا ذِکر بیشہ بہت ایکھے الفاظ میں کیا اور قرثی صاحب کی اِ قبال ہے محبت و عقیدت اور بطور معالج اُن کی پر خلوص کو مشتوں کو ایک در خشندہ مثال کے طور پر یاد کیا۔

علامہ کے دوست 'نامور اویب اور صحافی مولاناغلام رسول مر(۱۸۹۵-۱۹۷۱ء) کلیستے ہیں۔
"معالجوں میں جس شخصیت نے مرحوم (علامہ اِ قبال) کی علالت کے آخری دور
میں سب سے بڑھ کر اور اِ نتائی محبت و عقیدت کیماتھ خدمات انجام دیں وہ
شفاء الملک عکیم محمد حسن قرشی ہیں ۔ حضرت مرحوم کے تمام نیاز مند تھیم
صاحب محمد وح کے بیشہ احمان مندرہیں مے "(۳۹)

علامہ کے ایک اور دوست ذِکر اِ قبال کے معنف جناب عبدالجید سالک نے قرقی صاحب کو یوں خراج تحسین چین کیاہے۔

۔ عیم محمد حن قرقی طبیب کی حیثیت سے نہیں بلکہ اِ نتائی مخلص عقید تمند کی حیثیت سے حضرت علامہ کے علاج میں معروف تھے۔ محمنوں بلکہ بعض او قات رات کے ایک ایک بج تک علامہ کی خدمت میں حاضر رہنے خوشگوار دات کے ایک ایک بج تک علامہ کی خدمت میں حاضر رہنے خوشگوار دائیں کھلاتے 'خوشگوار باتیں کرتے علامہ کو بھی اُن پر بڑا احتاد تھا" (۲۳) آخری ایام میں بہت قریب رہنے والے 'علامہ کے دوست سید نذیر نیازی علیم صاحب کے بارے میں رقطران ہیں:۔

۔ قطع نظراس ظوم ' مجت اور دِنوزی کے ہو قرقی صاحب کو حضرت علامہ سے بھی ' قرشی صاحب کو حضرت علامہ سے بھی ' قرشی صاحب آتے تو اطمینان ہو جاتا کہ عوارض کی جیسی بھی کیفیت ہوگی ' قرشی صاحب اس کاکوئی نہ کوئی مداواسوج بی لیس مے "(24)

" سرگذشت اِ قبال " کے مصنف ' جناب ڈاکٹر عبد السلام خورشید لکھتے ہیں۔

"علامہ کا علاج ڈاکٹر بھی کرتے ہے اور طبیب بھی۔ حکیم نابینا کا علاج بھی رہا۔

لکین حکیم مجہ حسن قرقی نے زیادہ شلسل کیماتھ علاج کیا اور وہ بھی بردی محبت

کیماتھ ۔ وہ جانتے ہے کہ علامہ کڑوی کیلی دوائی ناپند کرتے ہیں اور اُن

سے مضطرب بھی ہوتے ہیں۔ اِس لیے حکیم قرقی نے بیشہ الی دوائیں تجویز

کیس جو لذیذ بھی ہوں ' مفرح بھی اور جن سے مرض ہیں بھی افاقہ ہو۔ اُنہوں

نے علامہ کی خد مت ہیں کوئی دیقہ فردگذاشت نہ کیا۔ دِن میں دو تین ہار

آتے ہے اور شام کے چہ بجے سے قریب نصف شب تک کا وقت تو کئی

ون علامہ کیماتھ ہر کرتے رہے۔ اِس سے ایک قو علامہ کا حوصلہ برحتا تھا

دو سرے جب کوئی غیر معمولی ہیجیدگی پیدا ہوتی قو اذا لے کی فوری صورت لکل

ور سرے جب کوئی غیر معمولی ہیجیدگی پیدا ہوتی قو اذا لے کی فوری صورت لکل

آتی تھی۔ "(۳۹)

حكيم محمد حسن قرشي بطور إ قبال شناس:

کیم مجر حن قرقی کو خدا نے بہت ی ملاحیتوں سے نوازا تھا۔ اور انہوں نے اُن ملاحیتوں کا بحربور اِستعال بھی کیا۔ وہ اعلی اُدبی ذوق کے مالک تنے اور قلم کا اِستعال بھی خوب جانتے تنے ۔ طب کے علاوہ اُدبی موضوعات پر اُن کی تحربی اُ تھے نئیس ذوق اور منفرد اسلوب کی مکاس ہیں۔ اُن کی نقار پر بھی علم و دائش سے مزین ہوا کرتی تھیں۔ اِ قبال سے اَن کی نقار پر بھی علم و دائش سے مزین ہوا کرتی تھیں۔ اِ قبال سے اَن کی نقار پر بھی علم و دائش سے مزین مواکرتی تھیں۔ اِ قبال سے اَن کی نقار پر بھی علم و دائش سے مزین ہوا کرتی تھیں۔ اِ قبال سے اَن کی نقار پر اَن کے کلام کی دفات تک و کتا فو کتا اُن اِن اِن کی دفات تک و کتا فو کتا اُن اِن اِن اِن کی دورج ذیل ہیں۔

ماینار شیراز انهور می ۱۹۳۸ء روزنار امروز ۱۲۳ پریل ۱۹۳۹ء بعنت روزه آفاق لابور ۱۳۰ پریل ۱۹۳۹ء روزنار امروز ۱۲ پریل ۱۹۵۷ء روزنار امروز ۱۱ پریل ۱۹۵۸ء روزنار امروز ۱۱ پریل ۱۹۵۸ء روزنار امروز ۱۱ پریل ۱۹۸۸ء روزنار امروز ۱۱ پریل ۱۹۲۱ء عیم مثن علامہ اِتبل اور طب اِسلای علامہ اِتبل اور طب اِسلای اِتبل کی آخری رات اِتبل کی آخری رات اِتبل کی آخری رات اِتبل میاس میں اِتبل مجانس میں اِتبل مواتبل میں اِتبل اور قور علی جوہر اِتبل کے بہندیدہ اِشعار اِتبل کے بہندیدہ اِشعار

ا آبال اور مجرات

بخت رونه افریشیا لامور ۱۲۳ اپریل ۱۹۹۱ء بخت رونه فندیل لامور ۱۹۸پریل ۱۹۷۵ء مقالات یوم اقبل کراچی ۱۹۲۱ء مقالات یوم اقبل کراچی ۱۹۲۱ء مقالات یوم اقبل کراچی ۱۹۲۷ء علامه إقبل اور سياسيات إقبل كى شاعرى كا دو سرا دور مكالمه خعنر و إقبل إقبل اور تحريك اتحاد إسلامي یا قبال اور گرات

حواله جات وحواثي:

() ڈاکٹر مظفر حسن ملک نے آپ مضمون - اِقبل اور مجرات مطبوعہ سہ مائی ' اِقبلیات الہور جنوری مارچ ۱۹۸۸ء میں مجرات کے درانی خاندان کے سربراہ کا نام محد افعنل خال اور قبیلہ - المول زئی- لکھا ہے جو کہ درست نہیں۔

(۲) سرسید احمد خان پنجاب میں أز مولوی سید إقبل علی - ايجوكيشنل پېلفتک هاؤس دهلی ۱۹۸۸ء منجه ۳۷۰٬۳۱۹

(m) خفتگان خاک مجرات صفحه ۲۱۰

(m) نذر إقبل- أذ محم طنيف شلد ، يزم إقبل لابور الماء ص ا

(٥) نقوش إقبل نمبر ٢ وممبر ١٩٤٥ - مضمون إقبل كاقيام لابور أز عكيم اجد شجاع ص ٥٥٥

(١) واتائے راز" أز سيد نذر نيازي إقبل اكادي لاءور ١٩٨٨ء ص ١٥١

(2) باتيات إقبل مرتبه سيد عبدالواحد معيني ص ٤

(٨) إقبالنام حصد ووم مرتب فيخ عطاء الله ص ١٣٧

(9) نذر إقبل مرتبه محد حنيف شلد ص ١١٥ m

(۱۰) ڈاکک کون تھا؟ اِس بارے میں ڈاکٹر آگر حسین قریش (مطلعہ تلمیات و اشارات اِقبل)اور ڈاکٹر کیان چند (ابتدائی کلام اقبل) کھوج لگانے میں ناکام رہے۔ کاہم سید عذریہ نیازی کی تحقیق کے مطابق (دانائے راز ص ۳۰۱) ڈاکک (Oyke) چک (Czeck) شامر تھا اور وہ کے ملاء میں فوت ہوا

(١١) وانائ راز ص ٢٠٩ و باقيات اقبل ص ١٠

(H) بفت رونه سينيخ . مجرات - ١٢ اكتور ١٩٨١ء مضمون مظفر حسن ملك

(سع) (الف) نفر فروس أز خشى محد عظر لابور الماء

(ب) نغمه فردوس أز خوشي محمد تاظر (إسخاب) مرتبه قدير شيدائي مكتبد فانوس لاجور ١٩٩٢ء

(۵) جنس میاں شلدین ہندیں کی اِس نقم کا نام - چن کی سیر ہے اور ورج بلا اشعار اِس نقم کا آخری بند ہے

سد اعاد حسین اعاد علامہ کے دوست تے اور گور نمنٹ کالج میں ایک سل سینر تھے۔ میر فلام بحیک نیرنگ علامہ کے دوست تے اور گور نمنٹ کالج میں دو سال جونیز تے۔

- (M) دائلے راز آز سید تذریر نیازی ص ۱۹۰
- (عا) عودة إقبل أذ يردفيسرة اكثر افتحار احمد صديق برم إقبل لامور عمده ص ١٥٨
 - (١٨) إقبل اور أجمن حليت إسلام أز محمد حنيف شلد لامور عداء ص ٢٩
- (٩) إقبل في مهوع من أنجمن كے جلے ميں سب سے پہلی نظم علی بيتم " پر مى بحر ١٩٩٨ء تك كئ نظميں مثلاً يتيم كا خطاب بلال عيد سے إسلاميه كالج كا خطاب بنجاب سے " فرياد است" " تصوير درد" " درد ول" " دين و دنيا" " مشكوه" " بلال" " مثمع اور شاعر" " خعر راد" " حلوع إسلام"
- (٣٠) ناظرنے أنجمن كے جلسول ميں جو نظميں پڑھيں أن ميں -خواتين سے خطاب ' "درس عشق- '
 اخوت ' " پيام حلل" ' منجر مقدم " ' سرود افلاک " ' آيات بينات ' اور "قومی غربيس" وغيرو شامل
 بريا۔
 - (١٦) نغم فرودس جلد دوم ص ٢٢)
 - (١٢٢) مقلات إقبل مرتبه سيد عبدالوحد معينى آمينه أوب لامور ١٩٨٨ء ص ١١
 - (۱۲۳) ایناص ۲۵
 - (۲۳) ایناص ۲۲
 - (٢٥) كغم فردوس (انتخلب) أز خوشي محد ناظر مكتب فانوس لامور ١٩٩٢ء ص ٢١
 - (٢٦) زنده رود جلد دوم ص ٢٥٠ بحواله معنمون إقبل اور تشمير أز عبدالله قريش
 - (٢٧) نفر فردوس جلد اول لابور ١١٩١١ء ص ١١
 - (۲۸) تخد فرودس جلد اول ص ۲
 - (٢٩) مكاتيب إقبل يهم كراى إقبل اكادى كراجي ١٩٩٩ء ص ١٩٠٠
 - (۳۰) الينا
 - (١٣١) علامه إقبل اور أكل بهلي يوى أزسيد علد جلالي نعوى كراي ١٩١٤ء ص ٨٠
 - (١٣٢) فغم فرووس جلد اول لقم مناجلت " ٢ سيماء لامور ص ١٩
 - (٣٣) تغد فردوس جلد اول ص ١٨٥
 - (PM) مابنامه · قوی صحت · لابور قرشی نمبر بابت وسمبر ۱۹۸۸
 - (٣٥) مندرج زيل مافذات سے مدل كى ہے۔

(الف) المناسد قوی محت - (ذکوره بال) و المناسد " صدائے قامی - کراچی - قرشی نمبر نومبر مبر 1940ء

(ب) كاروان شوق اذ محيم آفلب احمد قرشى -. اداره تحقيقات باكستان لامور - سمهه من ١٨٨٣ من ١٨٨٣

(ع) إقبل اور أجمن عمايت إسلام لابور مرتبه عمر حنيف شلد

و قبال اور مجرات

(د) اِقبل کے حضور آزسید نذرینازی - اِقبل اکادی لاہور ۱۹۸۷ء

(۱۳۷) علیم محر حن قرشی نے آپ مضمون ، علیم مشق مشمولہ ملفوظات اِقبل مرتبہ ڈاکٹر او اللیث صدیقی) میں ۱۹۹۹ لکھا ہے گرید من ۱۹۹۱ میں ہونا چاہئے کونکہ اِقبل نے فکوہ آمجمن کے ۱۹۹۱ کے اجلاس میں بڑھا تھا۔

(٣٤) عليم مثرق أذ عليم محرسن قرش - معول لمفوظات إقبل مرتبه واكثر الا الليث مديق ص ٢٨٢

(۳۸) اقبل کے حضور آزسید نذری نیازی ص ۱۸

(٣٩) اليناص ٢٢٢ ٣٤٢

(٣٠) لفوظات إقبل ص ٢٧٩

(ام) اتبل کے حضور ص ۱۸۸

(۱۳۲) ایناص ۱۸۲

(۱۳۳ اینام ۱۳۳۵

(mm) اليناص ٢٥٠

(٥٥) لمفوظات إقبل ص ٢٨٦ ١٩٢

(۱۳۸) اوراق مم محت مرتب رحيم بخش شابين - إسلامك پليكيشن لامور من ۱۳۹ بحواله منت رونه چنان لامور - ۱۲۳ ايريل ۱۲۲ء

(٢١) وَرُ إِقِل أَرْ مُولانًا عبد الجيد سالك - برم إقبل لابور سمعه من ٢١٩

(٣٨) إقبل كے صنور ص ١٣٣٢

(١٩٩) مركذشت إقبل أز عبدالسلام خورشيد - إقبل اكلوى لامور - عداء ص ١٩٩٥

ا تبال اور تجرات

حصه دوم: وسعت محفل أحباب

- ص سيد عطاء الله شاه بخاري
 - مولاناامغرعلی روحی
 - ا دُاكْرُ محمد شجاع ناموس
 - ي پوفير محد آكبر منير
 - ت پروفیسرقاضی فضل حق
 - ت سيد حبيب جلاليوري

ا تبال اور مجرات

"انسانی قلب کیلئے اِس سے بڑھ کر زبوں بختی اور کیا ہوسکتی ہے کہ اِس کا خلوص پر وردۂ اغراض و مقاصد ہو جائے۔اللہ نے اِس (اِ قبال) کو نگاہ بلند اور دِل غِیور عطاکیا ہے جو خدمت کا طالب نہیں اور احباب کی خدمت کو ہیشہ حاضرہے ":

(إقبال بنام شاو- عماري ١١٩١٤)-

سيته عطاء الله شاه بخاري

طاقت کے نشے میں مخور فرنگی کے ایوانوں میں اپی آتش بیانی اور حریت ایمانی ہے ارزہ پیدا کرنے والا برصغیر کابیہ عظیم مقرر بھی مجرات کا سیوت ہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے بزرگوں میں سے سید عبدالغفار 'بخارہ سے تشمیر آئے اور ۱۸۳۸ میں جب مماراجہ گلاب شکھ نے تشمیر کا سودا کیا تو سید عطاء اللہ کے دادا سید نور شاہ کشمیر سے جمرت کرکے مجرات کے گاؤں ناگڑیاں میں آکر آباد ہو گئے۔ سید عطاء اللہ کے دالہ سید منیاء الدین مجرات سے وشمینے کی سوداگری کیلئے پٹنہ جایا کرتے تھے۔ وہیں اِن کی شادی حافظ سید احمد اندرائی کی صاحبزادی حافظہ سیدہ فاطمہ سے ہوئی اور اِسی سرز مین کو شاہ بی کی جائے پیدائش ہونے کا فخر حاصل ہے جمال آپ ۱۸۹۱ء میں پیدا ہوئے

آپکا بھین ذیاوہ تر نخمیال میں گزرا۔ چار سال کی عمر میں والدہ واغ مفارقت وے گئیں
۱۲ سال کی عمر تک آپ حفظ قرآن کے علاوہ قرآت اور دیگر مروجہ اِسلامی علوم میں
دسترس حاصل کر چکے تھے۔ ۱۹۱۳ء میں آپ کی شاوی ناگزیاں میں سید میر مرتفعٰی کی
صاجزاوی ہے انجام پائی۔ شاوی کے بعد ووبارہ امر تسر گئے اور تفییرو حدیث کا عمیق مطالعہ
کیا۔ بہیں ہے آپ کی خطابت کا آغاز ہوا۔ جلیانوالہ باغ کا واقعہ (۱۱۳ پر بل ۱۹۱۹ء) آپ کو
سیاست کی طرف لے آیا۔ وسمبر ۱۹۱۹ء میں منعقدہ خلافت کا نفرنس امر تسریس مولانا شوکت
علی (۱۸۷۳۔ ۱۹۳۸ء) کی صدارت میں آپ نے پہلی سیاسی تقریر کی جے بہت سراہا کیا۔

ی (۱۹۲۸ – ۱۹۲۸) کی صدارت میں اپ لے پی بیای طریر کی ہے بہت سراہا ایا۔

1910 عیں الہور میں علامہ إقبال کی صدارت میں پہلی ظلافت کیٹی قائم کی گئی گرا گلے روزی آت سرمائیل ایڈوائر کے اشارے پر قو ڈ دیا گیا۔ پچھ دنوں بعد شاہ صاحب الہور آت ایک بیٹ جلے سے خطاب کیا اور علی الاعلان نی خلافت کیٹی تھکیل دی جس کا صدر سید حبیب مدیر "سیاست" کو مقرر کیا گیا۔ پوری تحریک خلافت میں شاہ صاحب صف اول میں رہے۔ ترک موالات کے نتیج میں بچوں کو سرکاری سکولوں سے ہٹا لیا گیا تو اکی تعلیم کیلئے بامعہ ملیہ کے تحت ملک بحر میں درسگایں قائم کی گئیں۔ شاہ جی نے مجرات میں آزاد مسلم بائی سکول کی بنیادی رکھی جس کا افتتاح مولانا ابدالکلام آزاد (۱۸۸۰–۱۹۵۸ء) نے کیا۔ بائی سکول کی بنیادی رکھی جس کا افتتاح مولانا ابدالکلام آزاد (۱۸۸۰–۱۹۵۸ء) نے کیا۔ آنہوں نے صلح مجرات میں ۱۳۰۰ (تیرہ سو) خلافت کمیٹیاں قائم کیس اور لوگوں نے دِل کول کر چندہ دیا۔ مردوں نے حربحر کی جع پونچی اور حور توں نے اپنے زبور سک شاہ بی کی مرکر میوں کا مرکز تھا پھرا کی خلابت اور جور توں نے اپنے زبور سک شاہ بی کی مرکر میوں کا مرکز تھا پھرا کی خلابت اور جور توں کی مرکر میوں کا مرکز تھا پھرا کی خلابت اور جور توں نے اپنے زبور سک شاہ بی کی مرکر میوں کا مرکز تھا پھرا کی خلابت اور جور توں نے بیدوستان میں بیخے لگا۔

تحریکِ ظلافت کے علاوہ تحریکِ ختمِ نبوت اور تحریکِ شاتمِ رسول میں شا، جی نے مرکزی کروار ادا کیا ۔ غازی علم الدین شہید (۱۹۰۸-۱۹۲۹ء) نے آپ کی تقریر من کری شاتم رسول کو کیفرِ کردار تک پہنچایا تھا۔ اِن تحریکوں میں آپ کئی مرتبہ کر فار ہوئے اور قید و برند میں رکھے گئے۔شار داا مکٹ کی بھی آپ نے دھجیاں اڑا دی تھیں۔

دسمبر۱۹۲۹ء میں مجلس احرار کی بنیاد رکمی گئی توشاہ صاحب کو اِس کا پہلا صدر منتخب کیا ۔ مارچ ۱۹۲۰ء کے "آنجمن خدام الدین " کے سالانہ اجلاس میں شخخ الحدیث علامہ انور شاہ کاشمیری نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرکے آپ کو "امیر شریعت" کا خطاب دیا ۔ اُسکے بعد تقریباً پانچ سو علماء نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی جن میں معولانا احمد علی لاہوری تقریباً پانچ سو علماء نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی جن میں معولانا احمد علی لاہوری (۱۸۸۲۔۱۹۵۲ء) اور مولانا حبیب الرحن لدھیانوی (۱۸۹۲۔۱۹۵۹ء) اور مولانا حبیب الرحن لدھیانوی (۱۸۹۷۔۱۹۵۹ء) شامل تھے۔

آپ کی نیزندگی انگریز کے ظاف اڑتے ہوئے گزری۔ آپ کی الکار اُن پر بیبت طاری کر دین تھی۔ تریک ختم نبوت ہو تحریک مجد شہید تینج ہویا تحریک تشمیر آپ کی جزائت و ب ہاک ہر میدان میں قابل دید رہی۔ اُن کی نیزندگی کے بیشتر لھات سینج پر گزرے ' رہل میں صرف ہوئے یا جیل میں کئے۔

آپ کی خطابت میں بلاکا ہوش تھا توت ایمانی اور جذبہ حریت سے بھرپور یہ تقاریر سننے کی خطابت میں بلاکا ہوش تھا ور موسم و ماحول سے بے نیاز محفول آپ کی ایمان افروز باتیں سنتے۔ تقریر سے قبل آپ نمایت پر سوز آواز میں طاوت قرآن حکیم فرماتے جس سے سننے والوں پر وجد طاری ہو جاتا۔ آپ کو متعدد بار قبل کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ احکریز سرکار آئے دِن آپ پر طرح طرخ کے مقدمات بنائے رکھتی محرآپ نے جھکتا سیکھا ہی نہ تھا۔ شاہ جی کی تمام تر توانیاں بیشہ اِسلام اور مسلمانوں کی بھتری کیلئے صرف ہو کیں۔ اِسلام اور جَنْمَن آن کا دشمن تھا۔

قیام پاکتان کے بعد آپ وطن میں بھی قید رہے کیونکہ وہ جابر سلطان کے سامنے کلم وقت بھی کنے سے بھی یاز نہ آئے۔ قیام پاکتان کے بعد آئی سرگر میاں مہم پڑتی گئیں اور محت بھی کمزور ہوتی گئی اور محت بھی کمزور ہوتی گئی کائم ختم نبوت کے سلسلے میں بیشہ سرگرم رہے۔ آخر ایک بحربور مجاہدانہ نہدگی گزار کریہ فقید المثال خطیب اور سرایا حربت خادم اسلام ۱۲۱ سے ادام کو ملتان میں اپنے خالق حقیق سے جالے اور ملتان میں ی وفن ہوئے۔

إقبال اور بخاري

"شاه جي إسلام كي جلتي بحرتي تكوار بي" _ إ قبال (٢)

اِ قبال اور بخاری ' خیالات میں کمل ہم آ بھی نہ ہونے کے باوجود ذاتی سطح پر ایک دو سرے کے بہت قریب تھے۔ وہ اِ قبال کے طقہ اَ حباب کے اہم رکن تھے۔ مراسم میں گرم ہو ثی ' اعتاد اور بے تکلفی کے عناصر پوری طرح موجود تھے۔ اِ قبال ' شاہ بی کی تلاوت کے والہ و شیدا' اُ کی خطابت کے مداح اور اُ کے جماد حریت کے حامی اور وعا کو تھے۔ جبکہ شاہ بی ' اِ قبال کی حکیمانہ شاعری مسلمانوں کی نشاہ ٹانیہ کیلئے تڑپ اور بصیرت و دانش کے دِل و جان سے قائل کی حکیمانہ شاعری مسلمانوں کی نشاہ ٹانیہ کیلئے تڑپ اور بصیرت و دانش کے دِل و جان سے قائل تھے۔

اُس دور کے حالات اور شاہ بی اور إقبال کے مقام کو پیش نظرر کھا جائے تو یہ بات آسانی سے سمجی جا سکتی ہے کہ دونوں کے در میان مخلصانہ تعلقات موجود تھے۔ یہ درست ہا ہی کی طویل طاقاتوں کیلئے وقت نہ دیتی تھی۔ شاہ بی کی زندگ ریل بیں گزری چنانچہ طویل طاقاتوں 'ہم شینیوں اور ہم مخنیوں کے مواقع کشرت سے میسرنہ آسکے 'گراس بات سے ان کے تعلق خاطراور دوستانہ روابط کی مواقع کشرت سے میسرنہ آسکے 'گراس بات سے ان کے تعلق خاطراور دوستانہ روابط کی نئی کیو کر ممکن ہے ربی بات سیاس اختلافات کی تو علامہ ہندوستان کے بہت سے سیاستدانوں سے سیاس اختلافات میں اختلافات میں اختلافات کی تو علامہ ہندوستان کے بہت سے میاسدانوں سیاس میدان تھی۔ پھرشاہ بی سیاس میدان تک محدود تھے۔ ذاتی تعلقات میں انہیں زیادہ ابھیت حاصل نہ تھی۔ پھرشاہ بی سیاس میدان تک محدود تھے۔ ذاتی تعلقات میں انہیں زیادہ ابھیت حاصل نہ تھی۔ پھرشاہ بی تحریک سے تو علامہ کو ''کسی تدر بہتری کی امید '' تھی۔

شورش کاشمیری (جو شاہ بی کے قربی ساتھیوں میں سے تھے) نے اُپنے ایک مضمون اِ قبال اور بخاری " (مطبوعہ بخت روزہ چٹان " لاہور سالنامہ ۱۹۶۲ء) میں علامہ اِ قبال اور بخاری کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈالی ہے ذیل میں وہ مضمون نقل کیا جا رہا ہے۔

إقبال اور بخاري

أز شورش كاشميري

"اج اوہ ہوندائے انمال کرمسال نوں دسداکہ بخاری غدار اے کہ فداکار۔ میں کنوں کمواں میرے تے ساتھی ای میرے کولوں وچیڑ محتے ہیں کچیڑ محصے نیں "

طامد کا ذکر ہو رہا تھا اشاہ جی نے ایک سرد آہ بحری اور کما آج وہ (اِ قبال) زندہ ہو تاتو

ا تبال ادر مجرات

اِن کر محموں کو بٹا تا کہ بخاری غدار ہے یا فدا کار۔ میں ممں سے کموں کہ میرے تو ساتھی ہی مجھ سے چھڑ گئے یا کچپڑ(پیچھے رہ) گئے ہیں۔ شاہ جی فرماتے تھے"

جب بھی میں ان (اِ قبال) کے ہاں حاضر ہوتا وہ چار پائی پر گاؤ تکیہ کاسمارا لے کر بیٹے ہوتے ' حقد سامنے ہوتا ' دو چار کر بیاں بچھی ہو تیں ۔ صدا دیتا " یا مرشد" فرماتے " آبھی پیرا ' بست دِ ناں بعد آیاں اے " علی بخش سے کہتے حقد لے جاؤ اور کلی کیلئے پائی لاؤ ۔ کلی فرماتے ' پھرارشاد ہوتا " ایک رکوع ساؤ " میں پوچھتا حضرت کوئی تازہ کلام ۔ فرماتے ۔ ہوتا بی رہتا ہے ۔ عرض کرتا "لائے " کالی منگواتے ۔ پہلے رکوع سنتے پھروہ اشعار جو حضور سے دابستہ ہوتے ۔ قرآن پاک سنتے وقت کا پنے لگتے تھے ۔ لیکن جب حضور کا نے کر ہوتا یا اُن کے منعلق کلام پڑھا جاتا تو چرہ اشکبار ہو جاتا ۔ حضور کا نے کر بیشہ یاوضو محض سے سنتے اور خود اُن کا مام بھی یاوضو محض سے سنتے اور خود اُن کا معموم بچہ مان کے بغیر روتا ہے جس طرح ایک معموم بچہ ماں کے بغیر روتا ہے ۔

افراد و اشخاص اور واقعات و حالات کے بارے میں ان کا (اِ قبال کا) تجزیہ جیرت انگیز طور پر درست ہو تا تھا۔ شاہ تی کا بیان ہے " جھے سے اکثر لوگوں کے بارے میں محفظہ فرمایا کرتے اور اِن کی سیرتوں کا اجمالی خاکہ چیش فرماتے۔ سرکار کی بیشتر ہاتیں اُنمی کی وساطت سے ہم تک پہنچی تھیں۔ پہلے خود ہی طرح دیتے پیراحراز فرماتے " بھی دِلی دروازے کے باغ میں لوگوں کو بتادو ہے۔"

پھر بتا بھی دیتے۔ فرماتے "اپنی ذات تک محدود رکھنا" لطف بیہ تھا اپنے سبھی معتدین کو بتاتے چلے جاتے اور سبھی کو بیہ مشورہ دیتے کہ اپنے تک محدود رکھنا اور جب بات بکھر جاتی تو فرماتے "تم لوگ راز نہیں رکھ سکتے ہو "عرض کی جاتی آپ نے بی تو فلاں فلاں کو بتایا ہے پھر مسکراتے "اچھاتو عام ہو جانے دو اِس میں رازکی کوئی بات ہے۔

ایک دفعہ (بروایت شاہ بی) جلسوں کی روئق پر مختلو کرتے رہے 'کئے گئے " عامتہ المسلین میں بڑی جان ہے ' اِس قوم کا مزاج حرارت سے بتا ہے یہ بجھے کیلئے پیدا نہیں کی المسلین میں بڑی جان ہے ' اِس قوم کا مزاج حرارت سے بتا ہے یہ بجھے کیلئے پیدا نہیں کی ہے ساری خرائی لیڈر شپ کی ہے خواص تو خیر عفو معلل میں ۔ انہیں آپ جمم کا عیش چاہیے۔ لیڈر م کروہ راہ میں 'لوگوں کو میچ راستہ پر نہیں لاتے ۔ "عرض کیا "صفرت یہ بھی آپ کے مفروضہ قائم کر لیا ہے قوم خود ہی میچ راہ پر نہیں آئی ۔ آپ کیلئے عامتہ المسلین آپ کے مفروضہ قائم کر لیا ہے قوم خود ہی میچ راہ پر نہیں آئی۔ آپ کیلئے عامتہ المسلین کس طرح ترب رہے ہیں لیکن آپ مجمع میں آتے ہی نہیں ۔ "(کمنے گئے) "نہیں پیرتی ۔ یہ بات نہیں میرا مجمع میری کتابیں ہیں ۔ میں بچوم افکار میں اِس طرح کمڑا رہتا ہوئی کہ با

او قات فرمت کے او قات بی عنقا ہو جاتے ہیں۔

" ٹھیک ہے مرشد! میں نے تو بھی اپنی کتابوں کی گر دبھی نہیں جھاڑی۔" "او شاہ جی تساں تے دلاں تے دماغاں دیاں نمیاں جھاڑ دے او" (ارے شاہ جی آپ تو دِلوں اور دماغوں کی گر د جھاڑتے ہیں)

شاہ بی نے یہ بیان کیاتوان کی آ تھوں میں آنسو آ گئے۔ فرمایا

" ہائے کیا اِنسان تھا۔ جدید دانش اور قدیم حکمت کا نقطہ معراج! چو نکہ میاں سے محبت کرتے تھے۔ اِس کئے اللہ نے اُن پر علم و دانش اور فکرو نظری بھی راہیں کھول دی تھیں ۔ وہ اِس میدان کا کھلاڑی نہیں تھا لیکن علم اِس کا خانہ زاد تھا۔

" آج جو پشتنی دفادار ---- شاہ بی نے فرمایا - " اُس کا نام لے لے کر اُس کے ہم نشینوں کی فہرست میں اپنا نام لکھوا رہے ہیں - کسی علمی مسئلے پر اِ قبال نے بہم اُن سے مخامبت کی جمجمی اُن سے خود محفظو کی؟ 'بہمی مظامبت کی جمجمی اُن سے خود محفظو کی؟ 'بہمی مسلمانوں کے مستقبل کا سوال اِن سے زیر بحث لاتے رہے؟ ان کیساتھ تو اُن کے زیادہ سے زیادہ لاغر جتم کے مجلسی روابط تھے۔"

شاہ جی نے کیا۔

" يكى وہ لوگ جيں جو إقبال كى راہ جي بھشہ مزاحم ہوتے رہے۔ اننى لوگوں نے إقبال نے خلاف مخبول كى تغين اور انہيں كى منصب بر فائز نہيں ہونے ديتے ہے۔ إقبال نے مجھ سے آنكھوں جي آن ولاكر كما تھا۔ "شاہ جى نے بتایا۔ بد بیان كرتے بى اُن كابدن كاننے لگا كہ انسان مخالفت اور مخاصت جي كس حد تك سكدل 'سيہ رواور گنده ضمير ہو جا ہے۔ شاہ بى كى روايت ہے كہ فر كى و شمنى سے اُن كے خون كا قطرہ قطرہ انگاروں جي شاہ بى كى روايت ہے كہ فر كى و شمنى سے اُن كے خون كا قطرہ قطرہ انگاروں جي رخصا ہوا تھا۔ وہ يو رئي تہذيب 'يو رئي دائش 'يو رئي سیاست اور يو رئي بج د هج كے سخت و شمن شے۔ كماكرتے ہے كہ ہمارا مغرب ذوہ طبقہ اپنے خصائص كھو چكا ہے۔ اِس كے اندر و شمن شے۔ كماكرتے ہے كہ ہمارا مغرب ذوہ طبقہ اپنے خصائص كھو چكا ہے۔ اِس كے اندر و شمن تے۔ كماكرتے ہے كہ ہمارا مغرب ذوہ طبقہ اپنے خصائص كو چكا ہے۔ اِس كے اندر و شمن تھے۔ كماكرتے ہے كہ ہمارا مغرب ذوہ طبقہ اپنے خصائص كو چكا ہے۔ اِس كے اندر و شمن تے۔ كماكرتے ہے كہ ہمارا مغرب ذوہ طبقہ اپنے خصائص كو چكا ہے۔ اِس كے اندر و شمن تے۔ كماكرتے ہماكہ ہمارہ مؤرق كى دورى اپنى قبت كھو جيشى ہمارہ مؤرق كى دورى اپنى قبت كھو جيشى ہمارہ مؤرق كى دورى اپنى قبت كھو جيشى ہمارہ مؤرق كى مؤرى مؤرى اپنى قبت كھو جيشى ہمارہ مؤرق كى مؤرى اپنى قبت كھو جيشى ہمارہ مؤرق كى مؤرى اپنى قبت كھو جيشى الوگ علم كى شجيدگى سے ہاتھ اٹھاكر نؤں كا تماشاد كيمنے ميں غلطان ہيں۔

کامہ لیس خاندانوں کا ذِکر ہوی خقارت سے کرتے۔ یہ طنطنہ میں نے صرف انہی میں ویکھا کہ جن سے نفرت کرتے انہیں آپنے محرمیں بھی محصنے نہیں دیتے تھے اور اگر کوئی کسی بمالے چلا آ تا تواسے دھنگار کر نکال دیتے۔ ورنہ منہ نہیں لگاتے تھے۔

ایک دفعہ فرمایا " شاہ جی ہیں مطمئن ہوں کہ میرا کلام لوگوں کے رگ و بے ہیں اتر رہا ہے لیکن ابھی کاروال تیار ہو رہا ہے۔ ابھی کاروان بنا نہیں۔ سفرا رستہ اور منزل تو دورکی چزیں ہیں۔ جب تک مشرق 'مغرب کی ذھانت کو للکارے گانمیں اُس وقت تک مشرق کی عظمت کا سورج نہ بھی ابھر سکتاہے اور نہ اُس کے نصف النمار پر پہنچنے کا سوال ہی ذہرِ خور آسکتاہے۔

شاہ جی عمومانیہ فرماتے

"کاش اِ قبال آج زندہ ہوتے۔ اُن کا دماغ ایک عظیم الثان تنهائی کاعظیم الثان کتب خانہ تھا۔ جب بھی اُن کی ہم نشینی کاموقع کمتا 'معلوم ہو تا تھا کہ لالہ زار کھل گیا ہے۔" (۳) پہلی ملاقات

اِ قبال اور بخاری کی پہلی طاقات و سمبر ۱۹۱۹ء میں امر تسریں خلافت کانفرنس کے جلے میں ہوئی 'جاں شاہ جی نے زندگی کی پہلی ساس تقریر کی اور اُن کی عظیم خطابت کا آغاذ ہوا۔ اور خواص و عام اُن کی خطابت و بیباک کے گرویدہ ہو گئے۔ اِس طاقات کے بعد دونوں میں ساسی میدان میں فکری ہم آ ہنگی مدوجزر سے گزرتی رہی لیکن ذاتی مراسم خلوص اور عقیدت سے ہیشہ بمربور رہے۔

اِ قبال سیای میدان میں اختلاف کے باوجود احرار کے ایٹار دبنی حمیت اور جذبہ حمیت کے قائل تھے

> اذل سے فطرت احرار میں ہے دوش بدوش قلندری و تبا ہوشی و کلہ داری

> > نظم "اسيري"

اِ قبال کی نظم "اسری" (بانگ ورا) کے بارے میں عام روایت (۱) یہ ہے کہ اِ قبال نے یہ نظم دسمبر ۱۹۱۹ء میں امر تسریں مسلم لیگ 'کا گریں اور خلافت کا نفرنس کے سالانہ اجلاس میں اُس وقت پڑھی تھی جب مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی جیل ہے رہا ہو کر جلے میں پہنچ تے۔ عہم دو سری روایت (۵) کے مطابق اِ قبال نے یہ نظم اس وقت کی تھی جب تحریک خلافت کے دور میں بید عطاء اللہ شاہ بخاری کو گر فار کر کے تمین سال کے لیے تید فرک میں وَال دیا گیا۔ خود شاہ تی کی روایت تھی کہ یہ نظم اِ قبال نے اُنہیں خود سائی تھی اُرک میں ہو اور تاثر کی وجہ سے اِسے دونوں موقوں پر سایا ہو کیونکہ اِس کے اشعار شاہ تی کی زات پر بہت موزوں نظر آتے ہیں۔ ذیل میں یہ نظم ورج کی جاتی ہے۔ ذیل میں یہ نظم

ہ امیری اعتبار افزا جو ہو فطرت بلند قطرہ نیساں ہے زندانِ صدف سے ارجمند مشک افرز چیز کیا ہے' اک لو کی بوند ہے مشک بن جاتی ہے ہو کر نافہ' آہو ہیں بند مشک بن جاتی ہے ہو کر نافہ' آہو ہیں بند ہر کی کی تربیت کرتی نمیں قدرت' گر کم میں وہ طائز کہ ہیں دام و تفس سے بمرہ مند شمیر زاغ و زغن دربندِ قید و صید نیست شمیر زاغ و زغن دربندِ قید و صید نیست ایس سعادت قدمتِ شمیاز و شاہیں کردہ اند'

تحريك فتم نبوت

تحریک ختم نبوت (ناموس رسالت) کے دوران جب مجلس خلافت کے ارکان نے اپنی مرفقاری پیش کی تو اِ قبال نے فرمایا '

" بچھے مجلیِ ظافت کے اُن ارکان سے ہدروی ہے جو اپنی مجلس کی تجویز کے مطابق نیک نیتی سے یہ سجھتے ہوئے گر فآر ہوئے کہ وہ ایک پاک مقصد کی فاطر ایٹار کر رہے ہیں' فاص کر مولانا بید عطاء اللہ شاہ بخاری اور خواجہ عبدالر ممن غازی ایسے مشہور کارکنوں کے ساتھ ہدروی ہے۔ ہمیں اُن کی بعض را بیوں سے اختلاف بھی ہولیکن عقل و انساف کا تقاضایہ ہے کہ اُن کی خویوں کا بھی اعتراف کیا جائے۔ وہ قومی کاموں میں بہت حصہ لیتے ہیں اور ضرورت کے وقت پڑا ایٹار و کھاتے ہیں" (۸)

تحريك مجدشهيد عنج

تحریک مجد شہید سمجے نول میں محد حسین عرشی نے ایک ملاقات میں علامہ ہے دریافت کیا کہ ان (اِقبال) کے نزدیک موجودہ ہندی اِسلای تحریک کوئی تحریک مسلمانوں کے حق میں بہترہ؟ آپ نے بتایا "عموماً اِن تحریکوں کے قائد جامل ہیں" احرار کے متعلق کما اُن سے کمی قدر اصلاح کی امید ہو سکتی ہے " (۹)

تبادلهٔ خیال

شاہ می کے بہت سے دوست إقبال کے قربی احباب میں شامل تھے جیسے علیم فیروز طغرائی' احمد دین امرتسری' عبدالجید سالک' فلام رسول مر' محد دین تاجیر' مولانا کرای' شخ عبدالقادر' شخ حسام الدین امرتسری' اور چوہدری افعنل حق - اس همن میں مولانا انور شاہ

ا قبال اور مجرات

P ..

کشمیری (۱۸۷۵-۱۹۳۳) کا ذِکر خصوصیت کا حامل ہے۔ جن سے إقبال کو بہت عقیدت تھی۔ مارچ ۱۹۲۵ء میں اُنجمنِ خدام الدین کے زیرِ اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں خصوصیت سے علائے دیو بند نے شرکت کی تھی جن میں سید انور شاہ کشمیری ' مولانا حبیب الرحمٰن عثانی (م-۱۹۲۹ء) مفتی عزیز الرحمٰن خاص طور الرحمٰن عثانی (م-۱۹۲۹ء) مفتی عزیز الرحمٰن خاص طور پر قابل ذِکر ہیں۔ علامہ نے آئے ہاں ایک خاص دعوت رات کے وقت کی تھی جس میں سے حضرات خصوصی طور پر مدعو تھے اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کو بھی بلایا گیا تھا۔ ضیافت سے قبل اور بعد میں بہت سے علی اور دینی مسائل زیر بحث آئے جن میں سود کا مسئلہ بھی شامل تھا۔ (۱۰)

تمايت

۱۹۲۱ء میں إقبال نے جب لیجسلیٹو کونسل کے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا تو اکثر زاعماء نے اُن کی بحربور حمایت کی۔ اِسی سلطے میں ۱۲۳ کتوبر ۱۹۲۹ء کو شام سات بہتے بیرون دبلی دروازہ میونسپل پارک لاہور میں پنجاب الیکن خلافت بورڈ کے زیر اہتمام مسلمانان لاہور کا ایک عظیم الشان اجتماع علامہ اِ قبال کی حمایت اور تائید کے لیے منعقد ہوا۔ اِس اجلاس میں علامہ کے علاوہ جن شخصیات نے شرکت کی اور علامہ کی حمایت میں نقاریر کیس ان میں مولانا ظفر علی خال 'خواجہ عبد الرحمٰن غازی و فیرہم کے ساتھ سید عطا اللہ شاہ کی باری بھی شاہ بی کی جادوئی خطابت کا سحر بھی شاہ بی کی جادوئی خطابت کا سحر بھی شال تھا۔

فتنه شاتم رسول

إقبال كى باتى تمام ميشين ايك طرف اور عثق رسول ايك طرف! اور شاه صاحب كى ذرى جس جدد مسلسل سے عبارت تقى اس كاسب سے بردا مقعد ناموس رسالت تھا۔ ١٩٢٣ء سے اور سد صاحب نے لمكر ناموس رسالت كے ليے آئے اپنے نظلہ نظرك مطابق كام كيا۔ شاتم رسول راج بال كے بائى كورث سے برى ہوئے سے ليكر فاذى علم دين كى چانى تك دونوں نے إس تحريك بي اہم كردار اداكيا۔ اگر چہ شاه جى سول نا فرمانى پر زور ديے تھے جبكہ إقبال گفت و شنيد كا رستہ اپنانے كے حق بي شخص إس علمه كى سلسلے بي كا فرائى پر زور ديے آئيں اور شاه جى كو متعدد بار كر فرار كيا كيا۔ ايك مرتبہ أنسى علامه كى سلسلے بين كئى طاقاتي ہوئيں اور شاه جى كو متعدد بار كر فرار كيا كيا۔ ايك مرتبہ أنسى علامه كى سلاؤ روڈ والى كو تلى كے باہر ہے كر فرار كيا كيا۔

تحريك تشميراور قاديانيت

قاویا نیت کے بارے میں إقبال کے روبہ اور قادیا نیت کے خلاف اُنکا علمی اور عملی جماد ' آقبال اور بخاری کے تعلقات میں توسیع اور تقویت کا باعث بھی تھا اور ثمر بھی۔ آج بھک قادیا ہوں کہ اِقبال کو محاسبہ قادیا نیت پر "احراری بہکاووں" نے اکسایا۔ اس سلسلے میں مولانا انور شاہ کشمیری ' مولانا حمد علی لاہوری ' اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری ہے اِقبال کے روابط کی تقاصیل منظرعام پر آ چکی ہیں۔

تحریک تعمیرایک اور محاذ تھا جہاں اِ قبال اور شاہ تی دوش ہدوش جاد کرتے نظر آتے ہیں۔ جولائی ۱۹۳۱ء بیں شملہ بین تعمیر کمیٹی قائم کی گئے۔ مرزا بشیرالدین محوو احمد ۱۹۸۹ء) کو اِس کا صدر منتخب کیا گیا۔ اِس اجلاس بیں اِ قبال بھی شامل ہے۔ گر جلد بی تعمیر کمیٹی کے ارکان نے محسوس کیا کہ قاویاتی صدر کے زیر مریر سی قاویاتی اِس تحریک کی آڑ میں دراصل قاویا نیت کی تبلیغ و اشاعت میں گئے ہوئے ہیں۔ ان عالات میں اِ قبال اور شاہ تی کی کئی ملا قاتمیں ہوئیں جن کے نیتج میں قادیا نیت کے بارے میں اِ قبال کے خیالات میں نمایت واضح اور بنیاوی تبدیلی پیدا ہوئی۔ جس کا اِقبال نے برملا اظہار کیا اور ایس دور سے اِ قبال کے خیالات میں وہ صراحت پیدا ہوئی۔ جس کی بنا پر ان پر قادیا نیت سے متاثر ہونے کا الزام غلط فابت ہو تا ہے۔ اِنمی ملا قاتوں کے نتیج میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ کشمیر کے بتیں لاکھ مسلمانوں کو کفروار تداو (قادیا نیت) سے بچانے کے لیے ضروری ہے کہ مرزا کی بیشرالدین محمود کو کشمیر کمٹی کی صدارت اور عبدالرجیم ورد کو سکریٹری شپ کے عہدے بشیرالدین محمود کو کشمیر کمٹی کی صدارت اور عبدالرجیم ورد کو سکریٹری شپ کے عہدے بشیرالدین محمود کو کشمیر کمٹی کی صدارت اور عبدالرجیم ورد کو سکریٹری شپ کے عہدے بشیرالدین محمود کو کشمیر کمٹی کی مدارت اور عبدالرجیم ورد کو سکریٹری شپ کے عہدے بشیرالدین محمود کو کشیر کمٹی کی مدارت اور عبدالرجیم ورد کو سکریٹری شپ کے عہدے بشیرالدین کے استحفی دیدیا۔

ای تحریک تشمیر کے سلطے میں موجی دروازہ لاہور کے باغ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت علامہ اِ قبال نے کی۔ شاہ بی نے بیشہ کی طرح معرکۃ الآراء تقریر کی۔ لوگ والهانہ انداز میں نعرہ ہائے تجبیر بلند کرتے رہے۔ آخر میں لوگوں نے اصرار کیا کہ علامہ بھی بچھ ارشاد فرمائمیں۔ شاہ صاحب نے علامہ کی علالت کا جواز پیش کیا مگر مجمع کا اصرار 'احتذار پر غالب آگیا اور علامہ نے مطمی ہوا میں بلند کرتے ہوئے یہ شعر پڑھا (۱۳)۔ اصرار 'احتذار پر غالب آگیا اور علامہ نے مطمی ہوا میں بلند کرتے ہوئے یہ شعر پڑھا (۱۳)۔ لا اللہ محمد کی بھو اور دوئے جاں

لا إله لوني بلو از روئ جال لا إله ضرب است و ضرب كاري است ا تبال اور تجرات

سورہ مزمل سنانے کی فرمائش

سید عطا اللہ شاہ بخاری کے صاحزادے سید عطافحن بیان کرتے ہیں (۱۳) کہ شاہ جی نے بارہا اِ قبال سے وابستہ یاویں ' باتنی اور ملاقاتیں کازہ کیں۔ وہ بتایا کرتے تھے کہ اِ قبال اُن ے اکثر ملا قانوں میں سورہ مزمل سانے کی فرمائش کرتے تھے اور خود بھی شاہ جی کی فرمائش رِ اپنا تازہ کلام ساتے تھے۔ اُنہوں نے ایک مرتبہ "مرگ" کے زیرِ عنوان نظم سٰائی تھی۔ ا ۱۹۳۱ء میں باری علیک نے " اِ قبال اور بخاری" کے عنوان سے " زمیندار" میں ایک مضمون لکھا جس سے اُس دور کی ہندوستانی سیاست میں اِ قبال اور بخاری کے کروار پر روشنی پڑتی ہے۔ اِ قبال اور بخاری ساست میں جن رجحانات کے نتیب تنے اور مسلم زعماء میں دونوں کا جس قدر طوطی بول تھا اسکی کامیاب تصویر تھی کی گئی ہے۔ نیز اس ذہنی فضا کا سراغ نگایا کیا ہے جس میں دونوں قوم کے می شعور کی پرورش کرنا چاہتے تے (۱۵)۔ سنخ حسام الدین امرتسری نے شاہ بی اور إقبال کی صحبتوں کا ذکر کیا ہے جے سلیم تا بانی تے ماہنامہ " تبعرہ " لاہور نومبر ' وسمبر ١٩٦٦ء میں شائع کیا۔ عبداللہ چفتائی نے بھی دونوں کے ووستانہ روابط کا ذِکر کیا ہے (" بینات " کا بنوری تمبر۔ "المعارف " کا إقبال تمبر) (١٦)

ايك تعزي فقره

اِ قبال کی وفات پر مجد خیرالدین امرتسریں تعزیتی طلے میں شاہ جی کا خطاب اُن کے جذبات كالمظر تقار آب كاليك فقره تقار

"إقبال كوند الحريز في سمجاند قوم في- اكر الحريز سمحتا تو إقبال بسري ند مرتے بلکہ پیانی کے تختے پر لٹکائے جاتے اور اگر قوم سجھ لیتی تو آج تک غلام نه رائى " (١١)

مولانااصغرعلى روتحي

مولانا اصغر علی روی عربی و فاری کے عالم بے بدل استاد کائل اور شاعر یا کمال تھے۔
1014ء کے لگ بھگ گجرات کے گاؤں کشالہ چناب میں پیدا ہوئے۔ انظے والد قاضی سمس الدین نامور اور عالم دین اور فقیہ تھے۔ اصغر علی کے بچین میں بی والد کا اِنقال ہوگیا۔ مولانا روی نے ایندئی تعلیم اپ والد ماجد سے عاصل کی۔ آپ کی ذبات اور مزید تعلیم کی خواہش کو دیکھتے ہوئے آپ کی والدہ آپ کو ساتھ لے کرلاہور آگئیں۔ یہ ۱۸۸۱ کی بات ب لاہور میں آپ نے عافظ عبد الوباب سے "پولیاں والی مبحد" (اندرون لوباری) میں صرف و نوک کا درس لینا شروع کیا بعد ازاں اور فیل کالج میں واغل ہوئے اور ۱۸۹۲ء تک پنجاب نویورش سے مشی فاضل امولوی فاصل اور ایم اوابل کی اساد اخیازی حیثیت سے عاصل کیں۔ آپ کو مولانا فیض الحن سمار نیوری (۱۸۱۱–۱۸۸۷ء) مفتی مجمد عبد الله کو کی اساد اخیازی حیثیت سے ماصل کو کئی (۱۸۵۰–۱۸۸۷ء) مفتی مجمد عبد الله کو کئی (۱۸۵۰–۱۸۸۹ء) مولانا عبد انگیم کلانوری چیسے نامور اساتذہ سے اکتباب فیض کا موقع طا۔ علم حدیث کیلئے مولانا نذیر حسین و حلوی (۱۳۲۰–۱۳۲۰ھ) کے سامنے زانوئے آوب تنہ طا۔ علم حدیث کیلئے مولانا نذیر حسین و حلوی (۱۳۲۰–۱۳۲۰ھ) کے سامنے زانوئے آوب تنہ کیل

آجمن حمایت إسلام لاہور کے مما کدین نے آپ کی شهرت س کر آپ کو إسلامیہ کالج میں عربی اور فاری کا اُستاد مقرر کیا' جمال آپ ۱۸۹۲ء ہے ۱۹۳۱ء تک یہ خدمت سرونجام دیتے رہے اور پروفیسرو صدر شعبہ عربی کی حیثیت ہے ریٹائز ہوئے۔ آپ کی ریٹائز منٹ پر آجمن نے آپ کیلئے ۲۰۰۰ روپے ماہوار وظیفہ تازیست مقرر کیا۔ ایسا خصوصی وظیفہ صرف آپ بی کو دیا گیا۔

م ۱۸۹۳ء میں آجمن حمایت اِسلام کا وفد ریاست بماولیور پہنچا تو مولانا نے والی ریاست کے دربار میں اپنا ہے نظیر تصیدہ چیش کیا۔ جس پر آجمن کیلئے سالانہ و ظیفہ مقرر ہوا۔ آپ کے دربار میں اپنا ہے نظیر تصیدہ چیش کیا۔ جس پر آجمن کیلئے سالانہ و ظیفہ مقرر ہوا۔ آپ آجمن کے ابتدائی اکابرین میں سے تھے اور یہ تعلق ہوم زیست قائم رہا۔

مولانا شروع میں اندرون موری دروازہ جنری والی مید کیاتھ " زیلداراں دی گلی"
میں رہتے تے اور جنری والی مید میں درس دیا کرتے تھے۔ اُس زمانے میں یماں ہندو ہوی
تعداد میں رہتے تے اور مسلمان شرک جیسی برائی میں جنلا تھے۔ مولانا کی مسلسل کو مشوں
سے یہ لعنت بہت حد تک کم ہوگئی۔ علم و اُوب کی وَنیا میں مولانا بہت باند مقام پر قائز تھے۔
آپ سے ایک حمد فیض باب ہوا۔ آپ کے شاگردوں میں مولوی محد شفیح
آپ سے ایک حمد فیض باب ہوا۔ آپ کے شاگردوں میں مولوی محد شفیح

و قبال اور مجرات

سالک ' پروفیسر عبد القیوم بث ' پروفیسر ڈاکٹر صدر الدین ' خوشی محمد ناظر' چوہدری محمد علی (۱۹۰۵–۱۹۸۰ء) سابق کورنر جزل محمد طلی (۱۹۰۵–۱۹۸۹ء) سابق کورنر جزل محمد طلام محمد (۱۹۰۵–۱۹۹۵ء) سابق کورنر جزل محمد حسن قرشی ' میاں امیر الدین ' ، چوہدری رحمت علی (۱۸۹۵–۱۹۹۰ء) ڈاکٹر غلام جیلائی برق (۱۹۰۱–۱۹۸۵ء) سید نذیر نیازی ' خواجہ دِل محمد (۱۸۸۳–۱۹۹۱ء) سراج الدین یال (۱۹۹۱–۱۹۷۵ء) اور دیگر سین (۱۸۹۳–۱۹۵۹ء) اور دیگر سینکروں نامور سِتیاں شامل میں ۔

مولانا روی حق بات کھنے ہے بھی نہیں ڈرتے تھے۔ جنگ عظیم اول کے دنوں میں طومت ہند نے ہندوستان کے تمام علاء ہے ترکوں کے خلاف جنگ کا فتوئی حاصل کرنے کی مم چلائی۔ مولانا نے ہر قتم کے دباؤ اور لالیج کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اِس فتوے پر و خط کرنے ہو اِنکار کر دیا۔ مولانا تمام عمر سیاست سے دور رہے لیکن اُگی صدائے حق گاہے گاہے ایوان حکومت میں بھی می جاتی تھی۔ 1919ء میں آپ نے انگریز فوج میں نوکری کو حرام قرار دینے کا فتوی جاری کیا۔ اِس طرح عدم تعاون کی بھی تائید کی۔ مولانا ایک عظیم عالم دین 'استاد' مقرر' خطیب' شاعر' مصنف اور مفتی تھے۔ مولانا کے مکان پر ہر کھتب فکر کے لوگ حاضر ہوتے اور زبان و آدب ' تاریخ و سیاست اور دیگر معاملات میں راہنمائی حاصل کرتے ۔ اُس دور کے بہت سے اکابرین مثلاً علامہ اِقبال ' سرمجہ شفیع حاصل کرتے ۔ اُس دور کے بہت سے اکابرین مثلاً علامہ اِقبال ' سرمجہ شفیع حاصل کرتے ۔ اُس دور کے بہت سے اکابرین مثلاً علامہ اِقبال ' سرمجہ شفیع علی اُس مرمیاں فضل حیین (۱۸۲۵۔۱۹۵۹ء) مولانا اٹھ علی ' سر شاب الدین اور علامہ عبداللہ یوسف علی آپ کے علم و فضل کے معرف تھے۔

مولانا نے عربی 'فاری میں درجنوں کتب تعنیف و کالف کیں ۔ جن بیل ہو تھے " مانی الاسلام " امیر الکلام من کلام الامام " " العروض والقواتی" " ترجمہ قصیدہ بردہ" "سیفرۃ الاسلام علی النماری اللّنام " اور عربی اور فاری دیوان مطبوعہ ہیں ' قرآن پاک کے آخری دو پاروں کا ترجمہ و تغییر ' فطبات عربی فیر مطبوعہ ہیں ۔ مولانا نے ۱۹۰۳ء میں لاہور سے ایک علی و آدبی رسالہ " الدی " بھی جاری کیا جس کے دو تین سال مدیر رہے۔ علم و آدب کے فلک کا یہ در فشدہ ستارہ اسامئی ۱۹۵۳ء کو غروب ہوا اور کھالہ رکھرات میں جی ٹی روڈ کے کنارے اپنی تغیر کی ہوئی مجد کے ساتھ آسودہ فاک ہوئے۔ کیتہ قریر آپ کا اپنا کلام درج ہے جو آپ نے ای مقصد کیلئے لکھا تھا۔ (۱۸)

در على كافي ويد كلال (م-١١٩١٩) كلام رسول بدر وراتيد

إقبال اور روحي

"إس مخض من علم كادريا بند المنال (١٩)

مولانا اصغر علی روحی ان بلند مرجبہ علمی ہستیوں میں سے ایک ہیں جن کے علم و أوب كا نہ صرف اِ قبال نے اعتراف كيا بلكہ علمی اور دبنی مسائل پر أن كے مشوروں كو قدركی نگاہ سے ديكھا۔

يبلى ملاقات

مولانا روی اور اِ قبال کی پہلی طاقات کب ہوئی؟ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ طاقات اُ س وور جس ہوئی جب اِ قبال اور مولانا روی دونوں اند رون بھائی دروازہ جس ہوتے تھے اور دونوں حکیم شہاز الدین کی بیٹھک کی محفلوں جس شریک ہوتے تھے ۔ یہ بیٹھک ۱۸۹۵ء سے ۱۹۲۱ء تک لاہور کے اہل مخن کی آماجگاہ تھی، جہاں اُس دور کے سبھی اہل ذوق مثلاً شخ عبدالقادر ' مرشاب الدین ' میاں محمد شفیع ' مفتی عبد اللہ ٹوکی' ارشد کورگائی معبدالقادر ' مرشاب الدین ' میاں محمد شفیع ' مفتی عبد اللہ ٹوکی' ارشد کورگائی (۱۸۵۰-۱۹۰۹) ناظر حسین ناظم ' فقیر سید افتحار الدین ' مرزا سلطان احمد ' شخ گلاب دین (م-۱۸۵۰) مولانا عبدالحکیم کلانوری ' خواجہ رحیم پخش ' جسٹس شاہ دین ہمایوں (م-۱۹۳۷) اکشے ہوتے اور ہرشام یماں علم و آدب اور فرو دائش کا بازار کرم ہو کا اور شعرو خن سے عظ اٹھایا جاتا ۔ اِ قبال اور مولانا روحی بھی اِس مجلس کے اراکین شی اور شعرو خن سے جھ اٹھایا جاتا ۔ اِ قبال علی و دینی امور جس راہنمائی کیلئے مولانا کے شامل شفے۔ بعد جس جب مراسم بدھے تو اِ قبال علی و دینی امور جس راہنمائی کیلئے مولانا کے باس آیا جایا کرتے تھے ۔ تھنٹوں مختلف امور پر تبادلہ خیال ہوتا۔

مولانا ردی آنجمن حمایت إسلام کے ابتدائی اداکین میں سے تنے اس آنجن کے جلے اس دور کی ایک اہم یادگار کی حقیت رکھتے ہیں۔ مولانا غلام رسول مرکھتے ہیں۔ "إسلاميت کے احیا میں آنجمن کے کارناموں کا ایک اور پہلو بھی ہے جس میں آنجمن کو بگانہ حقیت عاصل ہے۔ وہ اس کے سالانہ اجلاس ہیں۔ یہ اجلاس دین حق 'اسلامی اقدار 'اسلامی علوم اور اسلامی نقافت کے فروغ اور نشرو اشاعت کا ایک بڑاؤرایہ بن گئے۔ پاک و ہند کے تمام بڑے برے عالم 'خطیب اشاعت کا ایک بڑاؤرایہ بن گئے۔ پاک و ہند کے تمام بڑے برے عالم 'خطیب شاعر محقق یان جلسوں میں شریک ہونے گئے۔ مولانا حالی 'مولانا شیلی 'مولانا عالی 'مولانا شیلی 'مولانا ناع

ا قبال اور مجرات

الله ' مولانا نذر احمد دهلوی ' اور سینکرون دو سری ممتاز بستیان یمان آتی تخیس اور برسال تمین دِن تک مسلمانون کا بست بردا اجماع عوام و خواص بین زِن تک مسلمانون کا بست بردا اجماع عوام و خواص بین زِندگی کی تازه روح پیونگنے کا باعث بنا رہتا تھا۔ ''(۲۰)

اِ قبال جب با قاعدہ طور پر آ جمن کے جلسوں میں اپنی تھمیں سانے گئے اور اُنگا کلام " مخزن " کے صفات کی زینت بننے لگا تو مولانا نے اُن کے شاندار مستقبل کی پیشین کوئی کی جو حرف بحرف بچ ثابت ہوئی۔ اُنجمن کے پلیٹ فارم سے دونوں کے مراسم میں قربت آئی۔ علمی مسائل پر مشورہ

جن دِنوں علامہ " خطبات مرراس " کی تیاری میں معروف تھے۔ وہ بعض علمی اور دینی مسائل پر مولانا ہے مشورہ کیا کرتے تھے۔ واکٹر عبداللہ چنتائی (۱۸۹۱۔۱۹۸۳) نے اپنی سائل پر مولانا ہے مشورہ کیا کرتے تھے۔ واکٹر عبداللہ چنتائی (۱۸۹۱۔۱۹۸۳) نے اپنی کتاب " اِقبال کی صحبت میں " میں خطبات مدراس کا پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ (۲۱)

- میں علامہ کے علم پر اُن کی خدمت میں مولوی سید طلب مولوی اصغر علی روی اور مولوی غلام مرشد صاحب کو لے کرمیا اور اُن کے ساتھ طویل طلاقاتیں

او على -"

مزيد لكية بي -

"ایک روز مولانا علامہ کی کو نفی پر گئے تو علامہ کو نفی کے صحن کے ورمیان جار

پائی پر بیٹے تنے اور حقے کی نے ہاتھ میں نقی۔ مولانا نے بے تکلفی ہے حقے کا

رخ اپنی طرف کرلیا اور زور کا کش لگایا۔ گرحقہ بجما ہوا ہونے کی وجہ ہے

برمزہ ہوئے اور کئے گئے 'یہ کیما نداق ہے! آپ اِس طرح حقہ پیٹے ہیں '

اس پر علامہ نے فرایا " صغرت میں حقہ پی نہیں رہا تھا محض اِس ہے باتیں کر

رہا تھا 'یہ کہ کر علی بخش ہے حقہ کازہ کرنے کو کما اور مولانا آپ مخصوص

انداز میں محقکو کرنے گئے۔ بعض حوالوں کے سلسلے میں مولانا کئے گئے۔ "وہ

لوگ بکتے ہیں ہو کہتے ہیں کہ متراوفات ہے ایک بی طرح کے معنی مقصود ہیں۔

نہیں! ہرلفظ الگ الگ اپنا خاص معنی د مغموم رکھتا ہے۔"

شاعری میں مشورہ

علامہ فاری شاعری پر بھی مولانا روحی کی رائے لیاکرتے تھے۔ إقبال نے سیدسلیمان نددی کے نام آیے ایک قط محررہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۸ء میں اسپے بچھ اشعار مین استعال کروہ بعض تراکیب اور الفاظ کی اساد پر بحث کی ہے۔ سند نمبرہ اپر ککھتے ہیں اساد پر بحث کی ہے۔ سند نمبرہ اپر ککھتے ہیں اشد محو نماز خیمہ برزد اَز حقیقت در مجاز نعرہ نفرہ نفرہ نفرہ نفرہ کشت دو اُز لیستش لرزندہ کشت اور اُز لیستش لرزندہ کشت اِن اشعار کے متعلق جو بچھ آپ کا ارشاد ہے اس سے مولوی اصغر علی روحی پر دفیسر اِسلامیہ کالج لاہور اتفاق نہیں کرتے۔ "(۲۲)

بعد میں اِ قبال نے ورج بالا اشعار میں سے دو سرے شعر میں تبدیلی کرکے آسے یوں کر دیا تھا:۔(۲۳)

> شیر بیر آمد پدید از طرف وشت از نروش او فلک لرزنده گشت

اُن دِنوں جب یہ خط لکھا کیا علامہ اِ قبال اِسلامیہ کالج میں پروفیسر پیک کی اچانک موت کے بعد فلسفہ پڑھانے کی خدمت سرانجام دے رہے تھے اور مولانا اِس کالج میں عربی اور فارس پڑھانے پر مامور تھے ' چنانچہ اُس دور میں تبادلہ خیال کے زیادہ مواقع میسر تھے۔

۱۹۳۱ء میں " جاوید نامہ" کی ترتیب کے وقت بھی مجنخ محی الدین ابن عربی کی بعض عبارات کی تشریح کیلئے علامہ 'مولاناروحی سے رجوع کیا کرتے تھے۔(۲۵) نفساب سمیٹی میں

آجمن جمایت إسلام نے اشاعت إسلام کی غرض سے مدرسہ تدریب المبلغین ، قائم کر رکھا تھا۔ اسکے طلباء کی اکثریت میٹرک پاس ہوا کرتی تھی اور نصاب کی بعض کتب ان کی استعداد سے بالا تر تھیں ، چنانچہ ہ تو مبر ۱۹۳۰ء کو نصاب میں ضروری ردوبدل کیلئے ایک پانچ ایک پانچ کی کئی تھیل دی گئی جس میں مولانا ردحی اور إقبال دونوں شامل تھے۔ إس ممیٹی کے کام کے دوران بھی ملاقاتوں کاسلمہ جاری رہا (۲۳)

ايك واقعه - إقبال كى زبانى

یہ اُس دور کا ذِکر ہے جب اِ قبال بھائی دروازہ کے اندر قیام پذیر تھے اور عیم احمد شجاع کے بیان کے مطابق وہ اور مولانا روحی دو سرے شعراء کیساتھ بھائی دروازہ میں ہونے اللہ مشاعرہ میں شریک ہوتے تھے۔ اِ قبال اِس مشاعرہ کے علادہ مولانا کے محربھی جایا کرتے تھے۔ اُنہیں دِنوں مندرجہ ذیل واقعہ بیش آیا جو خود علامہ مرحوم نے اِن الفاظ میں بیان کیا:۔

" کچے عرصہ ہوا ایک دولت مند' تعلیم یافتہ ' روشن خیال اور کارباری ہندو مولانا اصغر على صاحب روى يروفيسرإ سلاميه كالج لاجورك ياس آيا- أس ف مولانا سے ورخواست کی آپ ایک الگ کرے میں آجائیں " مولانا أس کی ورخواست کے مطابق تما کرے میں بلے آئے اور فرمایا کیا ارشاد ہے؟" نووارد نے کہا مولانا! مجھے مسلمان بنائے "مولانانے اِسلام کی تلقین کی - خدا کی وحدت اور حضرت محمد صلی الله علیه وسلم کی رسالت کا قرار لیا اور پوچما ك آب إس طرح تنائى من كيون داخل إسلام موت بين - نوواروني بيان كيا عين نے كوئى إسلامى كتاب نيس يوحى كى مسلمان عالم سے إسلام كونيس سمجمالیکن خوش متمتی ہے گئی مرتبہ مجھے محد ملی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی ہے۔ اب میں حضور کی محبت میں بے تاب ہوں اور اِسلام تبول کرنے پر مجبور ہوں۔ مولانا نے یوچھا ۔ پھر آپ فیروز بور سے جل کر لا ہور کیوں آئے اور کھلے بندوں کیوں اِسلام قبول نہیں کیا؟ " نووارد نے اِس سوال کے جواب میں اپنی تعلیم ' ملازمت ' کاروبار اور جائداد وغیرہ کے مالات مولانا کے سامنے بیان کیے اور کما " اِن مالات کی بناء پر میں اعلان كرنے سے معذور ہوں ليكن ميں آپ كو آئے إسلام ير كواه منائے آيا ہوں۔ میں اللہ کی وحدت اور حضرت محمد مصطفیٰ مٹھیلی کی رسالت پر ایمان لا تا ہوں۔ آب قیامت کے دن اللہ تعالی کی بارگاہ میں میرے ایمان کی شماوت و بچئے -میری یہ عرصے سے آرزو تھی کہ میں اس ونیا میں کسی نیک مسلمان کو آسے ايمان كاكواه بنالول- خدا كاشكر به كه آج ميرى يه آرزو يورى موئى-" (كرينت 1991ء-إسلاميه كالح لايور صفي ١٢٠)

ڈاکٹر محمد شجاع ناموس

ذکاء الملک ' فریدون زمال ڈاکٹر خواجہ محمد شجاع ناموس متاز ماہر تعلیم ' ماہر لسانیات ' سائینسدان ' موڑخ' شاعر ' دانشور اور اِ قبال شناس تھے۔ اِ قبال کے فیض یافتہ مداح اور کلام اِ قبال کے شیدائی اور شارح تھے۔

محمہ شجاع ۱۹۰۰ء بیں مجرات شرمی پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۵ء میں مثن ہائی سکول مجرات سے میٹرک کیا اور پورے صلع میں اول آئے۔ اِی سال مور نمنٹ کالج لاہور میں ایف ایس میٹرک کیا اور پورے صلع میں اول آئے۔ اِی سال مور نمنٹ کالج لاہور میں ایف ایس می میں داخل ہوئے۔ دوران تعلیم کالج کی غیر میں داخل ہوئے۔ دوران تعلیم کالج کی غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی بحربور حصہ لیتے رہے۔ فٹ بال فیم اور ڈرامینک کلب کے فعال رکن اور جونز سائٹیفک سوسائٹی کے سیکرٹری اور نائب معدر رہے۔

اُنہوں نے عملی نے ندگی کا آغاز ایک اُستاد کی حیثیت سے کیا۔ ۱۹۲۲ء میں مسید کالج کابل میں صدر شعبہ سائنس کے طور پر ایک سال تک کام کیا۔ پر شملہ چلے مجے اور حکومت ہند کے محمد موسمیات میں ملازمت کرنے لگے۔ ١٩٢٤ء میں محمد تعلیم میں شمولیت افتیار کی اور ایس ای کالج بماولیور میں مدر شعبہ سائنس مقرر ہوئے۔ ۱۹۳۱ء میں فاری زبان کے مطالعہ کی غرض سے ایران روانہ ہوئے۔ وہاں سے واپسی پر اِنڈین اِنٹیٹیوٹ برائے فروغ سائنس کلکته میں نوبل اِنعام یافتہ ہندوستانی سائنسدان سری وی رامن کی ذیر محمرانی طبیعات میں محقیق کام کرتے رہے۔ ۱۹۳۳ء میں عربی زبان و اُدب کے مطالعہ کیلئے عراق کا سنرافتیار کیا۔ پنجاب یو نیورٹی سے ایم اے عربی ایم ایس ی کے علادہ علی کڑھ یو نیورش ے ایم اے فاری کے امتخانات پاس کے۔ ایم اے اردو بھی کیا اور ۱۹۳۸ء میں لائیری سائنس کی خصومی تربیت حاصل کی- ای سال ایم اے تاریخ کا امتحان پاس کیا اور " اِسلامی ثقافت اور سائنس کی تاریخ - کے موضوع پر پی ایج ڈی کیلئے مقالہ لکمنا شروع کیا جس پر بعد اذاں پنجاب یو نعورش کی طرف سے ڈکری دی گئے۔علامہ اِ قبال کی تحریک پر پہنو زبان سیمی اور صوب سرمد کامطالعاتی دوره کیا۔ ۱۹۳۹ء على يرطانيدكى راكل سوسائل آف لريج ك ر کن سبنے - علاوہ ازین وہ برطانیہ اور آئزلینڈی رائل ایٹیا تک سوسائل اور فوٹو کر ایک سوسائٹی کے بھی ممبررہے - امریکہ کی آجمن تاریخ و سائنس کے بھی رکن رہے۔ پنجاب یو ندرش کیلئے میزک کیلئے اردو ، پنجابی اور بندی میں سائنی اصطلاحات تیار کیں اور اکلی

۱۹۳۲ء یں ایس ای کالج بماولیور کے واکس پر کیل مقرر ہوئے اور ۱۹۵۰ء یس وہاں

ے سکدوش ہوئے۔ ١٩٥٢ء میں پنجاب يو نيورش كے شعبد إسلاميات ميں ورس و تدريس كاسلىلە شروع كيا كراى سال پلك سكول پيناور جماؤنى كى بنياد ركمى كنى اور آب إس كے ر نیل مقرر ہوئے۔ ١٩٥٣ء ہے ١٩٥٥ء تک گلت اور بلتستان کے افر تعلیمات رہے ای ووران شازبان پر تختیق کی اور عملت اور شازبان سے نام سے تعمیلی تاب مکمی جواس موضوع پر اولین کتاب شار ہوتی ہے ۔ ١٩٥٦ء سے ١٩٥٧ء تک پنجاب يونيورش ميں افسر بكار خاص رہے۔ ١٩٥٤ء ميں ايشيا فاؤ تاريش سكالركى حيثيت سے كام كرتے رہے۔ ١٩٥٧ء ے ١٩٦٠ء تک کالج برائے ہوم اینڈ سوشل سائینر لاہور میں لیچرار رہے۔ ایکے سال حور نمنث اسلیل کالج بھر کے پرنیل ہوئے اور اس کالج کی تغیرو رق کیلے مرانقدر

غدمات سرانجام وي -

ڈاکٹرناموس ایک ہمہ جت مخصیت تھے۔ کو عملی سیاست سے دور رہے محرعلمی محاذر مسلم لیگ کے موقف کی بحربور تائید کی ۔ تقتیم سے تمل انہوں نے ایک پیفلٹ ہیں ہندوستان کی قومی اکثریت کی بناء پر تقتیم کا منعوبہ پیش کیا تھا۔ ڈاکٹرناموس علم و تحقیق کے ہے عاشق اور عظیم ذہنی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ اُنہوں نے ۳۵ کے لگ بمک کتب لکمیں اور درجنوں مقالات قلبند کیے۔ ۱۹۳۷ء میں رسالہ محقق بمی جاری کیا۔ انکی کتب کے موضوعات ہے اُن کے وسیع المطالعہ اور جامع الکمالات ہونے کا پتا چلاہے۔ اُنگی کتب میں " مبح ازل " (مجوعہ کلام) آ زاد قوم کی تغیراور پاکستان ' . آ زاد قوم کا نظام تعلیم اور پاکستان ' بزم فردوس ' گلکت اور شنا زبان ' حکمت اِسلامی کے مغرب پر احسانات ' مسلم نقافت ' ارِ اَن ' وعلی ' سنرنامه جج و حجاز ' فوٹو کر ائی ' ہاتھ میں قسمت (پامسٹری) وغیرہ شامل ہیں -بماولپور میں ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ "الغرووس" اور لاہور میں " ناموس تحر" علی و آ دبی سرگرمیوں کا مرکز تھے۔ جمال علم و فعنل کے شیدائی جمع ہوتے اور مخلف ملی اور فكرى موضوعات ير بحث ہوتی۔

ناموس صاحب نے عمر کا آخری حصہ لاہور میں گزارا جمال وہ ۵ جنوری ۱۹۸۱ء کو قوت موے اور قرستان میانی صاحب میں وفن کے مجے-(۲۷)

إقبال اور ناموس

اِ قبال اور ناموس میں ایک اُستاد' شاگر داور ایک فرشد و مرید کا تعلق تھا۔ اِس تعلق کی تمام تر تغییدات خود وُ اکثر ناموس نے قلبند کردی تغییں جن کے ذریعے ہم دونوں کے باہمی تعلقات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ ناموس کا ایک مضمون بعنو ان ' اُستاد ہے شاگر و کی چند طاقا تیں " روزنامہ اِ مروز لاہور کے اِ قبال نمبر مور خہ ۱۱ اپریل ۱۹۷۱ء میں شائع ہوا ایس مضمون کو رحیم بخش شاہین نے "اوراقِ می گشتہ" میں شامل کیا ' جمال ہے اس مضمون کے ضرور کی ہے ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔ (مضمون کے شروع میں وُ اکثر ناموس نے جن کے ضرور کی ہے ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔ (مضمون کے شروع میں وُ اکثر ناموس نے جن شاہ صاحب کا ذکر کیا ہے ان کا نام سلامت اللہ شاہ تھا۔ بالِ جربل کا پہلا ایڈ بیش ۱۹۳۵ء میں انہوں نے بی شائع کیا تھا۔ یو تا پیکٹر آ کشن مارٹ کے نام سے نیلام گھرچلاتے تھے)

أستادے شاگر د کی چند ملا قاتیں

أزذا كثرمحمه شجاع ناموس

میرے استاد ڈاکٹر علامہ إقبال باغ و بهار طبیعت لے کر اُس عالم فانی میں وار د ہوئے سے فراست 'حقیقت میں ذوق سلیم اور انوار کلیم کی دو سری شکل ہے۔ بات سے مزاح کی بات نکال لیتے ۔ ڈال سے پات نکلت کی بات نکال لیتے ۔ ڈال سے پات نکلت کے بات نکلت کی بات نکال لیتے ۔ ڈال سے بات نکلت کے بات نکلت کے بات کا بات نکلت کے بات ما خرین مجلس کے بات ما خرین مجلس کے بات ما خرین مجلس کے بات میں اس طرح حل کر دیتے کہ سب حاضرین مجلس میران رہ جاتے ۔ ان میں سریر آور دو تھے جناب سید نذیر نیازی 'جناب حکیم مجمد حسن قرشی ' جناب پروفیسریوسف سلیم چشتی اور شاہ صاحب جن کا میکلوڈ روڈ پر نیلام کمر تھا۔ شاہ صاحب جن کا میکلوڈ روڈ پر نیلام کمر تھا۔ شاہ صاحب بن کا میکلوڈ روڈ پر نیلام کمر تھا۔ شاہ صاحب بن کا میکلوڈ روڈ پر نیلام کمر تھا۔ شاہ صاحب بن کا میکلوڈ روڈ پر نیلام کمر نیلام کمراب بھی موجود ہے۔ میں اکثر علامہ اِ قبال کے ہاں حاضری دیا کر تا تھا۔

۱۹۱۲ء کا ذِکر ہے میں گور نمنٹ کالج لاہور میں ایف ایس ی کا طالبعلم تھا۔ فٹ بال کھیلاً شعراء شعراء شعراء شعراء شعراء شعراء شعراء کالج میں مشاعرہ کا غلظہ بلند ہوا 'پارٹی کے طلباء ' رؤساء اور خود ساختہ شعراء کے معرم طرح پر غزلیں کمیں - ہماری پارٹی کے ارکان نے بھی غزلیں کمیں اور علامہ آبال کی خدمت میں صاضرہوئی۔ غزلوں کی اصلاح کیلئے میں اُن کے ساتھ گیا۔ إقبال اُس وور میں انارکلی میں رہے تھے۔ جمال اب شح عنایت اللہ کی دوکان ہے اُس کے سامنے انکا چوہارہ تھا سلام و بیام کے بعد سلسلہ کلام شروع ہوا۔ علامہ إقبال لاہور گور نمنٹ کا لج کے خواب علم شعے۔ یس لیے گور نمنٹ کالج کے قالب علم شعے۔ یسال پروفیسر بھی رہ بچے تھے۔ اِس لیے گور نمنٹ کالج سے آکو قلی محبت طالب علم شعے۔ یسال پروفیسر بھی رہ بچے شعے۔ اِس لیے گور نمنٹ کالج سے آکو قلی محبت طالب علم شعے۔ یسال پروفیسر بھی رہ بچے شعے۔ اِس لیے گور نمنٹ کالج سے آکو قلی محبت طالب علم شعے۔ یسال پروفیسر بھی رہ بچے شعے۔ اِس لیے گور نمنٹ کالج سے آکو قلی محبت طالب علم شعے۔ یسال پروفیسر بھی رہ بچے شعے۔ اِس لیے گور نمنٹ کالج سے آکو قلی محبت طالب علم شعے۔ یسال پروفیسر بھی رہ بھی شعے۔ اِس لیے گور نمنٹ کالج سے آکو قلی محبت طالب علم شعے۔ یسال پروفیسر بھی رہ بھی شعے۔ اِس لیے گور نمنٹ کالج سے آکو قلی محبت طالب علم شعے۔ یسال پروفیسر بھی رہ بھی شعے۔ اِس لیے گور نمنٹ کالج سے آکو قلی محبت طالب علم شعب سے بیاں پروفیسر بھی دو کال سے آکو قلی محبت کیں۔

الا اور مجرات

اور روحانی مودت تھی۔ پارٹی کے سریراہ نے مشاعرے کا ذِکر کیا تو علامہ إقبال نے فرمایا" اچھامسرع طرح کیا ہے؟ "لڑکوں نے اپنی اپنی غزل پڑھنی شروع کی اور علامہ إقبال حسب ضرورت اشعار کی اصلاح کرتے رہے کویا علمی تفریح ہو رہی تھی۔

علامہ إقبال عام طور پر آپ روز مرہ كے معمولات من بيشہ پنجابي ميں محفظو كياكرتے سے جب تك كہ أن كو أردويا الكريزى بولئے پر مجبور نہ كيا جائے اور جب الكريزى بولئے تھے تو صاف معلوم ہو تا تھا كہ كوئى پنجابي نژاد الكريزى بول رہا ہے ۔ ميرے دل نے جھ سے كما' إس عظيم ہتى نے برا دماغ پايا ہے ۔ إس كے بعد لؤكوں نے فردا فردا اپنى غرايس پر هيں كوئى آدها كھند كرركياتو نجھے ہوش آيا ۔ اوسان واپس آگئے۔ اور ميں محسوس كرنے لگاكہ كماں بيشا ہوں اور كيا ہو رہا ہے۔ ميں نے بحى اشعار كى اصلاح ميں چونچ مارتى شروع كى ۔ وہاں محفل آرائى تھى اور ہركوئى آزادى سے اپنى رائے بيش كر رہا تھا۔ آخرى صاد علامہ كا ہو تا تھا۔ ميرا خيال ہے كہ غزل كو عمده شكل دينے كايہ بحت كامياب طريقہ ہے۔

تموزی در کے بعد حفزت علامہ نے جھ سے پوچھا۔ "اوے قول کوٹو ایں ؟" میں نے عرض کیا "جناب میں محور نمنٹ کالج میں ایف ایس سی میں پڑھتا ہوں قرمایا" اوسے قول میرے کول کدی کدی آیا کر"۔ کور نمنٹ کالج کے طلبہ کا انار کلی راہ گزر ہے اور میں کواڈرینگل ہوشل میں رہتا تھا۔ دن رات یکی گردش 'جب موقع طاسلام کیا' بیٹے 'یات ہوئی ' سطے آئے۔

پڑھو کہ تم براہ راست مسلمان علاء کی کتابوں سے بلا محکف اِستفادہ کر سکو جو عربی میں لکھی ہیں۔

علامہ نے میرے علمی کیرز کوخود تجویز کیااور اس کو عملی جامہ پہنایا اور ہرقدم پر میری رہبری کرتے رہے۔ علی گڑھ سے فاری کا ایم اے کرنے کا تھم دیا تو آپنے ہاتھ سے واکس چانسلر اور جناب پروفیسرڈاکٹر ہادی حسن صاحب کو خط لکھ کر میرے ہاتھ بجوایا۔ اِس کے بعد بیں نے فاضل فاری کا احتجان پنجاب یو نیورٹی سے پاس کیا۔

اب عربی کی باری آئی تو فرمایا ": او دائی کاکا اسد تے تینوں پڑھنی ای پوے گی۔ عربی
وچ ای تے سارے اِسلامی علوم کھے ہوئے نیں۔ نوں ریسرچ کی کریں گا ہے تینوں عربی
زبان تے کامل عبور ناں ہو وے گا 'پڑھ ' شاباش میں جائزناں تو کرلیں گا ' بس نوں شروع کر
دے " اتنی میٹھی اور من موہنی گفتگو وہ بہت کم کیا کرتے تھے چو نکہ اِس میں شفقت کی شیر بی
اور قدی ر بھینی کا امتزاج راج کر رہا تھا ' میں نے یقین کرلیا کہ یہ ضرور کوئی میری بھلائی کی
بات ہے جو میرے راجنما فرما رہے ہیں ' میں نے اِس تھم پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

آپنے ہاتھوں سے عربی کے ماہر فاطلوں کو رقعہ جات لکھ کر دیتے کہ اِس کو عربی پڑھاؤ اِکھو خیال ہوگا کہ یہ سائنس کا آدی ہے بھاگ جائے گا ہیں نے عربی ایم اے تھم کے مطابق پنجاب یو نیورٹی سے پاس کیا' عربی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا پھرایم او ایل کی ڈکری ملی۔ استاد گرای کے تھم کے مطابق پٹنو کا امتحان بھی پاس کیا۔ پہلے میں نے بچھ سر پھیرا۔ پٹنو کوئی کلا کی ذبان ہے اور اِس محنت سے جھے کیا حاصل ہوگا۔ استاد بچھ کرم ہوگئے۔ میں ڈرگیا اور "بست اچھا جناب "کہ کر سر صلیم خم کرویا۔

ہم سب شام کی برم إقبال کے شرکاء حضور کا بے حد احرام کرتے تھے۔ کسی کی جرات نہیں ہوتی تھی کہ سامنے جواب دے یا انکار کرے یا بحث شروع کر دے۔ یوں لطیفے بھی ہوتے چکے بھی چلے بھی چلے بھی چلے بھی چلے بھی ہوتے ہوتی ہوتی ہوتی کہ کسی علامہ کی روحانی غذا تھی اور طعام بے نمک 'غذا ہے مصالحہ بد مزا ہوتی ہے ای سبب سے علامہ کو نفیلت اور تظریش ہم وزن 'پرم کے شرکاء کی ضورت رہتی تھی۔ آکہ وہ آپ تھیری تخیل کو تقید کی کموٹی سے خود میشل کرتے رہیں۔ ای فاضلانہ ماحول میں استاد کرای کے لب مبارک سے ہزاروں پاریک سے متحق آزخود حل ہوتے ہو ار ہم آپ سے نے خزا نے میں طلائی حروف سے لکھ کر محقوظ کر لیتے۔ تھم استاد سے فرار کفر کا اظہار ہے۔ میں نے پہتو زبان کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ و نیا میں مسلمانوں کی پانچ عظیم زبانیں ہیں عربی اسلام کی دیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ و نیا میں مسلمانوں کی پانچ عظیم زبانیں ہیں عربی اسلام کی ذبان ہے اور اردو سب سے زیاوہ بولی خدید کی تھوار ہے اور اردو سب سے زیاوہ بولی

جانے والی زبان کا درجہ رکھتی ہے اور پٹتو پڑھے بغیرتم پٹتون عوام کی تاریخ ' ثقافت اور زبان کامطالعہ نہیں کر سکتے اور نہ اُن کی تعلیم و شختین لکھ سکتے ہو۔"

علامہ إقبال كاكرم صرف يہ نيس كہ أنهوں نے جھے چند الفاظ پر حائے إلى انج دى كے مقالے كى تيارى ميں بہ نفس ننيس ميرے ساتھ كام كرتے رہے يا كھنوں ميرى رہبرى كرتے رہے بكك بيد كہ ميرے سينے ميں سوز و خاز كا ايك نج لگايا ' إس ميں كونبل نكل تو أس كى آبيارى كى ' بھى إس كو زبان مبارك كے آب كو ثر سے سينچا ' لو كے كرم تھيزوں كا مزه تجھنے كيلے بھى إس كو زبان مبارك كے آب كو ثر سے سينچا ' لو كے كرم تھيزوں كا مزه تجھنے كيلے بھى إس كو دبان مبارك كے آب كو ثر سے سينچا ' لو كے كرم تھيزوں كا مزه تجھنے كيلے بھى إس كو دبان مبارك ديا " (٢٤)

واکثرناموس نے إقبال ير الكريزى ميں ايك مقالہ لكماجس كاعنوان ہے۔

A Discussion on Iqbal's Philosphy of Life

یہ تحریر انگریزی زبان میں ایس ای کالج بمادلیور کے مجلّے ' نظمتان ' میں دوبارہ شائع ہوئی۔ رحیم بخش شاہین نے آپ مقالہ (۲۸) میں اس کا اُردو ترجمہ پیش کیا ہے۔ اِس سے بھی دونوں شخصیات کے مراسم کو سجھنے میں بیزی مدد ملتی ہے۔ خطوط اِ قبال بنام ناموس

ڈاکٹرناموس کے مندرجہ بالا مضمون سے اُن کے اِ قبال سے مراسم کی نوعیت تفصیلی طور پر سامنے آتی ہے۔ ناموس کو اِ قبال سے جو محبت اور عقیدت تھی اُس کا بحربور اظہار ہو تا ہے۔ وو سری طرف اِ قبال کے خطوط بنام ناموس سے ہمیں فریق ٹانی کے جذبات کو سجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اِ قبال اور ناموس کی باہمی خط و کتابت سے بھی اُن کے باہمی تعلقات کی قربت کا پہنے چانا ہو ر ناموس کی باہمی خط و کتابت سے بھی اُن کے باہمی تعلقات کی قربت کا پہنے چانا ہے۔ معلوم ہو تا ہے کہ اِ قبال بھی ناموس کی محبت اور خلوص کی قدر کرتے تے نیز اُکی ذہنی ملاحیتوں کے دِل سے قائل تھے۔

وستیاب خطوط کی تعداد چھ ہے اور اُن کاعرمہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۱ء ہے ۱ امست ۱۹۳۵ء کا تک ہے۔ دو مرے اور تیمرے خط میں جس کتاب "سرالعماء" کا ذکر ہے وہ اِ قبال کو کافی عرصے ہے ورکار تھی۔ زمان و مکان کے مسئلے پر لکھنے کے لئے انہیں کمی ایسی کتاب کی مفرورت تھی جس میں آسانوں اور سیاروں کی سیرکا حال ورج ہو۔

مولوی محرصالح کے عام ایک قط محردہ جون • ۱۹۳۰ء میں لکستے ہیں

• معزت خواجہ نظام الدین مساحب سے یہ معلوم کیجئے کہ آیا اُن کے بزرگوں کے کتب خانے میں معزت شاہ محد خوث کوالیاری کا وہ رسالہ موجود ہے جس میں انہوں نے اسانوں اور سیارون کی میرکا ذکر کیا ہے ، جھے اُس کی مدت

ا قبال ادر مجرات

MA

ے الاش ہے " (٢٩)

مولوی صاحب نے جواہا" سرالسماء" نامی کتاب کے بارے میں اطلاع دی ' جس میں مطلوبہ موضوع پر بحث تھی۔علامہ نے ۱۹جون • ۱۹۳۰ء کو لکھا۔

۔ سرالسماء کا ذِکر میں نے آج تک نہیں سنا' اِس کتاب کی تلاش بھی جاری رکھیے شاید بمادلپورے لیے "(۳۰) ۲۵جولائی ۱۹۳۰ء کو لکھتے ہیں۔

" جھے یقین ہے کہ اِس کے مطالعے سے محویر مقصود ہاتھ آئے گا۔۔۔۔۔ کتاب سرالسماء کے حصول میں عجلت فرمائے " (۳۱) ۹ 'اگست ۱۹۳۰ء کو مولوی صاحب کو لکھتے ہیں۔ (۳۲)

" بجھے اندیشہ ہے کہ مولوی احمہ سعید صاحب کتاب عاریّا نہ دیں گے۔ بهتر ہوگا کہ خواجہ صاحب بہاولپور ہے کسی ایسے آدمی کو مقرر فرمائیں جو اِس کتاب کو سجھنے کی الجیت رکھتا ہو۔ وہ مولوی صاحب کی موجودگی میں کتاب نہ کورہ کا وہ حصہ دیکھیں جس کا تعلق سیارات سادی اور متعلقہ امور ہے ہے"

آخریہ سعادت ڈاکٹرناموس کے جصے میں آئی کہ وہ اِ قبال کیلئے وہ کتاب تلاش کرنے میں کامیاب ہوئے 'جس کی انہیں مدت ہے تلاش تھی۔

چوتھے خط سے ہمیں پت چلنا ہے کہ ڈاکٹرناموس ' اِ قبال کی پند و ناپند سے بھی واقف تھے اُنہوں نے علامہ کوشلغم کا اچار بھیجا ہے اور وہ شکریہ اواکر رہے ہیں۔

چھٹے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ناموس صاحب نے شہتوت کا ایک ورخت محض اِس خیال سے محفوظ کیے رکھا کہ مربِ شہتوت اِ قبال کی مکلے کی بھاری میں مفید ہو سکتا تھا۔ اِ قبال نے جواب میں بہت بیارا فقرہ لکھا

"اگر اِس کا پھل فائدہ نہ بھی کرے تو ممکن ہے آپ کے اخلاص کی برکت ہے فائدہ ہوجائے"

یہ خلوط اِ قبالنامہ حصہ اول صفحات ۲۲۱۲ ۱۱ سے نقل کیے جا رہے ہیں۔ خط نمبر ۲ کو اِ قبالنامہ میں ، بلا تاریخ ، ظاہر کیا گیا ہے۔ انداز اید خط احمت سمبرا ۱۹۳۱ء کا ہے۔ تیسرے خط پر تاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۳۱ء کا ہرکی گئی ہے۔ متن سے کا ہرہے کہ ید خط ۲۰ جنوری ۱۹۳۱ء کا ہر ہے کہ ید خط ۲۰ جنوری ۱۹۳۱ء کا ہے (نے سال کے شروع میں یہ غلطی عمواً ہو جاتی ہے) پانچ یں خط کا عکس صفحہ سیسے۔

ی آبال اور مجرات

(1)

Inu

۲۰ جوري ۱۹۳۱ء

وْ يُرخواجه شجاع والسلام عليم!

آپ کانوازش نامد ابھی طاہے جس کیلئے سرایاسیاس موں

بنی خوشی سے تشریف لا ہے۔ بی ۱۳ فروری کو غالباً لاہور ہی بی ہوں گا۔ اگر کمیں باہر جانے کا انقاق ہوگیا تو لئے ہمیجوں گا۔ فوٹو میرے پاس اِس وقت موجود نہیں۔ لیکن بیل کو شش کرو نگاکہ آپ کی تشریف آوری تک دستیاب ہو جائیں۔ باتی رہ منقوات اسویہ بندی فاری ہے ایک ایرانی کو کیا پند آگی۔ میرے ذیر نظر تقائق اظافی و فی ہیں۔ ذبان میرے لیے ٹانوی حیثیت رکھتی ہے بلکہ فن شعرے بھی بی بحثیت فن نابلہ بوں اگر ان خیالات کو کوئی شخص ان کی مروجہ ذبان بی لکھ وے تو شاید ان لوگوں کیلئے مفید ہو۔ برمال جو بچھ شائع ہو چکا ہے حاضر کر ویا جائے گا آخری نظم جاوید نامہ جس کے دو ہزار شعر ہو گئے ابھی ختم نہیں ہوئی۔ ملکن ہو بارج تک ختم ہو جائے۔ یہ ایک حتم کی ڈوا کین کامیڈی ہے اور مشوی مولانا روم کی طرز پر تکھی گئی ہے۔ اِس کا ویباجہ بہت ولچیپ ہوگا اور اِس میں غالبا ہندو ایران بلکہ تمام ڈنیائے اِسلام کیلئے نئی باتھی ہوگی۔ ایرانیوں نیل اور اِس میں غالبا ہندو ایران بلکہ تمام ڈنیائے اِسلام کیلئے نئی باتھی ہوگی۔ ایرانیوں نیل حسین ابن منصور طاح ' قرہ العین ' نامر خرو علوی وغیرہ کا لقم میں ذِکر آئے گا۔ جمال الدین افغانی کا پیغام ' ممکنت روس کے نام ہوگا۔ ذیاوہ کیا عرض کروں۔

محلص محدوتبال

(r)

1211

مائى ڈيئر مسٹر شجاع

آپ نے کتاب مراسماء کے سلط میں جو زحت گوارہ فرمائی اس کیلئے نمایت ممنون موں۔ میں جابتا ہوں کہ آپ کتاب کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ جھے صرف اس قدر اطلاع کی مفرورت ہے کہ آیا اِس کتاب کا موضوع فلکیات سے ایک سائیشفک بحث ہے یا صرف اِس میں آسان کی کیفیات ' تخیل یا نہ ہی تجربہ یعنی مشاہد، روحانی یا وتی و المام کی بناء پر کسی می ہیں۔ اکثر مسلمان صوفیاء نے آسانوں سے اِس انداز بحث کی ہے۔ اگر کتاب پر محتون ماحب کو خور الذکر صورت کا اطلاق ہوتا ہو تو ہیں یا خود آؤں گایا چود هری جمد حسین صاحب کو محبوں گا۔

آیکا جھر اِ قبال

(1)

۲۰ جنوری ۱۹۳۱ء

دُيرُ خواجه شجاع ' ٱلسلام عليم

آپ کا نوازش نامہ امجی ملاہے جس کیلئے سرایا سیاس ہوں۔ آپ نے کتاب کی عبارت نقل کرنے میں بدی زحمت اٹھائی - میر سراج الدین صاحب میرے پرانے مریان ہیں - میں نے اکو بھی اِس کتاب کیلئے لکھا تھا۔ بسرحال اب معلوم ہوا کہ کتاب میرے مطلب کی نہیں

آپ لاہور تشریف لائیں تو فرست ہمراہ لیتے آئیں 'مکن ہے بعض کتابیں یا کل پنجاب یو نیورٹی خرید لے۔ پروفیسر شغیع جو پنجاب یو نیورٹی کے عربی کے پروفیسریں اور جن کو غالبا آپ بھی جانتے ہو تھے 'وہ بھی اِس فہرست کو دکھے لیں کے اور دیکھنے کے بعد یو نیورشی میں ر پورٹ کر سکیں گے۔ زیادہ کیاعرض کروں۔ امید کہ جناب کامزاج بخیر ہوگا۔ مخلص محمرا تبال

۸ متی ۱۹۳۲ء

جناب منعی صاحب- آلسلام علیم اجار کیلئے بہت بہت شکریہ! واقعی مجھے اجار شلغم سے بہت محبت ہے۔ خورجہ سے خود بھی ایک منکوایا تھا محروہ کچھ ایسااچھانہ تھا۔ جیسا سنا تھا اُس سے کم پایا۔ آپ کے خط میں میں نے فورجہ کو خواجہ پڑھااور اِس سے یہ سمجاکہ "ماخت خواجہ" کامطلب یہ ہے کہ یہ اجار آپ نے خود منایا ہے۔ بسرحال شکریہ تول کیجئے۔ والسلام

مرا قبال

﴿ ١٢١ كست ١٩٣٢ع

ويرسعى صاحب-السلام عليم!

من آج مج وحلى سے والي آيا و آپ كا خط طا۔ محصے معلوم نہ تھا كہ آپ بندوستان ے باہریں - بسرمال جس طرح آپ نے ایران میں رہ کرفاری عیمی ای طرح اب مل

ا قبال اور مجرات

MA

سیمنے کا موقع ہے۔ خوب سیمنے گر مجھے اندیشہ ہے کہ عربی دانی سے آپ کی و کچیں جو آپ کو فاری لرسکتا۔ فاری لنزیجر سے ہم ہو جائے گی۔ کوئی آدمی عربی زبان کے " چارم" کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں نے طالبعلمی کے زمانے میں عربی خاصی سیکھ لی تھی محربعد میں اور مشاغل کی وجہ سے اس کا مطالعہ چھوٹ کیا۔ تاہم مجھے اس زباں کی عظمت کا صحیح اندازہ ہے۔

آپ کے خط کے ساتھ ہی اِنگلتان کی Aristotelion Society کا وجوت نامہ پہنچا کہ اِنگلتان آکر اِس سوسائٹ کے سامنے لیچردوں۔ ابھی جواب نہیں لکھ سکا۔ اگر عواق کی طرف ہے بھی دعوت آگئ تو کیا عجب مزید کشش کا باعث ہو جائے اور میں ایک دفعہ پھر گھرے باہر نکل سکوں۔ اگر اب کے فکلا تو تیمین کی سیر کا بھی تصد ہے۔ اِنشاء اللہ عروں کے قدیم شربھی دیکھوں اور ان پر تکھوں گا بھی۔ امید کہ آپ کا مزاج بخیرہوگا۔ والسلام۔ مخلص 'محمد آبال

(4)

يمويال ۱۵مست ۱۹۳۵ء

ور مسر شجاع

میں بغرض علاج برتی بھوپال میں مقیم ہوں اور اگست کے اخر تک بہیں رہوں گا۔ میری محت عامہ پہلے کی نسبت بہت اچھی ہے اور آواز میں بھی کمی قدر فرق ہے۔ امید ہے کہ اِس دفعہ کے علاج سے بہت فائدہ ہوگا۔

رب شہتوت کی نبت کچے عرض نہیں کر سکتا لیکن بعض لوگوں نے جھ سے کہاہے کہ مغید ہے۔ بہرطال آزمانے پر معلوم ہوگا۔ بیں آپ کا نمایت شکر گزار ہوں کہ آپ نے محض میرے اِس ورخت کی تفاظت کی۔ اگر اِس کا پھل فائدہ نہ بھی کرے تو ممکن ہے آپ کے میرے اِس کا بھل فائدہ نہ بھی کرے تو ممکن ہے آپ کے اظلام کی برکت سے فائدہ ہوجائے۔ باتی خدا کے فعنل سے خیریت ہے اولان میں اللام میرا قبال والسلام میرا قبال

يروفيسر محمدا كبرمنير

محد اَکبر منیراِ قبال کے اَحباب میں شامل تھے۔ وہ اقبال اور مولوی سید میر حسن دونوں کے نیف یافتہ بھی تھے۔ اِن کی علامہ ہے خط و کتابت بھی رہی اور ملاقاتیں بھی۔

آکبر منیر کا تعلق بنیادی طور پر مجرات سے نہیں تھا گروہ کم و بیش رابع صدی تک محرات میں رہے اور "آکبر منیر مجرات سے نہیاں اسالیہ ان کے خود نوشت حالات مجرات میں رہے اور "آکبر منیر مجراتی "کملانے گئے (۳۳)۔ اُن کے خود نوشت حالات (۳۳) کے مطابق وہ ۱۹ مارچ ۱۸۹۵ (بمطابق ۱۱ رمضان ۱۳۱۱ھ) کو صلع سیالکوٹ کے گاؤں مراد پور میں پیدا ہوئے۔ یہ گاؤں شمر سیالکوٹ سے مغرب کی جانب تقریباً م کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ آگبر منیر کے والد محیم محمد حسین آپ وقت کے نامور عالم دین "طبیب اور شاعر تھے اِن کے ہاتھ پر بہت سے خاندانوں نے اِسلام قبول کیا تھا۔ (۳۵) آگبر منیر کے مورث اعلی مثمن الدین "نومسلم راجبوت خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور آگبر شمنشاہ کے محمد میں بسلسلہ طاز مت و بل سے اجرت کرکے سیالکوٹ میں آباد ہوئے تھے۔

آكبر منير نے پرائمرى تك تعليم آپ گاؤں میں حاصل كى ۔ گور نمنٹ بائى سكول سيالكوٹ سے ١٩١٢ء میں ايف اے كيا اور بي سيالكوٹ سے ١٩١٦ء میں ميٹرك كيا۔ ايف ى كالج لاہور سے ١٩١٦ء میں ايف اے كيا اور بي اے كيلئ إسلاميه كالج لاہور میں واغل ہوئے ليكن ايك سال بعد ١٩١٥ء میں كلكتہ چلے صحے اور اكتوبر ١٥ء سے مارچ ١١٦ء تك چيد ماہ سولانا ابوالكلام آزاد كے وار الارشاد میں قرآن عليم پر يكپرز میں شركت كرتے رہے واپسي پر اور شيل كالج میں واغل ہوئے اور ١٩١٤ء میں مثن فاضل كا امتحان پاس كرنے كے بعد دوبارہ إسلاميه كالج آئے اور ١٩١٨ء میں في اے اور ١٩١٩ء میں في اے اور ١٩١٩ء میں ای اے اور ١٩١٩ء میں ایم اے عربی كيا (٣٦)۔

۱۹۱۹ء س ایم اے عربی کیا (۳۹)۔ ایم اے کے بعد پانچ سال بلاد اسلامیہ کی سیر کرتے رہے۔ اِن پانچ سالوں (۱۹۱۹ء تا ۱۹۲۳ء) میں وہ معلم بھی رہے اور متعلم بھی ۔ ایک سال بحرین ' دو سال شیراز' ایک ماہ

امنهان ' ایک ایک سال طهران اور بغداد می فمرے - بحرین اور بغداد میں انہوں نے

عربی زبان و آدب کامطالعہ کیا اور ایران بیں فاری زبان و آدب پرکتب اُن کے زیرِ مطالعہ رہیں - ایران میں کمک الشحراء ہمار ' یوسف اعتصام الملک ' علی اصغر خان حکمت شیرا ڈی

رشیدیای مرزاعباس فان إقبال آشتیانی اور سعید نفیس سے آگر منیر کامیل جول رہا۔

اکست ۱۹۲۳ء بی دطن والی آئے اور محکہ تعلیم سے نسلک ہوئے۔ جنوری ۱۹۲۵ء بی انہوں نے ایمرین کالج ملکان نے اپنی تدریسی خدمات کا آغاز کیا اور مارچ ۱۹۵۱ء تک میں انہوں نے ایمرین کالج ملکان نے اپنی تدریسی خدمات کا آغاز کیا اور مارچ ۱۹۵۱ء تک مختلف کالجوں مثلاً مور شمنٹ کالج ہوشیار ہور اور مختلف کالج ہوشیار ہور اور

جالدهر می فدمات سرانجام دیتے رہے۔ إنثر كائح مجرات میں أن كے قیام كا ذماند انداذا ۱۹۳۰ ہے ۱۹۳۱ء تك كا ہے۔ مارچ ۱۹۵۱ء میں ریٹائر منٹ كے بعد وہ ذمینداد كائے مجرات سے وابستہ ہوئے اور ۱۹۵۳ء تك عربی كے اُستاد كے طور پر كام كرتے رہے۔ اُس كے بعد وہ مستقلہ مجرات میں رہائش پذیر ہو محتے اور پہلے محلہ مسلم آباد میں ریکس سینما كے سامنے كلی میں اور پھر محلہ حسن پورہ (عقب ریکس سینما) میں مقیم رہے۔ وفات سے بچھ برس پہلے میں اور پھر محلہ حسن پورہ (عقب ریکس سینما) میں مقیم رہے۔ وفات سے بچھ برس پہلے این گاؤں (ڈسکہ سیالکوٹ) چلے محتے تھے۔ جمال اكتوبر ۱۹۸۱ء میں فوت ہوئے۔

پروفیسراً کبر منیر کی اُردو شاعری کی یا قاعدہ ابتداء ۱۹۱۳ء میں لاہور میں ہوئی۔ اور جلد بی اُن کی نظمیں ماہنامہ " صوفی" (منڈی بہاؤ الدین) جیسے اہم پرچوں میں چیپنے کلی تغییں۔ اُن کی فار بی شاعری کا غاز ۱۹۶۱ء میں اُن کے قیام شیراز کے دوران ہوا۔ وہاں اُن کی نظمیں ' غزلیں وہاں کے رسائل و جرا کہ میں شائع ہوتی رہیں۔

آکبر منیر کو اعلی آوبی ذوق ورثے میں طا۔ مولوی میر حسن کی شاگردی ' پھر لاہور کا قیام ' ابوالکلام آزاد کے لیکچرز ایران و بغداد کا قیام ' اِ قبال کی حوصلہ افزائی ' اُن کی ذاتی کا وشیں اور سب ہے بڑھ کر اُن کے جبلی ذوق نے اُنہیں اُردو اور فاری شعراء میں ایک معزز مقام حاصل کرنے میں مدودی۔ وہ ۱۹۲۷ء ہے ۱۹۳۴ء تک ہر سال گرمیوں کی چیٹیاں محمیر جنت نظیر میں گزارتے رہے ' جمال و لکش مناظر فطرت نے اِن کی شاعری کو ایک خوبصورت ہیں منظر فراہم کیا۔

آگر منیری فاری شاعری کا مجوعه " ماه نو" ۱۹۲۸ء یم مطبع معارف اعظم گرده به مولوی مسعود علی ندوی کے زیر اجتمام شاقع بوا۔ اُس پی ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۷ء تک کا کلام شامل تھا۔ "ماه نو" کو بندوستان اور ایران کے بزرگ شعراء و آویاء نے بہت سرایا۔ آگر منیری دیمر مطبوعہ کتب بی "فقش حق" (۱۹۳۷) اِس کا دو سرا ایڈیشن ۱۹۹۹ء بی اِ قبال اکادی لاہور نے شائع کیا ہے) اور "لائه صحرا" (۱۹۳۸) اور جریل و ابلیس (۱۹۳۱ء) شامل بیل لالہ صحرا اور جریل و ابلیس اُروو تھیس ہیں جو اُنہوں نے آجینِ تعایتِ اِسلام لاہور کے سالانہ جلوں میں پڑھیں۔ آگر منیری غیر مطبوعہ کتب ہیں " میرمنیر" (اُردو مشوی) " تغییر سورہ فاتحہ " قرآنی تصور " اِسلام اور بسلام اور کی فاتھل ہیں۔ وراس اُلی تھیور اُلیام اور اُلیان شامل ہیں۔ (سام) اِن بی سے بچھ تھمل اور بچھ فاتھمل ہیں۔

إقبال اور أكبر منير

آكبر منيرأن خوش قسمت افراد من سے بين جنيس علامه كى صحبت كا موقع ملا ، جنيس الحال سے شاباش فى اور جنيس أن كى صحبت سے آپ ول و دماغ اور روح كو معطركرنے كى سعادت حاصل ہوئى۔ آكبر منيراور إقبال كے مراسم ميں آكے بلند پايد ذوق كے علاوہ بھى كى سعادت حاصل ہوئى۔ آكبر منيراور إقبال كے مراسم ميں آكے بلند پايد ذوق كے علاوہ بھى كيمہ عوامل كار فرما تھے۔ جيے

ا کر منرنے سالکوٹ کی سرزمن پر جنم لیا۔

🌣 اکبر منیر بھی مولوی سید میرحن کے فیض یافتہ تھے۔

الم اور سب سے بڑھ کر آگر منیر کے ذاتی ذوق اور ظوم نے آئیں اِ قبال کے بہت قریب کر دیا اور اِ قبال سے اُن کے ذاتی تعلق اور اُن کے افکار سے ممری وابنتگی نے آگر منیر کی شاعری کو بی نہیں بلکہ اُن کے قلب و ذہن کو بھی متاثر کیا اور اُ کے فکری ارتفاء کیلئے ایک بنیاد فراہم کی۔

وصله افزائي:

آگر منیرکی إقبال سے پہلی طلاقات ۱۹۱۱ء میں ہوئی جب وہ اور فتیل کالج میں منتی فاضل کے طابعلم ہے۔ انہوں نے ۱۹۱۳ء سے ار دو شاعری شروع کر رکمی تھی اور اُن کی نظمیں معتبراور معیاری پر پچ کی ذیئت بنتی تھیں ' اِس وقت اِس رسالے میں چچنا بذات خود اِس بات کا جوت تھا کہ اُن کے کلام میں فکر اور فن دونوں موجود ہے۔ اِس بذات خود اِس بات کا جوت تھا کہ اُن کے کلام میں فکر اور فن دونوں موجود ہے۔ اِس وقت اُکی عرصرف میں سال تھی اور این کم عمری میں اَکبرالہ آبادی ' اِ قبال ' سیماب آکبر وقت اُکی عرصرف بیس سال تھی اور این کم عمری میں اَکبرالہ آبادی ' اِ قبال ' سیماب آکبر آبادی اور ظفر علی خال کیما تھ جگہ پانا ایک فیر معمولی بات تھی۔ جب پہلی دفعہ آکبر منیر نے آبادی اور ظفر علی خال کیما تھ جگہ پانا ایک فیر معمولی بات تھی۔ جب پہلی دفعہ آکبر منیر نے آبادی اور شامی کے باس بغرض اصلاح بھیجی تو علامہ نے نہ صرف آکی حوصلہ افزائی کی بلکہ آن کو مثل بخن جاری رکھنے کا مشورہ دیا ۔ اِ قبال ہر کمی کو یہ مشورہ نہ وسیتے تھے۔ اگر دیکھنے آن کو مثل بخن جاری دیکھنے والے میں شاعرانہ فکر کافقد ان ہے تو صاف کھی دیے:

"دوستانہ مشورہ یہ ہے کہ آپ آپ فرمت کے او قات کیلئے شاعری سے بمتر معرف تلاش کریں " (۳۹)

لين أكبر منيرى نقم پڑھ كر أنهوں نے جو اباكھا:۔

آپ کی نقم ہو ملفوف تھی ہیں نے نمایت دلیس سے پڑھی ہے۔ اگر آپ نے مفتی سخن جاری ہے۔ اگر آپ نے مفتی سخن جاری رکھی اور فور و فکر کی عادت ڈال تو ایک روز آپ کو اِس میدان میں بدی کامیانی نعیب ہوگی۔ "(۳۰)

ا تبال اور مجرات

راجمائي:

بعد میں آگر منیر بحرین 'ایران اور بغداد میں رہے تو خط و کتابت جاری رہی 'وہ علمی منا کل میں علامہ سے راہنمائی طلب کرتے رہے اور علامہ بید راہنمائی بہم پنچاتے رہے۔ آگر منبر عربی سیکمنا چاہے تنے۔علامہ نے لکھا

"میری دائے میں معر بیروت سے بہتر ہے"

اور جب آکر منر فیلنے میں دلیبی ظاہری تو علامہ نے آئیں کتب جمع کرنے اور خرید نے میں راہنمائی فراہم کی آز خود بھی و کتا فو کتا کاہیں منگواتے رہے ۔ آگر منر نے آئیں الطائف غیبی (لٹری ہمٹری آف پر شیا از ڈاکٹر براؤن جلد اول صفحہ ۲۸۳ کے مطابق اس کتاب کانام "لطیفہ فیسے " ہے ۔ اور یہ شران میں ۱۳۰۳ھ (۱۸۸۷ء میں شائع ہوئی) "تغیر قرآن آز ملا صدر الدین شیرازی " (۱۵۵۱ - ۱۵۳۰) اور دیگر کئی کتب ارسال کیں ۔ علامہ قرآن آز ملا صدر الدین شیرازی " (۱۵۲۱ - ۱۵۳۰) اور دیگر کئی کتب ارسال کیں ۔ علامہ کے خطوط بنام آگر منیر بڑھنے سے احساس ہو تا ہے کہ علامہ ان کے ذوق اور صلاحیتوں کے قائل شیم اور آگی قدروائی کے ساتھ وہ آئیں اس قائل بھی سیجھتے تنے کہ وہ علامہ کی شاعری کو سیجھ کتے ہیں اور ایران میں ان کے تعارف کو وسیج کر کتے ہیں ' چتانچہ وہ آئیں اپنا تا ذہ کلام اور کتابیں سیجچ رہے تنے ۔ جب آگر منیرایران گئے تو اِ قبال نے خوشی کا اظہار کیا 'کیو نکہ بقول آگے ' آئیں ایران سے ایک نسبت قلی تھی۔ ایران کے رسائل میں آگر منیرکاکلام دیکھ کرعلامہ نے آئیں لکھا:

عمرِ آزادی میں آپ کی دونوں نظمیں دِلآویز ہیں۔ اِنشاء اللہ آپ کی زبان شستہ ہو جائے گی اور ایران کا قیام آپ کی شاعری کیلئے نمایت مغید ہوگا "

(مكتوب محرده ۳۰ جنوري ۱۹۲۲ع)

"اخبارِ التخرجس میں آپ کی نظم شائع ہوئی ملاحظہ سے گزرا۔ آپ کی زبان میں صفائی بہت ترتی کر رہی ہے اللم زو فزد! خیالات کے لیے طبیعت پر زور وینا چاہیے مطالب جلیلہ کی مشرقی نظم کو بہت ضرورت ہے۔ حکیم سائی اور مولانا روم کو زیر نظر رکھنا چاہیے ۔ ایرانی اخبارات میں اِس تنم کی تقمیس شائع کیا پیجے" (کمتوب محررہ ۸ مئی ۱۹۲۲ء)

"اشعار جو آپ نے بیم بی انهائت دلیب بین اور بالضوص مسلمانے نی بینم" نے تو بھے رلادیا۔ اللم زوفزد! "(۱۲) (کمتوب محرده ۲ من ۱۹۲۳ء) "ماونو ضرور مرتب کیجے۔ اِس سے بہت فائدہ ہوگا" (کمتوب سے امارچ ۱۹۲۵ء)

"ماونو" پر رائے:

آكبر منيرنے إقبال كى حوصلہ افزائى 'اجازت اور مشورے ہے ۔ او نو کے نام ہے ہے اپنا فارى كلام مرتب كيا اور اكتوبر ١٩٢٨ء ميں اسے مطبع معارف اعظم كڑھ نے نمايت ولكش صورت ميں شائع كيا۔ أكبر منيرنے ايك كاني حضرت علامہ كى خدمت ميں بھى ارسال كى۔ "او نو ميں أكبر منيرنے إقبال كاشكريہ إن الفاظ ميں اداكيا تھا:۔

" جرم حق ناشنای و ب مروتی را مرتکب خواجم بوداگر الطاف بزرگانه شاعر و للموف سرگ معاصر حفرت آقای و کتر آقبال را که جمواره نبست به این بنده مبذول داشته اندو را بنجامتذ کر نشوم ' آز روز یکه فیفی خد خشان را ناکل شده ام معظم له بیشه حقیر را بحیات آدبی صحیح تشویق نموده اند حتی در مسافر تهای ایران وا بین النهرین جم بار سال نامجات آزافاضات عالیه در ایخ نداشته و بدین واسط قلب بنده را آز حق شنای و احرام و محبت خود مملوساخته اند "(۳۲) و اسط قلب بنده را آز حق شنای و احرام و محبت خود مملوساخته اند "(۳۲) و آبل نے ماو نوکوبهت دلیجی سے پر حااور جواباً آبر منیر کو تکھا (۳۲) (" آب کا قیام ایران آپ کیلئے بهت مفید خابت جوا ہے ۔ اِس کی بدولت آپ کے کلام میں ایک سادگی ، قوت اور جلا آگئی ہے ۔ جھے قوی امید ہے که "او نو جلد بدر کافی میں بدل جائے گا")

مكاتيب إقبال بنام أكبر منير

یہ خطوط "اقبالنامہ" جلد دوم صفحات ۱۹۵۳ پر موجود ہیں۔ ان کی تعداد ہ ہے۔ پہلا
خط ۱۱ جنوری ۱۹۱۸ء کا ہے جب محتوب الیہ اسلامیہ کالے لاہور میں بی۔ اے کے طالب علم
شفے ۔ دو سرا خط (۲۱ اپریل ۱۹۲۰ء) اور تیسرا (۳ اگست ۱۹۲۰ء) بحرین کے پنتہ پر لکھے گئے۔
چوتھا(۳۰ ، جنوری ۲۲ء) اور پانچواں (۸ ، مئی ۲۲ء) (۳۳) ایران بھیجے گئے۔ چھٹا خط
(۲ ، فروری ۲۳ء) بغداد کے پنتہ پر ہے۔ ساتواں خط (۱ ا مارچ ۲۵ء) ملکان بھیجا گیا جمال اکبر
منبرا کمرین کالے میں استاد مقرر ہو بھے تنے۔ آٹھوال خط ۴ ، تو مبر ۲۸ء اور نوال مارچ ۳۳ء
کے دور کا ہے۔ اس کتاب کے حماب سے ان خطوط کی ضخامت سات صفحات بنتی ہے۔
اقبال اور اکبر منبر کی باہمی مواسلت پر ایک فاضل دوست کی کتاب ذیر طبح ہے۔ اس لئے
بہال یہ خطوط نقل نہیں کئے جا رہے۔

ا قبال اور مجرات المستحد

يروفيسرقاضي فضل حق

قاضی ففل حق علم و آدب کے ایک درخثاں باب کا نام ہے۔ جن کی فاری اور پنجالی آدب کیلئے خدمات ہیشہ یاد رکمی جائیں گی۔

قاضی صاحب کا تعلق مجرات کے تھے ۔ حاتی والہ ۔ ۔ تھا۔ جمال پر مقیم آگے بزرگ کی نسلوں ہے علم و فعنل کے میدان جس نمایاں مقام رکھتے تھے۔ قاضی صاحب اگست ۱۸۸۷ء جس حاجیوالا جس قاضی محر دین کے گمرپیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاجیوالہ اور قریب کے دیمات کے دیکات کے دیکات کے دیکا اس قاضی محر دین کے گمرپیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاجیوالہ اور قریب کے دیمات کے دیکا ہم کیا۔ نمل کا احتجان مشن سکول جلالیور جثال ہے پاس کیا۔ اور میٹرک ہے بھی اختیاز کیماتھ اس اوارہ سے کیا۔ اِن کی ذہانت 'گن اور محنت اور دیکھتے ہوئے اُن کے اُستاد مولوی نیک عالم نے آئیں مزید تعلیم حاصل کرنے اور اِس فرض سے لاہور چلے جانے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ آئیوں نے اِسلامیہ کالج لاہور جس واظلہ لیا اور ۱۹۰۹ء جس بی اے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ آئیوں نے اسلامیہ کالج لاہور جس واظلہ لیا اور ۱۹۰۹ء جس بی اے کا استحان پاس کرلیا۔ ۱۹۱۶ء جس بی اس کیا۔ ایس کر لیا۔ ۱۹۱۶ء جس بی کامیابی حاصل کی۔

ایم اے میں اتمیازی حیثیت کی بناء پر قامنی صاحب کو میکلوڈ عریک ریسری سکالرشپ طا اور عربی زبان و آوب پر تحقیق کیلئے آپ بحیثیت ریسری ایسوسی ایث ۱۹۱۱ء میں مسلم یو نیورٹی علی مردھ کے دوران آنہوں نے عمرانی ' یو نیورٹی علی مردھ کے دوران آنہوں نے عمرانی ' فرانسیی ' جرمن اور آسوری زبانوں پر بھی عبور حاصل کیا ۔ جولائی ۱۹۱۳ء میں آپ فرانسلی کالج راجشائی میں عربی ' فاری کے پراونشل ایجو کیشن سروس کا احتمان پاس کرکے کور نمنٹ کالج راجشائی میں عربی ' فاری کے لیکچرر تعینات ہوئے۔ اِسی دور میں آپ نے راکل ایشیا تک سوسائی لندن اور بھال ایشیا تک سوسائی لندن اور بھال ایشیا تک سوسائی لندن اور بھال

۱۹۱۳ میں گور نمنٹ کالج لاہور آئے اور فاری کے پہلے مستقل بچرد مقرد رہوئے۔
تی کی منازل ملے کرتے کرتے سینٹر پروفیسراور صدر شعبہ کے حمدے تک پنچے اور گور نمنٹ کالج کی تاریخ میں یادگار نقوش چھو ڑے۔ آپی جھڑاہ کا ایک فاص کریڈ تھا جو آپ کے علاوہ کی اور کونہ ملا۔ گور نمنٹ کالج میں فیرنسانی سرگرمیوں کے فروغ میں آپ کے علاوہ کی اور کونہ ملا۔ گور نمنٹ کالج میں فیرنسانی سرگرمیوں کے فروغ میں آپ لے ایم کروار اداکیا۔ وہ پرشین سوسائی ' بزم خن ' بنجابی سوسائی ' بنجابی موومنٹ اور ایپ لیس کلب کے صدر تھے۔ مسلم مجلس جو مسلمان طلباء کے حقوق کی حکافت کیلئے بنائی گئی ۔ ایپ لیس کلب کے صدر تھے۔ مسلم مجلس جو مسلمان طلباء کے حقوق کی حکافت کیلئے بنائی گئی ۔

اعزازی معاون مدیر اور اِنڈین اور کئیل کانفرنس کی مجلس عالمہ کے نمایاں رکن ہے۔ ادارہ معارف اِسلامیہ کے قیام میں سرگری سے حصہ لیا۔ آجین حمایت اِسلام لاہو د سے بھی تازیست تعلق رہا۔ اُس کی تالیف و طبع کمیٹی کے اعزازی چیئر مین جی رہے۔ پنجاب ایجو کیشنل کانفرنس اور آل اِنڈیا مسلم ایجو کیشنل کانفرنس سے بھی مختلف اِنظامی چیئیتوں میں وابستہ رہے۔ قاضی صاحب کا گور نمنٹ کالج سے ۲۵ سالہ تعلق فد مت 'محنت اور سرگری کا زریں باب تھا۔ بقول پروفیسر عبدالقیوم سالہ تعلق فد مت 'محنت اور سرگری کا زریں باب تھا۔ بقول پروفیسر عبدالقیوم تقافی صاحب کا زمانہ علم و آدب کے حوالے سے بڑا تابناک تھا۔ اُس زمانے میں لاہور کے مختلف کالجوں میں بڑے علم دوست اور محقق اسا تذہ عربی اور میں اور کاری کی تدریس پر مامور تھے۔ اسا تذہ کی اِس پُر تمکین محفل میں قاضی صاحب کا اپنا ایک مقام تھا۔ اور وہ آئے علمی و قار کی وجہ سے بہت احترام کی ضاحب کا اپنا ایک مقام تھا۔ اور وہ آئے علمی و قار کی وجہ سے بہت احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے "(۳۵)

قاضی فعنل حق کی فاری اور خصوصا پنجابی آدب کیلئے خدمات کی تفصیل بیان کرنے کیلئے کئی دفاتر درکار ہیں۔ آپ کے سینکڑوں تحقیقی مضامین و مقالات آس دور کے موقر رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہے۔ آن کی شاندار تحقیقی اور بے مثال تدریسی خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت وقت نے ۱۹۳۳ء میں آئیں "خان صاحب" کا خطاب دیا۔ قاضی کے بیشترمقالات کتابی صورت میں شائع نہیں ہوسکے۔ آئی مطبوعہ کتب میں

٢ موران ايران

🖈 چشیال دی دار (ترتیب)

☆ مرتب كرده نعابي كتب

المروع: تذكره بنجابي شعرائ قديم

قامنی معاصب کے بلند پار مخقیق مقالات اور "تذکرہ اُدبیاتِ پنجاب بھی قامنی صاحب کا عظیم علمی و مخقیق کارنامہ ہے۔ جو ہنوز تھنہ طباعت ہے۔

تحقیق و تدبریس کی ونیا کا بید در خشندہ ستارہ ۵۲ سال کی عمر میں اپنی پوری روشنی کے دور میں ۳۰ جولائی ۱۹۳۹ء کو غروب ہوگیا۔ قاضی صاحب کو اُن کی وصیت کے مطابق صاحبوالہ میں اُن کے والد کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ (۳۹)

ا تبال اور مجرات

ا قبال " اور قاضي فضل حق

قاضی صاحب 'علامہ اِ قبال کے دیرینہ دوستوں میں سے تنے وہ علامہ کے مداح تنے اور علامہ اُ کئی علم دوستی اور مختیقی کاوشوں کے معترف تنے۔ رفیق کار

و نوں حضرات کی اکثر ملاقاتیں پنجاب ہو نیورٹی کے فاری عربی ہورڈ آف سٹڈیز کے اجلاسوں یا دیگر علمی اجماعات میں ہوئیں۔ دونوں حضرات پنجاب ہونیورٹی کے فیلو، ممتحن اور ہورڈ آف سٹڈیز کے ممبر تھے۔ اس حوالے سے ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۳ء تک اور ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۲ء تک دونوں کی ملاقاتیں ہورڈ آف سٹڈیز کے اجلاسوں میں ہوتی رہیں۔ اُن ملاقاتوں میں اُس دور کے پچھ اور نامور اہل علم حضرات مثلاً ڈاکٹر صدر الدین 'مولوی مجمد شفیع' مولانا امغر علی روحی بھی شامل ہوتے تھے۔ (۲۷)

مثال کے طور پر عربی و فارسی بورڈ آف سٹڈیز کا ایک اجلاس ۱۰ مئی ۱۹۲۲ء بروز بدھ بوقت شام ساڑھے چھ بجے علامہ إقبال کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ دو سرول کے علاوہ قامنی صاحب نے بھی شرکت کی۔ اِسی طرح ۳۱ مئی ۱۹۲۲ء کو ساڑھے پانچ بجے شام سینٹ ہال لاہور میں اور قبل فیکٹٹی کا اجلاس ڈاکٹر شخ محمد اِقبال ایم اے 'پی ایچ ڈی 'بارایٹ لاء 'ڈیس اور قبل فیکٹٹی کی زیر صدارت ہوا۔ شرکت کرنے والوں میں قامنی فعنل حق بھی شامل اور قبل فیکٹٹی کی زیر صدارت ہوا۔ شرکت کرنے والوں میں قامنی فعنل حق بھی شامل شخص۔ (۳۸) فیض احمد فیض (۱۹۱۱۔ ۱۹۸۳ء) بیان کرتے ہیں:۔

'إ قبال تو ايك طريقے ہے ہارے بچا تھے۔ كيونكہ ہمارے اباكى ان ہے دوئى ملاے ہمارے اباكى ان ہے دوئى اور ملتھ ہى انہوں نے بيرسٹرى كى اور ماتھ ہى آنہوں نے بيرسٹرى كى اور ماتھ ہى آنہوں نے بيرسٹرى كى اور ماتھ ہى آئے ہے ۔۔۔ جب ہم نے گور نمنٹ كالج ميں داخلہ ليا تو ہمارے ابا ہميں آئى كے پاس لے گئے سفار ہى خط كيلئے۔ قاصى فضل حق ہواكرتے ہے فارى كے پروفيسر' آ كے نام علامہ ہے خط ليا تھا اور ان سے كہلى ملا قات ہوكى فارى كے پروفيسر' آ كے نام علامہ ہے خط ليا تھا اور ان سے كہلى ملا قات ہوكى متى۔ قاضى فضل حق نے خط ليا۔ ہم نے كما كى خط پڑھ كروالي كرو ہے۔ ہم ادا خيال تھا كہ ہم خط آ ہے پاس ركھ ليں كے ليكن قاضى فضل حق نے خط مارا خيال تھا كہ ہم خط آ ہے پاس ركھ ليں كے ليكن قاضى فضل حق نے خط ہمارے حوالے نہيں كيا۔ اپنے پاس ركھ ليا '(۴۹)

پروفیسر قامنی فعنل حق کی مور نمنٹ کالج میں تعیناتی کے بعد انہیں پنجاب یو نیورٹی کا فیلو منتخب کرلیا کیا۔ وہ ایم اے فاری کے طلباء کو لیکچرز دیا کرتے تھے۔ علامہ اِ قبال بھی اِن دِنوں اِس یونیورٹی کے فیلو تھے۔ یوں طلباء کی تدریس کیلئے دونوں ایک ہی جگہ اکٹھے ہوتے اور ملاقانوں کاموقع ملتا۔ بہت می گروپ فوٹوز میں قاضی صاحب اور اِ قبال اکٹھے نظر آتے ہیں (۵۰)

خطبات مدارس - لا موريس

1914-19 میں علامہ نے مدراس میں جو خطبات دیدے تھے' اکی افادیت کے پیش نظر سرعبدالقادر 'محددین تا میراور غلام رسول مرکے کہنے پر علامہ نے اِسلامیہ کالج کے ہال میں یہ خطبے دوبارہ ارشاد فرمانے کا سلسلہ شردع کیا۔ اِن مجالس میں با قاعدگی ہے شامل ہونے دالوں میں قاضی صاحب بھی شامل تنے۔ (۵۱)

استقيال

۱۵ فروری ۱۹۳۳ء کو علامہ فرنٹیر میل کے ذریعے تیسری گول میز کانفرنس سے دو بجے واپس لاہور پنچے' پلیٹ فارم پر اُن کا اِستقبال کرنے والوں میں اُن کے دیرینہ رفیق کار اور دوست قاضی فغنل حق بھی موجود تھے(۵۲)

اداره معارف إسلاميه

19 کا ۲۲ نومبر ۱۹۲۸ء کو لاہور میں اِنڈین اور فیل کانفرنس کا پانچواں اجلاس ہوا قاضی صاحب کانفرنس کی مجلس عاملہ کے ایک نمایاں رکن ہوئے کے علاوہ کانفرنس کی اِستقبالیہ کی مشاعرہ سب سمیٹی اور نمائش سب سمیٹی کے بھی اہم رکن تھے۔ کانفرنس کا عربی اور فارس کی اور فارس کی اور نمائش سب سمیٹی کے بھی اہم رکن تھے۔ کانفرنس کا عربی اور فارس میں فارس سے متعلقہ اجلاس لا کالج میں علامہ اِ قبال کی زیر صدارت ہوا۔ اُس اجلاس میں قامنی صاحب نے ایک مقالہ "آ دینہ بیک محور تر آف لاہور " براحا۔

ای کانفرنس میں متاثر ہو کر علامہ نے یہ تجویز پیش کی کہ اِسی طرز پر ایک اوارہ قائم کیا جائے جس کا مقصد خاص طور پر علوم اِسلامیہ کی تحقیق و ترویج ہو۔ چنانچہ اِ قبال کی تحریک اور راہنمائی میں لاہور کے علم دوست مسلمان اکابرین کی ایک سمیٹی بنائی گئے۔ اِس سمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مجوزہ اوارے کا نام " اوارہ معارف اِسلامیہ " ہوگا اور اِس کا اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مجوزہ اوارے کا نام " اوارہ معارف اِسلامیہ " ہوگا اور اِس کا اجلاس میرود سرے سال ہندوستان کے کسی بڑے شرجی ہواکرے گا۔

چنانچہ "ادارہ معارف إسلاميہ "كا پہلا اجلاس ١٥ '١١٦ پر پل ١٩٣٣ء كو لاہو رہيں ہوا۔ قاضى صاحب نے ويكر ساتھيوں كيساتھ مل كر ادارہ كے پہلے اجلاس كے إنعقاد كيلے انتقا محنت كى - وہ استقبالیہ سمینی كے ركن تھے- ديكر اركان جي شيخ عبدالقادر 'علامہ عبداللہ يوسف على ' حافظ محود شيرانی ' وَاكْرُ طَلِفَ شَجَاعُ الدين (صدر) اور علامہ محد إقبال ہمى شامل تھے۔ اس اجلاس میں قاضی صاحب مہمانوں کی دکھیے بھال میں معروف ہونے کی وجہ سے
کوئی مقالہ چین نہ کر سکے۔ اس اجلاس کی ایک یادگار تصویر اِ قبال میوزیم (جاوید منزل) میں
محفوظ ہے جس میں قاضی صاحب تیسری صف میں اِ نتائی وائیں جانب کھڑے ہیں (۵۳)
اِ قبال بنام قاضی صاحب

اِ قبال اور قاضی صاحب دونوں پنجاب ہوندرش کے فیلو 'محتی اور ہورؤ آف سٹڈین کے ممبر تھے۔ بی اے اور ایم اے فاری کے احتمانی پرچوں کو مرتب کرنے اور جانیجے میں اکثر علامہ اور قاضی صاحب شریک کار ہوتے۔ ۲۱ جولائی ۱۹۲۳ء کو اِ قبال نے قاضی صاحب کے نام اِس سلیلے میں درج ذبل خط لکھا(۵۳)

Dr. Sir Mohd Iqbal M.A. Ph.D, LL.D

Barrister_at_Law

Lahore

dated: 21 st July 1924

Dear Qazi Sahib

I am sending you script of paper VI (MA Persian) If You agree with me please sign all the papers and send them directly to the University (Under) regi stered and insured cover please also transcribe a copy for the —— to the rules made and enforced this year.

Yours Sincerely, Mohammad Iqbal Lahore

سيد حبيب جلاليوري

پاک و ہندگی سیاست اور صحافت کا ایک معترنام 'سید حبیب شاہ ' جلالپور جنال کے مادھو محلہ میں سید سعد اللہ شاہ کے گھر ہ متمبر ۱۸۹۰ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق علاقہ مظفر آباد (تشمیر) سے تھا۔ اور بخاری سادات میں سے تھے۔ سید حبیب کا بچپن بنول ' ملتان اور ڈیرہ اسلمیل خان میں گزرا۔ پرائمری اور ڈیل کے امتحانات اعزاز کیساتھ سکاج مشن سکول جلالپور جنال سے پاس کیے ۔ اُس عمر میں سید حبیب کو ذہبی مباحث اور پہلوانی کا شوق تھا۔ ۱۹۹۹ء میں مشن سکول وزیر آباد سے اِنٹرنس کا امتحان پاس کیا ۔ مال پریشانیوں کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور جموں کے مشن سکول میں مدرس ہوگے۔ پریشانیوں کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور جموں کے مشن سکول میں مدرس ہوگئے۔ جلد بی پریشانیوں کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور جموں کے مشن سکول میں مدرس ہوگئے۔ جلد بی پریشانیوں گاری و نوں آریہ ساج گجرات کے سالانہ جلنے میں کانٹی رام و کیل سیالکوٹ سے المامی کتاب پر بحث کی جس سے آپ کو بہت شمرت ملی۔

۱۹۱۳ میں لاہور تشریف لے گئے اور پہلے ایک میڈیکل سٹور پر کلرک ہوئے 'علم و اوب کا شوق تھا مختلف اخبارات و رسائل میں مترجم کی حیثیت سے کام کرتے رہے اور کشیر کا شوق تھا مختلف اخبارات و رسائل میں مترجم کی حیثیت سے کام کرتے رہے اور "مشیر کا میر کا شریع کا میر ہوگئے ۔ جنوری ۱۹۱۳ء میں "پیول" اور "تمذیب نسوال" میں بطور معاون مربر کام شروع کیا ۔ اِی سال فوج میں بحرتی ہوگئے گر انگریزوں کے نامناسب سلوک کی وجہ سے اکتوبر ۱۹۱۳ء میں مستعفی ہو گئے۔ سنگا پور سے واپسی پر جیل میں بند کر دیدے گئے اور بہیں سے انگریز کے خلاف نفرت نے جنم لیا جو تمام عمر اِن کے قول و معل میں نمایاں ری۔

بنجاب آگر آپ بهشمیری میگزین" "رسالت" اور "حریت" میں کام کرتے رہے۔
"صدافت" میں بھی بچھ دفت گزارہ - آپ اخبار 'رهبر' اور ' نقاش ' جاری کیے اور بچھ
مرصہ " ترفدی" کے مدیر بھی رہے۔ بھر جلد ہی تحریک خلافت شروع ہوگئی چنانچہ آپ نے الامور ابنا روزنامہ "سیاست" جاری کیا۔ اپنی حریت پندی اور عوای انداز کی بدولت سیاست اور سید عبیب کوبہت یزیرائی کی ۔

۱۹۲۰ میں علامہ إقبال کی مدارت میں قائم کی جانے والی خلافت كمينی 'اگريز حاكم كے خوف سے آپ قيام سے الكے بى روز تو ژوئ وى كى ۔ سيد عطا الله شاہ بخارى نے إس كى آز سر لو تھكيل كى اور سيد حبيب كو إس كى مدارت سونى مئى۔ إس كميٹى كى دوبارہ تھكيل المحريز كے منہ پر طمانچہ تھا' او حرسيد حبيب كا اخبار 'سياست' المحريز كے خلاف زہراكل رہا

ا قبال اور تجرات المستحد المست

تھا۔ چنانچہ ۲۵ جولائی ۱۹۲۰ء کو سید حبیب کو گر فقار کر لیا گیا۔ ۱۵ اگست ۱۹۲۱ء کو مقدے کا فیصلہ ہوا اور شاہ صاحب کو تمن سال قید ہا مشقت سنائی گئی۔ اور دیگر راہنماؤں (سید عطاء اللہ بخاری' مهرو سالک وغیرہ) کیساتھ میانوالی جیل میں بند کر دیے گئے۔ بعد میں دحرم سالہ جیل میں بھی رہے۔

سید حبیب مسلم لیگ کے مطلق کارکن تھے۔ کل ہند مسلم کانفرنس ہویا خطبہ اللہ آباد کی

ائید و حمایت ' آنجین حمایت اِسلام ہویا گول میز کانفرنس ' تحریک مسجد شہید کنج ہویا تحریک
ختم نبوت ' سشمیر کی تحریک ہویا و نیا میں کہیں بھی مسلمانوں کی عزت و ناموس کامسلہ ہو ' سید
حبیب بیشہ پیش پیش رہے ۔ تحریک مسجد شہید سمج میں اُنہوں نے اہم کروار اواکیا۔ قید و نظر
بند بھی رہے۔ اُکے اخبار کی صانت بھی صبط کرلی گئے۔ ' مجلسِ اتحادِ ملت ' کے مرکزی جزل
سیکرٹری رہے۔

سيد حبيب ندر اور ب باك محانى تھے۔ جس بات په وُث جاتے كى طور نہ نظتے تھے۔
گور ز بنجاب ہريرث ايمرس ' سرو كلس يك چيف جنس بنجاب ' سكندر حيات خان (١٨٩٣-١٩٣١ء) كى كو معاف نہ كيا۔ ايك مقدے ميں معانى نامے پر و سخط كرنے يا كياره بزار روپ كى خطير رقم بطور جرمانہ جمع كرانے كى صورت ميں رہائى بل سكتى تقى۔ سيد حبيب نے معانى نامے پر و سخط نہ كيے اور جلاليور جنال ميں اپنا آبائى گھر تے كر جرمانہ اواكر ويا۔ عبد الجيد سالك اپنى كتاب بياران كهن ميں رقمطراز ہیں۔

سید حبیب نمایت محنی ' جفاکش ' باہمت دوستوں کے مخلص دوست اور وشمنوں کے سخت دغمن واقع ہوئے تھے۔ مشکلات و مصائب سے ہرگز پریٹان نہ ہوتے تھے۔ مشکلات و مصائب سے ہرگز پریٹان نہ ہوتے تھے۔ بڑے سے بڑے افراور بڑے سے بڑے لیڈر سے کرا جانے میں کامل نہ کرتے تھے۔ لوگوں کی سفارشیں کرنا ' مخاجوں کی الداد کا جنن کرنا ' فریب مسلمان نوجوانوں کو ملازشیں دِلوانا اور بعض مظلوموں کیلئے افروں سے لڑنا جھڑنا سید حبیب کاعام شعار تھا۔"

روزنامہ "سیاست" ۱۹۱۹ء سے ۱۹۳۷ء تک باقاعدگی سے لکا رہا۔ سکندر حیات کی حکومت کے خلاف کیے ہے کہ اور اخبار بھر ہوگیا۔ شورش حکومت کے خلاف لکھنے کی پاداش میں جرمانہ ہوا جو اوا نہ ہو سکا اور اخبار بھر ہو گیا۔ شورش کاشمیری (۱۹۱۷–۱۹۷۵ء) "نورتن" میں کھنے ہیں ۔

"۱۹۳۲ء تک لاہور ہیں مسلمانوں کے تین اخبار تھے۔ زمیندار 'انقلاب اور سیاست پہلے اور بعد ہیں کچھ اور اخبار بھی دیکھے لیکن نام اننی تین کا توک ریان رہا"۔
زیان رہا"۔

و قبال اور مجرات

قیام پاکتان کے بعد سید حبیب نے ۱۹۳۹ء میں تفازی جاری کیا گر حکومت سے ککرلی اور بیہ بھی بند ہو گیا۔ سید حبیب ایک بے باک مقرر اور ادیب بھی تھے۔ خوبصورت ذوق شعر کے بھی بند ہو گیا۔ سید حبیب ایک بے باک مقرر اور ادیب بھی تھے۔ خوبصورت ذوق شعر کے بھی مالک تھے۔ انہوں نے متعدد کتب تھنیف و ترجمہ کیس جن میں تحریک قادیان 'بھگوت گیتا کا منظوم اردو ترجمہ 'گلِ إنساف' انمول رتن 'سفر گیتا کا منظوم اردو ترجمہ 'گلِ إنساف' انمول رتن 'سفر نامہ چڑال شامل ہیں:۔

سید حبیب اولاد سے محردم رہے۔ آخری عمر نمایت سمیری میں گزری۔ ۲۳ فروری ۱۹۵۲ء کو بید حق مو داصل بخق ہوا اور میانی صاحب میں آسودہ خاک ہوا (۵۵)

إقبال اور سيد حبيب

حفرت علامہ اور سید حبیب کے باہمی تعلقات قربی نوعیت کے تھے۔ سید صاحب علامہ کے عقید تمند بھی تھے اور مسلخ بھی۔ کے عقید تمند بھی تھے اور دوست بھی۔ وہ عقمت إقبال کے معترف بھی تھے اور مسلخ بھی۔ علامہ بھی ' سید صاحب کے اخلاص اور حق گوئی کے قائل تھے اور اکمی سیاس و صحافتی خدمات کے معترف تھے۔

باجمي صلاح مشوره:

سید حبیب کو بید اعزاز حاصل ہے کہ علامہ اہم قوی و ملی امور میں اُن سے مشورہ کیا کرتے تھے کیونکہ وہ سید حبیب کو "اپٹی قوم سے تجی ہدردی رکھنے والا "سمجھتے تھے۔ ۵ ستمبر ۱۹۲۹ء کوعلامہ نے مولانا غلام مرشد (۱۸۹۵-۱۹۷۹ء) وغیرہ کے نام ایک خط ارسال کیا:۔ بخدمت مولانا غلام مرشد' مولانا احمد علی ' مولانا ظفرعلی خال' سید حبیب'مولوی نورالحق' سید عبدالقادر اور مولانا مهرصاحبان

جناب كرم

السلام علیم: ایک نمایت ضروری امرین مشوره کرنا ہے۔ آج آٹھ بے شام غریب خانہ پر تشریف لاکر مجھے ممنون فرمائے۔ مشوره طلب امر نمایت ضروری ہے۔ امید ہے آپ تکلیف معاف فرمائیں مے۔

مخلص محمر إ قبال - بيرسرلا مور

مولانا غلام رسول مرکے بیان کے مطابق ' ضروری امر ' مسلمانوں کے فعنی مسائل کے متعلق مقورہ کرنا تھا۔ (۵۲)

' ۱۹۳۰ء کی محول میز کانفرنس کے موقع پر جب علامہ نے دیکھا کہ مسلمان مندوبین' ہندوؤں کے ماشنے اتعیار ڈال رہے ہیں تو آنہوں نے مدیران "انتلاب" مرد مالک ' مدیر TTT

"سیاست" سید حبیب اور مدیر "مسلم آؤٹ لک جید کمک کو بلاکر تبادلہ خیال کیا اور اِنمی حضرات کے مشورہ اور تحریک پر روزنامہ "اِنقلاب " نے اپنی ۲۰ نومبر ۱۹۳۰ء کی اشاعت میں ایک زبردست اداریہ لکھا کہ شالی ہند کے مسلمانوں کیلئے موجودہ طالت کے پیش نظر ضروری ہے کہ وہ آئے مضوص مسائل پر غور کرنے کیلئے ایک کانفرنس منعقد کریں۔

چنانچہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۰ء کو علامہ إقبال نے لاہور کے مسلم اکابرین کا ایک اجلاس برکت علی إسلامیہ هال میں بلایا ۔ إس اجلاس میں علامہ کی صدارت میں مجوزہ کانفرنس کے إنعقاد پر غور ہوا۔ إس اجلاس میں سید حبیب شریک ہوئے۔ دیگر اصحاب میں مرد سالک 'مجید ملک' فان سعادت علی فان 'میاں فیروز الدین 'مردار حبیب اللہ فان 'سید مراتب علی و فیرہ شامل ہے ۔ ۲ دسمبر ۱۹۳۰ء کو علامہ کے گھر پر ای کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کا اجلاس ہوا جس میں سید حبیب اور مجید ملک دونوں حضرات کو سیکرٹری کے عمدے کیلئے ختنب کیا ہوا جس میں سید حبیب اور مجید ملک دونوں حضرات کو سیکرٹری کے عمدے کیلئے ختنب کیا گیا۔ (۵۷)

خطيه اله آباد

اِی سلیلے کو جاری رکھتے ہوئے علامہ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۰ء کو الہ آباد میں اپنا تاریخ ساز خطبہ ارشاد فرمایا۔ اِس موقع پر جو اصحاب خصوصی طور پر علامہ کے ساتھ مسحے تنے اِن میں سید حبیب بھی شامل تنے۔(۵۸)

بعد ازاں سید حبیب نے آپ مقبول اخبار "سیاست" کے ذریعے علامہ کے موقف کی بمرپور تائید کی۔ اِس پر ادریے لکھے' اِس کی تشریح کی ' اِس کی حمایت میں اٹھنے والی آوازوں کو خصوصی اہمیت دی اور اِس کے خلاف پر وپیکنڈہ کا منہ تو ژجواب دیا۔ (۵۹) تشمیر سمینی

ہند کے مسلمانوں کی فلاح کی کوئی تحریک الی نہ تھی جس میں سید طبیب سرگرم نہ ہوں کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی حالت زار پر غور و خوض کیلئے جولائی ۱۹۳۱ء میں شملہ میں نواب ذوالفقار علی رہائش گاہ پر ایک اجلاس بلایا گیا اور یہ طے پایا کہ "آل اِعثیا کشمیر سمیٹی" کی تھکیل عمل میں لائی جائے ۔ اِس اجلاس میں علامہ اِقبال اور سید حبیب دونوں نے شرکت کی۔ (۲۰)

كل مندمسلم كانفرنس

کل ہند مسلم کانفرنس کی مجلس عالمہ کے ہے امست ۱۹۳۷ء کے اجلاس بیں ایک قرار داد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا کمیا کہ وہ جلد از جلد فرقہ وارانہ فیصلہ کا اُعلان کرے۔ اِس ا تبال اور مجرات

اجلاس میں ایک اور قرار داو کے ذریعے سے طے پایا کہ:

محکومت اگر مسلمانوں کے کم سے کم مطالبات کو تنظیم نہ کرے تو پھر مجلس عالمہ ایک عمل قومی پردگرام بنانے کیلئے حسب ذیل افتخاص پر مشمل ایک سمیٹی تفکیل دیتی ہے۔

۱- سرمحمر إقبال (صدر) ۲- مولانا مظرالدین ۳- مولانا حرت موہانی ۳سید حبیب صاحب ۵- مولانا غلام رسول مر ۲- حسن ریاض ۷- زاکر علی
اس سمیٹی کا بید فرض ہوگا کہ دہ اِس پردگرام کو جلد اَ ز جلد مجلس عاملہ کے
سامنے چیش کرے۔ "(۱۲)

صلح

سید حبیب اور مولانا ظفر علی خال کے در میان اکثر و پیشتر معاملات پر اختلاف رہتا تھا اگر چہ مولانا ظفر علی خال اِس کا زیادہ نوش نہیں لیتے تھے لیکن سید صاحب اختلاف کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے ۔ جب علی برادران کی پنجابی ٹولی سے کھن گئی تو سید حبیب نے علی برادران کا ساتھ دیا اور اُکی ہمنو ائی میں لکھنے گئے ۔ زمیند ار نے ایک ہفت روزہ رسال "ٹوڈی" نکالا جس کا مقعد " سیاست" کے حملوں کا جواب دینا تھا۔ ٹوڈی کے جواب میں سید حبیب نے "آگاہاکا" نکالا اور بچھ عرصہ بید سلسلہ چانا رہا۔ آخر خرافات کا بید بھتارہ بیٹن سید حبیب نے "آگاہاکا" نکالا اور بچھ عرصہ بید سلسلہ چانا رہا۔ آخر خرافات کا بید بھتارہ بھی سید عبیب نے "آگاہاکا" نکالا اور بچھ اور دونوں فریقین میں صلح کروا دی اور یوں بید جنگ بند ہوگئی۔ (۱۲)

إ قبال كى حمايت

سید حبیب کی بید خصلت تھی کہ اگر اختلاف کیا تو بھرپور اور مملم کھلا' یہ مقابل چاہے کور نر پنجاب بی کیوں نہ ہو اور اگر جمایت کی تو وہ بھی دِل و جان ہے ۔ علامہ اِ قبال نے جب ۱۹۲۱ء میں اِ نتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا تو سید صاحب نے آپ اخبار کے ذریعے اُن کے اِس فیصلے کی بہت تعریف کی اور اُکی تائید و حمایت میں سرگرم رہے۔ پھرجب میاں عبد العزیز بیرسٹرنے علامہ کے حق میں اپنی دستبرواری کا اعلان کیا تو سید صاحب نے اِس فیصلے کا بھرپور خیرمقدم کیا۔ علامہ کی اِ نتخابی میم میں سیاست نے اُن کی جمایت میں کروار اوا کا بھرپور خیرمقدم کیا۔ علامہ کی اِ نتخابی میم میں سیاست نے اُن کی جمایت میں کروار اوا

سياست

سید حبیب نے بہت نعال زندگی بسری۔ محافت میں "سیاست" میں اور ساجی طنوں میں

الما اور مجرات المستحد المستحد المستحد

اُن کی رائے اور تجاویز کو بیہ امتیاز حاصل تھا کہ وہ " بے باک اور بے لاگ " ہوتی تھیں ۔ مسلم ليك ' أنجمن حمايتِ إسلام ' تحريكِ خلافت ' تحريك مبحد شهيد عمنج ' تحريكِ فتم نبوت ' تحريك تشمير ہرپليث فارم ير أنهوں نے جو حق سمجما 'وبي كما 'وبي لكما اور إس كاساتھ ديا۔ علامہ کے دور میں "سیاست" ایک مقبول اخبار تھا اور اِس کی خبروں اور آراء کو بردی اہمیت حاصل تھی۔ ایک وفعہ سائن سمیٹی کے انتخاب کے سلسلے میں سیاست میں یہ خبرشائع ہوئی کہ إقبال ممينی كے إختاب كے روز كونسل كے اجلاس سے غير طاضر تھے۔ حالاتكہ حقیقت میں ایسا نہیں تھا۔ چو تکہ خر غلط تھی ' تردید شائع کر دی عنی اور علامہ سے معذرت طلب کی گئی۔ لیکن اِ قبال نے احتیاطاً روزنامہ " اِ نقلاب " کے مدیر کو ۸ جولائی ۱۹۲۸ء کو لکھا۔ " نواب احریار خان صاحب نے ۲۲ جون کے اخیار "سیاست " کی ایک کٹگ یر سول کی ڈاک میں مجھے ارسال فرمائی ہے۔ صاحب مدیر سیاست تعرب منا لکھتے میں کہ میں سائن سمیٹی کے اِنتخاب کے روز کونسل کے اجلاس سے غیرحاضر تھا - افسوس كه سيد صاحب كو واقعات كى اطلاع غلط كلى يا إن كو غلط اطلاع عمد ا وی گئے۔ نواب احمد یار خان صاحب نے مجھے بذریہ تار اطلاع دی کہ انہوں نے تردید کر دی ہے۔ چو تکہ اخبار "سیاست" میں تردید میری نظرے نہیں كزرى - يد چند سطور أين اخبار يل درج فرماكر جمع منون فرماكي - " (41)

أعجمن حمايت إسلام

آ بجن جمایت إسلام كے اجلاس بھی سید حبیب اور إقبال کی ملاقات کے مواقع كرتے۔

19 جون ۱۹۲۹ء كو آ بجن كى جزل كونسل كا اجلاس خان بمادر شخ امير على كى صدارت بيل منعقد ہوا۔ جس بيں نظام حيدر آباد و كن كى لا ہور آبد كے موقع پر آ كے خير مقدم سے متعلق لا تحد عمل مرتب كيا كيا۔ چو نكہ نظام علامہ كى دعوت پر تشريف لا رہے تھے چنا نچہ وہ سركرى سے حصہ لے رہے تھے۔ إس سلط بيں انہوں نے بچھ تجاویز پیش كيس جن پر غور و خوش اور بحث و تقيد كرنے والوں بيں سيد حبيب بھى شامل تھے۔ (۱۲۳)

ای طرح ۱۳۰۰ مست ۱۹۳۳ء کو آنجن کی جزل کونسل کا ایک اجلاس اِ قبال کی صدارت منعقد ہوا۔ آزری سیکرٹری فٹانس نے ۳۵۔۱۹۳۳ء کے آمدو فزج کا بجٹ پیش کیا جس پر سید حبیب نے کہا"

"ماحب مدر ک دات کرای ہے ہیں پوری وقع ہے کہ اگر ماحب مدر"

ا قبال اور مجرات

آنجمن کی مالی مشکلات کی طرف توجہ فرمائیں تو بہت حدثک آمدتی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اِس کیے میری تجویز ہے کہ ہم صاحب صدر کی خدمت میں ہا آوب گزارش کریں کہ وہ اِس طرف خاص توجہ مبذول فرمائیں اور ہم کو بھی اُن کا ہر حال و معاملہ میں ہاتھ بٹانا جا ہے۔"

في عظيم الله صاحب نے تائيد كى - صاحب مدر نے ارشاد فرمايا

" یہ ہارا قوی اور فدہی فرض ہے کہ ہم سب متعدہ ہو کر آ جمن کی مال حالت کے اضافہ کرنے میں کوشش کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ سب صاحبان میرے ساتھ اِس معاملہ میں تعاون کریں مے تو اللہ تعالی ہمیں کامیابی عطا فرمائے گا" (۱۵)

إستقبال

سید حبیب کے چھوٹے بھائی سید عنایت شاہ بھی علامہ کے ملنے والوں میں شامل تھے۔ نادر شاہ کالاہور ریلوے مٹیشن پر اِستقبال کرنے والوں میں علامہ اِ قبال 'سید حبیب و رسید عنایت شاہ شامل تھے۔

ميلاد شريف

۳۰-۱۹۲۹ء میں حضرت علامہ نے سجادہ نشین حضرات 'علائے کرام 'مشاہیر قوم اور سیاس اکابرین کے ساتھ مل کر میلاد شریف کو منانے کیلئے اخبارات میں ایک اپیل شائع کی۔ اس اپیل پر دستخط کرنیوالوں اور علامہ کا بحربور ساتھ دینے والوں میں سید حبیب بھی شامل شخے۔ (۲۲)

شفاء الملك ك اعزازين جائے

۲۷ جنوری ۱۹۳۴ء کو لاہور میں تھیم فقیر محمہ چشتی (۱۸۷۰–۱۹۳۷ء) کو حکومت کی جانب سے "شفاء الملک" کا خطاب ملنے پر ان کے اعزاز میں چائے کی وعوت دی گئی۔ اِس تقریب میں علامہ محمد اِ قبال اور سید حبیب دونوں موجود تھے۔ (۲۷) آمجمن اُردو پنخاب

آجمن أردد پنجاب كا قيام ۸ مئى ١٩٣١ء كو مياں بشيراحد (١٨٩٣-١٩٥١ء) كى كو تفى النظر" (١٨٩٣ لارنس روڈ لا دور) بيس عمل بيس لايا كيا۔ إس كے قيام كامقعد پنجاب بيس أردو كى ترو تئے د ترتی اور أردو بندى تنازعہ بيس أردو كا دفاع تفا۔ إس أجمن كے تيسرے اجلاس بيس جو ٣ مئى ١٣٣٩ء كو "المنظر" بيس سه پسر ساڑھے پانچ بجے منعقد ہوا۔ أجمن كے بيس جو ٣ مئى ١٣٣٩ء كو "المنظر" بيس سه پسر ساڑھے پانچ بجے منعقد ہوا۔ أجمن كے

ا تبال اور تجرات

عمد بداروں کا اِنتخاب عمل میں لایا گیا۔ سرا قبال " سرا کبر حیدری ' سرتیج بهاور سپرو' سرراس مسعود اور سرعبدالقادر سرپرست بنائے گئے۔ پنڈت برج موہن و تاتر بید کمفی صدر مقرر ہوئے۔ نائب صدور میں مولانا ظفر علی خال ' خواجہ دِل محمد' پروفیسرا یم ڈی تا فیمراور ڈاکٹرایس ایس عشاکر کے علاوہ سید حبیب بھی شامل تھے۔ (۱۸۸)

حواله جات وحواثي:

- () شاہ صاحب کے حالت 'جانباز مرز اکی کتاب 'حیات امیر شریعت ' سے اخذ کیے گئے ہیں۔
 - (r) بغت روزه " چنان " لابور سانام ۱۹۹۲ ص سا
 - (m) إقبل كے معدح علاء أز قامنى افضل حق قرشى بحواله ماينامه 'الهور سالنامه ١٩٩٢ء
 - (٣) وَرَاقِبَل أَزْ عبد الجيد سالك ص ١٠١ اور ديكر كتب مثلًا تخدوخال إقبل أز اجن زيرى
- (۵) ایس نظم اسیری کو امیر شریعت سے مغوب کرنے والوں میں سب سے قدیم حوالہ خان کالی کی ایس نظم اسیری کو امیر شریعت سے مغاوی الله شاہ بخاری لاہور ۱۹۳۰ء کا ہے ۔ اِس کو نذیر مجیدی نے اپنی کتاب موائح حیات مید عطاء اللہ شاہ بخاری لاہور ۱۳۹۰ء کا ہے ۔ اِس کو نذیر مجیدی نے اپنی کتاب شاہ جی لاہور ۱۳۹۵ء می ۱۳۹۱ پر درج کیا ہے اور پھر قاضی افضل حق قرشی نے اِقبال کے محدوج علاء کے می ۱۳۹۱ پر یمی حوالہ دھرایا ہے۔
 - (١) كتوب سيد ذوالكفل بخارى " ملكن بيام راقم مورخه" م أكست ١٩٩٨ء
 - (2) بانك وراء حصد سوم لقم نمبروم
 - (٨) كفتار إقبل مرتب محد رفق افضل ص ١٣٠٠٣
 - (٩) لغوظات إقبل مرتبه واكثر ابوالليث صديق ص ٨٠
 - (١٠) إقبل كے ممدح علاء أز قامنى افضل حق قرقى المور علاء ص ٢٧
 - (١) إقبل اور بخب كونسل أز محر طنيف شلد مكتبد زرين وستم بارك لامور كمهاء
 - (m) زنده رود جلد سد أز دُاكْرُ جلويد إقبل ص ٥٥٩ م٥٨
 - (m) علد ممك " بيا عجل إقبل بمور نمنث كالج موجرانواله " هد ممك المحاء ص ١٩٠
 - (١٣) بحوالم كمتوب سيد ذوالكفل بخارى كمتكن بنام راقم مورخه " اكست ١٩٩٨ء
 - (۵) الينا
 - (M) اينا
 - (ا) مارے دور کے چند علاء حق آز سید این کیلانی " مکتب آحباب شیخ ہوں ۱۹۹۳ء
 - (١٨) مولانا روى كے طلات كيلئے ورج ذيل ذرائع سے مددلی كئى ہ

(الف) بغت روزه " استقلال " لابور بابت ها فروری ۱۹۸۳ م م ۲۰۰۴

(ب) مغت روزه " استقلال " لابور بابت ۱۲ فروري ۱۹۸۳ ص ۲۱

www.iqbalkalmati.blogspot.com ا آبال اور گرات —

(ن) رجل إقبل مرتب عبدالروف عودج انفيس اكيدى كراجي عدد ص ٢٥٠٠

(د) المناسد فيائ حرم المعور - ايريل ١١٥٥ ص ٢٦

(۱) مجلّہ کربینٹ (صد سلہ نمبرا اسلامیہ کالج رطوب روڈ لاہور صفحلت ۱۳۹۹ سمون مضمون میں معمون میں معمون میں مولانا امغر علی روئی آز ڈاکٹر محمد ذوالفقار علی رانا۔ اِس مضمون میں مولانا روی کی تاریخ پیدائش ۲۱ جنوری سعد ملاء مکمی ہے جو غلط ہے۔

محردین کلیم آئے مضمون " علامہ إقبل کے معززین لاہور سے تعلقات " (مطبوعہ اہمنامہ "فیائے حرم" لاہور اپریل ۱۹۹۵ء) میں لکھتے ہیں کہ علامہ إقبل ' روی صاحب کو دیکھ کر کہتے تھے کہ اِس صحف میں علم کا دریا بند ہے۔ کوزے میں دریا بند ہونا محلوراتا سنا تھلہ اِس محف کو دیکھ کر بھین آئیلہ اہم کی بات اقبل کی ذبان سے مولوی عبداللہ نوکل کے بارے میں بھی منسوب ہے۔ وجہ آئیلہ اہم کی بات اقبل کی ذبان سے مولوی عبداللہ نوکل کے بارے میں بھی منسوب ہے۔ وجہ سے کہ دونوں حصرات علم و فضل میں مکملئے روزگار تھے اور دونوں جسمانی قد وقامت کے اعتبار سے مختفر تھے۔ چنانچہ ممکن ہے اقبل نے دونوں حضرات کیلئے یہ الفاظ اِستعمال کے ہوں۔

(٢٠) إقبل اور أعجمن حمليت إسلام ص ٢٠٠

(١٦) " إقبل كي محبت على " أز عبد الله چغائي - مجلس ترقى أدب لامور ١١٩٤ ص ١٠١٠ و١٠١٠ (١١)

(١١٢) إقبالنام حصد ووم مرتبه فيخ عطاء الله ص ١٩

(۱۲۳) امراد و رمون حصد رموز بیخودی حکایات شیرو شمنشاه عالمگیر دخت الله علیه

(PM) إقبل اور أجمن حمليت إسلام ص ١٨٠

(٢٥) مشاهيرعلاء ص ٢٠٠٠ ٢١

(۱۲) ڈاکٹر ناموس کے ملات کیلئے درج ذیل ذرائع سے استفادہ کیا گیا ہے (الف) سمانی "اقبل" برم اقبل لاہور بات اکتور میدء کا جنوری سیدء

(ب) ملکت اور شنا زبان - أز داكر شجاع باسوس - كلب كے آغاز ميس مصنف كا تعارف

(ج) اوراق مم محشة مرتبه رحيم بخش شابين ص ١٧٧٥

(د) ماینامه - قوی صحت - لایور - قرشی نمبرد سمبر ۱۹۸۸ء ص ۱۳

(a) آزاد قوم کی همیراور پاکستان أز ذاکر شجاع عاس " يونايجند پېلشرز لامور ۱۹۸۸ء - تا

(٢٤) اوراق مم كشة مرتب رجيم بخش شايين ص ٢٨٥ ٣٨١

(٢٨) سماي إقبل بات اكتور ١٠٠ جنوري سهم

(٢٩) إقباللد حد ددم ص سايم

(۳۰) ایناص ۱۳۵۵

(١٦) ايناص ٢٤٦

ראו וייוש (דר)

(۱۳۳) کرال خاجہ عبدالرشید نے اپی کتاب سیوک شعوای مجلب میں ص ۱۵۱ پر ان کا تذکر و م

آكير منير مجراتي ك نام عنى ب

(۳۳) پروفیسر آگیر منیرنے آپ یہ طلات زِندگی ' ڈاکٹر احمد حسین قریش کی فرائش پر ، جنوری ۱۳۲۲ء کو لکھ کر آئیس دیے۔ راقم کو یہ طلات قریش صاحب نے فوٹو کائی کی شکل میں فراہم کیے۔

(٣٥) يشمس العلماء مولوى سيد ميرحس أز واكثر سلطان محود حسين - إقبل اكلوى لابور ١٩٨١ء ص ٢٥٥

(٣٩) پروفیسراً کبر منیر کے اِن سب تذکروں میں جو راقم کی نظرے گزرے ہیں ' سے تعلین غلطی ہے کہ آکبر منیرنے فاری میں ایم اے کیا۔ مثلاً

اللہ واکٹر عبد اللہ چنگلی اپنی کتاب اِقبل کی محبت میں سکے صفہ ۱۸۳س پر لکھتے ہیں۔ جب سیای دیاؤ کے تحت بنجلب یونیورٹی نے ایم اے فاری کا احتمان لینا شروع کیا تو آگبر منیر نے نملیاں کا میانی کیاتھ امتحان ہاس کیا۔

کامیانی کیاتھ امتحان ہاس کیا۔

(٣٤) ويكي مونى مندى بهاؤ الدين مجرات - بابت ابريل ١٩٥٥ء

(۳۸) آکبر منیر کے طلات کیلئے ان کے خود نوشت طلات کے علاقہ اُن کی مطبوعہ کتب اور شاہین ' (دمیندار کالج) کے گولڈن جولی نمبرے بھی کچھ مدد ملی)

(١٠٩) إقبالنامه جلد دوم ص ٢٥٦ مكتوب بيام مولوى احمد على شاب بحرمه أكست ١٩٩٧

(٥٠) إقبالنام جلد دوم ص ١٥٥٠ ٥٥٥

(١١١) ملك في بينم ٢٠٠٠

آكبر منيرت قيام بغداد كے دوران دسمبر ١٩٢٣ء كو ايك نقم لكعى جس كاعنوان ثقا "چه شد آخر كه يك مرخ سليملت نى بينم" - إس كے كل نوشعر تصديد غزل نما نقم " له لو" (مجوعه كلام أكبر منير) كے صلحه ١٩٥٩ موجود ہے۔ اسكا مطلع ہے

> جمان من نر آز سامان و سامات نی بینم چه درمانما زبر درد و درمات نی بینم دکوره شعر بسے اِ قبال نے بہت پند کیا ورج ذیل تھا

بنود أل نعوا عجير اعام دي ارد

وليكن دريمه عالم ملمات في بينم

- אניים סד
- (۳۳) اگرمنیرکے خود نوشت طلات
- (۳۳) بانجیں خط پر کاریخ درج نمیں مندرجات سے صابر کلوروی صاحب نے ۸ می ۱۹۲۲ء کی کاریخ مقرر کی ہے۔
 - (٣٥) 'راوی مور نمنث كالج لامور ، بلت مهدء كوشه قامني فقل حق
- (٣٩) قامنی صاحب کے حالت کیلئے راوی کے ذکورہ بالا شارے میں 'قامنی صاحب کے صاحبزادے رجل حق کے لکھے ہوئے قامنی صاحب کے حالات زندگی پرانحمار کیا گیا ہے۔
 - (٢٧) ' نقوش وقبل نمبوا متبر ١٥٤٤ ص ١١١١
 - (٣٨) مفكر پاكستان أز محر حنيف شلد سنك ميل ميلي كيشنز لامور ١٩٨٢ء ص ١٨٨
 - (٣٩) ' راوی ' ١٩٨٥ كوشه قامنی فعنل حق ' بحواله روزناسه جنگ لابهور جمعه ميكزين عا وسمبر ١٩٨٢ء -
 - (۵۰) اینا
 - (۵۱) اوراق مم محشة مرتب رحيم بخش شابيل لامور ١٩٤٩ء ص ١٩٢
- (۵۴) ' إقبل ربويو ' إقبل اكادى باكستان لامور ' بلت جولائى اكتوبر عدمه و (اقبل نمبر) ص ١٩ مقاله " تيسرى كول ميز كانفرنس ور إقبل أز رحيم بخش شابين
 - (۵۳) راوی ۱۹۸۵ می ام ۲۶
 - (۵۳) سد ملی " إقباليات" : إقبل اكادي لامور بابت جنوري ماريج ۱۹۹۱ء صفيه ۵۳
 - (۵۵) سید حبیب کے حالت کیلئے متدرجہ ذیل ذرائع سے استفادہ کیا گیا ہے (الف) سید حبیب شاہ غیر مطبوعہ مضمون آزچود حری شام حمید وڑائج مجرات (الف) سید حبیب شاہ غیر مطبوعہ مضمون آزچود حری شام حمید وڑائج مجرات
 - (ب) حیلت امیر شریعت آذ جانباز مرزا
 - (ج) الورتن أز شورش كاشميري ويثان مطبوعات لامور ١٩٩٧ء
 - (ن) باران كمن و أز عبدالجيد سالك چنان مطبوعات لامور ١٩٩٤ء
 - الا عمك ورانواله نمي محله كور نمنث كالح كوجرانواله ص ١٠٠١
 - (ال) إقبل كاسياى كارنامه أز محر احمد خان إقبل اكادى لامور عده م مهم
 - (ص) وفيات مثابيرياكتان أز روفيسر محد اسلم: مقدّره قوى زبان إسلام آباد صفيه ١٠
 - (۵۲) اقبل کے ممدح علاء أز قاضى افضل حل قرشى لاہور عمد من مس
 - (٥٤) مركزشت إقبل أز عبدالسلام خورشيد إقبل اكادى لامور عدمه م ٢٩٨٥ ٢٠٠٢
 - (۵۸) زيمه بعد جلد سوم ص ۳۹
 - (٥٩) مركزشت إقبل ص ١٣٠٠
 - (١٠) إقبل اور تشمير أز سليم خان عي يونيورسل بكس لابور ١٩٨٥ ص ٢١

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ا قبال اور مجرات

- (۱۱) إقبل كاساى كارتام ص ۲۵۵
 - (۱۲) نورتن أز شورش كاشميري
- (١١٣) خطوط إقبل مرتبه رفع الدين باشي- مكتبه خيابان أدب لامور ١٩٤١ء ص ١٨٩ ، ١٩٠
 - (١١٣) إقبل اور أنجمن حليت إسلام ص علا
 - (١٥) ابيناص ٢٩
- (١٧) ميلاد شريف اور علامه إقبل أزسيد نور محر قاوري مركزي مكتبه رضا: ٨١٩٥ ص ١٦٦١
 - (١٤) علام إقبل اور مولانا ظفر على خان أز جعفر بلوج إقبل اكادى لامور ' 1940ء صفحه ١٨
 - (١٨) اليناصفي ٢٩ مع

ا قبال اور مجرات

rel

حصه سوم: "جن سے رسم و راہ تھی"

- 🗢 شخ عطاء الله وكيل
- يروفيسرشخ عطاء الله
- انصاحب ملك كرم الدين
 - ان بهادر شيخ عبد العزيز
 - الله وية
 - اسید سجاد حبدر بخاری
 - 🗢 شيخ عنايت الله
 - المك محدالدين
 - 🗢 نجف علی عاصی
 - افظ محمد حسن چيمه
 - افظ محمالم
 - پیر تاج الدین و رفیع پیر
 - الزيراحم بعثي

ا قبال اور مجرات

ہرایک سے آشناہوں لیکن جداجدا رسم و راہ میری کسی کا راکب 'کسی کا مرکب 'کسی کو عبرت کا تا ذیانہ (اِ قبال)

شيخ عطاء الله وكيل

محجرات کی ایک متاز علمی مخصیت شخ عطاء اللہ اِ قبال کے احباب اور مکتوب ایسم میں سے تھے۔

وہ ١٨٥٧ء كے قريب مجرات كى قانو كلو فيلى ميں پيدا ہوئے - مجرات اور على كڑھ ميں تعلیم حاصل کی اور و کالت کا پیشہ افتیار کیا۔ چیف کورٹ پنجاب اور چیف کورٹ تھمیر میں ورجہ اول کے بلیڈر تھے۔ ریاست ہو تھے و کھیریں جج اور گور نرکے عدے پر فائز رہے۔ اس ونیاوی جاہ و حتم کے ساتھ ساتھ عفوان شباب بی سے دی علوم اور صالح اعمال کی طرف راغب سے اکار علاء سے محبتین رہیں۔ نوجوانی میں مولانا عبد اللہ غزنوی تم امرتری کے ہاتھ یہ شرک سے مجتنب رہنے کی بیعت کی ۔ احد الله امرتری سے مدیث پڑھی - مولانا غلام علی اور تھیم تور الدین قادیاتی ہے بھی ملاقاتیں رہیں ۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے بھی قریب رہے۔ آخر میں خواجہ احد الدین کی تحقیق سے بھی متاثر ہوئے۔ شخ صاحب قرآن کی محبت میں غرق تھے اور مجرات میں "اہل قرآن کروہ " کے سرخیل تھے۔ بات بات میں آیات قرآن سے اعتفادہ کرتے تھے اور تھر میں غرق رہے تھے۔ مرسد احد خان سے جوانی سے بی مراسم تھے۔ طالبعلی کے زمانے سے مرسید کی تعلیمات ے متاثر تھے اور ایک وفعہ والدے ناراض ہوئے توسیدھے علی کڑھ پنچے اور وہاں سرسید ك زير شفقت رب- مجرات مي سرسيد ك ساتميول مي هي غلام حيدر ، هيخ غلام محد ،مفتى محمد دین وکیل "سید عمرشاہ اور پیر قمرالدین وغیرہ شامل تھے۔ سطح عطا اللہ اِس جماعت کے روح روال تھے۔ ان لوگوں نے مجرات میں ایک اَنجمن تعلیم القرآن منا رکمی تھی جو و مخلّا فو منا قرآن فنی کیلئے رسائل شائع کرتی جن میں سے اکثر مخطح معاصب کی کدو کاوش کا بنیجہ ہوتے لیکن بغیران کے نام کے شائع ہوتے۔ چنج عطاء اللہ نے یوں تو کئی کتب تصنیف کیس لیکن ان کاامل کارنامہ وہ لغت قرآنی تھاجس کے متعلق ابوالکلام آزاد نے لکھا تھا۔ " إلى هم كا لغت تيمه مو سال من نبيل لكما حميا 'إسے ضرور شائع مونا

اس لغت کی خصوصیت یہ تھی کہ ہرلفظ قرآنی کے معانی و مغموم خود قرآن ہیں ہے تلاش کرکے لکھے محکے تھے۔ یہ لغت شخ صاحب کی عربحری عرق رہری کا بیجہ تھا۔ و نیادی امور سے فراخت کے بعد جب شخ صاحب کو مخلف امراض نے آگیرا تو انہوں نے لغت نہ کور کا مصودہ علامہ محد حین عرشی امرتری (۱۸۹۳–۱۹۸۵ء) کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اس کی

ا قبال اور نجرات

اشاعت کا بند وبست کریں۔ محرور ہوتی چلی گئی تا آنکہ شخ صاحب اللہ کو پیارے ہو مکے اور لغت کا مسودہ تقتیم ہند کے ہنگاموں میں ضائع ہو گیا۔ علامہ عرشی "شہادت الفرقان علی جمع الفرآن" طبع دوم کے دیباہے میں لکھتے ہیں۔

"امت مسلمہ امر تسرے کت خانے میں سب سے زیادہ نادر کتاب زیرِ تذکرہ لفت تھا۔ میرا جو کچھ علمی و مادی سرمایہ تھاسب ختم ہوگیا۔ لیکن مجھے سب سے زیادہ دکھ اس لفت کے احلاف کا ہوا۔ یہ ایک ایسا زخم ہے جو کسی طرح مندمل نہیں ہویاتا۔ یاد کرتا ہوں اور آبیں بحرتا ہوں۔

۱۹۲۰ء کے قریب شخ صاحب دُنیاوی مصروفیات چھوڑ کر گوشہ نظین ہو گئے اور قرآنی تحقیق میں منہک ہو گئے آخر عمر میں انہیں ذیا بیلس اور ویکر کئی امراض نے آ دیو چااور وہ مسلسل چھ سات سال تک اِن امراض میں جملا رہنے کے بعد ۱۹۳۹ء ۱۹۵۷ھ میں اللہ کو بیارے ہو گئے ۔ مجرات شرکے قبرستان تریمنگ میں وفن کئے گئے ۔ اِن کی وفات پر علامہ عرشی امرتسری نے رسالہ ۱ ابلاغ ۱ امرتسرد سمبر ۱۹۳۹ء میں انہیں شاندار فراج تحسین چیش کیا۔

إقبال اورشيخ عطاء الله

اِ قبال 'اور شخ عطاء الله كے ورميان عقيدت اور احرام كارشتہ تھا۔ شخ عطاء الله قرآن فئى ہے ' مسلمانوں كى فلاح اور ترقى كاكام كررہ تنے اور قرآنى تعليمات كى تروشكا ان كى زندگى كامشن تھا۔ اِ قبال الحكے اِس جذبے ہے بہت متاثر تنے اور الكى اِس وہى و قوى خدمت كى وجہ ہے ان كابت احرام كرتے تھے۔

إ قبال اور شخ صاحب كى پہلى الما قات إقبال كے ضرف اكثر شخ عطا محد كے قوسط سے ہوئى جو شخ عطاء الله كے قرابت وار بھى شخے اور دوست بھى ۔ اور اكلى قرآن فنى اور علم دوسى كے مداح و معترف بھى۔ شاوى كے بعد إقبال جب مجرات آتے قو شخ عطاء الله سے الما قات ہوتى ۔ "اَ نجمن تعليم القرآن" بھى ان ونوں سركرم عمل نقى۔ ١٩٠٤ء ميں شخ صاحب كى ہوتى ۔ "اَ نجمن تعليم القرقان على بح القرآن" شائع ہوئى۔ كچھ عرمہ بعد أنهوں نے إس كتاب كا ايك نو علامہ كى فدمت ميں آپ بينے شخ عتيق الله كے وربيع ارسال كيا۔ علامہ لے إس كتاب كا ايك نو علامہ كى فدمت ميں آپ بينے شخ عتيق الله كے وربيع ارسال كيا۔ علامہ لے إس كتاب كا ايك نو علامہ كى فدمت ميں آپ بينے بينے شخ عتيق الله كے وربيع ارسال كيا۔ علامہ لے إس كتاب كا سے متعلق كھا۔

" یہ چموٹار سالہ نمایت لاجواب ہے۔ اور میں اس کے طرز استدانال کو نمایت پند کرتا ہوں۔ آپ کی محنت واقعی داد کے قابل ہے۔ (مكتوب بنام شخ عطاء الله محرره ١١٠ يريل ١٩٠٩ء)

شخ عطاء اللہ جب لاہور چیف کورٹس میں آیے چیئہ وارانہ امور کے سلسلے ہیں جاتے تو ا قبال سے بھی ملاقات کرتے۔ دونوں کے درمیان خط و کتابت بھی ہوتی رہی۔

إ قبال نے آپنے دونوں خطوط میں شخ صاحب کو جس لقب سے مخاطب کیا ہے وہ لقب أنهوں نے آپنے والد' سید غلام میراں شاہ' شیلی نعمانی' سید سلیمان ندوی' آکبرالہ آبادی سلیمان پھلواروی اور حبیب الرحن شیروانی کے سواکسی اور کیلئے مجھی اِستعال نہیں کیا۔ "مخدوم و مرم جناب قبلہ" کے لقب سے اندازہ ہوتا ہے کہ إقبال ان کی س قدر عزت كرتے تھے۔ مجنخ صاحب كے زويك بھى إقبال كامقام بهت بلند تھا۔ وہ خود بھى علامه سے منے جاتے اور انہوں نے آپ بیٹے مجنے متیق اللہ کوجو لاہور میں بسلسلہ کاروبار سکونت یذیر تنے 'خصوصی طور پر ہدایت کی ہوئی تھی کہ علامہ کی خدمت میں حاضر ہوا کریں ۔

خطوط إقبال بنام يتنخ عطاء الله

اِ قبال اور ﷺ عطاء الله كے درميان خط و كتابت ميں ہے صرف دو خطوط محفوظ رہ سكے جو بشيراحمد ۋار نے " انوار إ قبال " (إ قبال اكادى پاكستان لامور - ١٩٧٧ء) ص ٨-١٨٧ ير ورج کے ہیں جو ذیل میں تقل کے جاتے ہیں۔

أزلاءور

•اايريل ١٩٠٩ء

مخدوم و مرم جناب قبله هيخ صاحب آلسلام عليم!

آپ كى تعنيف " شادت الفرقان على جمع القرآن " كئى روز ہوئے مجمع هيخ عتیق الله صاحب سے می تھی۔ میں عرصہ سے آپ کی تحریر کا شکرید ادا کرنا عابتا تفاعديم الفرمت ربا معاف يجيئ كا-

یہ چموٹا رسالہ نمایت لاجواب ہے اور میں اس کے طرز استدلال کو نمایت پند كرتا موں- آپ كى محنت واقعى داد كے قابل ہے- اور آپ إس بات كيلي تحسين كے مستحق میں كه قانوني مشاغل ميں ديني خدمت كاموقع بمي نكال ليتي فدا آپ كوجرائے فردے۔

یورپ میں اس مضموں پر مختین ہوئی اور ہوزی ہے خصوصاً علائے جرمنی کے درمیان ایک مخص موسوم بہ فان کریمر نے جرمن زبان میں ایک میسوط

یال اور مجرات است

کتاب " تاریخ القرآن " لکمی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ مجمی فرصت ملے تو اِس
کے بعض حصص کا ترجمہ اُردو میں کر ڈالوں ۔ کتاب کا انداز عالمانہ اور
منصفانہ ہے اگرچہ مجموعی لحاظ ہے اِس کا مقصد ہماری آراء اور عقائد کے
طاف ہے ۔ میرا مقصد ترجے ہے صرف بیہ ہے کہ ہمارے علاء کو یورپ
دالوں کا طرز اِستدالال و تحقیق معلوم ہو۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ پھر شکریہ
داکر تا ہوں۔

محرإتبال

(1)

Inu

۲ جؤري ۲۲ ء

مخدوم و کرم قبلہ شخ صاحب السلام علیم والانامہ ملا۔ جس کیلئے سراپاسیاس ہوں۔ اگرچہ نمائش چیزوں سے دِل کریز کرتا ہے اور میرے قلب کی کیفیت ہے کہ ولم بہ تیج تبلی نمی شود حاذق بمار دیدم و محل دیدم و فزال دیدم بوجہ تعلقات ویرینہ آپ کے خط نے مجھے خاص طور پر متاثر کیا۔ جس کیلئے میں

بوجہ تعلقات دیرینہ آپ کے قط نے جھے فاص طور پر متاثر کیا۔ جس کیلئے میں آپ کا شکر گزار ہون۔ صغرت قبلہ گائی کی خدمت میں آپ کی مبارک باد پہونچا دوں گا۔ عزیز عتیق اللہ قریباً ہرروز ملائے۔ امید کہ مزاج بخیر ہوگا اور زاویہ نشخی کی وجہ سے قرآن کریم پر خور و خوض کرنے کا بمترموقع آپ کو ملا ہوگا

مخلص محد<u>ا</u> قبال

يروفيسر شيخ عطاء الله

' آقبال نامہ ' کے مرتب شیخ عطاء اللہ اِ قبالیات میں کمی تعارف کے بخاج نہیں۔ شیخ عطاء اللہ ۱۸۹۷ء میں جلالپور جناں میں پیدا ہوئے۔ شیخ صاحب کے پڑدادا' بمرش (کشمیر) سے ہجرت کرکے جلالپور جناں میں آ آباد ہوئے تتے۔ شیخ عطاء اللہ کے والد شیخ امیر پخش ہائیکورٹ کے جئیشن را کنر تتے۔

مین عطاء اللہ نے ابتدائی تعلیم مٹن سکول جلاپور بٹان سے عاصل کی۔ میٹرک مشن سکول مجرات سے پاس کیا۔ ۱۹۲۰ء کے لگ بھگ اسلامیہ کالج لاہور سے ایم اے اقتصادیات کی ذکری لی۔ پچھ عرصہ کور نمنٹ ھائی سکول بدوکی (سیالکوٹ) میں استاد رہے اوقتصادیات کی ذکری لی۔ پچھ عرصہ کور نمنٹ ھائی سکول بدوکی (سیالکوٹ) میں استاد رہے مہر ۱۹۲۵ء سے ۱۹۲۵ء سے دہر ۱۹۲۸ء سے دہر ۱۹۲۸ء سے بون ۱۹۲۸ء سکہ بوندرش علی گڑھ میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اِس کے بعد بیلی کالج کے وائس پر لیل رہے۔ اِسلامیہ کالج چنیوٹ کے بانی پر لیل تھے۔

پروفیسر شخ عطاء اللہ نے اقتصادیات پر ایک کتاب بھی تکھی جو آر دو میں اِس موضوع پر اولین کتب میں ہے ہے۔ شخ صاحب نے ۲۷ و سمبر ۱۹۲۸ء کو انقال فرمایا اور غازی علم دین شہید کے مزار کے قریب قبرستان میانی صاحب (لاہور) میں دفن ہوئے۔ (۲)

إقبال اورشخ عطاء الله

ا قبال اور پروفیسرعطاء اللہ کے در میان ممرے ذاتی مراسم تونہ تھے کیونکہ عمر کے فرق اور فاصلہ کی وجہ ہے ایسا ممکن نہ تھا۔ لیکن دونوں میں مضوط قلبی تعلق موجود تھا جس کی بقول مخار مسعود صاحب (۳)

" تمن مضبوط بنیادیں تھیں۔ اِسلام 'عشق رسول اور عالم اِسلام کی نشاق ہائیہ "

" والدِ مرحوم دسمبر ۱۹۲۹ء سے جون ۱۹۳۸ء تک مسلم یو نیورٹی علی گڑھ سے

دابستہ رہے۔ والد مرحوم جب بھی چھیوں بیل علی گڑھ سے پنجاب آتے تو

وقت نکال کر لاہور جاتے اور علامہ کے یمال حاضری دیتے۔ ایک ہار جھے اور

میرے بیٹ بھائی کو ہمراہ لے گئے۔ ہم دونوں بہت چھوٹے تنے۔ میں غالبا چے

سات سال کا تھا ہم دونوں بھائی جاوید منزل کے ہاہر تا گلہ بیل بیٹے رہے۔ اِس

روزہم نے زندگی بیل پہلی ہار چڑیا گھرد یکھا تھا۔ وہ دن مدتوں اِس حوالہ سے

روزہم نے زندگی بیل پہلی ہار چڑیا گھرد یکھا تھا۔ وہ دن مدتوں اِس حوالہ سے

یاد رہا۔ اب اس روز کا اور زندگی کا اہم واقعہ ایک ایسے سایڈ دیوار بیل

ستانا ہے جو إقبال كى ديوار تقى - "مخار مسعود صاحب مزيد رقطرازيں - (٣) " ايك بار علامہ نے والد مرحوم سے فرمایا كہ جو كام آپ كر رہے ہيں - اس كيلئے لاہور زيادہ موزوں ہے - آپ يمال آجائے - والد مرحوم نے جب مرتوں كے بعد مجھ سے إس طاقات اور فرمائش يا ہدايت كا ذِكر كيا تو مسكراتے موئے جو كچھ كماوہ إس معرع ميں ساجاتا ہے -

یہ نہ بتلایا کماں رکھی ہے روثی رات کی مختار مسعود صاحب نے اِی سلسلہ میں مزید لکھا۔

" حکیم تشیم راحت سوہدروی نے جوعلی گڑھ مید کالج میں پڑھتے تتھے۔ ایک جگہ اکسا تذہ الکھا ہے کہ وہ طلباء کے ہمراہ علامہ سے ملئے آئے۔ علامہ نے تمن چار اسا تذہ کا نام لیا کہ وہ علی گڑھ میں بڑا اچھا کام (خدمت اِسلام مراد ہے) کر رہے ہیں مرفہرست پروفیسر ظفر الحن (۱۸۷۹–۱۹۳۹ء) معدر شعبہ قلبغہ کا نام ہے۔ اِس فہرست میں والد مرحوم (شیخ عطاء اللہ) کا نام بھی شامل ہے۔

علی گڑھ کے إساتذہ میں ہے جن حضرات کو اقبال ہے ممری عقیدت تھی اور أنہوں نے فکر إقبال کے عرفان کو عام کرنے اور إسے علی گڑھ کے قافے میں لٹانے کیلئے تحریری اور علی کوششیں کیں ان میں بھی شخ عطا اللہ بہت نمایاں تھے۔ اور جواب میں آقبال بھی ان کی دل سے قدر کرتے تھے(۵) شخ عطاء اللہ نے " بنجاب میں تحریک امداد باہی " نای کتاب (۱) تکھی تو إقبال نے علی گڑھ کے واکس چائسلر ڈاکٹر ضیاء الدین احد کو شط کھ کر سفارش کی کہ شخ عطاء اللہ کو اس کتاب کی اشاعت کیلئے یو نیورش فنڈ سے ایک سوپاؤنڈ ترض عنایت کریں تاکہ وہ ناشر کو اواکر کے کتاب شائع کروا سیس (۵) اصل خطا تحریزی میں سفے جس کا عکس صفح ۱۹۸۳ برموج د ہے ذیل میں اس کا مابنامہ شاعر جسٹی اقبال نمبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۳۲۳ برشائع ہونے والا اردو ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔

جاويد منزل

ميورود - لايور

مائى ۋييزۋاكر ضياء الدين

یں آپ کوید خط ایک ایسے مسطے پر لکھ رہا ہوں جو ملک و ملت دونوں کلنے نمایت اہم ہے۔
محصے معلوم ہوا ہے کہ آپ کی یونورش کے جناب عطاء اللہ نے ۔ پنجاب میں تحریک امداد
یاہی پر ایک کتاب ممل کی ہے۔ جس کو لندن کا مشہور نا شر GEORGE ALLEN
ماہرین کی رپورٹ کے بعد شائع کرنے پر رضا مند ہو کیا ہے۔ آل اعڈیا کو آپر میشوانشی ٹیوث

ا قبال اور مجرات

ایوی ایش نے بھی اس کتاب کو آل اعذیا کو آپریشیو سریز کے تحت جاری کرنا قبول کرلیا ہے۔

کتاب کی سائنسی نوعیت کے چین نظرنا شرجیسا کہ اس کاروبار کا دستور ہے ہر ممکن مالی نقصان سے پچتا چاہتا ہے۔ الندا اس نے مصنف سے بطور عطیہ ۱۰۰ پونڈ کتاب کی اشاعت کے لیے طلب کیا ہے۔ فکا ہر ہے کہ یہ رقم مصنف کی حیثیت سے زیادہ ہے۔

میں عطاء اللہ صاحب کی اس تعنیف کی ایمیت اور اس کے مسلمانان پنجاب کی معاثی زندگی سے تعلق پر خاص طور پر زور دینا چاہتا ہوں۔ آپ بخوبی واقف ہیں کہ ہماری ملت میں معاشیات کے ماہرین کی حد درجہ کی ہے اور آپ جھے سے متفق ہوں گے کہ ان ہیں سے اگر کوئی بھی نمایاں کام کرے تو اس کی ہر طرح سے ہمت افزائی کی ضرورت ہے خصوصاً جب کہ اس کا تعلق علی گڑھ سے ہوا اور اس کے کام کو خراج تحسین مل چکا ہو۔ پنجاب کے کہ اس کا تعلق علی گڑھ سے ہوا اور اس کے کام کو خراج تحسین مل چکا ہو۔ پنجاب کے مسلمان اس موضوع میں حد درجہ ولیسی رکھتے ہیں اور جھے پورا بقین ہے کہ اس کتاب کی اشاعت مصنف کے لیے اور آپ کی یونیورٹی کے لیے عزت کاباعث ہوگی۔

میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ عطاء اللہ صاحب کو اپنا ذاتی اثر استعال کرتے ہوئے یو نیورٹی فنڈ میں سے ۱۰۰ پونڈ دلا دیں۔ تاکہ وہ اپنی کتاب کی اشاعت بغیر کسی تاخیر کے کرا سکیں۔ عطاء اللہ صاحب اس بات کا ذمہ لیتے ہیں کہ وہ اپنی رائلٹی کی تمام رقم جو ان کو ملے گی اس وقت تک یو نیورٹی کو دیتے رہیں گے جب تک یہ رقم ادا نہ ہو جائے۔

میں آپ کو بھین ولا تا ہوں کہ بیہ روپیدیو نیورش اور ملت کے حق میں خرج ہوگا۔ کیا میں امید رکھوں کہ آپ میری اس ورخواست و تجویز پر فور آ سجیدگی ہے غور فراکیں ہے؟ میں نمایت ممنون ہوں گا اگر آپ اس معالمہ میں اپنے فیطے ہے مجھے آگاہ کر میں۔

لاہور۔ ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء اس تعلق کے علاوہ "مرتب خطوط إقبال" کی حیثیت سے بھی چنخ عطاء اللہ کا نام بہت معتبرہے۔ اس کی تفصیل "مخفقین إقبال" کے باب میں آئیگی۔

خان صاحب ملك كرم الدين

مجرات اور لاہور میں مسلمانوں کی فلاح و بہود کے کاموں میں مرکری ہے حصہ لینے والے ملک کرم الدین بھی اِ قبال کے احباب میں سے تھے۔

ملک کرم الدین ۱۹ مارچ ۱۸۸۳ء کو ملک عمر بخش کے گر تحصیل کھاریاں کے گاؤں بھوال جس پیدا ہوئے۔ مشن سکول مجرات سے انٹرنس کرنے کے بعد ۱۹۹۵ء جس محکد ٹیلی مراف جس طازم ہوئے۔ اور ایران بلوچتان کی مرحد پر ' پنجاب اور صوبہ مرحد کے مختف مقامات پر تعینات رہے۔ جنگ عظیم اول جس مستعدی سے کام کیا۔ ۱۹۱2ء جس مری محکد محکم جس تبدیل ہوئے ۔ ۱۹۱۹ء جس فیلڈ مروس کے سلسلہ جس مشد (ایران) بیسج محکے۔ جمال انہوں نے کمال ممارت اور جانبازی سے خدمات مرانجام دیں۔ کمانٹر انچیف اور جمال انہوں نے کمال ممارت اور جانبازی سے خدمات مرانجام دیں۔ کمانٹر انچیف اور ۱۹۲۱ء جس منظم نے خوشنووی مزاج کی مند عطاکی اور ۱۹۲۱ء جس منان صاحب کا خطاب ملااور جو بلی میڈل سے بھی نوازا کیا۔

۱۹۲۸ء میں ملک صاحب ٹیلی کراف ماسٹراور ۱۹۳۷ء میں سرنٹنڈنٹ ٹیلی کراف کے عمدے پر فائز ہوئے اور ۱۹۳۵ء میں ریکارڈ کیماتھ ریٹائر ہوئے۔

اس کے بعد ملک صاحب نے اپنی زِندگی ساجی خدمت کیلئے وقف کر دی۔ انہوں نے دیوان پن لال اور خلیفہ شجاع الدین (م-۱۹۵۵) کی قیادت میں آل اعثیا پوسٹ اینڈ ٹیلی کراف یو نین کی بنیاد رکھی۔ دوران طازمت بھی محکمہ ٹیلگراف کی کواریؤ کریڈٹ سوسائٹی کے سیکرٹری رہے۔ بعد ازال انہوں نے مسلم کواریؤ سوسائٹی کی بنیادی رکھی جس نے مسلمان طازمین کی اقتصادی حالت بمتربنانے میں اہم کروار اواکیا۔

ملک صاحب آ جمن حمایت اِسلام لاہور کی جزل کونسل کے بارسوخ رکن اور اِس کی فانس سمیٹی کے بھی ممبر تنے۔ آ جمن کی تالیف و طبع سمیٹی کے سیرٹری بھی رہے۔ بعد ازاں وہ آ جمن کے سیرٹری بھی رہے۔

رینائزمنٹ کے بعد ملک صاحب مجرات آگئے۔ جمال اکے والد ۱۹۲۱ء سے رہائش پذیر سے ۔ مجرات میں مخلہ مسلم آباد میں کچری روؤ پر * ملک منزل * ان کا مسکن تھا۔ مجرات میں انہوں نے ۔ مجرات میں مخلہ مسلم آباد میں کچری روؤ پر * ملک منزل * ان کا مسکن تھا۔ مجرات میں انہوں نے "آجین خدام الاسلام مجرات کے موات ہے سکرٹری رہے ۔ ملک صاحب مجرات ہی میں ۱۱۳ مست ۱۹۵۹ء کو جعرات کے روز فوت ہوئے اور قبرستان بھیاں میں وفن کے مجے (۸)

إقبال اور ملك كرم الدين

ا قبال اور ملک کرم کے درمیان ملاقانوں اور روابط کاسب سے بڑا ذریعہ البجن حایت اسلام لاہور تھی۔علاوہ ازیں امت مسلمہ کی فلاح و بہود کی مشترک کوششیں اور مشترک علقہ: احباب بھی قربت کا باعث تھا

خانصاحب ملک کرم الدین کے پوتے ضیاء الدین ملک ایڈووکیٹ لاہور لکھتے ہیں (۹)
"میرے دادا خانصاحب ملک کرم الدین مرحوم کا علامہ إقبال کیماتھ بہت
قریبی رابطہ تھا۔ خصوصاً انجمنِ حمایت اسلام لاہور دیگر فلای تظیموں کے
حوالے سے 'جن کی قیادت خلیفہ شجاع الدین اور میرے دادا کرتے تھے 'یہ
تعلق عرصہ دراز تک قائم رہا۔ "

" ملک صاحب اِ قبال کی اُ دبی محفلوں اور خصوصی طور میں میو روڈ والی کو بھی پر حاضری دیئے تھے اِ قبال اور ملک کرم الدین دونوں کو تھمیر جنت نظیر سے والہانہ محبت تھی"۔

" بچھے ۱۱۳ مست ۱۹۵۹ء کا دِن ابھی تک یاد ہے جبکہ " ملک منزل" کچری روؤ سیرات کے مکان میں ہوفت دفات فانعائب ملک کرم الدین نے اِ قبال کا یہ شعر تحریر کیا اور چند لیحے بعد اکمی روح تنس عضری سے پرواز کر گئی۔ شعر تحریر کیا اور چند لیحے بعد اکمی روح تنس عضری سے پرواز کر گئی۔ نہ جمال میں کمیں اہاں ملی جو اہاں ملی تو کماں ملی میں میرے جرم فانہ خراب کو ترے صفح بندہ نواز میں "

خان بهادر شيخ عبد العزيز

خان بهادر شخ عبدالعزیزی آئی ای 'او بی ای ' ڈپٹی انسپٹر جنزل پولیس پنجاب کا آبائی وطن تجرات تھا۔

۲۳ اکتوبر ۱۸۵۵ء کو محلہ چاہ بھنڈر میں عبداللہ خال قریشی ہے کے محریدا ہوئے۔
ابتدائی تعلیم مجرات میں حاصل کی ۔ پھر لاہور سے بی ۔ اے تک تعلیم حاصل کی ۔ محکمہ
یولیس میں بعرتی ہوئے اور ترقی کرتے کرتے ڈی آئی بی کے عمدے تک پہنچ اور ۱۹۳۰ء
کے قریب ریٹائر ہوئے۔

شخ صاحب عجم عبدالقادر کے قربی دوست تھے۔ اور ان کے بعد " آبزرور" کے اعزازی مدیر بھی رہے۔ یہ ۱۹۰ء کا زمانہ تھا۔ شخ عبدالعزیز پرلیں برائج کے انچارج بھی رہے۔ یہ عظیم اول کے دوران وہ پہلٹی کمیٹی کے جائینٹ سیکرٹری تھے اور سرکاری اخبار " حق " بھی شائع کرتے تھے۔ ۳ جون ۱۹۱۸ء کو آنہیں شاندار پیشہ ورانہ خدمات کے اعتزاف میں "فانساحب" کا خطاب دیا گیا۔ تب وہ ڈی ایس پی تھے۔ بعد میں آنہیں "فان بہادر" کا خطاب بھی ملا۔

شیخ صاحب نے ۲ سمبرا۱۹۴ء کو وفات پائی اور رحمان شہید روڈ (مجرات) کے کنارے جامع مسجد غوصیہ نظیریہ سے متصل جانب مشرق آپنے آبائی قبرستان میں آسودہ خاک ہوئے۔ (۱۰)

إقبال اوريشخ عبد العزيز

"سکرٹری شپ آنجن جمایت إسلام کیلئے کوئی کوسٹ نمیں کر رہا۔ مسلمان پلک میرے سردید کام کرنا چاہتی ہے۔ اور بیل نے بعض معززین سے وعدہ کیا ہے کہ اگر عبدالعزیز صاحب متعنی ہو جائیں تو بیل ید کام آپ ذے لے لونگا۔ اس سے زیادہ میری اور کوشش نمیں ہے۔ فدا تعالی کو خوب معلوم ہے کہ مقصود جاہ طلبی اور نام نمود نمیں۔ اگر عبدالعزیز صاحب نے یہ کام چھوڑ دیا تو بیل جمال تک میرے بس میں ہوگا، کام کروں گا" (۱۲)

٣ دسمبر١٩١٩ء كو جنزل كونسل كا اجلاس ہوا اور طے پایا كہ شخ عبد العزیز كی جگہ و اكثر محمر إقبال كو سيكرٹرى انجمن مقرر كيا جائے ۔ إقبال نے إس درخواست كو قبول كيا۔ إس كے بعد و الفقار على خال مولوى رحيم بخش اور مبارز خال ثوانه ' شخ عبد العزیز كے مكان پر محتے اور المارچ انسین تمام صورت حال ہے آگاہ كيا۔ چنانچہ شخ صاحب نے إستعنى دے ديا اور اللمارچ انسین تمام صورت حال ہے آگاہ كيا۔ چنانچہ شخ صاحب نے إستعنى دے ديا اور اللمارچ انسین تمام صورت حال بلامقابلہ انجمن كے آزري سيكرش فتنب ہو محتے (١٣)

علامہ کے ایک خط بنام مولانا مرے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۲۳ء میں بیخ صاحب ' دوہارہ آنجمن کے سیکرٹری منتخب ہو چکے تھے۔ اِ قبال لکھتے ہیں۔ (۱۳)

" بیں نے پرسوں ایک خط " زمیندار " بیں اشاعت کی غرض سے لکھا تھا۔ اِس بیں سیرٹری اَمجمن حمایت اِسلام لاہور کا نام لکھنا بھول میا۔ اُس بیں یہ جیخ عبد العزیز صاحب " کے الفاظ بڑھا دیجئے۔"

۲۳ بون ۲۹ و کو آجمن کی جزل کونس کے اجلاس میں نظام حیدر آباد دکن کی لاہور آبدک موقع پر مسلمانان بنجاب کی طرف سے خیرمقدم کے متعلق لائحہ عمل عرب کیا گیا۔ نظام اقبال کی دعوت پر آرہ سے چنانچہ انہوں نے کچھ تجاویز پیش کیں جن پر بحث و گفتگو ہوئی جس میں حصہ لینے والوں میں بیخ عبدالعزیز بھی شامل سے۔ (۱۵) ای طرح ۲ سمبر۱۹۳۱ء کو جس میں حصہ لینے والوں میں بیخ عبدالعزیز آبھی کونسل کے قیام کا فیصلہ کیا۔ کیم نو مبرکو وقول کے ذات حمید یہ یہ نیورش کیلئے ایک سیجش کونسل کے قیام کا فیصلہ کیا۔ کیم نو مبرکو ووثوں کے ذریعے ارکان کا انتخاب ہوا۔ ختب ہونے والوں میں آ قبال اور شخ عبدالعزیز دونوں شامل ہے۔ (۱۲) کیم جولائی کے ۱۹۳۱ء کو علامہ آ قبال نے اپنی طویل علالت کیوجہ سے دونوں شامل ہے۔ (۱۲) کیم جولائی کے ۱۹۳۱ء کو علامہ آ قبال نے اپنی طویل علالت کیوجہ سے آجمن کی صدارت سے استعفی دے دیا۔ اِس موقع پر میارہ اصحاب پر مشمل ایک و فد علامہ کی خد مت میں حاضر ہوا اور اِستعفی پر دوبارہ خور کرنے کی درخواست کی۔ اِس دفد میں شخط کی خد مت میں حاضر ہوا اور اِستعفی پر دوبارہ خور کرنے کی درخواست کی۔ اِس دفد میں شخط کی خد مت میں حاضر ہوا اور اِستعفی پر دوبارہ خور کرنے کی درخواست کی۔ اِس دفد میں شخط کی خد مت میں حاضر ہوا اور اِستعفی پر دوبارہ خور کرنے کی درخواست کی۔ اِس دفد میں شخط کی خد مت میں حاضر ہوا اور اِستعفی پر دوبارہ خور کرنے کی درخواست کی۔ اِس دفد میں شخط کی خد مت میں حاضر ہوا اور ا

ملك الله وعة

ملک اللہ وجہ ' جاوید منزل کے قریب واقع 'خیایان ہوئی ' کے مالک تھے اور علامہ کا ہمایہ ہونے کی وجہ سے احباب میں شامل تھے۔

ملک اللہ ویہ ۱۹۰۹ء کے لگ بھگ حاجیوالہ (ضلع گیرات) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام ملک احد دین تھا۔ ملک اللہ ویہ صرف ابتدائی تعلیم حاصل کر سکے۔ سلسلہ معاش میں لاہور آئے۔ چھوٹے سے کاروبار سے ابتداء کی اور اپنی خوش بختی کی وجہ سے بہت ترقی کی "خیابان ہو میں" کے علاوہ "ملک تھیٹر" اور انجیئر تک ملز کے بھی مالک تھے۔ ملک صاحب نے ۱۹۷۸ء میں وفات بائی (۱۸)

إ قبال اور ملك الله دية

علامہ إقبال كى رہائش گاہ " جاويد منزل " (جواب " علامہ إقبال ميوزيم " ہے) اور خيابان ہو نل ' ميو روؤ پر سوقدم كے فاصلے پر واقع ہيں۔ إى جسائنگ اور لمك اللہ ون كے دل يس موجود إقبال كے احرام كے سب وونوں ہيں مراسم تھے۔ لمك صاحب خود زيادہ پڑھے لكھے نہ تھے ليكن ان كے دوستوں ہيں اعلیٰ تعليم يافتہ اور نامورلوگ شامل تھے۔ لمك صاحب كے بمائنے جناب شخ سعيد (ريلوے روؤ كجرات) بيان كرتے ہيں۔

واکثر صاحب کا ایک وانت اخیں کانی عرصے سے تکلیف دے رہا بعد میں یانو کے دانت میں بھی تکلیف شروع ہو گئی۔ چنانچہ ہم سب مال روڈ پر ڈاکٹر صطاء اللہ کے کلینک پر گئے۔ ہو تل خیابان جو ابھی جاوید منزل کے سامنے واقع ہے اللہ کے کلینک پر گئے۔ ہو تل خیابان جو ابھی جاوید منزل کے سامنے واقع ہے کے (مالک) کمک اللہ ویہ ہمیں اپنی گا ڈی پر وہاں لے گئے۔

سيد سجاد حيد ربخاري

سید سجاد حیدر بخاری علامہ کے ہم زلف کہ ان اور نوجوان دوست تھے۔ فان بمادر واکشر شخ عطا محرکی سب سے چھوٹی صاجزادی شزادہ بیکم ان کی زوجہ محترمہ تھیں۔

واکٹر شخ عطا محرکی سب سے چھوٹی صاجزادی شزادہ بیکم ان کی زوجہ محترمہ تھیں۔
سید سجاد حیدر دسمبر ۱۹۰۴ء میں مجرات شمر کے محلّہ کالری دروازہ میں پیدا ہوئے۔ سید سجاد حیدر کے والد سید نور اللہ شاہ سول جج تھے اور فان بمادر واکٹر شج عطا محر کے بہت ترجی محلم وست تھے۔ سید سجاد حیدر نے ابتدائی تعلیم مجرات شمر کے مشن سکول میں طامل کی۔ میٹرک کے بعد علی مردھ مسلم یو نیورش میں وافلہ لیا اور وہاں سے بی ۔ اے کہ طامل کی۔ میٹرک کے بعد علی مردھ مسلم یو نیورش میں وافلہ لیا اور وہاں سے بی ۔ اے کہ ایل ایل کی وگری حامل کی۔

محجزات میں پر بیٹس شروع کی ۔ محر تھو ڑے ہی عرصے بعد لاہور چلے محتے اور ہا ٹیکورٹ میں پر بیٹس کا آغاز کیا۔ اپنی محنت اور خداواد ملاحیتوں کی بدولت بہت کامیاب ہوئے اور Document Expert کے طور پر نام کمایا

سید سجاد حیدر نے ۱۹۷۵ء میں لاہور میں وفات پائی اور قبرستان مومن پورہ میں وفن کئے محکے (۲۱)

إقبال اور سيد سجاد حيدر

سید سجاد حیدر لاہور میں جس مکان میں رہتے تھے وہ علامہ کے تھرکے بالکل ساتھ تھا یوں قربت اور رشتہ داری دونوں میں مراسم کا باعث بی- سید سجاد حیدر کی چھوٹی ہمشیرہ بلقیس عابد علی ککھتی ہیں۔

"علامہ مرحوم جب میکلوڈ روڈ ایشرداس بلڈ تک کے سامنے ایک کو بھی ہیں مقیم سے ایک ساتھ ہی کو بھی ہیں مقیم سے ایکے ساتھ ہی لیعن میر دیوار چھ میرے بھائی کی اقامت تھی وہ عرصہ تک علامہ مرحوم کے ساتھ کے مکان میں (دیوار بہ دیوار) رہا کئے اور اکثر ان کی خدمت میں حاضر ہوا کیے "۲۲)

سید پرویز سجاد بخاری این والداور إقبال کے تعلق کے بارے میں کہتے ہیں:۔
مرکے کافی فرق کی وجہ سے دونوں کے تعلق کو ہم بے مخلفانہ نہیں کہ کئے
مررشتے کی نوحیت (ہم ذلف) اور ہسائیگی کی وجہ سے کی مد تک دوستانہ
تعلقات ضرور تھے۔ مجروالد مرحوم علامہ کی شاعرانہ عظمت سے بھی آگاہ تھے
اور عقیدت رکھتے تھے۔

شيخ عنايت الله

ر صغیر کے مشہور اشاعتی اوارے تاج کمپنی لمینڈ (جواب دیوالیہ ہو پکل ہے) کے بنجگ ڈائر یکٹر شخ عنایت اللہ ۲ نو مبر ۱۹۰۱ء کو مجرات شمر میں حکیم غلام رسول کے کمرید اہوئے جو مجرات شمر کے محلّہ خواجگان میں رہتے تھے اور مسلم بازار میں ' ڈائمنڈ ہال ' کے نام سے حکمت کی وکان چلاتے تھے۔ شخ عنایت اللہ نے ابتدائی تعلیم مجرات کے مشن سکول سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم لاہور میں بائی۔

۱۹۲۹ء میں شخ صاحب نے برانڈر تھ روڈ (لاہور) پر اج کمپنی کا آغاز کیا۔ پھریہ اوارہ ریلوے روڈ پر خفل ہوگیا۔ ۱۹۲۷ء میں کراچی میں اس کی برائج کھولی گئی جس کے پریس کا افتتاح وزیر اعظم لیافت علی خان(۱۸۹۵-۱۹۵۱ء) نے کیا۔ ۱۹۵۱ء میں ڈھاکہ میں بھی برائج کھولی گئی۔ رفتہ رفتہ پورے ہندوستان میں اس کا جال پھیل کیا اور قرآن پاک کی اشاعت کھولی گئی۔ رفتہ رفتہ پورے ہندوستان میں اس کا جال پھیل کیا اور قرآن پاک کی اشاعت کیلئے اس کمپنی نے وزیا بھر میں نام کمایا۔ اس فرم کو مختف اسلامی ممالک کے سریراہ ویکھنے کیلئے تشریف لاتے رہے۔

شروع میں یہ سمینی کتب کی اشاعت کے ساتھ ساتھ ووائیاں بھی تیار کرتی تھی۔ اِس کے کئی نئے بہت مشہور ہوئے۔ چنخ عنایت اللہ نے ۱۱ دسمبر ۱۹۸۲ء کو کراچی میں وفات پائی۔ تاج سمینی نے قرآن پاک کے علاوہ جو کتب شائع کیس ان میں اِقبال کی تصانیف بھی شامل ہیں۔ "بال جرمل" کو پہلی دفعہ جنوری ۱۹۳۵ء میں تاج سمینی نے بی شائع کیا تھا اور بعد میں بھی کئی ایڈ بیٹزشائع کیے۔ (۲۳)

اِ قبال ۱۲۸ مست ۱۹۳۳ء کوسید نذرینازی کے نام ایک خطیس لکھتے ہیں۔ استابوں کے متعلق بھی جلد لکھتے یعنی بال جبریل اسافر اور آپ کا اُردو ترجہ... مقدم الذکر کے متعلق بھی جلد فیصلہ ہونا چاہیے کو تکہ بعض یمال کے لوگ بھی مثلاً تاج کمپنی اِستغمار کر رہی ہے۔ (۲۴)

۱۹۳۸ء میں "حیاتِ اقبال" نای کتاب ہمی تاج کمپنی نے شائع کی ہو اس موضوع پر اولین کتب میں شار ہوتی ہے۔(۲۵)

۲' مارچ ۱۹۳۷ء کو إقبال ایک خطی جناب محد جمیل کو تکھتے ہیں۔ "بال جربل محزشتہ سال شائع ہوئی تھی اور ضرب کلیم امید ہے آئندہ اپریل میں شائع ہوجائے گی۔ اِن دونوں کتابوں کیلئے تاج کمپنی لاہور کو تکھئے۔ (۲۷) www.iqbalkalmati.blogspot.com

ا قبال اور مجرات

مكتوب إقبال بنام يشخ عنايت الله

مینے عنامت اللہ ۱۹۳۱ء میں یورپ کے دورے سے واپس آئے تو علامہ سے ملاقات کے خواہاں ہوئے اور ملاقات کے خواہاں ہوئے اور ملاقات کیلئے وقت مانگا۔ إقبال نے درج ذیل جواب لکھا۔ (۲۷)

جناب چنخ مساحب السلام عليم

يورپ ے مع الخيروالي آنے كى مبارك!

میں تمام دن محمر میں ہوتا ہوں آپ جس وقت جاہیں تشریف لائیں۔ مبع کا وقت آٹھ ہے یا نو ہے بھتر ہوگا۔ اگر بید وقت آپ کیلئے موزوں نہ ہو تو شام چوسات ہے۔

منرب کلیم کی طباعت غالبا اِس ماہ کے آخر تک ختم ہو جائے گی۔ افسوس ہے کہ اِس بیل غیرمعمولی تعویق ہوگئی۔ اِس بیل میرا قسور نہیں ' پریس کا قسور ہے۔

> والسلام محدا قبال - ۲۳ بون ۲۳ ء لاہور 'میوروڈ

یال اور مجرات کیست

ملك محدالدين

ملک محد الدین ماہنامہ "صوفی" پنڈی بھاؤ الدین مجرات کے مدیر و مالک تھے اور اِ قبال کے احباب میں سے تھے۔

ملک صاحب کا اصلی وطن گاؤں "مہونہ کلاں" تھا جو دریائے چناب کے مشرقی کنارے واقع تھا محر مجرات کے ضلع میں شامل تھا۔ ایک وفعہ بے چراغ ہوئے کے بعد اب دویارہ کمی حد تک آباد ہو چکا ہے۔ (۲۸)

ان کے والد علاقہ کے نامور طبیب تھے۔ گر ملک محد الدین کی پیدائش سے تحل وہ والت پا گئے تھے۔ پکھ زمین تھی وہ وریا بماکر لے کیا اور مکان بھی وریا برو ہوگیا۔ ملک صاحب مشکلات میں گر گئے ۔ جلالپور جناں میں عارضی سکونت افتیار کی ۔ ایک سرکاری نوکری ملی گر جلد بی چھوڑ دی اور ۱۹۰۹ء میں سرابید اور بے فاتماں پھرتے پھراتے آپنے والد کے مرشد فاند ' سیال شریف پننچ اور صاحبزاوہ محد الدین کے پاس پہنچ ' آنہوں نے ملک صاحب کو جلالپور شریف (جملم) بھیا۔ چنانچہ بیرسید حیدر شاہ صاحب کی فد مت میں عاضر ہوئے۔ اپنی وروناک کمانی سائی۔ طلب الداد کیلئے سلملہ چشتیہ نظم کرکے لے گئے تھے 'ورو اگیز لیج میں پڑھا۔ پیر صاحب بمت متاثر ہوئے ' تین بار سااور تین بار وعا فرمائی اور ملک صاحب کو بیعت کرلیا۔ (۲۹) اِس کے بعد ملک صاحب کی کایا پلٹ گئی اور مقدر مرمان ہوگیا۔ انہوں نے ۱۹۰۸ء میں ماہنامہ "صوتی " کا اجراء کیا اور ساتھ بی "صوتی پر ہنگ اینڈ پیلائک ۔ انہوں نے کہ ۱۹ جراء کیا اور ساتھ بی "صوتی پر ہنگ اینڈ پیلائک ۔ انہوں نے ۱۹۰۵ء میں ماہنامہ "صوتی " کا اجراء کیا اور ساتھ بی "صوتی پر ہنگ اینڈ پیلائک ۔ ایک ادارہ قائم کیا جس نے بے شار علی و آدبی دین ملک کئی لینڈ پینڈی برائ الدین مجرات " کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس نے بے شار علی و آدبی دین موتی کا شار کئی اور دین محض تھے۔ جلد بی صوتی کا شار آدبی دین موتی کا شار دین محض تھے۔ جلد بی صوتی کا شار دین محض تھے۔ جلد بی صوتی کا شار دین میں تھے۔ جلد بی صوتی کا شار

کمک ماحب نے متعدد دینی نوعیت کی کتب کالف کیں جن "ؤکر مبیب" " خانون جنت" "
" سیرت مدیقہ" اور " سیرت الزہرہ" و فیئرہ شامل ہیں وہ و خابی اور اُردد دونوں زبانوں ہیں شاعری بھی کرتے تھے۔ کمک صاحب کا دسمبر ۱۹۱۳ء کو فوت ہوئے اور منڈی بماؤ الدین کے تحلّہ " طارق آباد" ہمیں مدفون ہوئے۔ (۳۰)

إقبال اور كمك محدالدين

ا قبال سے ملک محد الدین کا تعارف منٹی محد الدین فوق کے ذریعے ہوا جو ملک مباحب اور اِ قبال دونوں کے قربی دوست ہے۔ پھرمیل ملاقاعی ہوئی رہیں۔

إقبال نے أین ایک خطی ملک صاحب کی معالمہ فئی اور کاروانی کا عتراف کیا ہے اس اللہ عمر الدین نے ۱۹۲۳ء یں آپنے مرشد سید حید رشاہ کی مفصل سوانح عمری ترتیب دی ۔ اِس موقع پر آنہوں نے ملک کے نامور شعراء سے پیر حیور شاہ کے متعلق قطعات الکھوائے ۔ اور چیدہ چیدہ 'زکر حبیب ' پس شائل کیے ۔ علامہ نے بھی ملک صاحب کی ور خواست پر ایک قطعہ کا مکس کتاب ور خواست پر ایک قطعہ کا مکس کتاب میں شائع کیا گیا (۳۲)۔

"ذِكرِ مبيب" كے دياجہ ميں كمك ماحب لكھتے ہيں

' میں کمک کے نامور شعراء کا بھی رہین منت ہوں جنہوں نے آپے کلام بلاغت نظام سے جھے کو ممتاز فرمایا ۔ ڈاکٹر سرمجد اِ قبال ایم اے پی ایکے ڈی اور خان بمادر سید آگبر حسین الہ آبادی سے لیکر عام نغز محویان تک کے متائج افکار سماب کے اوراق میں درج ہیں ' (۳۳)

إ قبال كامرية صوفي كونوش

علامہ اپنی تحریروں کی اشاعت میں اختیاط کرتے تھے چاہے وہ شاخری ہویا سیاس میان۔
اس اصول کی زوش ان کے دوست حبد الجید سالک اور اخیاز علی تاج بھی آ مجھے تھے لیکن معالمہ بیشہ دوستوں کے درمیان ہی رفع دفع ہو جا تھا (۳۷) چنانچہ "صوفی" والوں نے بھی معذرت کرکے علامہ کو در گزر کرنے یہ آبادہ کرلیا (۳۷)

نجف على عاصى

مولوی تجف علی عامی ایک ماہر تعلیم 'شاعراور مترجم نتے اور علامہ إ قبال کے مداحوں اور ملنے والول میں سے تھے۔

عامى ١٨٦٠ء كے لگ بحك بيدا ہوئے - الحے والد كانام عبدالعمد تقااور وہ مثن سكول جلاليور جنال كے بير ماسر تھے۔ عاصى نے ابتدائى تعليم جلاليور جنال مثن سكول سے حاصل ک ۔ بی ۔ اے گور نمنٹ کالج لاہور ہے کیا۔ ان کے بدے بعائی ڈاکٹرایم اے غنی ۱۸۹۰ء ے امیر کابل حبیب اللہ کی دعوت پر کابل چلے گئے تنے اور امیرعبدا لرحمٰن (۱۸۳۳-۱۹۰۱ء) کے برائویٹ سیرٹری تھے۔ انہوں نے چھوٹے بھائی عامی کو بھی کابل بلا لیا جمال وہ دارالرجمہ کے انچارج مقرر ہوئے کچھ عرصہ بعد دونوں بھائیوں کو افغانستان میں عموی تعلیم کی تروی و ترقی کی ذمہ واری سونی گئے۔ انہوں نے آئے چھوٹے بھائی مولوی محد چراغ اور کئی دیگر تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ہندوستان ہے بلالیا اور اِن بھائیوں نے افغانستان کو جدید تعلیم کی روشیٰ سے منور کرنے کیلئے انتخک کوششیں کیں ۔ عامی کی حیثیت محرانِ اعلیٰ

مدارس کی تھی جبکہ ڈاکٹرایم اے غنی وزیرِ تعلیم کاورجہ رکھتے تھے۔

تعلیمی خدمات کے ساتھ ساتھ ہے دونوں بھائی دیکر انتظای امور میں بھی امیرے معاون تے۔ وہ دونوں " مجلس قانون - اور - مجلس شرفاء - کے اہم رکن تے اور امیراکی رائے کو یوی ابمیت ویتا تھا۔ عاصی سات برس محک شزادہ امان اللہ کے ایالی بھی رہے۔ دیگر ورباریوں کو ان کی عزت اور مقام ایک آ کل نہ ہما تا تھا 'چنانچہ ایک سازش کے ذریعے اِن لوكوں كو بغاوت كے الزام ميں قيد كر ديا كيا۔ قيد كے چند ماہ بعد عاصى نے اپنى بے كناى ابت كرتے كيلے ايك يرسوز قعيده لكما كرب سود! سالها سال ذعدان ادك بي كزر كئے۔ ان تمن ہمائیوں کے خاندان پر بھی نمایت اذبت تاک دور تھا۔ جمال اور سب مجد لٹاوہاں عامی کا ایک مخیم فاری دیوان بھی ضائع ہو گیا۔ آخر ۲۰ فروری ۱۹۱۹ء کو امیر حبیب اللہ کے مل کے بعد خزادہ امان اللہ تخت تھیں ہوا تو مارچ 1919ء میں عامی اور اسکے ہما تیوں کو رہائی تعیب ہوئی ۔ شزادے نے دوبارہ اکی عزت بحال کر دی۔ عاصی نے نادر شاہ (م-۱۹۳۳) کے دور بس بھی بلتہ مقام حاصل کیا اور " القاروق " ' "سیرت النی" اور "سیرت عاتشہ " کا فاری ترجمہ کیا ۔ ۱۹۳۸ء چی عامی وطن واپس آھے اور یمال بھی تعنیف و ترجمہ کاکام جاری رکھا۔ آ تر ۳ رمغمان ۱۳۷۹ھ کو اللہ کو بیارے ہو گئے۔ (۳۸)

إقبال اور نجف على عاصى

مولوی تجف علی عاصی جلالیوری ' إقبال سے دِلی لگاؤ رکھتے تھے اور ان سے میل ملاقات بھی تھی (۳۹) مولانا فاری زبان کے بلند پایہ شاعر تھے۔ ان کی کتب شعر میں ' تحفہ المانیہ ' ' "موحد نادرہ ' "مدیہ تیمریک عید قربان " وغیرہ شامل ہیں۔ اِن کی شاعری میں سوز اور مقصدیت نمایاں خصوصیات ہیں۔ وہ اِقبال کے اشعار تابدار کو "لولوی لالہ ' کے نام سے موسوم کرکے ایک شعر میں یوں ان سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں (۴۰) موسوم کرکے ایک شعر میں یوں ان سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں (۴۰) کی سے لیستم اِقبال تا ہیرون کشم اَز بح طبح لیستم اِقبال تا ہیرون کشم اَز بح طبح لیستم اِقبال تا ہیرون کشم اَز بح طبح

مولانا عامى كا پهلافارى مجموعہ كلام تخفہ امانية كے نام سے ١٩٢٣ء بين لاہور سے شائع اوا۔ عام سائز كے ٢٢ مفات بين ١٨١ اشعار بين - مخلف عنوانات كے تحت آپنے بينے كو دين و وُنيا كى كاميا بى كيلئے نميسيس كى بين جو آج بھى كى نوجوان مسلم كيلئے زندگى كالائحہ عمل بين و وُنيا كى كاميا بى كيلئے نزندگى كالائحہ عمل بنے كے قابل بين - كتاب كے آخر ميں دو تقرينيس بين - ايك مولانا اصغر على روى كى اور دو سرى إقبال كى مختمر تقرينا يوں ہے۔

" تقريظ أز ترجمان حقيقت علامه واكثر سر محد إقبال ملك الشعراء مشرق"

" میں نے یہ نظمیں سرسری نظرے دیکھی ہیں۔ مصنف کا جوش عقیدت قابل داد ہے۔" " تحفہ امانیہ " میں کئی مقامات پر عاصی اور اِ قبال کے خیالات میں ہم آ ہمکی نظر آتی ہے مثلاً ص ۳۳ پر " تدبیرو لوکل " کے عنوان سے مولانا عاصی کہتے ہیں۔

مرہ ہر مشکل کہ پیش آید ترا کن بہ نوک ہافن تریم وا
ا توکل باخدا تدبیر کن سعی کن پس تھی ہر تقدیر کن
عاصی کے چھوٹے ہمائی مولوی محد چراغ نے اقبال کی مرتب کردہ ایک نصابی کتاب
آئینہ چم کی شرح تکمی جبکہ عاصی کے پوتے عبد الجلیل نجنی نے موجودہ دور میں ایک اور
نسانی کتاب مبنی برکنام اقبال کی شرح "تغیم افکارِ اقبال "کے نام سے تکمی ہے۔

حافظ محمرحسن جيمه

چود حری محد حن چیمہ مجرات کے نامور وکیل' دانشور اور جماعت احدید (لاہوری مروپ) کے امیر تنے - علامہ سے رسم و راہ تخی۔

محمد حسن ۱۸۹۱ء کو کلاچور منصل جلالپور جنال عمل پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام پیر نیک عالم تعاجو پنجابی کے نامور شاعر ہے۔ ان کا آبائی گاؤں "موہلہ" منصل کشالہ تعاجمال سے پیر نیک عالم ہجرت کرکے کلاچور آگئے ہے۔

حافظ صاحب کی ابتدائی تعلیم جلالپور جاں میں ہوئی۔ إسلامیہ کالج لاہورے ہی اے کیا پنجاب یو نیورٹی سے ایل ایل بی کی ڈکری لی۔ دوران تعلیم احمدیوں کی لاہوری جماعت سے متاثر ہو کراس میں داخل ہو گئے اور نمایت سرگری سے کام کرتے رہے۔ ۱۹۲۳ء کے لگ بمگ سمجرات کچری میں پر پیش شروع کی اور جلد ہی اپنی خداداد صلاحیتوں اور متاثر کن مخصیت کی وجہ سے ان کاشار نامور وکلاء میں ہونے لگا۔

حافظ صاحب بہت ذہین ' حاضر جواب ' بذلہ سنج اور وسیع المطالعہ مخض ہتے۔ حافظ قرآن تھے۔ یا دداشت بلاکی تھی۔ آیات قرآنی اور احادیث کا حوالہ فور اُ دیے۔ طبیعت باغ و ہاہر سم کی تھی جہاں بیٹھتے محفل زعفرانِ زارین جاتی۔ اُردو ' پنجابی اور فاری پر عبور تھا۔ عربی بھی جانے تھے۔ طویل عرصہ تک ' نوائے وقت ' بیں ' خیالاتِ پریٹاں ' کے عنوان سے کالم کھتے رہے۔

لاہوری جماعت کے نمایت سرگرم رکن اور مبلغ تنے۔ تبلینی دوروں پر ہیرون ملک بھی جاتے رہے۔ ان کی بیٹم زینب حسن ("عین جی") ساجی خدمت میں پیش پیش رہتی تھیں ۔ سمجرات میں خواتین کی فلاح د بہود کیلئے انہوں نے بہت کام کیا۔

چیمہ صاحب نے اے ۱۹۷ء کے قریب وفات پائی اور قبرستان بھیاں (مجرات) میں وفن ویکے (۱۳)

إقبال اور حافظ حسن محمه چيمه

مارچ ۱۹۳۲ء میں حافظ محر حسن کے چھوٹے بھائی محر احسن نے علامہ کو ایک خط لکھا۔ جو اب میں علامہ نے لکھا۔

" میں آپ کے ہمائی صاحب سے بخولی واقف ہوں۔ وہ نمایت نیک عن آدمی یں "۔ (اِ قبال نامہ حصہ دوم ص ۲۳۰) مافظ محر حسن کی علامہ سے پہلی ملاقات ۱۹۱۹ء کے آس پاس اس وقت ہوئی جب وہ لاہور میں زیر تعلیم تھے۔ اِس کے بعد جب طافظ صاحب نے گجرات میں پر پیش شروع کی تو جلد ہی این کا شار نامور وکلاء میں ہونے لگا۔ ۲۹۔۱۹۲۸ء کے لگ بھگ راجہ حسن اخر (۱۹۰۱۔۱۹۲۳ء) جو علامہ کے قربی احباب میں سے تھے بطور مجسٹریٹ مجرات تعینات ہوئے۔ جلد ہی راجہ صاحب اور طافظ صاحب میں دوستانہ مراسم استوار ہو گئے۔ اور اننی کی وساطت سے طافظ صاحب کی علامہ سے وو سمری اور با قاعدہ ملاقات ہوئی۔ اِس کے بعد بھی کیمار ملاقات ہوئی۔ اِس کے بعد بھی کیمار ملاقاتیں ہوئی۔ اِس کے بعد بھی کیمار ملاقات ہوئی۔ اِس کے بعد ہمی کیمار ملاقاتیں ہوئی۔ اِس کے بعد بھی کیمار ملاقاتیں ہوئی۔ اِس کے بعد بھی کیمار ملاقات ہوئی۔ اِس کے بعد بھی کیمار ملاقاتیں ہوئی۔ اِس کے بعد بھی کیمار ملاقاتیں ہوئی۔ اِس کے بعد بھی کیمار ملاقاتیں ہوئی رہیں۔

آل انڈیا کشمیر ممینی سے اِستعفیٰ دینے کے بعد مئی ۱۹۳۵ء میں علامہ لے

"Quadianis and Orthodox Muslims" کے منصل بیان دیا ہو تمام اخبارات لے شائع کیا۔ قادیا نیت سے متعلق ان کابی بیان بہت اہم تھا۔ چند روز بعد اُنہوں نے ایک اور بیان کے ذریعے قادیا نیوں کو غیر مسلم ا قلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ پھر جنوری ۱۹۳۱ء بیل "إسلام اور اجمدت" کے عنوان سے ایک طویل مضمون لکھا (۳۲) ۔ اِی طرح علامہ کے دوستوں نے بھی قادیا نیت کے ظاف بھر ہور مضامین رقم کیے۔ انہی حملوں کے جواب میں حافظ محمد حن چیمہ نے قادیا نیت کے خل بیل چند مضامین اور کاکھ کر ہفت روزہ "لائٹ" میں چھوائے۔ علامہ کی خد مت میں بھی یہ مضامین ارسال کیے کے۔ چنا نچہ علامہ نے راج حسن اخری معرفت حافظ محمد حسن کو بلایا اور انہیں بتایا کہ ان رکھے۔ چنا نچہ علامہ نے راج حسن اخری معرفت حافظ محمد حسن کو بلایا اور انہیں بتایا کہ ان رکھتے تھے) بلکہ دو سرے گردپ پر بوتا ہے۔ اِس کے بعد کوئی ملا قات ہوئی یا نہیں "کچھ کہنا مشکل ہے (سم)

حافظ محمرعاكم

عافظ محمد عالم ماہنامہ "عالکیر" لاہور کے مدیر و مالک تنے وہ علامہ کے ملاقاتیوں میں شامل تنے اور ان کے زیردست مداح تنے۔

عافظ صاحب کا آبائی گاؤں "میانہ بحرگزاں" منطع مجرات تھا۔ عافظ صاحب نے ۱۹۲۱ء میں لاہور 'سید مشابازار سے "عالمکیر" جاری کیا۔ جلد بی اِس کا شاراعلی ورج کے علی و آدبی رسائل میں ہونے لگا۔ بھی بھی اِ قبال کا کلام بھی عالمکیر کے صفحات کی زینت بنآ تھا۔ عبدالسلام خورشید لکھتے ہیں (۱۳۳)

"جنگ عظیم (اول) کے بعد "نیرنگ خیال "اور "عالمکیر" کاایک عرصہ تک غلظہ
رہا ۔ اِن دونوں رسائل میں ملک کے مشہور ادیب اپنی نگار شات ہیج تنے
ان دونوں کے سالنا ہے اور عید نمبر اور دو سرے خاص نمبر بہت شاندار
ہوتے تنے اور ان میں ملک بحرکے ادیوں کی تازہ تخلیقات شائع ہوتی تغییں۔
ان میں تصادیر بھی ہوتی تغییں ۔ عام طور پر استاد اللہ بخش اور عبد الرحمٰن
چنتائی کے شاہکار اننی رسالوں میں آتے تنے ۔ "

د ممبر ۱۹۲۷ء میں ماہنامہ "عالمکیر" کا خاص تمبرشائع ہوا جو بہت مقبول ہوا اِس خاص نمبر کے بارے میں علامہ اِ قبال نے بھی اپنی رائے کا اظهاد کیا جو جنوری ۱۹۲۸ء کے ماہنامہ "عالمکیر" کے صفحہ لا بر شائع ہوئی۔(۳۵)

"رسالہ عالمکیر" کا خاص نمبر میں نے دیکھا ہے۔ بہت دلچیپ ہے۔ تصادیر اور مضامین فراہم کرنے میں خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ پنجاب کے اُردو رسالے اِس دفت بہت ترتی کررہے ہیں۔ اللم زوفزد!"

محرإ قبال

حافظ محد عالم نے ایک ہفت روزہ - خیام - بھی جاری کیا تھا جے پچے عرصہ اکے دوست شیلی بی کام (م-۱۹۸۱) مرتب کرتے رہے۔ یہ بھی آپنے دور کا نمایاں ہفت روزہ تھا۔ حافظ صاحب نے عالمیر مکٹر ہو ۔ کے نام سے ایک پریس اور "عالمیر مکٹر ہو " کے نام سے ایک دارالا شاعت بھی قائم کیا تھا جس نے بہت می مغید کتب شائع کی تھیں۔ حافظ صاحب نے ۱۲جنوری ۱۹۵۱ء کو انتقال کیا۔ (۳۳)

پير تاج الدين و رفع پير

محجرات سے تعلق رکھنے والے نامور بیرسٹر پیر تاج الدین بھی علامہ إقبال کے احباب میں شامل تھے۔ وہ پیر قمرالدین کے صاجزادے تھے۔ پیر قمرالدین (جھے نام مجرات شرمیں یکوچہ پیر قمرالدین موجود ہے) گور نمنٹ کالج لاہور کے پہلے طالب علم اور ٹینس کے مشہور کملاڑی تھے۔ انگریزی عمد میں مقتدر عمدوں پر فائز رہے۔ نمایت متقی اور خدا ترس انسان تے۔ ان کے بزرگ اندیجان (روس) کے حاکم رہے تھے۔ ان کے جد امجد واؤر بلخی نے جرت کرکے زونی مڑھ (کھمیر) کو ممکن بنایا۔ ون رات یاد خدا میں معروف رہتے۔ خواجہ کا خطاب پایا۔ اس خاندان کے مجھ لوگ بعد میں مجرات میں آکر آباد ہو مجے (۲ م) پیر قر الدین کے دو صاجزادے تھے۔ پیر غیاث الدین اور پیر تاج الدین - پیر غیاث الدین اعلیٰ تعلیم کے بعد سول سروس میں بلند عهدوں پر فائز رہے۔ پیر تاج الدین ۱۸۷۸ء میں پیدا موے (۳۸) گور نمنٹ کالج سے مریجوایش کے بعد لندن سے بیرسٹری کی ڈگری حاصل کی اور ااااء من لاہور میں پر میش شروع کی (۹۹) جلدی ان کا شار اچھے و کلا میں ہوتے لگا۔ آپ پنجاب مسلم لیگ کے بانوں میں سے تھے۔ ۱۹۱۷ء میں مسلم لیگ کے پروگر پیوگروپ کے جزل سیرٹری منتف ہوئے۔ جنوری ۱۹۲۸ء میں نے کروپ کے نائب صدر بنے محت اور بعد ازال بھی مخلف عدوں پر فائز رہ کر سیاست میں سرگرم رہے۔ پروگر یبو کروپ کے د يكر اركان مين علامه إقبال ميال فعنل حسين " ملك بركت على (١٨٨٥ - ١٩٣٦ ء) " غلام بھیک نیرنگ اور خلیفہ شجاع الدین شامل تھے۔ ۱۹۲۳ء کے کمیوئل مسئلے پر بھی پیر تاج الدین تے مسلم لیک کی طرف سے فعال کروار اوا کیا۔ سیای صورت حال پر اخبارات میں بھی اظمارِ خیال کرتے تے (۵۰) آل اعربا مسلم لیک نے ۱۹۳۷ء کے انتخابات میں صد لینے کے کے ایک "سینفرل پارلمینفری بورڈ" اور صوبوں میں "براونفل بورڈ" تفکیل وسیے۔ پنجاب پارلینٹری بورڈ علامہ اقبال کی صدارت میں قائم کیا گیا اس میں بھی پیری جا الدین شامل تھے (ا۵)- یوں پیرماحب علامہ إقبال کے ساتھی اور تحریک آزادی کے سرگرم رکن تھے۔ ۲ وسمبر ١٩٥٣ء كولا مور عل وقات بإلى اور وبي وفن موسك (٥٢)

واكثر عبدالسلام خورشيد لكعة بي-

جیرتاج الدین کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ نمایت بے پاک طبیعت پائی تھی۔ جو تی بیل آتا تھا کہ ڈالنے تھے۔ کسی کا لحاظ نمیں کرتے تھے۔ منہ بھٹ تھے اور اصحاب افتدار کو تو بھی معاف نمیں کرتے تھے۔ سا ہے حضرت علامہ

اِ قبال کا احرّام تو بہت کرتے تے ان کے نیاز مند بھی تنے لیکن ان کی موجودگی میں بھی اپنی بے باک طبیعت پر قابونہ پاسکتے تئے۔" (۵۳)

مرزا طلال الدین اور اقبال ایک مقدے میں وکیل کی حیثیت سے نواب ذوالفقار علی فان کی دیثیت سے نواب ذوالفقار علی فان کی دعوت پر پنیالہ محقد واپسی پر امر تسر ٹھمرتے ہوئے لاہور پنیچ۔ پیر تاج الدین اس ذمانے میں امر تسرمیں محکمہ بندوبست میں نائب تحصیلدار تنے ۔ مرزا صاحب اور اقبال ان سے بھی لے (۵۴)۔

خواجہ عبدالوحید علامہ اقبال سے اپی طاقانوں کا ذکر کرتے ہوئے سے جولائی ۱۹۳۵ء کی ملاقات کے منمن میں لکھتے ہیں :

۔ کل رات علامہ اقبال کے ہاں گیا تو وہاں پیر تاج الدین صاحب مع اپنے دو ساتھیوں کے بیٹے تنے " (۵۵)

پیر تاج الدین کے صاحزادے رفع پیر بھی اِ قبال کے طنے والوں بیں شامل ہے۔ رفع پیر ۱۸۹۸ء میں پیدا ہوئے۔ گور نمنٹ کالج لاہور سے گر بجوایش کی۔ جرمنی میں ایک عرصہ محزارا۔ ہندوستان میں ڈراے کی دنیا میں چند بلند ترین مخصیتوں میں شار ہوتے ہیں۔ اا ریل ۱۹۸۱ء کو لاہور میں وفات پائی (۵۲) آپنے والد کے ہمراہ اِ قبال کے حضور حاضر ہوتے رہے۔ ایک مرتبہ جب وہ سکول کے طالب علم نتے تو اِ قبال سے بوچھنے گئے۔

"علامه صاحب! شاعراور تغيريس كيافرق موتاب؟"

علامہ ان کے والدے کئے گئے " تاج الدین تمهار ایٹا بجیب سوال کرتا ہے۔ کمتا ہے شاعری بھی تو اللہ کی طرف سے ایک وجد انی نعت ہے پھر شاعر اور پیغیر میں کیا فرق ہوا" (۵۷)

نذير احمد بھٹی

نذر احمد بعنی علامہ اقبال کے ہم زلف تھے۔ وہ خان بهادر ڈاکٹر مینے عطا محرکی سب ے چھوٹی صاجزادی شزادہ بیم کے پہلے فاوند تھے۔ان کے والد کا نام حافظ فعنل احمد (۱۹۲۰ء - ۱۹۳۰ء) تفاجو آری میں سلائی آفیر تھے ۔ حافظ صاحب مجرات کے رکیس اعظم اور بہت بدے زمیندار تے۔ تریک ظافت میں منلع مجرات کے مدر تھے۔ مولانا ابوالکام آذاد کے قریبی دوست اور علاقے کے تمایاں سیاستدان تھے۔ کجرات میں محلہ وارا بلوچاں میں رہائش تھی اور بھٹی تھمیری برادری سے تعلق تھا۔

نذر احمد بمنى ١٨٩٨ء على بيناور على پيدا ہوئے جمال ان كے والد بسلسلہ طازمت قيام پذیر تھے۔ میٹرک مٹن سیالکوٹ سے کیا جمال ان کے نغیال تھے۔ ١٩١٨ء کے قریب اسلامیہ كالج لاہور سے كر بچوايش كى جس كے بعد ان كى شادى شزادہ بيكم سے ہو كئى - اور وہ اعلىٰ تعلیم کے لئے انگلتان روانہ ہو گئے۔ ١٩٢٥ء کے قریب وہ سکاٹ لینڈے سول انجیز تک میں اعلیٰ تعلیم کے بعد وطن لوئے ۔ سات سال کی دوری اور پھے مربلو معاملات کی وجہ سے خنرادہ بیم نے طلاق کا مطالبہ کر دیا اور عدالت کے ذریعے طلاق عاصل کرلی۔ نذر احمد بی وبلیو ڈی اور محکمہ زراعت میں طازمت کے بعد ۱۹۵۵ء کے قریب ریٹائر ہوئے۔اس کے بعد پٹاور میونسپلی میں انگیز یکٹو الجینئر اور پٹاور یو نیورٹی کی تغیر میں چیف الجینئر رہے ۔ کچھ عرصہ سمجرات میونسپلی کے بھی چیف الجینئر رہے ۔ س فروری ۱۹۸۳ء کو پٹاور میں فوت موسے اور ویں آخری آرام کاہ تی۔

علامہ اقبال سے راہ و رسم اور خط و كتابت متى - نذر احد جب تعليم كے لئے بيرون مك جارب منے تو علامہ اقبال نے انہیں وہاں اپنے دو دوست پر وفیسرز کے نام تعارفی محلوط لکھ کردئے تھے۔ خود نذر احمد کے نام بھی علامہ کے خطوط موجود ہیں۔ ان کے صاجزادے جناب نیاض بھٹی نے راقم کو بتایا کے ایک وقعہ بماولیورے والیبی پر ہم دونوں باپ بیٹاعلامہ صاحب کی میورود والی کو تھی پر حاضر ہوئے اس وقت علامہ صاحب شام کی نماز پڑھتے ہوئے زارو تظار رورے تے۔ ہم لے دہ رات ویں قیام کیا۔(۵۸)

MA

حواله جات وحواثي

() مندرج ویل ورائع سے استفادہ کیا گیا ہے۔

(الف) مابنام - قانونكو- لابور بابت وحمير ١٩٢١ء

(ب) مامتد كبلاغ امرتر- بيت دممره ١٩٣٠

(ج) بيم القرآن و فيخ عطاء الله وكيل طلوع إسلام لابورس ن ويبايد أز علامه عرشي امرتسري

(٢) فيخ عطاء الله يروفيسر على كرده ك حالات ك ذرائع ورج ذيل بي -

(الف) كمنوب عدار مسعود فردند ارجند فيخ عطاء الله يمام راقم محرمه ٢٠ جنوري ١٩٥ و ٣ فروري ١٨ ع

(ب) مجنع عطاء الله ك جموت بعالى فيخ محر إقبل سے راقم كى ملاقات واليور جنل ١١٧٠ وسمبر ١٩٩٧ء

(ج) خفتگان خاک لابور أز يروفيسر محد اسلم لابور سهماء صفحه ١٠١

(١٣) كمنوب عدار مسعود صاحب بنام راقم محرمه ٢٠ جنوري ١٩٩٥ء

(٣) الينا

(۵) اِتبالیات کے تین سل (۱۹۸۷ء - ۱۹۸۸ء) ڈاکٹر رفع الدین حاشی کابور سھو صفحہ س

(2) المبتار شام بمين اقبل نمبرا. ١٩٨٨ صفي ١٩٨٨

(٨) يه طالت " كاريخ اقوام كشمير" أذ لمنى محر الدين فق سفيد ١٠٠٤ ١٥٠ ع افذ كي كي ين -

(٩) كمتوبات ضياء الدين ملك (١٤٦ ملك كرم الدين) يهم راقم محرمه ١٩٩٥ جولائي ١٩٩٨ء

(١٠) خان بدادر مع عبدالعزر كے يہ ملات درج ذيل ذرائع سے ماصل موے

(الف) كتبه قبر (جو ١٩٩٨ء تك موجود تقا- اب ثوث كر معدوم مو چكا ہے)-

(ب) إقبل اور أجمن حليت إسلام ، محر حنيف شلد لامور عداء

(ج) روايات إقبل مرتبه عبدالله چفتكل لامور عدامه مني ١٣٨

(د) كزيير مناع كجرات ١٩٩١ء

(١) إقبل اور المجن عليت إسلام مني سه

(P) مكاتيب إقبل مام نياز الدين خان يرم إقبل لامور سمعه مخه ٢٢٠

(m) إقبل اور أجمن حليت إسلام صف ۵۵

(m) الوار إقبل ملى AA

(۵) إقبل اور أجهن حليت إسلام صفي عا

(M) اينامل (M)

(ع) اينامل ١٤١

و تبال اور مجرات

(۱۸) ملک صاحب کے متعلق یہ چند ہاتی حافظ ناور (حاجیوالہ) ، ملک اسلم (حاجیوالہ) ور بیخ سعید صاحب (ملوے روڈ مجرات) سے معلوم ہوئیں

(١٩) مخ سعيد ماحب (ساوے دو مجرات) سے راقم كى القات

ا Page 14 (۲۰) انگریزی عبارت کا ترجمہ از مولف کتب مذا

(٢١) يه ملات سيد سجاد حيدر بخاري كے صاحزادے جنب سيد پرويز سجاد بخاري نے فراہم كيے

(١٢) منت رونه مادق - إقبل نبر- ٢٠ ايريل ١٥٥١ ص ٢٧

١١١) كتليك إقبل مرتب رفع الدين باشي لابور عداء ص ١١

(mm) مكتوبات إقبل منام سيد غزير نيازي لامور ص سه

(٢٥) كليك إقبل ص ١٩

(١٦) إقبالله جلد ٢ ص ١٩

(٢٧) خطوط إقبل - مرتب رفع الدين المي - منتب خيابان أوب لامور ١٩٧١ ص ٥٥

(٢٨) أكثر منظر حن مك نے آئے مضمون إقبل اور مجرات من ملك محد الدين كا وطن برناله آذاد كشمير لكما ہے جو درست نميں كونكه ملك محد الدين نے خود اپني كتاب وكر حبيب سے م سوم بر آپ بنتی كے منوان سے جو كچھ رقم كيا ہے اس ميں ابنا وطن سموند كلال كلما ہے

(٢٩) - وكر حبيب أذ ملك محد الدين - القربك كاربوريش لابور سه سماء ص ١١٥

(٣٠) كمتوب خواجه مبدالوك من علم راقم محروه ٢٦ جولاكي ١٩٩٠

(١١١) إقبل بنام عنى محد الدين فيل مورخد ١١ ومبر ١٩٨٨ء

(١٣٨) ورحبيب ص ١٠

(۱۳۳۳) مشمون سملامہ اقبل کی مقیدت صوفیائے مظام سے "آذ سید نور محد قلوری مطبوعہ "آقبل رہوہے" (اقبل نمبرا۔ بایت جنوری ۱۸۸۷ء ص ۱۳۴۰ ۱۳۳۰)

(mm) مقلوم اقبل أز اعاز احركايي هده ص عه

(۳۵) معنمون "إقبل اور مجرات " أذ ذاكر منظر حسن كمك إقبليات جورى ارج ۱۹۸۸ مل ۱۳۵

(١٣٩) مركزشت أز حبدالجيد سالك _ قوى كتب خلند لايود باد اول ١٩٥٥ ص ١٩٩١

(24) مظلوم إقبل ص علا

(۱۳۸) سموال و آثار مولوی نجف علی علمی - مرتبه حید الجلیل جملی لاجور ۱۹۸۸-

(١٣٩) معامرين إقبل كي نظرين مرتبه ميدالله قريق - أجمن ترقي أدب المور " عداد ص مدي

(۳۰) انوال و آثار مولوی نجف علی عامی مرجه میدانجلیل نجنی الهور عدد ص ۵۸

(ا) مالا و دن چیر کے ملات چیری فغ مو من مادب سے ایک مالات یں معلم ہوئے۔ من مادب مالا مادب کے دوست ارفق کاراور ہم مسلک ہیں۔ و آبال اور مجرات

(٣١) خطوط إقبل - مرتبه رفع الدين باشي ص ١-٢٥٥

(۱۳۳) یہ معلومات چوہدری فتح محر عریز اور چوہدری مردار خان ایڈودکیث سے حاصل موکی

(MM) "نقوش لامور غبر افروري - ۱۹۹۲ ص ۱۹۸۸

(٥٥) اوراق مم كفية مرتبه رحيم بخش شابين ص ١٠١

(٣١) وفيات مشابير ياكنتان مرتبه يروفيسر جمد اسلم منحد ٢٥١

(٢٧) قربنىل دى جوب أزاحد سليم: دوست مبليشنز إسلام آباد ١٩٩١ء صفي ١٥٠

(٣٨) وفيات مشابيرياكتان صفحه ٢٩

(٢٩) تربنها دي جيوے ملح ٥٥

(۵۰) (الف) ملک برکت علی آز محد رفتق افعنل۔ ریس جے سومائٹی آف پاکستان کاہور ۱۹۲۹ء صفحہ ۵
 (۱۰) (ب) اے بک آف ریڈ گئز آن ہسٹری آف بینجلب (انگریزی) آز اکرام علی ملک ریس سومائٹی آف پاکستان لاہور ۱۹۸۵ء 'صفح سومائٹی میں مائٹ ۱۹۵۵ء کا مسلح مسلم ۵۵٬۵۲۵

(۵۱) گنتار اقبل- مرتبه محد رفق افعنل سخه ۲۰۹

(۵۲) وفیات مشابیریاکتان ملی ۲۹

(OP) وے صور تیں انی۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید - لاہور صفحہ اما

(OF) معليات اقبل مني ه

(۵۵) اوراقی کم کشتہ ساتی سام

(۵۷) وفیلت مشامیریاکستان صفحه ۱۸

(۵۷) تر بهنال دی جیوے صفحہ ۵۳

(۵۸) مطولت از فیاش بمثی (این غزیر احمد بمثی)

ا آبال اور مجرات الم

حصہ چہارم: إقبال سے ملاقات كرنے والے

- ماں محدوثا تجراتی
- استادامام دین گجراتی
- 🗢 فيروز الدين تكين تجراتي
- عولوى عبدالكريم قريش
 - 🗢 سرفضل علی
 - الله الله
 - الم يرنيك عالم
 - جزل محمد افضل فاروقي
 - چوبدری مردارخال
 - اكريخ محمالم
 - اکثرایم-اے غنی
 - ت سيدامداد حسين شاه
 - اشق خادم إ قبال
 - المُ اقبال دائم
 - ميد تورالله شاه
 - المحد على شاه

مياں محمر بوٹا گجراتی

میاں محمہ بوٹا پنجابی کے عظیم شاعروں میں ہے ایک ہے اور آج بھی وہ اَ پے شعروں کی بدولت زندہ ہے۔

میاں محمہ بوٹا کے بزرگوں کا تعلق کشمیر سے تھا۔ ۱۸۴۸ء کے قریب کنٹرہ شالبافال (مجرات شر) میں پیدا ہوئے۔ ای محلّہ میں اِ قبال کے خسر رہتے تھے میاں محمہ بوٹا اِ قبال کی شادی کے دور میں تمیٹی کے ممبر تھے۔ اِ قبال کے نکاح میں محمہ بوٹا والوں کی طرف سے محمواہ تھے۔ شادی کے بعد جب اِ قبال سرال آتے تو محمہ بوٹا سے طاقات ہوتی تھی۔ اُس دور میں محمہ بوٹا کی شاعری میت مقبول تھی۔

محمہ بوٹا کا زمانہ پنجابی شاعری کے عروج کا زمانہ تھا۔ چنانچہ محمہ بوٹا کی موزوں طبیعت نے بھی جوش مارا اور ۱۸۷۲ء ہے ۱۹۱۸ء تک محمہ بوٹا نے پنجابی زبان کو دو درجن سے زا کہ خوبصورت کتب عطاکیں۔ محمہ بوٹا کی کتابوں میں "پنج مخج" (سی حرفیاں) اور "مرزا صاحباں "کو بہت شہرت نصیب ہوئی۔

میاں محمہ بوٹا شاعری میں ناموری کے علاوہ معتبر ساجی حیثیت کے بھی مالک ہتنے وہ ۲۷ سال تک بلامقابلہ محجرات میونیل سمیٹی کے ممبر رہے۔(۱) محمہ بوٹا نے ۱۶ ستبر ۱۹۱۹ء کو و فات پاکی۔ اور قبرستان مجٹمیاں کے شال مشرقی کونے میں آسودہ خاک ہوئے (۲)

أستادامام دين تجراتي

اِ قبال کی ہمسری کا دعوی کرنے والا اُستاد امام دین پاکستان کے عوامی حلقوں میں سمجرات کاسب سے مشہور مخص ہے۔

بڑل کوئی کا بادشاہ 'امام دین ۱۸۷۰ء کے قریب مجرات شریس میر حسن دین کے گھر پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد استاد نے میو لیسل کمیٹی میں ملازمت کرلی اور ۲۸ سال چو گئی محرر رہا۔ استاد نے ۱۹۰۰ء کے لگ بھگ بنجابی چو معرسے سے شاعری کی ابتداء کی۔ بعد میں دوستوں کے کہنے پر اردو شاعری شروع کی اور عوامی حلقوں میں بہت شہرت پائی۔ استاد کے تمان شعری مجموسے شائع ہوئے۔ "بانگ وصل" "بانگ رجیل" این مخصوص عروش پر شماعری کا پر کہل "مجموس عروش پر شاعری کا پر کہل "مجموس کی گئی دوا" کی شہرت و کھے کر استاد نے ارادہ کیا جرکیا تھا (۳)

اگر مل گئی بھے کو اُستاد فرحت تو ہمسر نکالوں کا یا تک درا کا

" بانک و حل" بہلی ۱۹۳۱ء بین شائع ہوئی۔ اُستاد اِسے "بانک ورا" کے برابر (بلکہ دو ہاتھ آگے) کی کتاب سمجھتا تھا۔ اُستاد نے 'بانگ درا' کے مقابلہ میں اپنی کتاب کا نام 'بانگ دحل' رکھا۔ (۵)

> اِی کتاب کے حوالے سے اُستاد خود کو اِ قبال کا ہمسر کر دانیا تھا۔ (۱) اُستاد بھی غالب و اِقبال سے کمتر تو نہیں

اكر أدهر " ياكب ورا" ب تو إدهر " باكب وهل" ب

اور میں بات منوانے کیلئے اُستاد امام دین ' إقبال کے پاس لا بور محے تعارف کے بعد جب اُستاد نے " بائک و حل " بیش کی اور ساتھ اپنا و عوی د هرایا تو علامہ نے اُستاد کے وعوے کو اُستاد نے میں ہی عافیت سمجی اور ساتھ " وس روپ " بطور انعام عطا کیے۔ اِسی ملا قات کے متعلق اُستاد نے اُسی محصوص " اُستادانہ " انداز میں لکھا (ے)۔

ائنی سوچھتی کو جس نے زیارت کا شرف عاصل کیا تھا

بس رکھنے جس کی معلوم ہوتا تھا کہ جیں رستم و زال

کسی محفق نے امام اعظم اور کہ عنبل کا مسئلہ چھیٹرا ہوا تھا

لیکن آپ جواب بھی دے رہے تھے اور حقہ پینے تھے نال نال

جس طرح استاد غالب نے رنگ مجاز کو قتم کیا ہے

استاد نے ایک عمرلوگوں کو محظوظ کیا اور "عالمگیر شمرت" پائی گمراس کے باو صف استاد کو سے

استاد نے ایک عمرلوگوں کو محظوظ کیا اور "عالمگیر شمرت" پائی گمراس کے باو صف استاد کو سے

استاد نے ایک عمرلوگوں کو محظوظ کیا اور "عالمگیر شمرت" پائی گمراس کے باو صف استاد کو سے

استاد نے ایک عمرلوگوں کو محظوظ کیا اور "عالمگیر شمرت" پائی گمراس کے باو صف استاد کو سے

استاد نے ایک عمرلوگوں کو محظوظ کیا اور "عالمگیر شمرت" پائی گھراس کے باو صف استاد کو سے

اِن کے فیض خن سے عالکیر شرت عاصل کر چکا ہوں
لین یہ ہم نے باتا کہ ہم عالی ' غالب و اِقبالات نہیں
اِقبال کی وفات پر اُستاد نے اَپ منفرد رنگ میں مرفیہ لکھا تھا جس سے معلوم ہو تا ہے کہ
اُستاد علامہ کے جنازہ میں شریک تھے اور اُنہوں نے اِن کا آثری دیدار بھی کیا تھا(۹)
اُنی سو اٹھتی کو کیا دیکھتے ہیں مرگر اِقبال " موت و قضا دیکھتے ہیں
اُنی سو اٹھتی کو کیا دیکھتے ہیں مرگر اِقبال " موت و قضا دیکھتے ہیں
ہے افسوس جاتا ہے سوئے عدم کو آج ملت کا ہم نافدا دیکھتے ہیں
ایف اے لی اے ایم اے تھے ہمراہ جنازہ کے دوش میت اٹھا دیکھتے ہیں

اوا لاکھ آدم بچوم خلق تھا جمی پڑھتے صلی علیٰ دیکھتے ہیں نظ ایک ہت جلی القدر تھا جو دُنیا ہے اب چل با دیکھتے ہیں زیارت کیا جب لباب کفن ہیں تو زندگی سے جلوہ اوا دیکھتے ہیں آسانِ اَدب کا وہ درختاں حارہ جاتا بھا سے فنا دیکھتے ہیں لاکھوں ملیں گے پر اِقبال جیسا ملے گا نہ ہم پیٹوا دیکھتے ہیں تھی رعب و جالت تیرے ہم قدم سے اب تو ہزم خن بے مزا دیکھتے ہیں آبال کی فکری تھید بھی اُستادنے اپنی ذہنی پرواز کے مطابق کی ہے۔ "جاوید کے نام" کی طرز پر اُستاد نے آپ وگار" کیلئے (کیونکہ اُن کا اپنا کوئی بیٹا نہ تھا) یہ نظم بعنو ان طرز پر اُستاد نے آپ بجھتجے "یادگار" کیلئے (کیونکہ اُن کا اپنا کوئی بیٹا نہ تھا) یہ نظم بعنو ان ایدگار کے دام" کی سے تھی تھی (۱۰)

آپ خیالات کی ونیا میں بلندی کے جذبات پیدا کر نئی روشنی کے زمانے میں نئے نئے نظریات پیدا کر

فيروز الدين تكين تحراتي

نامور پنجابی شاعر 'سائی تعمین مجراتی علامہ کے سسرالی فاندان کے قربی رشتہ وار تھے (علامہ کی بیوی کریم بی بی اور تعمین کی والدہ فالہ زاد بہنیں تعمین) اور ایکے ہمسائے میں رہتے نئے علامہ اور تعمین تقریباً ہم عمر تنے ۔ علامہ جب سسرال آتے تو تعمین سے ملاقات ہوتی۔ (تعمین صاحب ان ملاقاتوں کی یادیں اپنے دوستوں سے بیان کرتے رہے ہیں)

فیروز الدین ۱۸۷۹ء بیل کنٹرہ شالبافال بیل نیربٹ کے کمریدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ محدیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ محدید ٹاکن شاعری سے متاثر ہو کر فیروزالدین نے بھی شاعری شروع کر دی اور تنظیمی تخلص افتیار کیا۔ کچھ عرصہ والد کے ساتھ کاروبار میں حصہ لیا اور حکام کے ساتھ بھی ممل طاپ رکھا۔ انہوں نے "دیسات سدھار تحریک" میں بھی سرگری ہے حصہ لیا۔ ضلی کری نشین تنے اور انگریز سرکار ہے و فلیفہ یاتے تنے۔

آخر دُنیا داری چھوڑ کر تھین نے خود کو درویش کی "بکل" میں چھیالیا اور سخن کوئی کے چراغ سے آئے من کے آتین کو روشن کرلیا۔ سائیں فیروز کی سوبنی " پہلی مرتبہ ۱۹۲۳ء دو مری مرتبہ ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی۔ یہ ایجے رساؤین اور مہارت فن کا فیوت ہے۔ اور دو مری مرتبہ ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی۔ یہ ایجے رساؤین اور مہارت فن کا فیوت ہے۔ تکمین نے ۲۸ د ممبر ۱۹۷۷ء کو انتقال کیا (۱۱)

سائیں فیروز کے دوست شریف منجای بیان کرتے ہیں۔

"سائیں فیروز" إقبال کے سرال والون کے ہمائے بھی تھے اور رشتہ دار بھی وہ دونوں فریقین کے اختلافات اور اعتراضات سے بخوبی واقف تھے۔ وہ اقبال کی سرال میں معروفیات اور ورون خانہ حالات پر بھی تبعرہ کیا کرتے ہے۔ وہ تھے۔ وہ گھرکے بعیدی تھے اور ان سے کچھ بھی پوشیدہ نہ تھا" (۱۲)

مولوي عبدالكريم قريثي

مولوی محر عبد الکریم قریشی قلعد ار (مجرات) کے علمی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں۔
۱۸۹۹ء میں قلعد ار میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے قائم کردہ "مدرسہ محدید"
سے حاصل کی " پھر مولانا سید احمد ناظم " سے شادیو ال میں اور مولانا کلیم اللہ سے محمیانہ میں اکساپ فیض کیا۔ مولانا ۱۸۹۳ء سے ۱۸۹۷ء تک اور فیل کالج میں ذیر تعلیم رہ اور مثنی فاضل مولوی فاضل اور مولوی عالم کی شدات حاصل کیں۔ شعبہ تعلیم میں فیدگی بسرکی۔ گور نمنٹ ہائی سکول جملم اور پنڈ وادن خان میں عربی مدرس کی حیثیت سے طویل عرصہ تک خدمات سرانجام دیں۔ عالم دین اور پنجابی کے شاعر تھے۔ کئی کتب و رسائل تعنیف کیے۔ خدمات سرانجام دیں۔ عالم دین اور پنجابی کے شاعر تھے۔ کئی کتب و رسائل تعنیف کیے۔ علیم میں فوت ہوئے۔ (۱۳)

اِ قبال جب گور نمنٹ کالج میں پڑھتے تھے تو آپنے خالی پیریڈ میں اور شیل کالج کی مولوی فاضل کی کلاس میں مولوی عجم عبد اللہ ٹو تی سے حماسہ کا درس لیتے۔ اِس کلاس میں مولوی عبد اللہ کو تی سے حماسہ کا درس لیتے۔ اِس کلاس میں مولوی عبد الکریم اور پیر جماعت علی شاہ بھی ایکے ساتھ ہوتے (جو اِس کلاس کے ہا قاعدہ طالبعلم شعبہ اِس تعوثری می جم درس کے سبب کچھ مراسم پیدا ہو گئے۔ اِس بناء پر ۱۹۱۳ء میں جب دوبارہ طا قات ہوئی تو قربتی صاحب نے یہ قطعہ لکھ کر چیش کیا۔ (۱۳)

اے جُئے ذاں ' محمد اِ قبال او یاورت بسرطال باشی بحفاظت خدا خداوند باالل و عیال و جملہ اطفال سرفضل علی

" سرسید مجرات " سرفعنل علی ' یانی زمیندار کالج مجرات بھی اِ قبال کے ملاقاتیوں ہیں شامل ہتے۔ ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے اور ۱۲۹ کتوبر ۱۹۲۲ء کوفوت ہوئے۔ (۱۵)

۱۹۲۹ء کی پنجاب اسمبلی کے اراکین میں علامہ اِ قبال اور چود حری فنل علی دونوں شامل سے تعلق شامل سے تعلق شامل سے اور بیس ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ کو نظریاتی طور پر دونوں مختف پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہے۔ سر کھتے ہے۔ سر کھتے ہے۔ سر

شخ عتیق اللہ 'علامہ کے بزرگ دوست شخ عطاء اللہ وکیل کے صاحبزادے تھے لاہور میں غالباً بسلسلہ کاروبار رہائش پذیر تھے جب علامہ سے طلاقاتوں اور ان کی صحبت سے نیغیاب ہونے کے مواقع میسر آتے رہے۔ إقبال آپ مکتوب بنام شخ عطاء اللہ محردہ ۱۰ ایریل ۱۹۰۹ء میں لکھتے ہیں:(۱۲)

"آپ کی تصنیف "شادت الفرقان علیٰ جمع القرآن" کی روز ہوتے مجھے شخ عتیق اللہ صاحب سے ملی تھی"

۲ جنوری ۱۹۲۲ء کے خطیم لکھتے ہیں: " (۱۷) "عزیز عتیق اللہ تقریباً ہرروز ملتاہے" پیر نیک عالم

پنجابی کے نامور شاعر پیر نیک عالم ۱۸۵۷ء کے لگ بھگ مجرات کے گاؤں موہر میں نیش احمد چیمہ کے گھریدا ہوئے۔ زندگی سکول ٹیچر کے طور پر گزری پنجابی میں کئی شعری تصانیف تخلیق کیس جن میں سے " امغر مغری " ہیر دارث شاہ کے جواب میں لکھی۔ ۱۹۳۳ء میں فوت ہوئے اور کلا چور (مجرات) میں آخری آرام گاہ بنی۔ پیر نیک عالم بھی اِ قبال سے ملاقات کا شرف رکھتے تھے۔ اپنی کتاب " ہوہ پھٹی " میں لکھتے ہیں۔ (۱۸)

ماں - ہر اِقبال بلا کے نتے ہوہ ہمٹی کل سا کے تے کو کو سرائی اے کو دی پر طف اٹھا کے تے ایم شعر یا سحر سرائی اے جر کر سرائی اے جرل محمدافضل فاروقی

محر افضل فاروتی ' فیرد زالدین فاردتی کے ہاں مجرات میں ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔
میڈیکل کی اعلی تعلیم کے بعد آ کھ کے امراض میں مہارت حاصل کی اور نیفٹینند جزل کے
مدے سے ریٹائر ہوئے۔ علامہ إقبال کے برادر نسبتی ڈاکٹر غلام محد کے دوست اور کلاس
فیلو شے۔ انہی کی وساطت سے علامہ سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ جزل فاروتی علم و ادب کا
اعلی ذوتی رکھتے تھے۔ ۱۳ متمبر م ۱۹۷ء کو فوت ہوئے اور مجرات میں دفن ہوئے (۱۹)

چود هری سردار خال

سمجرات کے مشہور سیاستدان 'وکیل اور تحریک پاکستان کے کارکن جناب علیم سردار خان آینے زمانہ طالب علمی میں اِ قبال سے دو دفعہ ملا قات کا شرف رکھتے ہیں۔

چود حری سردار ۱۹۱۲ء میں چکوڑی بھیلووال (گجرات) میں پیدا ہوئے ۱۹۳۰ء میں زمیندار سکول سے میٹرک کیا۔ رسول انجینئرنگ کالج میں داخل ہوئے مگر ہندو مسلم فساد کی وجہ سے ڈبلومہ حاصل نہ کر سکے۔ ۱۹۳۷ء میں مید کالج دحلی سے سند پانے کے بعد مجرات میں طبابت شروع کی۔ ۱۹۳۳ء میں جب مجرات میں چود حری فعنل التی کی صدارت میں مسلم لیک قائم ہوئی تو تھیم صاحب اِس کے پہلے جزل سکرٹری ہے۔ مسلم لیک کو منظم کرنے اور ۱۹۳۲ء کے احتمام اور ۱۹۳۲ء میں شاندار خدمات سرانجام دیں۔ مسلم لیک کا ترجمان اخبار «حقیقت "انہی کی ادارت میں شاندار خدمات سرانجام دیں۔ مسلم لیک کا ترجمان اخبار «حقیقت "انہی کی ادارت میں شاندار خدمات المائع ہوتا رہا۔

چود حری صاحب نے ۱۹۵۳ء میں ایل ایل بی کیا اور پہلے مجرات اور پھر لاہور میں پر کیش مرتے رہے۔ ۱۹۵۳ء میں چود حری فغل اٹنی (۱۹۰۳ء۔ ۱۹۸۲ء) کے صدر بننے کے بعد ان کی نشست پر کامیاب ہوئے اور ۱۹۷۷ء میں بھی ایم این اے کا الیکن جیتا۔

۱۹۳۴ء میں جب چود مری سردار خان رسول انجینٹرنگ کا کج کے طالب علم تنے۔ اُنہوں نے گئے۔ اُنہوں کے گئے۔ اور نؤکوں سے مل کر پر نہل کے مسلم خالف رویے کے خلاف اِ قبال کی حمایت عاصل کرتے اور طلباء کے مسائل کے حل کے سلسلے میں دو دفعہ علامہ اقبال سے طاقات کی تھی۔علامہ نے متعلقہ وزیرے کہ کر ان کے مسائل حل کروا وید نے (۲۰)

واكثرييخ محمرعاكم

سمجرات کی فاروتی فیلی کے مشہور سیاستدان ' ڈاکٹر چنے محد عالم پیرسٹرایٹ لا ' بی ایج ڈی بھی اِ قبال کے ملاقاتیوں میں شامل تھے۔ لیکن ان کی طبیعت اور نظریات کے باعث اِ قبال سے ان کے تعلقات اِستوار نہ ہو سکے۔

۱۹۲۷ء میں إقبال جس سیشن میں پنجاب إسمبلی رکن سینے تھے ' وُاکٹر عالم بھی اِس اِسمبلی کے رکن تھے۔ بیس ملاقات ہوتی تھی لیکن دونوں نظریاتی طور پر ایک دو سرے کے مخالف کر دیوں میں شامل تھے۔ جنوری ۱۳۸ء میں جب جواہر لعل نسرو نے اِقبال سے لاہور میں ایکے محر ملاقات کی تو دہ وُاکٹر عالم کے ایک مقدے میں بطور کواہ عدالت میں ویش ہونے کیلئے لاہور آئے تھے۔ (۲۱)

ڈاکٹرایم اے عنی

ڈاکٹرایم اے غی نامور ماہر تعلیم اور فزیش تھے۔ افغانستان کو جدید تعلیم سے روشناس کرانے کا سرا اننی کے سرہے۔ جس کی "پاواش" بیں وہ برسما برس زندان ارک بیں اپنے بھائیوں نجف علی عاصی اور مولوی مجر چراغ کے ساتھ قید رہے۔ ڈاکٹرایم اے غنی ماسٹر عبدالعمد کے ہاں ۱۸۲۳ء بیں جلالیو رجناں بیں پیدا ہوئے۔ گور نمنٹ کالج لاہور سے بی اب اور لندن سے ایل آرسی پی اور ایم آرسی پی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ۱۸۹۲ء بیں امیر عبدالر ممن کے پرائیویٹ سکریٹری اور ذاتی محالج مقرر ہوئے۔ پھرپورے افغانستان کو جدید تعلیم سے روشناس کرایا۔ ایک سازش کا شکار ہو کر مارچ ۱۹۱۹ء سک قید رہے۔ ۱۹۳۳ء بیں ہندوستان میں فوت ہوئے۔

۱۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء سے ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء تک اسلامیہ کالج لاہور کے پر کہل رہے۔ اس دوران دوا جمنی جمایت اسلام کے اجلاسوں میں بھی فعال رہے۔ اور ای دوران اقبال سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ مثلا ۲۲ فردری ۱۹۰۵ء کو انجمن کی جنزل کونسل کا اجلاس ڈاکٹرایم اے غنی کی صدارت میں ہوا۔ اقبال نے بھی شرکت فرمائی۔ (۲۲)

سيدامداد حسين شاه

مولانا سید امداد حسین شاہ صاحب ' سید فرزند علی شاہ کے گھر ۱۱۱ مست ۱۹۱۳ء کو موضع سید حری تحصیل مجرات میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کے بعد دیٹی تعلیم کی طرف آئے اور علم دین میں بلند مقام حاصل کیا۔

شاہ صاحب کو ۱۹۳۳ء میں علامہ إقبال سے ملاقات کرنے کا شرف عاصل ہوا (۲۳) عاشق۔خاوم إقبال

عاشق مجرات كا رہنے والا تھا چند روز علامہ كے بال ملازم رہا اسكے طالات معلوم نميں ہوسكے ۔ خواجہ فيروز الدين بيرسر 'جو علامہ كے ہم زلف تنے 'بيان كرتے ہيں۔ (٢٣) * وَاكْرُ صاحب نے ايك ملازم محرك كام كاج كيلئ ركھا تھا اس كانام عاشق تھا اور مجرات كا رہنے والا تھا۔ وو دن كام كرنے كے بعد وہ وَاكثر صاحب كے باس آيا اور كما "وَاكثر صاحب! ميں يمال نہيں رہنا چاہتا " پوچھا "بھائى كيا بات باس آيا اور كما "وَاكثر صاحب! ميں يمال نہيں رہنا چاہتا " پوچھا "بھائى كيا بات ہے؟ " أس نے كيا " يمال كى ہرچز نرائى ہے۔ وحولى بى كو لے ليجئے ' آٹا كيرُا وو جب لے ليتا ہے وہ بہ لے ليتا ہے وہ بہ ليتا ہے وہ بہ ليتا ہے وہ بہ ليتا ہے وہ بہ ليتا ہے ' كھے نہ دو جب لے ليتا ہے ۔

ڈاکٹرصاحب بیہ من کربہت ہے اور خصوصاً آخری فقرے کی بہت تعریف کی " وائم اِ قبال دائم "

ماضی قریب میں مجرات نے جو بنجابی شعراء پیدا کیے ' وائم اِقبال وائم بلاشہ ان میں سب سے معترنام ہے۔ وائم نے اپریل ۱۹۰۹ء میں واسو میں جنم لیا اور ۱۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو وفات پائی۔ وائم نے بنجابی نظم میں ایک سو کے قریب کتب تعنیف کیں۔ جن میں شاہامہ کربلا'' جیسی مقبول عام کتاب بھی شامل ہے۔ وائم بھی اِقبال کے ملنے والوں میں شامل تھے۔ حاجی بشیر حسین طاہراہے ایک مضمون میں تکھتے ہیں۔ (۲۵)

"وائم إقبال وائم كوعلامہ إقبال" سے بہت عقیدت متی ۔ كى وفعہ إقبال" سے بات عقیدت متی ۔ كى وفعہ إقبال" سے بلا قاتیں ہو كیں ۔ ایک وفعہ وائم نے علامہ إقبال كو اپنى كتاب سوہنى میہوال پیش كى جو انہوں نے شكر ہے كے ساتھ قبول كرلى ۔ كچھ راز و نیاز كى باتیں ہو كیں ۔ جائ " روئى" اور تصوف زیر بحث آئے ۔ وائم إقبال وائم نے اردو " فارى اور بنجالى بین بہت ساكلام كھا۔ ان كا انداز إقبال سے كتنا ملك ہے صرف ایک رباقی دیکھئے۔ (۲۹)

یوں قدسیوں سے آن ہے جریل جمکلام نتو جیل خار کار سلیف ہے نک نکا کے رہنا شامِ نظرت نکار سے خاک بلا کا محرم راز لطیف ہے خاک بلا کا محرم راز لطیف ہے سیدنوراللہ شاہ

سید نوراللہ شاہ ابن سید اکبر علی شاہ . فان بمادر ڈاکٹر عطا محد کے قربی دوست تھے۔ ۱۸۲۰ء کے قریب مجرات میں پیدا ہوئے مشن سکول مجرات سے میٹرک کے بعد علی گڑھ ہے بی اے ایل ایل بی کیا۔ سیشن نج کے حمدے پر فائز ہوئے۔ انبالہ اور سرگودھا میں تعینات رہے۔ ۱۹۱۹ء میں سرگودھا میں انفلونزا ہے وفات پائی۔ آپ کے ایک کزن سید عظمت علی شاہ اور آپ کے ایک کزن سید عظمت علی شاہ اور آپ کے ماجزادے سید سجاد حیدر اقبال کے ہم ذلف تھے۔ ای قرابت داری کی بنا پر بھی کیمار اقبال سے ما قات ہو جایا کرتی تھی۔ (۲۷)

سيدامجد على شاه

سيد نورائلد شاہ كے فرزند اور سيد سجاد حيدر (اقبال كے ہم زلف) كے بھائى ہے - ١٩٠٨ء ين اور گرات بن بيدا ہوئے انٹر كالج مجرات اور لاہور بن تعليم بائى - ربلوے بن ايس ڈى او شخے - جب سيد سجاد حيدر لاہور بن ميكلوڈ روڈ پر علامہ كى ہمائيگى بن رہتے تھے اور كريم بى بى (ذوجہ اقبال) اپنى بمن شزادہ بيم كے محر بن مقيم تھيں - تو سيد انجد على شاہ بحى وہيں قيام بذير شے - دہ اقبال اس ملے والوں بن شال تے - ايك وفعہ وہ كريم بى بى كے كہنے پر اقبال سے ملے والوں بن شال تے - ايك وفعہ وہ كريم بى بى كے كہنے پر اقبال سے ملے كہ كريم بى بى كا خرج بدهايا جائے - (٢٨)

حواله جات وحواثي

- (ا) المنت رونه مخيرلو مجرات سالنام ١٩٩٤ء
- (۲) کتبہ قبر پرس رحلت ۱۹۹۹ (۲۱ ستبر) درج ہے۔ یہ کتبہ پیرفضل سجراتی نے لکوبیا تھا تذکرہ نگارول نے س رحلت ۱۹۳۰ء لکھا ہے۔ مزید شخفیق جاری ہے۔
 - (m) خفظان خاک مجرات منی سم
 - (m) باتك وحل أستاد عام الدين مجراتي- أرود باوس تاجران كتب مجرات: طبع موم 1941ء صلى عه
 - (۵) مطوات آز باتك وحل پلا بويش
 - (١١) بانك دهل لميع سوم صفحه ١١٨
 - (2) ایناص ۲۳
 - (٨) ايناص ١٨٨
 - (٩) اينامخرس
 - (١٠) اليناصلي ١٩٥
 - (ا) درج دیل سے مدلی کی ہے۔
 - (الغب) افتار بث بعتبا سائي فيوز الدين تمين طاقلت عا نومر ١٩٩١ء
 - (ب) بعث دونه يحقيم بجمبر مجرات مورف A بنوري ١٩٧٨ه
 - (ج) خشكان خاك مجرات مني سي
 - (١) جريف كنهاى صاحب سے راقم كى لماقلت مورخہ ١٨ نوم ١٩٩١ء
 - (١١) خفكان خاك كبرات ملى ١١٠٠
 - (m) نیل معایت ڈاکٹر احمد حسین قریش
 - (۵) خطان خاک مجرات مخد وي
 - (١٥) افار اقبل مرجه بيراهد دار: إقبل اكادي لامور عماء " ملى عمد

- (ك) الينامني (لا)
- (١٨) يويميني أز بيرنيك عالم ليريش ٢٠٠٠ ن مفدان ٢٠ روع بدواستان آخرى حسد
 - (١٩) خفتكان خاك مجرات مني ١٩٨
 - (٢٠) چود حرى صاحب سے راقم كى طاقلت مورف س نومر ١٩٩١ء
 - (١١) اِقبل کے آخری دو سال اُز عاشق حسین یالوی " لاہور ۸عماء سخہ ۱۹۵۰
 - (m) ورج ذیل سے مدولی کی ہے۔

(الف) اسلاميه كالج لاموركي صد سلد تاريخ از احد سعيد- لامور ١٩٩٧ء صفحه ٥٥-

(ب) احوال و آثار مولوی نجف علی عاصی- عبدالجلیل نجی لابور عمداء

(ج) اقبل اور الجمن حمليت اسلام از محد حنيف شلد لامور اعداء صفحه ٧٨٠

- (١١٣) مجرات كى بلت: مرتبه اسحاق آشفته كجرات ١٩٩١ صفحه ١٩٩٠
 - (rm) روایات اقبل مرتب عبد الله چفتائی منی ۵۵
 - (ra) ماینامه الرال الادر اکتور ۱۹۸۹ء صفحه ها
- (١٦) ويمية "إقبل كامقلد- وائم إقبل وائم "أزبلة الحق عارف مطبوع لرال ماري ١١٨٥
- (۲۸٬۲۷) علولت از سید حسن عمکری و سید فخر تراب (مجرات) طاقلت مورخد ، اکست ۱۹۹۵ء

حصہ پنجم: إقبال كے تجراتی مكتوب اليهم

ماسٹرطالع محمد
 چودھری محمداحسن

۔ شاعرکے لٹریری اور پر ائیویٹ خطوط سے اِس کے کلام پر روشنی پڑتی ہے۔ اور اعلیٰ درج کے شعراء کے خطوط شائع کرنالٹریری اعتبار سے مفید ہے۔۔ (اِ قبال)

اِ قبال نے نِندگی میں سینکڑوں افراد کو ہزاروں خطوط لکھے جو ان کے نظریات اور ذاتی نے ندگی میں سینکڑوں افراد کو ہزاروں خطوط لکھے جو ان کے نظریات اور ذاتی نے ندگی کے متعلق بہت اہم اور متند دستاویز کا درجہ رکھتے ہیں۔ اِ قبال کے کمتوب ایسم میں درج ذمل کا تعلق مجرات سے تھا۔

- (۱) داكر محمد شجاع ناموس
 - (٢) پروفيسر محد آكبر منير
 - (٣) من عطاء الله وكيل
 - (٣) قاضي فعل حق
 - (۵) شخ عنایت الله
 - (٦) مولا بخش واصف
 - (4) محمد عيد الله مومن
 - (٨) مولوی فعنل کريم
 - (٩) نذر احمد بعني
 - (١٠) ماسرطالع محد
 - (۱۱) چود حرى محداحسن

ان حفرات میں سے پہلے پانچ حفرات کے نام خطوط کے پچھلے مفات میں درج کرویے سے جیں - نمبرا سے و تک کے نام خطوط دیکھیے مسے ان کے حصول کی کوشش جاری ہے۔ متعلقہ لوگوں کا تعاون حاصل نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک کامیابی نہیں ہو سکی - اِس باب میں دو حفرات ماسٹرطالع محد اور چود حری محد احسن کے نام خطوط اور مکتوب البھما کا تعارف بیش خدمت ہے۔

ماسترطالع محمر

ماسٹرطالع محمد' اِ قبال کے ان مکتوب البھم میں سے ہیں جن کے متعلق اِس سے قبل پچھے نہیں لکھاکیا(۱) ان کے نام علامہ کا ایک خط محفوظ ہے۔

ماسٹرطالع محمد ۱۰ ستبر ۱۹۵۹ء میں جلالور جنال میں میرکریم بخش کے کمرپیدا ہوئے۔ ان
کے پڑدادا عظمت میر نے ناگام (کشمیر) سے اجرت کرکے جلالور جنال کو مسکن بنایا تھا۔ ماسر
طالع محمد نے ابتدائی تعلیم جلالور جنال میں عاصل کی۔ ۱۹۰۲ء میں سنٹرٹریننگ کالج لا ہور سے
سینٹر اینگلو در نیکٹر کے بعد ۲۰ جون ۱۹۰۳ء میں چرچ آف سکاٹ لینڈ مشن سکول جلالور جنال
میں ملازمت افتیار کی۔ اپنی محنت اور خداداد مملاحیتوں کی بدولت جلدی ان کا شار سکول

کے بہترین اساتذہ میں ہونے لگا اور ۱۹۱۰ء کے قریب انہیں مثن سکول کا بیڈ ماسٹرینا ویا گیا۔ جمال وہ ۱۹۲۳ء تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مثن کی جانب سے ملنے والی تعریقی اساد میں اکمی بیشہ وارانہ خدمات کو بہت سراہا گیاہے۔

ماسر طالع مجر نے ۱۹۲۲ء میں پنجاب یو ندرش سے منٹی فاضل اور ۱۹۲۳ء میں بی اے
پاس کرلیا۔ بچر عرصہ بعد انہیں اسلامیہ بائی سکول جلالپور بٹال کا بیڈ ماسٹرینا دیا گیا' جمال وہ
مہواء تک نمایت مستعدی سے تدریس کا مقدس کام کرتے رہے۔ وہ نمایت محنتی اُستاد
سے 'تدریس کا فن جانتے تھے اور بوے خلوص سے پڑھاتے تھے۔"

اسٹرطالع محد ساجی خدمت میں بھی بہت فعال تھے۔ بیبویں صدی کے ابتدائی سالوں میں اس علاقے میں طاعون کی ویا زوروں پر تھی۔ اسٹرصاحب نے حکومتی سرگرمیوں میں بہت ہاتھ بٹایا۔ وہ اا۔ ۱۹۱۰ء میں اعزازی پلیگ آفیسرز رہے۔ وہ ٹاؤن کمیٹی جلالپور جٹال کے آخری سکرٹری ' میو لیل کمشزاور واکس پریزیڈنٹ کی حیثیت میں بھی علاقے کی فلاح و بہود کیلئے سرگرم رہے۔ مشن کی تعلیم سرگرمیوں کے علاوہ ' جنگ عظیم اول ' ریڈ کراس اور طاعون کے خاتمہ کیلئے اِن کی خدمات کا سرکاری سطح پر اعتزاف کیا گیا۔ وہ ڈپٹی کمشنر کے ور بار میں کری نشین بھی تھے۔

اسرطالع می سرسد کے نظریات اور اکے مثن سے بہت متاثر ہے۔ اور عملی طور پر بھی اِس میں شامل ہے۔ و مبر اا اواء میں دھلی میں منعقدہ آل اعدیا میران اینگلو اور فیش ایکو کیشنل کا نفرنس میں لوکل سمین مجرات کی رپورٹ میں اِن کی مالی و اظائی الداد کا ذکر موجود ہے۔ اسرصاحب مثن سکول سے رہائر ہونے کے بعد علی مردھ کے سکول سکیشن میں پر ھانے کے خواہشند ہے۔ انہوں نے شخ عبدالقاور کو لکھا جن سے اُن کے مراسم ہے۔ انہوں نے شخ عبدالقاور کو لکھا جن سے اُن کے مراسم ہے۔ انہوں نے شخ عبدالقاور کو لکھا جن سے اُن کے مراسم ہے۔ انہوں نے شخ عبدالقاور کو لکھا جن سے اُن کے مراسم ہے۔ اور انکا جواب موصول ہوئے پر اِئ خط پر اپنی طرف سے نوٹ لکھ کر ماسرصاحب کو بھی اور انکا جواب موصول ہوئے پر اِئ خط پر اپنی طرف سے نوٹ لکھ کر ماسرصاحب کو بھی دیا۔ علی مرورت تھی محراسرطالع محر سائنس نہیں ویا۔ علی طرف سے نوٹ لکھ کر ماسرطالع محر سائنس نہیں مانٹ میں مفاین کے اُستاد کی ضرورت تھی محراسرطالع محر سائنس نہیں ماسرطالع محر ایک فعال اور خدمت سے عبارت نے ندگی محزار کر ۲۲ سخبرا ۱۹۵۵ء کو فوت ماسرطالع محر ایک فعال اور خدمت سے عبارت نے ندگی محزار کر ۲۲ سخبرا ۱۹۵۵ء کو فوت اور جلائیور جناں جی وقن ہوئے (۲)

مكتوب إقبال بنام ماسرطالع محر:_

ماسر طالع محمد ایک أردو لغت ترتیب دے رہے تنے (۳) تو ان کے سامنے دو سری زبانوں سے أردو میں منطل ہونے والے الفاظ کے تلفظ کا سئلہ پیدا ہوا۔ اس البحن کے حل کیلئے أنہوں نے علامہ کو خط لکھا۔ علامہ نے جواب لکھا۔ جب ۲-۱۹۳۳ء میں پروفیسر شخ عطاء اللہ (جو غالبًا اسر طالع محمد کے شاگر دہتے) نے علامہ کے خطوط جمع کرنے شروع کئے تو اسر صاحب نے بھی اصل خط ان کے حوالے کر دیا۔ یہ خط اِ قبالنامہ حصہ دوم مفی ۲۲۹پر و ماسر صاحب نے بھی اصل خط ان کے حوالے کر دیا۔ یہ خط اِ قبالنامہ حصہ دوم مفی ۲۲۹پر درج ہمال سے تعارفی نوٹ کیمائے ہماں نقل کیا جا تا ہے۔

م م توب الیہ نے جلالیور جنال صلع مجرات ' پنجاب ' سے دریافت فرمایا جب عربی الفاظ یا فاری زبان سے اُردو میں خفل ہوتے ہیں تو بعض او قات اُردو میں شفقت بیل الفاظ یا فاری زبان سے اُردو میں شفقت ہے لیکن اُردو میں شفقت صحیح ہے۔ مربعض باریک بین اور نفاست پند صفرات اصل زبان کے تلفظ کو اُردو میں خواہ مخواہ محوات ہوئے ہیں۔ اس بارے میں آپ اُردو میں خواہ مخواہ کی کیا رائے ہے؟ کیا اصلی زبان کے تلفظ کو صحیح تصور کیا جائے یا وہ تلفظ صحیح کی کیا رائے ہے؟ کیا اصلی زبان کے تلفظ کو صحیح تصور کیا جائے یا وہ تلفظ صحیح کی کیا رائے ہے؟ کیا اصلی زبان کے تلفظ کو صحیح تصور کیا جائے یا وہ تلفظ صحیح کی کیا رائے ہے؟ کیا اصلی زبان کے تلفظ کو صحیح تصور کیا جائے یا وہ تلفظ صحیح کیا رائے ہے؟ کیا اصلی زبان کی اور کھنٹوی ادیب یا ان کا خوا ندہ طبقہ اِستعمال کریا

"اس کے بعد ماسٹرصاحب موصوف نے الفاظ کی ایک فہرست وے کر ان کا ورست تلفظ دریافت فرمایا ۔ جواب حسب ذیل موصول ہوا۔ "

عرم بنده: أللام عليم!

جس تم کی تحقیق زبان آپ کو مطلوب ہے افسوس کہ جی اِس جی آپ کی کوئی اہداد نہیں کر سکتا۔ غالبا لکھنؤ سے ایک آدھ رسالہ اِس فتم کا شائع ہو ؟

ہے گر جھے نام معلوم نہیں اِس سلطے جی آپ مرزایاس عظیم آبادی ایڈ یٹرکار امروز لکھنؤ اور مرزاعزیز لکھنؤی اشرف منزل لکھنؤ سے خط و کتابت کریں۔ امروز لکھنؤ اور مرزاعزیز لکھنؤی اشرف منزل لکھنؤ سے خط و کتابت کریں۔ وہ آپ کو بہتر مشورہ دے عیل ہے۔ جی آپ کی قدر و منزلت کری ہوں کراس زمانے جی اور ایسے مقام پر آپ کو میچ اردو کا ذوق ہے۔

محدا قبال لاہور ۱۸جون '۲۱ء

چود هری محمد احسن

چودھری محد احسن ' بنجابی زبان کے بلند پایہ شاع' پیر نیک عالم کے سب سے چھوٹے صاحبزادے اور مجرات کے ناموروکیل چودھری محد حسن چیمہ کے چھوٹے بھائی تھے۔
میر احسن ۱۹۰۴ء کے قریب کلاچور (متصل جلالپور جثال) میں پیدا ہوئے۔ ابتدئی تعلیم جلالپور جثال میں ماصل کی ۔ اسلامیہ کالج لاہور سے ایم اے کی ڈگری کی اور ملازمت افتیار کی ۔ ڈپئی رجٹرار کو آپریؤ سوسائیٹرز کے عمدے تک پہنچے۔ آپنے بڑے بھائی (حافظ محد حسن) سے پہلے ۱۹۷۷ء کے قریب فوت ہوئے (۳)

پس منظر

چود حرى محد احسن كے بوے بھائى حافظ محد حسن لاہورى جماعت كے سركرم ركن اور امير مجرات تے ۔ اپنى جماعت ميں اضافہ كيلئے تبلغ ميں بحى بهت مستعد تے ۔ چنانچہ انہون نے آپ چھوٹے بھائى كو بھى إس جماعت ميں شموليت كى دعوت دى ۔ اور جماعت كالمريح بھى فراہم كيا ۔ چنانچہ چود حرى محد احسن كالمريح بهى فراہم كيا ۔ چنانچہ چود حرى محد احسن نے علامہ سے راہنمائى طلب كى اور خصوصیت سے بد دريافت كيا كہ كيا مرزا غلام احمد مجد و كمالانے كے حقد ار بيں؟ (كيونكہ احمد يوں كى الهور جماعت محمد متعلق علامہ كى جموى رائے بھى دريافت كى بجائے مجد و مانتى ہے) إس كے علاوہ جماعت كے متعلق علامہ كى مجموى رائے بھى دريافت كى اور إس بيں شامل ہونے يا نہ ہونے كے متعلق بھى اكى ہدايت كيا در خواست مرزا رہوئے ۔ علامہ كے جواب كے بعد چوحرى محمد احسن نے الهورى كيا تا مور است مرزا رہوئے ۔ علامہ كے جواب كے بعد چوحرى محمد احسن نے الهورى جماعت بين داخل نہ ہونے كا فيصلہ كيا اور تمام عمرائے تى عقيد ہے ہو احمن نے الهورى محمد احسن نے الهورى محمد على درخواست مين داخل نہ ہونے كا فيصلہ كيا اور تمام عمرائے تى عقيد ہے ہو تمام درخواست محمد على المحمد كے مورد تواست محمد على درخواست محمد كيا اور تمام عمرائے تى عقيد ہے ہو تاتم درجوں تھائم درجوں المحمد كيا ہو تمام عمرائے تاتى معلى درخواست محمد كيا ہوں كيا ہوں كيا ہو تمام كيا ہو تمام عمرائے تاتم كيا ہو تمام كيا ہو تمام كيا ہو تمام كيا ہوں كيا ہوں كيا ہوں كيا كيا ہوں كيا تھائم كيا ہو تمام كيا ہوں كيا ہوں كيا ہو كيا

كمتوب إقبال بنام چود حرى محمداحسن

علامہ کا مکتوب بنام چود حری محرائن اس اعتبارے بہت اہم ہے کہ اس کے ذریعے
ہمیں علامہ مرحوم کا ظہور مہدی مجدد ہت اور احدیث کے متعلق (اس دور ۱۹۳۲ء میں)
عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ خط سب سے پہلے اِ قبالنامہ حصہ دوم مرتبہ جُن عطاء الله 'لاہور
ان علیہ ۱۳۳۲ ہو شائع ہوا تھا تاہم اپنی اہمیت کے چیش نظریہ خط جزوآیا کاملاً و مختاً فو مختاً
مختلف کتب اور جرائد میں شائع ہوتا رہا۔ اِس خط میں علامہ لے احدیث کے متعلق جو نظریہ
بیان کیا تھا ' ۱۹۳۵ء کے بعد اِس میں داشح تبدیلی رونما ہو گئی تھی

۷ اپریل ۳۲ء جناب من ألسلام علیم

میں آپ کے بھائی صاحب ہے بخوبی واقف ہوں وہ نمایت نیک نفس آدی ہیں۔ ہاں یہ فیک ہے کہ آپ کو کی عالم ہے یہ سوالات کرنے چاہیں جو آپ نے بھے ہے کیے ہیں۔ میں زیادہ سے زیادہ آبکو اپنا عقیدہ بتا سکتا ہوں۔ اور بس۔ میرے زدیک مہدی 'میسیت اور مجددت کے متعلق جو احادیث ہیں وہ ایرانی اور جبی تحیلات کا نتیجہ ہیں۔ عربی تحیلات اور قرآن کی صحح پرٹ ہے ان کا کوئی سرو کار نہیں (۵) ہاں یہ ضرور ہے کہ مسلمانوں نے بعض علاء یا دیگر قائدین امت کو مجدد یا مهدی کے الفاظ ہے یادکیا ہے۔ مثلاً محمہ طافی فاتح قططنیہ کو مور فیمن نے مهدی تکھا ہے۔ بعض علائے امت کو امام اور مجدد کے الفاظ ہے یادکیا ہے یاں میں کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ زمانہ حال میں میرے نزدیک اگر کوئی صحفی مجدد اس میں میرے نزدیک اگر کوئی صحفی مجدد کے الفاظ ہے یاد کیا ہے مسلمانوں کی تاریخ جب کوئی تکھے گا تو ہے سب سے پہلے عبدالوہا ب نجدی اور بعد میں جمال الدین افغائی ہے ۔ مصرو ایران و ترکی و ہند کے مسلمانوں کی تاریخ جب کوئی تھے گا تو اے سب سے پہلے عبدالوہا ب نجدی اور بعد میں جمال الدین افغائی کا ذکر کرنا ہوگا۔ مؤ تر الذکری اصل میں مؤسس ہے زمانہ حال کے مسلمانوں کی تاریخ جب کوئی تھے گا تو اے سب سے پہلے عبدالوہا ب نجدی اور بعد میں جمال الدین افغائی کا ذکر کرنا ہوگا۔ مؤ تر الذکری اصل میں مؤسس ہے زمانہ حال کے مسلمانوں کی نشاہ الگانیہ کا۔ اگر قوم نے ان کو عام طور پر مجدد نہیں کہایا آنہوں نے خود اِس کا دعوی نہیں کیا تو اِس سے نہیں کیا تو اِس سے نور یک نشاہ الگانیہ کا۔ اگر قوم نے ان کو عام طور پر مجدد نہیں کمایا آنہوں نے خود اِس کا دعوی نہیں کیا تو اِس سے ان کے کام کی ایمیت میں کوئی فرق احمل بھی میں کوئی فرق احمل بھی میں کوئی فرق احمل بھی کوئی فرق احمل بھی کوئی فرق احمل ہے کوئی خود کے نور کیک نہیں آ

یں یو وہ سے اور سے اس سے اس سے اس میں ہے۔ اور اس ہیں ہیں ہے اور اس ہے الیے افراد

باتی رہی تحریک احمد بہت ۔ سو میرے نزدیک لاہور کی جماعت میں بہت ہے ایسے افراد
میں جن کو میں غیرت مند مسلمان جانتا ہوں۔ اور ان کی اشاعت اسلام کی مسامی میں ان کا
امد رد ہوں۔ کی جماعت میں شریک ہونایا نہ ہونا انسان کی ذاتی افتاد طبیعت پر بہت کچھ مخصر
ر کھتا ہے۔ تحریک میں شامل ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ آپ کو خود کرنا جا ہے۔

اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے کئی طریق ہیں۔ جن طریقوں پر اِس وفت تک عمل ہوا ہے ان کے علاوہ اور طریق بھی ہو سکتے ہیں۔ میرے عقیدہ ناقص میں جو طریق مرزا معاحب نے افتیار کیا ہے وہ زمانہ حال کی طبائع کیلئے موزوں نہیں ہے۔ ہاں اشاعت اِسلام کا جوش جو ایکی جماعت کے اکثرافراد میں پایا جاتا ہے قابل قدر ہے۔

دالسلام محمدا قبال

حواله جات وحواثي

- () مائر طالع محر كے بارے مل راقم كا ايك مضمون سه لمى محيفه أجمن ترقی آدب الهور كے شارے بلت اكتور و ممبر مهم من شائع جوا -إس مضمون من اضافه و ترميم كے بعد إسے خون اللہ الهور (سالنامہ ۱۹۹۶ء) شاره سائع كروايا تقل الهور (سالنامہ ۱۹۹۶ء) شاره سائع كروايا تقل
 - (٣) مائر صاحب كے طالت كے اللے كفذات و استادے افذ كے كے يوں۔
 - (m) بي لغت كمل نه بو كل-
 - (m) چودهری محراحن کے ملات چودهری فتح محر وز ایدودکیث (مجرات) سے مامل موسئ
- (۵) علامہ تمنا عمادی (۱۸۸۸ء اعداء) نے إن تمام اصابت كا تقيدی جائزہ ليا ہے جو تلبور مدى سے متعلق تن چار احادث تندى كى اور سلت لئن ماجه كى چى انبول نے إن تمام احادث كا تفصيلى تجزيد كرنے كے بعد انبيں مجول اور ضعیف طبت كيا ہے (تفصيل كيلئے و محمنے احادث كا تفصيلى كيلئے و مراج انتمام كامور مارج اسمى محمول اور ضعیف طبت كيا ہے (تفصيل كيلئے و محمنے ماہند طلوع إسلام لامور مارج اسمى محمد)

باب پنجم اقبال شناسی میں گجرات کا کردار حصہ اول: مترجمین اِقبال

- ى حصه دوم: محققين إقبال
- ت حصه سوم:مقلد "ن إ قبال
- عدچارم: رسائل وجرائد وبرنهائے إقبال

ا قبال اور مجرات المستحد

حصه اول: مترجمين إقبال

اکثراحمد حسین قریشی یروفیسرشریف کنجای الك محدا شرف یروفیسرسید آکبرعلی شاه 🗢 مفتی حمیدالله اللم على تجراتي على احمر كوندل اخرحين شيخ ذاكثرآ فناب اصغر ى محدرمضان تبسم قريشي چنداور مترجمين 🗢 چود هری محمداحسن (علیگ)

تراجم كاجمالي خاكه

ترجمان حقیقت کے پیغام کو عام کرنے میں ترجمہ خاص ابمیت رکھتا ہے۔ اِ قبال کے کلام و خطبات کے بہت سے تراجم شائع ہو بچے ہیں لیکن اِس میدان میں اللِ مجرات کی خدمات سب سے زیادہ اور سب سے وقع ہیں ۔ خصوصی طور پر پنجابی میں تراجم میں مجرات کے شعراء کو اولیت حاصل ہے۔ اہالیانِ مجرات کے کئے ہوئے تراجم کی فہرست بچھ یوں ہے۔ مندال ہے۔ اہالیانِ مجرات کے کئے ہوئے تراجم کی فہرست بچھ یوں ہے۔ مندال ہے۔ اہالیانِ مجرات کے کئے ہوئے تراجم کی فہرست بچھ یوں ہے۔

منجاني تراجم

اَدُوْاكِرُاحِدِ حَسِينَ قَرِيقُ اَدُورِوفِيسِر شريف كنجاي اَدُوروفِيسِر شريف كنجاي اَدُيروفِيسِر شريف كنجاي اَدُيروفِيسِر شريف كنجاي اَدُكاهُم على مجراتي اَدُكاهُم على مجراتي اَدُكاهُم على مجراتي اَدُكاهُم على مجراتي نظوہ 'جوابِ فلوہ کامنظوم ترجمہ اسرارِ خودی کامنظوم ترجمہ مثنوی مسافر کامنظوم ترجمہ مکشنِ رازِ جدید و بندگی نامہ کامنظوم ترجمہ پس چہ باید کروائے اقوامِ شرق کامنظوم ترجمہ جاوید نامہ کامنظوم ترجمہ خطباتِ اِقبال کا ترجمہ علم الاقتصاد کا ترجمہ ارمغان مجاز کے فاری کلام کامنظوم ترجمہ فکوہ 'جوابِ فیکوہ کامنظوم ترجمہ فتنی نظموں اور غزلوں کامنظوم ترجمہ فالہ طور (بیام مشرق) کامنظوم ترجمہ

ונפ לוק

آذ علیم آفآب احد قرشی آذ مفتی حمیدالله مرح آذ شریف کنجای آذ شریف کنجای خطب إلد آباد کا اُردو ترجمه جادید نامد کا منظوم اُردو ترجمه خطبات با قبال کا آسان اُردو ترجمه محکشن راز جدید کا منظوم اُردو ترجمه

فارى تراجم

الذاكرً آلماب امغر

مشميري كلام إقبال أردد كامنتوم فارى ترجمه

ا تبال اور تجرات

ا گریزی تراجم

آذ کمک محدا ثرف أذيروفيسربيد أكبرعلى شاه أزيروفيسرسيد أكبرعلي شاه الميس كى مجلس شورى كامنظوم الحريزي ترجمه منرب كليم كامنطوم الحريزي ترجمه بال جريل (غزليات) كامنكوم الحريزي ترجمه

تصويري ترجماتي

أزچود حرى محداحس عليك أزجود هري محمداحس عليك

عكاسيات احسن 'أز مكلام إقبال اشعار إقبال كى تصويري جملكيال

ڈاکٹراحمہ حسین قریثی

ڈاکٹراحمہ حسین قریش تلعد اری مجرات کے مشہور محقق ہیں۔ ان کی شرت کے اور بھی كى پىلويں جن ميں ان كاكتب خانہ بحى خاص اہميت كا حامل ہے۔ أردو ' فارى اور عربي میں ایم اے جبکہ أردو اور عربي میں لی ایج ڈی کی وگریاں حاصل كر بي میں ۔ اب تك ورجنول مقالات اور کئی کتب لکھ چکے ہیں ۔ تاہم بیشتر کام اہمی تھنے طباعت ہے۔ ان کی تا حال آخری علمی کاوش قرآن علیم کامنظوم اُردو ترجمہ ہے۔ اُردو ' پنجابی اور فاری میں شاعری کرتے ہیں اور عربی میں بھی شعر کہنے کی کوشش کی ہے۔ اِن چاروں زبانوں پر مشمل حربہ و نعتیہ دیوان چھپ چکا ہے۔

كلام إقبال كے پنجابی تراجم میں بھی قریش صاحب كانام معترحیثیت كاحاف ہے اب تك ورج ذیل پنجابی تراجم شائع ہو تھے ہیں۔

مِنْجَالِي أولِي يورؤلا مور- ١٩٧٣ء متحات ۲۲ متحات ۵۲ ميري لا تيريري لاجور-٢١٩٤٦ متحات ۲۸

ا- فكوه عواب فكوه ۲- اسراد خودی

ميرى لا بحريرى لا مو د- ١٩٤٧ء

۳- سافر(مثنوی) ٣- كلشن راز جديد وبندكي نامه

متحات ۲۳ إقبال اكادى لامور ١٩٨٣ء متحات ۸۲ إقبال اكادى لامور- ١٩٩٣ء

۵- اس چه بائد کرداے اقوام شرق

ہی گلبند کے ہیں قریش صاحب نے إقبالیات بر کئ مفا

فکوہ 'جواب فکوہ کے ترجمہ میں سے فکوہ کے پہلے بند کا ترجمہ بلاحظہ ہو ' اِ قبال کہتے ہیں

گیوں نیاں کار بنول ' سود فراموش رہوں

قر فردا نہ کروں ' محو غم دوش رہوں

نالے بلبل کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں

ہم نوا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں

جرأت آموز ' مری تاب بخن ہے جھے کو

جرأت آموز ' مری تاب بخن ہے جھے کو

گاراحمہ حسین یوں ترجمہ کرتے ہیں (۱)

کول کھائے دی رہنے والا ہووال ' نفع نہ پاوال اے دی کھے کرال نہ چتا ' کچھے دے غم کھاوال شل بلیل دے کتوں نوڑی رونے سندا جاوال میں بلیل دے کتوں نوڑی رونے سندا جاوال میں بے حس تے نہیں کھل وانگول کیوں نہ لبال ہلاوال کل کرن دی دین دلیری مختوں ذوق محتیرے کی کرن دی دین دلیری مختوں ذوق محتیرے کے اللہے رب دے انے میں بوے منہ میرے

پروفیسر شریف کنجابی

پروفیسر محمد شریف تنجابی پنجابی زبان و اوب اور ترجمه کی دنیا بیں بہت معتبرنام ہے۔ وہ ۱۹۱۳ء بیں پیدا ہوئے عمرِعزیز درس و تدریس میں گزری۔ اب تک دو درجن سے زائد علمی و محقیق کتب و تراجم پیش کرکے اہلِ علم و فن سے داد حاصل کر پچے ہیں۔ جن میں "جگراتے" "جماتیاں" 'اور پنجابی ترجمہ' قرآن خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔ وہ اردو شعری مجموعے شائع ہو پچے ہیں۔

شریف تخابی اِ تبالیات میں بھی بلند مقام کے مالک ہیں۔ ان کے کئے ہوئے تراجم نقدم اور معیار ہردو اعتبار سے قابل رشک ہیں۔ تفعیل یوں ہے ا۔ 'جادید نامہ ' کامنکوم پنجابی ترجمہ مجلس ترتی آدب لاہور۔ ۱۹۲۷ء منجات ۲۱۲

مجلس ترقی آوب لاجور ۱۹۷۵ء منجات ۲۱۹ برم اقبال لاجور ۱۹۷۸ء منجات ۱۹۱۱ مجلس ترقی آوب لاجور ۱۹۷۷ء منجات ۲۳

۲- • علم الانتضاد • کا پنجابی ترجمه ۳- خطبات کا پنجابی ترجمه

٧- خطبات كا آسان أردو ترجمه رم إقبال لامور- ١٩٩٢ء صفحات ٢٢٣

٥- كلين راز جديد كامنظوم أردو ترجمه إقبال اكادى لابور- ١٩٩٢ء درج بالا تراجم میں فاری کلام اِ قبال سے منقوم پنجابی ترجمہ بھی شامل ہے اور علم الا تنساد جیسی میکنیکل کتاب کا پنجابی ترجمه بھی۔ علاوہ ازیں اِ قبال کے انگریزی خطبات کا بنجابی زبان میں ترجمہ بھی ایک کارنامہ ہے۔ شریف صاحب نے وقبال کے حضور منظوم خراج عقیدت کے علاوہ ان کے کلام پر بلند مرتبہ مضامین و مقالات بھی رقم کئے ہیں۔مثلاً جولائي ١٩٧٤ء خفیان خاک سے استغبار سمای مجغه و آبال نمبرا יצנו נפנם פושנ"- שאום לנפיון יחוי إ قبال تے رونی واستلہ بانك دراء كي ابتدائي تطميس-1944, سه مایی - فتون - لاہو ر - محيفه إقبال مرتبه يولس جاويد ١٩٨٧ء إ قبال كى دعائي -تون - لا ہور کلشِن رازِ (قدیم وجدید) پر ایک نظر توجروتمبر ايريل ١٩٩٠ء إ قبال كى مرهيه تكارى לם ני עותני

'جاوید نامہ' کے پنجابی ترجمہ سے اقتباس

إقبال- خطاب به جاويد (محن به نژاونو)

ير نيايد آنچه ور قعر دل است کت نے دارم کہ ناید ورکتاب حرف و صوت اورا کند پوشیده ت 1 6 2 St

ایں کن آراستن ہے حامل است كرچه من مد كلت كفتم لي تجاب ر کویم ے خود ویده ز سوند او را آز نگاهِ من بلير شريف منجاى صاحب كاترجمه (٢)

کلاں توں کی حاصل ہودے کی ہتے لیے آدے جو کھے دل دے اندر ہے دے اوہ نہ دسیا جادے بھانویں کھ بٹا کے اولے بھیت بڑار وکھائے ر اک کت ہے اجبا کھنے دی نہ آئے مونہوں کڈھال کے اوہ بھول ہور اڑھدا جاوے حفال کے آدازاں اس ٹول پر فحے ہور ہوائے یر سیک اس وا لے سکتا ایس میری توں تکابوں يا مز ميرى مركى وسيلے والى فعظى آمول

ملك محمرا شرف خال

ملک محد اشرف خان نے اِ قبال کی ایک طویل نقم - ابلیس کی مجلس شوری - کا انگریزی زبان میں منگوم ترجمہ کیا اور بچھ ایسی عمدگی ' وقت ِ نظراور محنت و محبت سے کیا کہ خود کو متر بمین کلام اِ قبال کی صغب اول میں شامل کروالیا۔

ملک جمد اشرف ۱۳ ایریل ۱۹۱۵ء کو مجرات شریل پیدا ہوئے۔ اِن کے والد ملک برکت علی بسلسلہ ملازمت بھوپال میں رہائش پذیر تھے۔ چنانچہ محدا شرف کی ابتدائی تعلیم بھوپال میں ہوئی۔ وہاں کے اُدبی ماحول سے ذوق پیدا ہوا اور وہ اُردو زبان و اُدب کے رموزے آگاہ ہوئے۔ وہاں کے اُدبی ماحول سے ذوق پیدا ہوا اور وہ اُردو زبان و اُدب کے رموزے آگاہ ہوئے۔ اگر چہ کالج کی تعلیم زیادہ عرصہ جاری نہ رکھ سکے تاہم اُسے والدسے ورش میں ملنے والے ذوق لطیف اور خداداد صلاحیت کی وجہ سے او کی عمری میں می اُردواور الحریزی پر والے ذوق لطیف اور خداداد صلاحیت کی وجہ سے او کی عمری میں می اُردواور الحریزی پر عبور حاصل کرلیا اور بعد ازاں فاری اور عربی بھی بعد رِ ضرورت سکے گی۔

تنتیم ہند کے بعد وہ مجرات آگئے اور بقیہ زِندگی اِی شریس بسری۔ حصول علم کاسلسلہ جاری رکھا اور نامساعد حالات کے باوجود اپنی غیر معمولی ذہنی صلاحیتوں کو کام میں لاکر بلند علمی مقام حاصل کیا۔ ان کی تحریریں ان کے جوش ٹاٹر ' فکر پختہ ' متوازن قوت ِاظهار اور اسلام کے ساتھ محری وابنگلی کامنہ ہوانا ثبوت ہیں۔

کمک محدا شرف ایک نابغ اروزگار تھا محر حالت کی ستم ظریفیوں اور و نیا کی بے قدری کے اس محرانمایہ سکالر کی ملاحیتوں کو زنگ آبود کر دیا۔ اور بیہ وانشور مم نامی اور تسمیری کی نزندگی مزار کرہ جنوری ۱۹۸۱ء کو رائی کمکب عدم ہوا۔ اور مجرات میں آخری آرام گاہ نی (۳)

كلام إقبال كاترجمه

ملک اشرف نے "ارمغانِ تجاز" کے حصہ اُروو کی طویل نقم "المیس کی مجلی شوری "کا منظوم کا انگریزی ترجمہ ۱۹۳۹ء میں جب وہ بھوپال میں قیام پذیر ہتے 'کمل کیا۔ بھوپال میں ملک صاحب کے دوستوں میں ممنون حن خان اور سما مجددی جیسے اِ قبال شناس شام ہے۔ یہ ترجمہ مہلی مرتبہ نومبر ۱۹۵۱ء میں "The Devil's Conference" کے نام سے اُروو یہ ترجمہ مہلی مرتبہ نومبر ۱۹۵۱ء میں ترجمہ کے ساتھ ساتھ تشریح بھی شامل تھی ہاؤس کی ساتھ ساتھ تشریح بھی شامل تھی اور اس کی منظامت ۱۹ مفات تھی ۔ اِس کیا۔ اِس میں ترجمہ کے ساتھ ساتھ تشریح بھی شامل تھی اور اس کی منظامت ۱۹ مفات تھی ۔ اِس کیاب کا پیش لفظ ڈاکٹر رضی الدین صدیقی اور اس کی منظامت ۱۹ مفات تھی ۔ اِس کیاب کا پیش لفظ ڈاکٹر رضی الدین صدیقی اور اس کی منظامت ۱۹ مفات تھی۔ اِس کیاب کا پیش لفظ ڈاکٹر رضی الدین صدیقی اور اس کی منظامت مرجع عبدالقادر نے لکھا۔

کاب کا دو سرا ایڈیشن "Thus Conferred Satan" کے عنوان سے بک ہاؤی الہور نے 1942ء میں شاکع کیا۔ یہ نظر ٹانی شدہ ایڈیشن تھا اور اِس کی مخامت ۳۵۰ منوات تھی ۔ اِس ایڈیشن میں مترجم کا دیباچہ بھی بہت ابمیت رکھتا ہے۔ اس ایڈیشن میں مترجم کا دیباچہ بھی بہت ابمیت رکھتا ہے۔ اس ایڈیشن میں یورپ کے بعض نامور متشرقین کی آراء بھی شامل تھیں ۔ جنہوں نے ملک صاحب کی کوشش کو بہت سرایا تھا۔ ان میں اطالوی پروفیسرالیکاندرو یوسائی (م-مارچ 1942ء) اور فرانسیں پروفیسرلوئی ماسینون (۱۸۸۳ء ۔ 1941ء) شامل تھے۔ ان کے علاوہ شخ موی جار اللہ 'سید سلیمان ندوی' مولانا سید مودودی (۱۹۰۳ء ۔ 1949ء) وغیرہ کی آراء دونوں ایڈیشنوں کا حصہ جیں۔ اِقبال کے اصل اشعار اور ترجمہ ملاحظہ ہو۔ (۳)

الجيس (آيخ مثيرول سے)

جانا ہوں ' میں ہے امت طاق قرآل نہیں ہے وہ وہ مراہے واری بھرہ مومن کا ویں جانا ہوں میں کہ مشرق کی اندھیری رات میں ہے بید بینا ہے ہیران حرم کی آسیں عمرِ حاضر کے نقاضاؤں ہے ہے لیکن ہے خوف ہو نہ جائے آشکارا شرع پنجبر کہیں ہو نہ جائے آشکارا شرع پنجبر کہیں

The Arch Devil (to his councillors)

I do know this community is no longer the bearer of the Quran.

The same capitalism is the religion of the believer now.

And I know, too, that in the dark night of the East.

The sleeves of the Holyones of the Sanctuary, is bereft of the white, illuminating hand.

The demands of the present age, however, Spell the apprehension.

Lest Sariah of the Prophet ahould come to light oneday.

يروفيسرسيد أكبرعلى شاه

پروفیسرسید آکبر علی شاہ نے اِ قبال کی دو کتابوں "بال جریل "اور " سرب کلیم " کا منظوم انگریزی ترجمہ کیا ہے۔

سید آگر علی ۲ جون ۱۹۱۱ء کو مجرات شریل سید پنن شاہ کے گرید ا ہوئے جو پکری بیل الزم تنے اور اکبر علی کے بچین بیل بی فوت ہو گئے تھے۔ اکبر علی نے عرعزیز کا بیشتر حصہ مجرات ہو باہر گزارا۔ زمیندار سکول مجرات اور اسلامیہ کالج لاہور بیل تعلیم حاصل کی۔ انگریزی اور فاری کے مغابین بیل ایم اے کی ڈگریاں ذاتی مطالعہ اور کو شش سے تقسیم ہند سے قبل جب کے قلفہ بیل ایم اے کی ڈگری قیام پاکستان کے بعد حاصل کی۔ ہنجاب کے مغلف ہائی سکولوں مثلا کو رواسپور ، بحلوال اور جملم سے سلماء تدریس شروع کیا اور پھر بختی ہائی سکولوں مثلا کو رواسپور ، بحلوال اور جملم سے سلماء تدریس شروع کیا اور پھر بختی او شخو پورہ کے گور نمنٹ کالجز بیل اگریزی کے آستاد رہے اور اے 19 اے لگ بھگ ریٹاز ہوئے۔ انتہائی شغیق ، مریان اور مختی استاد شے۔ انگریزی ، اروو ، فاری اور عربی ریٹاز ہوئے۔ انتہائی شغیق ، مریان اور کوشہ نشخی کی وجہ سے انجی تک علمی حلقوں بیل زیادہ مشہور شمی ہیں۔ ریٹاز منٹ کے بعد اے 19 میں بال جبریل کا ترجمہ کیا اور وفات تک اپنی مصروفیات کو اقبال کے مطالعہ تک محدود رکھا۔ ۱۹۸۳ء میں ، ضرب کلیم ، کا ترجمہ کیل اور محروفیات کو اقبال کے مطالعہ تک محدود رکھا۔ ۱۹۸۳ء میں ، ضرب کلیم ، کا ترجمہ کیل اور محرات شہر کے تریشک قبرستان میں دفن ہوئے (۵)

ا- بال جرل کی غزلوں کا ترجمہ "Gabriel's Wing" کے نام سے ۱۹۷۹ء میں ماؤرن بکڈ ہو - اسلام آباد نے طبع کیااس کی منامت ۱۹۲ صفات ہے - اِس کا ترمیم و اضافہ شدہ دو سرا ایڈیشن ۱۹۸۳ء میں لاہور سے علمی کتاب خانہ نے شائع کیا۔ منامت ۲۱ صفات

۲- منرب کلیم کا ترجمہ "The Rod of Moses" کے عوان سے آ قبال اکادی لاہور کے سامنیات کا مناب کا میں استحات کی امور اللہ ۱۹۸۳ء میں شاکع کیا اِس کی منامت ۲۰۰ سفات ہے۔ اِن ۲۰۰ سفات میں ۱۳ سفات کا تعارف کروائے کیا کھا ہے۔ تعارف کروائے کیا کھا ہے۔ سماا سفات کا ترجمہ ہے اور ۵۱ صفحات پر محلیقات و حواثی ہیں۔

سید آکبر علی شاہ کے ووٹوں تراجم زبان و فن کے اعتبار سے نمایت بلند پایہ اور خوبصورت بیں۔ ترجمہ آسان فیم ہونے کیساتھ ساتھ صوتی آہنگ کے اعتبار سے بھی بت www.iqbalkalmati.blogspot.com

ا قبال اور مجرات

ولکش ہے۔ ضرب کلیم کے ترجمہ ہے ایک مختر تقم کا ترجمہ یلاحقہ ہو۔ اِ قبال کی تقم ہے۔ "پنجائی مسلمان"

نہ ب میں بت کازہ پند اِس کی طبعت

کرلے کمیں حزل تو محزرہ ہے بت جلد

تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا

ہو کمیل مریدی کا تو برہ ہے بت جلد

ہو کمیل مریدی کا تو برہ ہے بت جلد

ہو کمیل کا پہندا کوئی میاد لگا دے

سد آکیر علی کا محریزی ترجمہ: (۱)

PUNJABI MUSLIM

A newborn faith invokes his taste,
Adopts with zeal but leaves with haste,
In search for truth he takes no part,
If comments' snare some hunter set,
From nest on bough would drop in net.

مفتى حميدالله

مفتی حیداللہ مرحوم نے جاوید نامہ کا اُردو ترجمہ کیا ہے۔
مفتی صاحب کی اکتوبرہ ۱۹۰۹ء کو مجرات کے ایک علمی گمرانے بیں پیدا ہوئے۔ فارغ
التحسیل ہونے کے بعد ریلوے بیں کلٹ اگزی نر بحرتی ہوئے اور طویل مدت ریلوے کے
محکمہ میں بسری ۔ ۱۹۵۰ء بیں شاعری شروع کی ۔ بنیادی طور پر غزل کے شاعر تھے۔ جس میں
تدیم اور جدید دونوں آ ہنگ ملتے ہیں ۔ اِ قبال کی فکری روایت سے مسلک ہونے کی وجہ
تدیم اور جدید دونوں آ ہنگ ملتے ہیں ۔ اِ قبال کی فکری روایت سے اور وہ ایک صحیح
اِسلامی معاشرے کا خواب دیکھتے نظر آ تے ہیں۔

مفتی حمید الله صاحب نے جادید نامہ کا منظوم آردو ترجمہ بہت عرصہ قبل کمل کر لیا تھا۔
یہ انگی کی برس کی محنت کا نچوڑ ہے محر ابھی شائع نہیں ہو سکا۔ اِس ترجمہ کے بچھ صے
روزنامہ "نوائے وقت" میں بھی شائع ہوتے رہے اور چود حری محمد احس علیک نے اِس
ترجمہ کو اپنی کتاب "اشعار اِ قبال کی تصویری جھلکیاں " میں بھی شامل کیا۔ مفتی صاحب نے
اِ قبال کی بچھ اور نظموں کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ مفتی صاحب سا اگست ۱۹۹۱ء کو فوت ہوئے
اور مجرات میں آسودہ فاک ہیں۔ (ے)

ترجمہ کا انداز یہ ہے۔

علامه محدإ قبال

بیمای لب که ند فرادانم آرزو ست بنمای رخ که باغ و محلتانم آرزو ست یک وست والف آرزو ست یک وست زلف یار که وست زلف یار رقعی چیل میانه میدانم آرزو ست مفتی حمیدالله (۸)

ہونؤں کو کمول قنبر فراداں ہے آرزو چرو دکھا کہ باغ و گلتاں ہے آرزو جرو دکھا کہ باغ و گلتاں ہے آرزو جی جاتا کے درمیاں جی جاتا ہے آرزو جاتا ہے آرزو جاتا ہے آرزو جاتا ہے آرزو

كاظم على تجراتي

كاظم على نے " ملكوه 'جواب ملكوه" كامنظوم پنجالي ترجمه كيا ہے-

کاظم علی کیم اریل ۱۹۳۳ء کو موضع جمو کر کلال ضلع مجرات میں پیدا ہوئے۔ اپنے گاؤں میں ابتدائی تعلیم کے بعد ناریل سکول محکوم سے تربیت حاصل کرکے درس و تدریس کا پیشہ افتیار کیا۔ بنجاب یونیورٹی سے فاضل فارس کی سند حاصل کی۔ ۱۹۲۸ء میں تدریس کا پیشہ بھوڑ کر تعنیف و تالیف کی طرف آگئے اور مختف جرا کہ میں قلم کے جو ہرو کھاتے رہے۔ سکرپٹ ریڈ تک اور ایڈ بٹنگ بھی کرتے رہے۔ ۱۹۲۸ء سے ۱۹۸۱ء تک امامیہ مشن لاہور '۱۹۸۲ء سے ۱۹۸۸ء تک جامعہ تعلیمات اسلامیہ کراچی اور ایکے بعد مصباح القرآن فرسٹ لاہور سے داہست ہیں۔

کاظم علی نے شکوہ 'جواب شکوہ کا ترجمہ ۱۹۲۵ء میں کیا اور ڈاکٹر نقیر محمہ فقیر (۱۹۰۰ء۔
۱۹۷۳ء) کی تحریک پر جنوری ۱۹۷۸ء میں پنجابی بک ڈپو 'چھوکر کلاں منتلع سجرات کی طرف سے شائع کیا۔ (۹) کاظم علی نے کلام اقبال کو نمایت ساوہ بنا دیا ہے۔ انہوں نے اقبال کی چند اور نظموں کو بھی پنجابی میں ڈھالا محربہ طبع نہ ہو سکیں۔

فكوه كے يہلے بقد كاترجمہ بلاحظہ ہو (١٠)

وادها چیئر کے کھاٹیاں راہ جاوال روآن پیچے نول' آگا وسار کیویں رونا بلبل وا کنیں سن کے میں پیل نئیں ' مووال چیپ یار کیویں گل کرن وا ہے بلکار مینوں میروں نال اے رب بلکار مینوں میروں نال اے رب غفار مینوں میروں نال اے رب غفار مینوں

r.0

چود هري على احمد كوندل

چود حری علی احد موندل مرحوم نے " ارمغانِ تجاذ " کے فاری کلام کا منظوم پنجابی ترجمہ کیا ہے جس کا عنوان اُنہوں نے "دِل دی آواز" رکھا ہے۔

علی احمد ضلع مجرات کے قصبہ شادیوال میں چود حری محمد دین کے گھر اگت ۱۸۹۸ء میں پیدا ہوئے۔ پرائمری مشن سکول شادیوال اور ندل مشن سکول مجرات سے پاس کرنے کے بیدا ہوئے۔ پرائمری سکول شادیوال میں مدرس ہو گئے۔ پچھ عرصہ بعد پڑواری بحرتی ہوئے اور معروس کا ذیادہ تر حصہ سرگود حامیں گزارا۔ سروس کے آخری چند سال محکمہ نسر مجرات میں ور نیکل ہیڈ کارک بھی دہ اور بیس سے 18 اگست 1901ء کو ریٹائز ہوئے۔

ارمغانِ حجاز کے حصہ فاری کا پنجابی ترجمہ انہوں نے ۱۹۵۵ء میں مکمل کیااور ۲۳سال بعد ضیاء عمس پریس بعلوال سے شائع ہوا۔ چود حری صاحب نے اپنے پنجابی کلام کو "دِل وا ساز" کے عنوان سے ترتیب وے رکھا تھا محراس کی اشاعت سے قبل ہی ۱۱۸گست ۱۹۸۹ء کو اُپنے خالق حقیق سے جالمے (۱۱)

ال كے ترجمہ سے ايك بند بلاحظہ مو (١٢)

أقبال

دل ما بیدلال بردند و رفتد مثل شعله اضروند و رفتد بیا یک لخه یا علال در آمیز که خاصل یاده یا خوردند و رفتد علی احمد

کے محے دل ملاے نوں بیدل لن کے ہو محے رائی شعلے واجھوں بچھے نے وم محمد کے ہو مجے رائی آؤ عالی وے دیج دل کے چا کوئی جعث کو فاص تمال وے دیج دل کے چا کوئی جعث کو فاص تمال ہے ہی بیالے سن کے ہومجے رائی فاص تمال کی بیالے سن کے ہومجے رائی

P.4

اخرحسين شخ

۔ اِ قبال دالشکارہ "اور "ملکمنی اکھ " کے مترجم و مئولف اختر حیین بھنے کا تعلق سجرات کے مردم خیز قصبے جلالپور جنال ہے ہے۔ آج کل لاحور میں رحاکش پذیر ہیں -

اخر حسین فیخ ٢٤ نومبر ١٩٣٣ء كو پيدا ہوئے - برائمری افرا اور ميٹرک بالتر تيب ايم بي برائمری سكول دائم سمخ امر تسر اسلاميه بائی سكول مجرات اور إسلاميه بائی سكول جلالپور جناں سے پاس كى - ائير فورس بيں ملازم ہوئے اور ايبوسی ايث انجينئر كا امتحان پاس كرليا -١٩٦٠ء بيں بي اے ايف كی طرف سے بائی پاور ريدار الكٹرانس بيں اعلی تعليم كيلئے امريكه سيج سمئے - ١٩٢٧ء بيں قبل از وقت رينائر منٹ لے كردوئ ايئر فورس بيں ملازمت افتيار كرلى اور ١٩٨٠ء بيں فرانس مائيد وميزائل سفم بيل اعلی تعليم حاصل كى -

قیام فرانس کے دوران کلام اِ قبال کا پنجابی ترجمہ شروع کیا اور ۱۹۸۳ء میں 'جب وہ وبئ میں تنے ۔ "اِ قبال دالشکارہ " کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔ ای سال دو سرا ایڈیشن بھی شائع ہوا۔ اِس کے علاوہ شاعری اور طنزو مزاح پر بھی ان کی کتب شائع ہو چکی ہیں (۱۳)

(۱) "إِ قَبَالَ وَالشَّكَارِهِ " مِينَ إِ قَبَالَ كَيْ طُولِي تَقْمُونَ (فَكُوهُ 'جُوابِ فَكُوهُ ' قلنفه غم ' والده مرحومه

کی یاد میں اور طلوع اِسلام) اور پندرہ ختنب غزلوں کامنظوم پنجابی ترجمہ شامل ہے۔ (۲) "ملکمنی اکھ" دسمبر ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی۔ ۱۳۸ منفات کی اِس کتاب میں اِ قبال کے مشہور موضوعات مشاہدہ کا نکات ' بیداری ملت ' تصوف ' عشق اور خودی وغیرہ) پر پنجابی زبان میں مقالات لکھے مجھے ہیں۔ اس کتاب پر انہیں "صدارتی اقبال ایوارڈ" بھی مل چکا ہے

(۱/۱)۔ اِن کے علاوہ بھی اِ قبالیات پر کام کر بچکے ہیں جو تاحال فیرمطبوعہ ہے۔ اخر حسین شخ نے طویل نظموں اور غزلوں کے پنجابی ترجمہ کیلئے "ہیروارٹ شاہ" کی بحر

استعال کی ہے۔ فکوہ کا پہلا بھر ملاحظہ مو- (١٥)

کل فیدے دی بھل کے رہ جاوال کے دیا جاوال کے دیا ہے اوال کے ساتے سہ جاوال رمٹر دئ دئے ای بہہ جاوال وحثر دئ نجلا ای بہہ جاوال بح شعرال دے وصلہ داہ دیا کہ کدے تال میں ریزکا یادی

ممائے کمان وا کراں بیار کابنوں کار کل کلال دی جیٹر دیواں معٹر بلبلال دے سارے کی جیٹر دیواں معٹر بلبلال دے سارے کی جیاڑے یارہ میں وی کوئی آن کیل ہوتا ۔

ار میں وی کوئی آن کیل ہوتا ۔

م آیا ہے کی کمان میرے گلہ رب وا کران بڑار توب

ذاكثرآ فتأب اصغر

اور نیل کالج لاہور کے شعبہ فاری کے استاد 'شاعر ' مترجم اور محق ' واکڑ آ فاب اصغر

بھی ہمجراتی ہیں۔ اُنہوں نے "ار مغان کشمیر " کے نام سے اِ قبال کے کشمیر سے متعلق اُر دو
کلام کو منظوم فاری کاروپ دیا ہے اور ساتھ بی تاریخ کشمیراور اِ قبال کے کشمیر سے تعلق پ

بھی تنصیل سے روشن والی ہے۔ یہ کتاب ۱۹۹۲ء میں فانہ فرہنگ ایران لاہور نے شائع کی
ہے۔ ۲۳۰ منوات کی اِس کتاب کا چیش لفظ ماہر اِ قبالیات جناب منور مرزا نے انجریزی میں
کسا ہے۔ تقریباً ۸۰ منوات کی معلیقات بھی شامل ہیں۔

إ قبال كے دواشعار كے ترجمه كى ايك مثال ملاحظه ہو

آج وہ کھیر ہے گھوم و مجبور و فقیر کل جے امل نظر کہتے تھے ایران صغیر سینہ افلاک سے الحمق ہے آہ موز ناک سینہ افلاک سے الحمق ہے آہ موز ناک مور حق ہوتا ہے جب مرعوب سلطان و امیر

ۋاكٹر آ فآب امغر كا ترجمه ملاحظه جو (۱۲)

تاکنول کنمیر مقهور است و مجبور و فقیر آنکه در ابل نظر بوداست ایران صغیر سیند افلاک آهی می کشید بس سوز ناک سیند افلاک آهی می کشید بس سوز ناک مرد کن چول می شود مرعوب سلطان و امیر

اِس خدمت کے علاوہ ڈاکٹر صاحب ایران و پاکتان میں اِ قبالیات پر شائع ہو نیوالے مضامین کا اُردد ترجمہ کرکے فاری میں اِ قبال شنای میں ہونے والی پیش رفت سے بھی اُردد خوال طبقہ کو روشناس کرتے رہتے ہیں اور علمی و اُدبی طبقوں میں فاری کے سکالر کے علاوہ اِ قبالیات کے بھی سجیدہ محقق مانے جاتے ہیں۔ چند ترجمہ شدہ مضامین یہ ہیں

اران بل اقبل شای کاپی مظراز استاد محیط عباهبائی

(أردو ترجمه مطبوعه مجلّه ضياء باركور خمنت كالح مركودها ١٩٤٣ء)

ہ چند پائٹی معرِجدید کے متکراور فکنی اِقبل کے بارے میں اُز ضیاء الدین سجادی (اُردو ترجمہ مطبوعہ راوی کو رخنٹ کالج لاہو ر صد سالہ اِ قبال نمبرہ ہے ہ ا ء)

سد اقبل و تفوف (واكثر ميد حيدالله) اردو ترجمه مطبوعه اورينل كالج ميكزين شاره الساس

یا قبال اور مجرات _____

كيبين محدرمضان تبسم قريثي

سجرات کے نامور شاعر اور صحافی جناب تجہم قریثی اِ قبال کے عاشق تھے۔ اُنہوں نے
اِ قبال کے مجموعہ کاام بہام مشرق کے ایک صعد اللہ طور کا منظوم پنجابی ترجمہ کیا تھا۔
محر رمضان ۱۳ جنوری ۱۸۹۹ء کو مولوی عبدالکریم قریش کے گھرپیدا ہوئے۔ تعلیم سے
فارغ ہو کر فوج میں کلرک کے طور پر کام کرتے رہے۔ ۱۹۲۱ء میں تحریک خلافت میں حصہ لیا
اور تحریک عدم تعاون میں ملازمت ترک کر دی۔ بعد میں خشی فاصل کیا اور تاریل سکول لالہ
موئ سے ٹرینگ حاصل کرکے درس و تدریس کی طرف آگئے۔ زیادہ عرصہ وزیر آباد اور
زمیندار سکول مجرات میں رہے۔ تعبم قریش مرفضل علی کے قربی ساتھی تھی اور زمیندار
سکول اور کالج کے قیام میں انہوں نے شب و روز محنت کی وہ زمیندار ایج کیشنل ایسوی
ایشن کے شعبہ نشروا شاعت کے انجارج تھے۔

۱۹۳۳ء میں تمہم نے فوج میں کمیش ماصل کیا اور بطور کیپٹن ریٹائر ہوئے۔ تمہم نے

و قبال " " عازی " اور " محب کسان " نای پر ہے جاری کیے۔ فن شعر کوئی میں وحید الدین
سلیم پانی پی (۱۸۶۷ء ۔ ۱۹۲۸ء) کے تلمیذ تنے اور اُردو ' قاری اور پنجابی کی جملہ اصاف

خن پر وستری رکھتے تنے ۔ آخری عمر میں ہو میو پیتی طریقہ علاج ہے و کمی انسانیت کی
خد مت کرتے رہے اور آخر ۱۸ و ممبر ۱۹۷۳ء کو اِس فانی و نیا ہے کوچ کر مے (۱۷)

حبہ کو إقبال سے عثق کی حد تک لگاؤ تھا۔ اور ان کی پوری نِندگی اِ قبال کی مبت سے عبارت تنی ' انہوں نے اِ قبال کی نِندگی میں سب سے پہلے ان کے نام نای پر ایک مجلہ جاری کیا جس کا نام ' اِ قبال ' رکھا۔ پہلا پر چہ جنوری ۱۹۳۳ء میں شائع ہوا اِس رسالے کے سرپرست نواب احمہ یار خان آف لڈن تنے۔ حبہ مے نے آپنے محلہ کا نام بھی اِ قبال کی مناسبت سے ' اِ قبال کُنے ' رکھا۔ اانو مبر ۱۹۳۳ء کو جم نے سرفض علی کے ایماء پر ہفت روزہ ' محب کسان ' جاری کیا۔ اِس میں بھی اِ قبالیات کا نمایاں حصہ ہو تا تھا۔ محب کسان کے بعد حبہ میں نے ایک اور رسالہ ' غازی ' ۱۹۵۸ء میں جاری کیا۔ یہ بھی ہفت روزہ تھا اور حجرات کے نام رسائل میں شار ہو تا تھا۔ غازی کے تقریباً ہر پر ہے کے سرورق پر کلام اِ قبال یا کلام اِ قبال کا کلام اِ قبال کا جنای ترجمہ آز خبہم شائع ہو تا تھا۔ اِ قبال کا کلام (ریا عیات) ' خبرکات اِ قبال ' کے نام سے اور ترجمہ ' تقلیمات اِ قبال ' کے نام سے چھٹا تھا۔ اور ساتھ اِ قبال کے کی شعر کی تکمی ہوئی تضیین بھی ہوتی تھی۔ غازی میں ملک کے نامور اہل تھم کے اِ قبال پر جبم کی تکمی ہوئی تضیین بھی ہوتی تھی۔ غازی میں ملک کے نامور اہل تھم کے اِ قبال پر جبم کی تکمی ہوئی تضیین بھی ہوتی تھی۔ غازی میں ملک کے نامور اہل تھم کے اِ قبال پر جبم کی تکمی ہوئی تضیین بھی ہوتی تھی۔ غازی میں ملک کے نامور اہل تھم کے اِ قبال پر جبم کی تعمیل کے نامور اہل تھم کے اِ قبال پر جبم کی تکمی ہوئی تضیین بھی ہوتی تھی۔ غازی میں ملک کے نامور اہل تھم کے اِ قبال پر جبم کی تکمی ہوئی تضیین بھی ہوتی تھی۔ غازی میں ملک کے نامور اہل تھم کے اِ قبال پر جبم کی تکمی ہوئی تضیین بھی ہوتی تھی۔ غازی میں ملک کے نامور اہل تھم کے اِ قبال پر جبم کی تعمیر ایک کا میں کی تعمیر کی تعمیر کی تعمیر کیا۔ یہ بھی ہوئی تعمیر کی تعمیر کی تعمیر اہل تھی کے اِ قبال پر جب

لکھے ہوئے مضافین و مقالات شاکع ہوتے تھے۔

تجہم کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر احمد حین قریشی بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۳۵ء میں جب پاتی پت میں مولانا حالی کی بری منائی جا رہی تھی۔ وہاں مولانا حالی پر نظم کھنے کا مقابلہ ہوا۔ اِس موقع پر تہم نے بھی نظم کی اور پہلا انعام حاصل کیا۔ اِس تقریب میں اِ قبال بھی موجود تھے۔ اُنہوں نے تجہم کی نظم کی واد وی اور یوں تہم کی آپنے محبوب شاعرے ملاقات ہوئی۔ مولانا ظفر علی خال نے کہا تھا۔

شعر میری طرح کہ نمیں سکتا حقہ پینے کا نمیں جس کو شعور تمہم قریثی 'اِ قبال اور ظغرطی خال کی طرح جقے کے رسیا تھے۔ ان کایادگار شعرہے۔ ظغر علی خال ' جسم و اِ قبال علی بخشا ! نیّار ہے حقہ ؟

تمبہم نے شاعر مشرق کے حضور أردو' فارى ميں مديد عقيدت پيش كيا ہے۔ الى نظموں كى تعداد دو درجن سے ذاكد ہوگى۔ أنهوں نے آپنے فارى مجوعہ كلام " مخانہ ول " كا ايك باب حكيم الامت كے حضور خراج عقيدت كيلے مخصوص ركھا ہے باب حكيم الامت كے حضور خراج عقيدت كيلے مخصوص ركھا ہے "للہ طور كا ترجمہ"

تمبسم نے پیام مشرق کے حصۂ اول الاطور "کامنظوم پنجابی ترجمہ شروع کیا تھا۔ اِس کا بیشتر حصہ "غازی" کے صفات کی زینت بن چکا ہے۔ تاہم یہ کھمل نہ ہو سکا۔ اِ قبال کی ایک رہامی ہے

دلا نارائے پروانہ کا کی گئیری شیوہ مردانہ کا کی گئیری شیوہ مردانہ کا کی کی خود را بہ سوز خویش سوز طواف آتش بیگانہ کا کی شیم قربیش نے یوں اے بیخانی میں ڈھالاے (۱۹)

عنبث بن کے لیدا پھڑتا ایں کیوں توں اگ پرائی مردال دالے پھڑ کے چائے مردال دالے پھڑ کے چائے مردال دالے پھڑ کے ایر گدائی اگ دائی کا کہ کیا ہے کہ بھائی؟ مدرال دی ایس اگ دوالے کہ تک پھیرے بھائی؟

-

چنداورمترجمين

درج بالاحفرات نے کلام اِ قبال کے تراجم کاکام بدے پیانے پر مرانجام دیا ہے۔ اِن میں اکثر کاکام کتابی صورت میں منظرعام پر آچکا ہے۔ درج ذیل حفرات نے اِ قبال کی چیدہ چیدہ غزلوں ' نظموں کا پنجابی ترجمہ کیا ہے۔

(۱) منثى عبد اللطيف تجراتي

پنجابی کے ہزرگ شاعر' ، جھلیاں سد حراں ، اور ، پھٹ اکھراں دے ، کے مصنف منٹی لطیف مجراتی (وفات ۱۳ د ممبر ۱۹۹۵ء) نے إقبال کی کچھ غزلوں اور نظموں کا ترجمہ کیا ہے ، اللہ عنہ مخراتی (وفات ۱۳ د ممبر ۱۹۹۵ء) نے آجال کی کچھ غزلوں اور نظموں کا ترجمہ کیا ہے ، الل کا خواب ، (نظم) اور ، ستاروں سے آگے ، (غزل) اِن میں شامل ہیں جو شائع ہو پھی ہیں ۔ پھی ہیں ۔ اندازیہ ہے اندازیہ ہے اندازیہ ہے ا

ستاروں سے آگے جمال اور بھی ہیں ابھی عشق کے امتحال اور بھی ہیں مثی لطیف(۲۰)

منزل تاریاں تیک نئیں تیری بڑے انہاں توں ہور جمان دی نیں استھے مد کم عنی تیرے بیار دی نئیں اے ہور تیرے امتحان دی نیں

(٢) يروفيسرسيف الرحمٰن سيفي

زمیندار کالی مجرات کے ہرد لعزیز استاد وزیراعظم آدبی ایوارڈیافتہ آردو ، بنجابی اور فاری کے شاعر اور "اڑتے ہوئے لیے" ۔ "ریت کی بیڑھیاں" اور "کرنوں کی تکوار" کے فالق جناب سیف الرحمٰن سیفی نے بھی اِ قبال کی کچھ غزلوں اور تظموں کا منظوم بنجابی ترجمہ کیا ہے جو تا حال فیر مطبوعہ ہے ۔ وہ لفظ یہ لفظ ترجمے کے قائل نہیں اور مفموم کو وو سری زبان کالبادہ پہنانے کو زیادہ اہم سیجھتے ہیں ۔ وہ در اصل پیغام اِ قبال کو عام کرنا چاہتے ہیں ۔ نداکا پیغام فرشتوں کے نام "سے چد شعر (۱۲)

شاناں شوکتاں جموفھیاں کوڑیاں ہے محصے محل اٹاریاں ڈھا دیؤ محل اٹاریاں ڈھا دیؤ بخموں ٹوڑا کسان نوں نہ لیمے اوس کھیت نول تیلڑی لا دیؤ بادشانی زمانے توں دفع ہوئی بادشانی زمانے توں دفع ہوئی بندے میر دزیر بنا دیؤ

(٣) خموش چيجيانوي

پنجابی کے ابھرتے ہوئے شاعر جناب مظفر علی خوش چیجانوی نے بھی اِ قبال کی چند نظموں ' غزلوں اور اشعار کا پنجابی ذبان میں منظوم ترجہ کیا ہے۔ جو تا حال غیر مطبوعہ ہے۔ انہوں نے اِقبال کے مختلف اشعار کا پنجابی ترجمہ ایک مسلسل غزل کی صورت میں کیا ہے۔ "محبت ججھے اِن جو انوں ہے ہے۔" الآخر۔ کا ترجمہ یا حظہ ہو (۲۲) میرے دل دے وای اوبوا کمبرو چیل چھیلے نیں میرے دل دے وای اوبوا کمبرو چیل چھیلے نیں دیویں تے جو رہ کے شن ڈورال دل آسمانال دے دو رہ کے شن ڈورال دل آسمانال دے

(۳) منصوراحد خالد

" پھلاں بھری چگیر" کے مصنف اور اُردو پنجابی کے شاعر پروفیسرسید منصور احمد خالد نے بھلاں بھری چگیر" کے مصنف اور اُردو پنجابی کئم میں کئے ہیں۔ ایک غزل "اگر کج رو ہیں المجم بھی اِ قبال کی بچھ غزلوں کے تراجم پنجابی نظم میں کئے ہیں۔ ایک غزل "اگر کج رو ہیں المجم ---- "کا ترجمہ ماہنامہ " پنجابی زبان - لاہور " ' اِ قبال نمبریابت اپریل مئی ۱۹۷۴ء میں شائع ہوا۔

(۵) نظام الدين مخور تو کلي

شادیوال (مجرات) سے تعلق رکھنے والے پنجابی شاعر جناب نظام الدین مخور تو کلی بھی متر جمین اِ قبال بیں شامل ہیں ۔ اقبال کی ایک نظم برمرو ناز * کا تو کلی صاحب نے پنجابی ترجمہ کیا جو ماہنامہ پنجابی زبان لاہور کے اِ قبال نمبر ۱۹۷۳ء (غدکورہ بالا) میں شائع ہوا تھا۔

تصوری ترجمانی چود هری محمداحسن علیگ چود هری محمداحسن علیگ

إقبال كے كلام كو تصويرى خاكوں اور كارٹونوں كے دِكش اور دِلچيپ انداز ميں چيش كرنے كا اعزاز ركھنے والے چوو هرى مجراحت عليك خود كو إقبال كامعنوى مريد كہتے تھے۔ چووهرى مجرات كے ايك معزز گرائے بيل ١٩٠٩ء بيں پيدا ہوئے۔ نميندار سكول مجرات اور على گڑھ سے بى اے ايل ايل بى تك تعليم حاصل كى اور تحصيلدار مقرر ہوئے۔ تحريك پاكتان ميں ہمى بحربور حصد ليا۔ خصر حكومت كے خلاف سول تحصيلدار مقرر ہوئے۔ تحريك پاكتان ميں ہمى بحربور حصد ليا۔ خصر حكومت كے خلاف سول نافرمانى كى تحريك ميں چين چين مين جي برطرف كيے نافرمانى كى تحريك ميں چين چين مين جي برطرف كيے گئے۔ قيام پاكتان كے بعد طازمت بر بحال كيے گئے تاہم ١٩٥٠ء ميں أنهوں نے خود طازمت كو خيرواد كمد دیا۔

1901ء ہے 1904ء تک ایم لی اے اور پارلیمانی سکرٹری رہے۔ صدر ابوب کے خلاف محترمہ فاطمہ جناح کا بحربور ساتھ دیا۔ اور اصولوں پر سودے بازی نہیں کی۔ عمرکے آخری ۲۵ سال چود حری صاحب نے آئے ذوق کی آبیاری کیلئے وقف رکھ اور ۹ اگست 1904ء کووفات یائی

چودھری محمداصن نے اِ قبال کا عمیق مطالعہ کیا اور ان کی تعلیمات سے ہمرپور اِ ستفادہ کیا اور اِ قبال کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زِندگی ہر کی۔ اُنہیں کلام اِ قبال سے عصق تھا۔ اُنہوں نے ۱۹۲۲ء سے اِ قبال کے اشعار کو تصویری خاکوں (کارٹونز) کی صورت علی چین کرنا شروع کیا۔ ان کی اِس کوشش کو پند کیا گیا اور ان کے بتائے ہوئے کارٹونز کی و کتا فو کتا فرکت نمائش ہمی ہوتی رہی اور یہ خاکے ۱۹۲۵ء سے ۱۹۷۰ء تک مختف رسائل و جرائد کی زینت ہمی ہوتی رہی اور یہ خاک 1970ء سے ۱۹۷۰ء تک مختف رسائل و جرائد کی زینت ہمی ہفتے رہے۔ ۱۹۷۰ء میں چود حری صاحب نے اُنہیں تر تیب دیا اور "مکاسیات احس اُ ز کلام اِ قبال " کے نام سے کائی مخل میں چیش کیا۔ اِس کتاب کے ۱۲۲ صفحات کو ۱۰ ابواب میں تعلیم کیا گیا ہے۔ جن میں شاعر "حقیم" فرنگ مرشدانِ خود میں "نقذرِ اہم" محنت ابواب میں تعلیم کیا گیا ہے۔ جن میں شاعر "حقیم" فرنگ مرشدانِ خود میں "نقذرِ اہم" محنت و سرمایہ و خیرہ شائل ہیں۔ خاکوں کی تعداد ۱۹ کے فرایع پس منظرے ہمی وا قفیت والوں میں ڈاکٹر جادید کو ضح بھی وی گئی ہے اِس کتاب کا چیش لفظ جنس ایس اے رحمٰن نے لکھا اور کا ٹرات کھنے والوں میں ڈاکٹر جادید کتاب کا چیش لفظ جنس ایس اے رحمٰن نے لکھا اور کا ٹرات کینے والوں میں ڈاکٹر جادید اقبال پر و فیسرفلام سرور خان اور سردار محد اِ قبال مؤکل شائل ہیں۔

عکاسیات احسن کی پذیرائی نے چود حری صاحب کو مزید کام کرنے کا شوق دلایا اور انہوں نے متعزق اشعار کی بجائے ایک کتاب "جاوید نامہ "کے اشعار کو منتخب کیااور تصوری فاکے بنانے شروع کیے ۔ کیوں کہ اِقبال نے لکھا تھا۔

"میری رائے میں میری کابوں میں ہے صرف جادید نامہ ایک ایک کتاب ہے جس پر مصور طبع آزمائی کرے تو دنیا میں نام پیدا کر سکتا ہے۔ مگر اِس کیلئے

پوری ممارت فن کے علاوہ المام النی اور صرف کیری ضرورت ہے۔ "(۲۳)

پٹانچہ چود هری صاحب نے وو سری کتاب "اشعار اِ قبال کی تصویری جھلکیاں "اپٹی وفات سے
پٹد ماہ قبل شائع کی ۔ اِس خوبصورت کتاب میں جادید نامہ کے ختب اشعار پر چود هری
صاحب کے ۳۳ دکش فاکے ہیں ۔ جن کے ساتھ تمن زبانوں میں تراجم ہیں ۔ اُردو ترجمہ منتی حمید اللہ کا ہے۔ بنجائی ترجمہ شریف کنجای کا اور اگریزی ترجمہ کرنے والے صاحب کا مفتی حمید اللہ کا ہے۔ بنجائی ترجمہ شریف کنجای کا اور اگریزی ترجمہ کرنے والے صاحب کا معنی صبحہ از میں رکھاگیا ہے۔ کتاب کی منجامت ۲ سے صفحات ہے۔

اِس منفرد انداز کے علاوہ چود حری صاحب نے اِ قبالیات پر بہت سے بلند پایہ مضامین بھی لکھے ہیں۔ جو مختلف جرا کدور سائل میں و مختا فو مختا شائع ہوتے رہے مثلاً روزگار فقیر مطبوعہ ہفت روزہ فقد بل لاہور بابت ۲۳۳ اپریل ۱۹۹۸ء غالب اور اِ قبال مطبوعہ ہفت روزہ فقد بل لاہور بابت ۲۳۳ پریل ۱۹۹۹ء غالب اور اِ قبال مطبوعہ ہفت روزہ فقد بل لاہور بابت ۱۳۳ پریل ۱۹۹۹ء معفرت علامہ کا نظریۂ شعرو شاعری۔ مطبوعہ شاہین۔ زمیندار کا بے مجرات و سمبر ۱۹۹۷ء نوائے وقت میں چود حری صاحب کے کالم بھی ان کی سیاس بالغ نظری اور جذبہ حب الو کمنی کا جوت ہوا کرتے تھے۔

حواله جات وحواثي

() علوه و جواب فلكوه منظوم بخلل ترجمه أز احمد حسين قريش - بخيل أدبي بورد لابور ١٩٩٣ء منحه ١

(٢) جاديد نامه - منظوم پنجاني ترجمه أز شريف كنجلى - مجلس ترقى أدب لامور عداء منحد ٢٠٥٥

(m) خفظان خاک مجرات أز دُاكثر محد منيراحد على بليكيشز مجرات ١٩٩١ مني ١٩١

(m) دی ڈیولز کانفرلس (انگریزی) آرود ہاؤس بک سیلرز کجرات 1901ء صفحہ مطا

(۵) کتوب پروفیسرانور حسین سید (فردند پروفیسرسید اکبر علی شله) بیام راقم مورخه ۲ جنوری ۱۹۹۸ء

(١) دى راد آف موس (انكريزى) إقبل اكلوى لابور ١٩٨٣ء صلحه ١٦١

(2) خفتگان خاک مجرات منی ۱۵

(٨) اشعار إقبل كي تصويري جملكيل - أز چودهري محراحس لامور ١٩٨٨ء صفحه ١٠٥٠

(9) كالم على صاحب نے أين طلات خود ايك طاقات من لكموائے تھے

(۱۰) سخکوه - جواب فکوه - منظوم پنجانی ترجمه آز ماشر کاظم علی - پنجانی بک ژبو چموکر کلال مجرات : ۱۹۱۸ء منځه ۵

(۱) چودھری علی احد کے ملات اِن کے صابرتادے محد اشرف سے ضیاء اللہ صاحب آف شادیوال کی معرفت عاصل ہوئے

(m) - ول وى آواز - أز على احر كوندل: ضياء عمس يريس بعلوال - ١٩٨٨ مني م

(٣) مخخ صاحب نے آپ مالات ایک ماقات میں لکھوائے

(m) ي ايوارد أشيس 4 نومبر ١٩٩٤ كو طل

(۵) إقبل والتكار - أز اخر حين في لابور - ١٩٨٧ صفي عا

(M) ارمغان تخمير أز دُاكثر آقلب اصغر لابور ١٩٩٢ء صنح سه

(عا) خطان خاک مجرات - مني ۱۵۵

(١٨) خفتكان خاك لابور - أز يروفيسر محراسلم - آف باكستان ريسيج سوسائل لابور ١٩٩٠ مني سو

(١٩) يہ ترجہ عازي مجرات کے کمی شارے سے نوث کيا۔ کمل حالہ محفوظ نہ مد سکا

(۳۰) شاین اقبل نبر ۸ سامه بخد زمینداد کالج مجرات سخد ۱۲۰

(١١) يرترجم سيقي صاحب نے خود فرايم كيا

(١٢) يو ترجمه فموش صاحب في خود فراجم كيا

(۱۲۳) کتوب إقبل بنام مزار احد کاظی محرده ۲۵ بون ۱۳۹۵ مشولد إقبل نامد (صد اول) صفر ۱۳۹۳

110

حصه دوم: محققين إقبال

الشيخ عطاء الله

پروفيسرمحد فرمان

پروفیسرڈاکٹرملک حسن اخر

ت سيد نور محمه قادري

🗗 ۋاكىزمظفرھىن ملك

اکٹرسیداسعد گیلانی

ع مولوی محمد يراغ

ت عيم آفاب احد قرشي

ا مغدر مير

مفتى اقتدار احمد نعيى

سيد روح الامين

🗢 پروفیسراحسان اکبر

پروفيسرعزيزا هرچود بري

اجره فاتون فان

🗢 منمامين ومقالات لكصنے والے

2	تتحقيق إقبال كااجمالي خأ	
کتب لکھی ہیں انکی فہرست دیںج	ت ك الل علم في إ قبال ك افكار و نظريات يرجو	مجرا
في بن - كي كت معظم اشاعت	بيركت (سوائے آخرى) چھپ كر منظر عام ير آ	ذیل ہے۔
ر تذکرہ دیا جارہاہے۔	ب كتاب محتقين اور اجم مقاله نكار حضراً ت كامخته	يں۔ماد
يروفيسر فيخ عطاء الله	إقبالنامه (حصد اول)	(1)
پروفيسر فيخ عطاء الله	إقبالنامه (حصد دوم)	(r)
پروفيسر فيخ عطاء الله	إقبال اور شاحان إسلام	(r *)
محد فرمان	إقبال اور تصوف	(4)
محمد فرمان	إقبال اور محرين صديث	(4)
پروفیسرڈاکٹر ملک حسن اخر	المرانب إقبال	(4)
پروفیسرۋاکٹر ملک حسن اخر	دائه معارف إقبال	(4)
پروفیسرڈاکٹر ملک حسن اخر	إقبال أيك مخقيق مطائعه	(A)
پروفيسرۋاكٹر ملك حسن اختر	إقبال اورنی نسل	(9)
پروفيسرۋاكٹر ملك حسن اخر	إقبال اور مسلم مفكرين	(1+)
سید نور محد قادری	ميلاد شريف اور علامه إقبال	(11)
سید نور محمد قادری	إقبال كا آخرى معرك	(IP)
سید نور محد قادری	علامہ اِ قبال کے دینی و سیاس افکار	(17")
واكثر مظفر حسن كملك	إقبال اور نقافت	(10,
سيد اسعد تميلاني	إ قبال "قائد اعظم مودودي اور تفكيل پاكستان	(ia)
سيد اسعد مميلاني	ا قبال وارالسلام اور مودودی	(M)
سيد اسعد مميلاني	تصورات إقبال	(14)
عبدالجليل فجفي	تمنیم افکارا قبال (نصابی کتاب کی شرح)	(IA)
مولوی محد چراغ جلالپوری	: شرح آئينه بمجم (نعبالي كتاب كي شرح)	(19)
وْاكْرُائِم اليس ناموس	اقبالز فلاسفى آف لا كف (اجريزى)	(**)
عيم آفآب احد قرشي	إقبال اور عالم إسلام	(P1)
عيم آلمآب احمد قرخي	تظرية بأكستان اورعلامه إقبال	(rr)
مندد مر	اقبل- دی پروکریسو (اگریزی)	(rr)
سنتى اقتذار احمد نعيى	تغيدات اقتدار ير نظرات إقبال	("")
اخرحين عجع	ملكمني اكد (بنجالي مقالات)	(10)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ا تبال اور مجرات

سيد روح الاعن	یانچ دریا(۵ اخباری کالم)	(PY)
احیان اکبر	إقباليات (حصه اول-مقالات)	(r4)
احسال اکبر	اقبال - تکرو فلنفه	(rA)
پردفير عزيز احمد چود حرى	قولِ اقبال (اقبال کی تحریروں سے انتخاب)	(r 9)
حاجره خاتون خان	اردو شاعری راقبال کے اثرات	(r*)

يروفيسر شيخ عطاء الله

زوفیر شیخ عطاء اللہ ' إقبال کے خطوط مرتب کرنے والے پہلے دو تین اصحاب میں سے ایک ہیں - اور اِن کا مرتب کروہ ' إقبال نامہ ' (۲ جلدیں) إقبالیات کے بنیادی ماخذات سے ہے۔

(۱) "إ قبال نامه" حصد اول : لا ہور ہے ' ۱۹۳۵ء میں شیخ محمد اشرف تشمیری بازار لا ہور نے شائع کیا تھا۔ اس کے کل مفات کی تعداد ۲۰۵ ہے جس میں ہے ۳۲ مفات دیباچہ آز مرتب ' مقدمہ آز صبیب الرحن خان شیروانی اختساب بنام مثم العماء مولانا سید میرحن ' اور عرض ناشریہ مشمل ہیں ۔ اِس مجموعہ میں ۵۲ حضرات و خوا تین کے نام ۲۲۵ خطوط شام ہیں (۱) یہ مجموعہ "ادارہ اِ قبال " کے حوالے ہے شائع ہوا جو اِن افراد پر مشمل تھا: سر شخ عبدالقادر سریرست ' سید آ کبر علی خان ' صدر ' ڈاکٹر محمد عباس علی خان لمعہ ' نائب صدر اور شخ عطاء اللہ ناظم "۔

(۲) "إقبالنامه - مجموعه مكاتيب إقبال " حصه دوم : هي هجم اشرف تشميري بازار لاهور في المواه على المائح كيا تفا- إس كے كل صفحات كى تعداد ۲۵۲ ہے جن بيل سے ۸۳ صفحات پر مرتب كا لكما ہوا دياچه بهيلا ہوا ہے - إس مجموعه بيل ۱۳۳ ہے جن بيل ١٨٨ خطوط ديئے مرتب كا لكما ہوا دياچه بهيلا ہوا ہے - إس مجموعه بيل ۱۳۳ فياص كے نام ۱۸۸ خطوط ديئے الله ميك بيل بحد كتوب البحم كے نام رو محتے بيل كتابت اور ترتيب كى بھى كئى غلطياں بيل - محتوب البحم كے نام رو محتے بيل كتابت اور ترتيب كى بھى كئى غلطياں بيل - محتوب البحم كے نام رو محتے بيل كتابت اور ترتيب كالج چنيون: ۱۹۵۸ء صفحات ۵۵ يد البحد مقالد تفاج ۲۲ فرورى ۱۹۵۸ء كويوم إقبال پر كور نمنث كالج سركودها بيل شخ صاحب يہ ايك مقالد تفاج ۲۲ فرورى ۱۹۵۸ء كويوم إقبال پر كور نمنث كالج سركودها بيل شخ صاحب في بياب بيل اور تك ذيب عالمير 'فيو سلطان 'عبدالعزز ابن سعود 'ناور خان ' بابر و فيرو كے متعلق إقبال كے خيالات ير بحث تھى ۔

پروفیسر شخ عطاء اللہ نے "روایات اقبال" مرتب کرنے میں عبداللہ چھنائی مرحوم کی بحربور مدد کی تھی۔ اس سلسلے میں بزم اقبال کی طرف سے بنائی جائے والی کمیٹی میں بھی وہ شامل تھے میں مصاحب کے مضامین و مقالات بھی مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہے (۳) السب و وطن کا اِسلامی شخیل بزبان اِ قبال ۔۔ علی گڑھ میکزین اِ قبال نبرا پر بل ۱۹۳۸ء ۱۰ اِقبال اور عشق رسول ما تعلق ۔۔۔ علی گڑھ میکزین اِ قبال نبرا اِ بل ۱۹۳۸ء ۱۰ اِقبال اور عشق رسول ما تعلق ۔۔۔ علی گڑھ میکزین اِ قبال نبرا اِ بل ۱۹۳۸ء

يروفيسر محرفرمان

پروفیسرمحد فرمان او قبال پر اپی اہم کتاب او قبال اور تصوف کی وجہ سے اِ قبالیات میں پیچائے جاتے ہیں۔

وہ کا اکتوبر ۱۹۲۳ء کو صلع ہزارہ کے ایک تھیے ۔ غازی ۔ بیل پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۰ء بیل
اسلامیہ کالج لاہور سے ایم اے اُرود کیا۔ ۱۹۵۱ء بیل زمیندار کالج مجرات بیل اُرود کے
لیچرار مقرر ہوئے اور بیس مستقلاً رہنے گئے۔ اِسی کالج بیل ترقی کے ذیئے طے کرتے ہوئے
پر کہل کے عمدے تک پنچے۔ نومبر ۱۹۲۹ء سے ۱۹۷۸ء تک زمیندا کالج کے پر کہل رہے پیمر
مور نمنٹ تعلیم اوسلام کالج رہوہ کے پر کہل مقرر ہوئے۔ محر جلد ہی ۳۰ د ممبر ۱۹۵۸ء کو
رطت فرما گئے اور آیئے آبائی تھیے "غازی" میں دفن ہوئے۔ (۳)

(۱) فرمان صاحب کو زمانہ طالب علی سے اِ قبال سے لگاؤ تھا چنانچہ ایم اسے بی اُنہوں نے "اِ قبال کا مرد مومن" کے موضوع پر ۲۰ صفات کا مقالہ لکھا تھا۔

(۲) " إ قبال اور تصوف" كے موضوع پر آپ كى كتاب ١٩٥٨ء ميں شائع ہوئى - إسے برم إ قبال لاہور نے شائع كيا تھا اور إس كے ١٦١ منجے تھے۔ آب تك إس كے كئى الم يشن الله عبور نے جوں ہے ہمارت ميں تاج پيلشنگ كمينى وحلى نے ہمى إسے شائع كيا ہے يہ الله يشن ملك م الله يشن محلى ہو ہي ہوں اور إس كى مخامت ٢٠٠ منحات تھی۔ تصوف كے بارے ميل إ قبال كے نظريات ير سب سے پہلے تكھى جانے والى كتب ميں اس كا شار ہوتا ہے۔

(۳) " إقبال اور منكرين مديث : - آپ كى دو سرى كتاب تحى - بيه ١٩٦٣ء من مكتبه مجدوبيه مجرات في ١٣٨ منوات كى منوامت كيما تقد شائع كى -

(٣) پروفیسر محد فرمان نے بی ایج ڈی کیلئے " اِ قبالیاتی آوب کا جائزہ " کے عوان سے مقالہ لکھا۔ ڈاکٹرسید محد عبداللہ محران تھے۔ محربہ مقابلہ ہوجوہ منقور نہ ہوسکا۔ (۵)

ایک مقابین و قران صاحب کے مضامین و مقالات بھی دیجی سے پڑھے جاتے تھے ان کا ایک مقالد و قبال اور آرث کے عنوان سے مجلّم و قبال بابت اکتوبر ۱۹۵۸ء میں شائع موا پھراس کی اہمیت کے چیش نظر کو ہر نوشائی نے اِسے "مطالعہ اِ قبال" میں بھی شامل کیا۔
کی مضامین اِ قبالیات 'شامین (مجلّمہ زمیندار کالج) میں شائع ہوئے۔

پروفیسرڈا کٹرملک حسن اخر

ملک حن اختر کا نام أردو أدب اور إقباليات من مختاج تعارف نبيل ـ إقبال پر کئي مختلف نبيل ـ إقبال پر کئي مختلف نبيل ـ إقبال پر کئي مختلف بيل ـ

ملک حن اخر کی جوائی ۱۹۳۸ء کو نوشرہ خواجگان ضلع جرات میں ملک کرم حین کے گر پیدا ہوئے ۔ اِسلام ہوائی سکول ہے میٹرک اور زمیندار کالج ہے بی اے کے بعد ۱۹۲۳ء میں پنجاب بو ندرش لاہور ہے ایم اے اُردو کا امتحان درجہ اول میں پاس کیا۔ اِس سلام عکمہ تعلیم میں آئے اور گور نمنٹ کالج لاہور ' مرے کالج سیا لکوٹ اور گور نمنٹ کالج فیمل آباد میں بطور لیکچر د خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۲۱ء میں اسٹنٹ پروفیسر ہوئے فیمل آباد میں بطور لیکچر د خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۷۱ء میں اسٹنٹ پروفیسر ہوئے اور ۱۹۸۹ء میں پنجاب یو ندرش ہے پی انتج ڈی کی ڈگری عاصل کی۔ ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۱ء تک فرائی ڈائزیکٹر لائبریزیز (پنجاب) رہے۔ ۱۹۸۸ء تک مرے کالج سیالکوٹ اور پھروفات رہے (۲) گارٹوری ۱۹۹۳ء کی ٹرونی نور پروفیسرار دو تعینات رہے (۲) ڈاکٹر حسن اختر ملک نے اردو آدب میں ۲۰ کے لگ بھگ بلند پایہ شخفیق کتب کا اضافہ کیا گوج افواس سے جافعوس سے جافعوں سے جافعوں سے واقعال محقق اپنی شخفیق سرگرمیوں کے دور عروج میں اِس دار فائی سے کوچ کر گیا۔ ڈاکٹر حسن اختر ملک نے قبل پر درج ذیل کتب تکھی ہیں:

- ا مراف اِقبل مكتبه ميرى لائبريرى لامور الماه منحلت ١٩٧٠ الفراف المراف المنطلت ١٩٧٠ المراف المنطق المنطلت المنطل المنطق المن
 - ٣- وائه معارف إقبل مكتبد عليد لابور عدام
 - اید کتاب إقبل پر ایک مخترانسائیلو پیڈیا کا درجہ رکھتی ہے)
- سو إقبل ايك تحقيق مطلعه بيوندرسل بس لادور ١٨٨٨ء صفلت ٢٢٨٨
 - الما وقبل اور في سل: تذريه سولامور ١٩٨٨ء صفحات
 - ۵- اقبل اورمسلم مفكرين فيوز سنزلامور ١٩٩٠ (بعد أز دفلت)
- ۱- اقبل پنجلب گزٹ میں ڈاکٹر صاحب کی وفات کی وجہ ہے ابھی تک شاکع نہیں ہو سکی اِ قبالیات پر متعدد مقالات بھی رقم کے مثلا
 - ا إقبل اور الجيل مطبوعد ماينامد قوى نبان كراجى نومبر عداء
 - الله اور الن علدون " إقبل ١٨٠ مرتب وحيد عفرت
 - س- علامد إقبل كأسلسله المازمت إقبل ربيع جوري ١٩٨٥ء

TTT

سيد نور محمه قادري

سید نور محمد قادری اِ قبال کی سوانح اور افکار ' ہردو پر حمری نظرر کھنے والے محقق تھے انہوں نے اِ قبالیات کو تمن عدو حقیق کتابوں کا محفہ دیا۔

سيد نور محرت إقباليات من درج ذيل كام كئ-

ا البا كا آخرى معركة بدمطوعه رضا وبلشرز لابور ١٩٤٩ منولت ١٧٩

ید کتاب اِقبل اور حسین احمد منی کے درمیان نظریہ قومیت و وطنیت کی بحث پر بنی ہے

ا۔ اِقبل کے دینی و سیای افکار: زمیندار ایج کیشنل ایسوی ایش مجرات ، ۱۹۸۲ء صفات ۲۸

ال میلاد شریف اور علامه اقبل : مرکزی مکتبه واه کینث ۱۹۸۸ء مفلت ۲۰۰

قادری صاحب کئی اہم مقالات بھی لکھ چکے ہیں مثلا

ا إقبل اور أجمن حمليت إسلام - ملهنامه فيضان - فيمل آبد ، جون جولائي ٨١٩١٥

٢ سللهٔ تادريه من إقبل كى بيت - المنامه فيضان- كوله بالا

ا علام إقبل كى عقيدت مونيائ عظام الدائل اللي الملك الله

٣ إقبل اور طرز مكومت: بعنت روزه إستقلل لابور عماري ١٩٨٨ء

۵ اِقبل اور تخريب زك موالات : روزنامه نوائ وقت لامور ۸ كى ۱۹۸۰ ،

٢ إقبل اور اين عني: سد ملى فنون لامور - ايريل جون ١٩٩١ء

ڈاکٹرمظفرحسن ملک

اِ قبال شنای میں ایک معترمقام کے مالک ڈاکٹر مظفر حن ملک اپنی کتاب بعنو ان ' اِ قبال اور ثقافت ' کے حوالے ہے جانے جاتے ہیں۔

ملک صاحب ۱۲ جون ۱۹۲۰ء کو ملک باغ علی کے گھر تخصیل کھاریاں کے گاؤں چک بد حو

یل پیدا ہوئے۔ ذمیندار کالج سے بی اے کیا۔ ایم اے اُردو کے بعد آردو مرفیہ میں مرزا
دیر کامقام " کے موضوع پر مقالہ لکھ کر قبل پرائیٹس یو نیورٹی آف امریکہ سے بی ایج ڈی
ک ڈگری حاصل کی۔ لندن یو نیورٹی میں ریسرچ فیلو بھی رہے۔ درس نظای کے بھی فاضل
ہیں۔ عرعزیز کابیٹتر صد محکمہ تعلیم میں گزرا۔ ہیڈ ماسڑ پر وفیسراور ڈسٹرکٹ ایج کیش آفیسر
دے ہیں۔ بچھ عرصہ ڈویرٹ ٹل ڈویلپسٹ آفیسر کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ مختف
موضوعات پر نصف درجن سے ذاکد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ Anthropology پر بھی
خوب لکھتے ہیں۔

إ قباليات پر دو كتب اور متعدد مضامين و مقالات لكھ يچے ہيں _ كتابوں ميں

- إقبل اور نقافت إقبل اكادى لامور ' ١٨٠٦ء ٢٥٠٠ منولت
- الله اور معرک خیرو شر: بیا کتب سالها سال سے اشاعت کی معظر ایک سرکاری ادارے میں یزی ہے۔

مضامین و مقالات میں سے چند ایک ورج ذیل ہیں۔

- ا إقبل بيشت مرفيه كو مطبوعه بفت رونه وفاق لامور ١١٦ اريل ١٩١١ء
 - ا إقبل كلروعمل كالتحاو سد ملى محيفه للهور جولل عمبر ١٩٨٨ء
 - س مكارم اخلاق اور إقبل معموله 'إقبل ١٨٠ مرتبه وحيد عشرت
- ٣- إقبل اور نظرية باكتان كا تجزيد سد ملى إقبليات اكتور ومبر ١٩٨٥ء
 - ه إقبل اور مزدور سه ملى محيفه لابور إقبل غبر عمداء
 - ٢- اقبل اور مجرات سدماى إقبليات بنورى ماري ١٨٨٨ء
- ٤- مردار تيوم واكثر جليد إقبل اور علامه إقبل نوائ وقت لابور ٣٠ ١٠ ١٥ فردري ٨٨ء
 - ٨- انفرادى تنديب اقبل كى نظريس محمول اقبليات جوالكى التبر١٨٨١ء

و اکثر سید اسعد گیلانی

موجوده دور میں ڈاکٹر سید اسعد ممیلانی اِسلامی سیاسیات پر لکھنے وانوں میں نمایاں مقام کھتر م

وہ تحصیل کھاریاں کے گاؤں آچے میں ۱۱ پریل ۱۹۲۲ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد کانام سید غلام رسول گیلانی تھا۔ میٹرک کے بعد دبلی امپیریل سیٹریٹ میں طاذم رہے ۔ پچھ عرصہ بعد طازمت کو خیر باو کہ کر جماعت اسلامی میں شامل ہوئے ۔ ایوب دور میں بنجاب یو نیورٹی ہے بی اے کیا پھرایم اے سیاسیات اور ایم اے آردو کی ڈگریاں حاصل کیں ۔ سیاسیات میں بی ایچ ڈی کر نے کااعزاز بھی حاصل کیا۔ جماعت اسلامی لاہور اور صوبہ بنجاب سیاسیات میں بی ایچ ڈی کر نے کااعزاز بھی حاصل کیا۔ جماعت اسلامی لاہور اور صوبہ بنجاب کے امیر کی حیثیت سے بھی خدمات بجالاتے رہے۔ اپنی جماعت کے انتظامی اور علی امور میں بہت سرگرم شے۔ ان کا قلم تمام عرفیت قراور اسلامی بھائی چارے کا پر چار کرتا رہا۔ ایس بہت سرگرم شے۔ ان کا قلم تمام عرفیت قراور اسلامی بھائی چارے کا پر چار کرتا رہا۔ نے ابنال ' قائداعظم اور مولانا مودودی ان کے سیاسی و قلم کی آئیڈیل شے۔ (۹) ڈاکٹر گیلائی نے سار اس دو دو گائو تی کو ایک کیا۔

واکثر سید اسعد مملانی نے ۵۵ کے لگ بھگ کتب تحریر و تالیف کیں۔ اِ قبالیات سے متعلقہ ان کی درج ذیل کتب یادگار ہیں۔

- ا اقبل و قائداعظم مودوی اور تفکیل پاکستان : مکتب معمیر فکر الاور عداده
 - الم إقبل وارالاسلام اور مودودي: اسلاى اكلوى لامور معاء
 - س_ تصورات اقبل بغيوز سنزلامور 194ء
- و اكثر كميلانى كے لكيے ہوئے مضامين ميں سے اقباليات سے متعلقہ چند ايك يہ إي -
 - ١ تفور پاکتان اور اقبل-سياره لايور اکتور نومبرايماء
 - ال اقبل أور دارالاسلام كي تقليي سكيم-سيامه لا بور فروري ماميج معام
 - سد اقبل کا مومومن اور مودودی کا موصل کے سیامہ ۔ لا یور اپریل می ۱۹۸۰ء

مولوي محريراغ

مولوی محمد چراغ جلالپوری براور خورو مولوی نجف علی عاصی 'اقبال کے ہمعصر ہتے۔ وارالسلطنت کابل میں مدرس ورجہ اول رہے۔ اقبال نے میٹرک کے لئے فاری نظم و نثر کا استخاب 'آئیکہ مجم 'کے نام سے مرتب کیا تھا۔ مولوی محمد چراغ نے اسکی شرح لکھی تھی۔ یہ کتاب ۱۹۲۵ء کے قریب میں ۲۰۴ صفحات کیما تھ لاہور سے شائع ہوئی تھی۔ اس پر نجف علی عاصی 'قاضی فضل حق اور مولانا اصغر علی روحی کی تقاریظ تھیں۔

عيم آفاب احمد قرشي

کیم آفآب احمد قرقی (کیم جنوری ۱۹۲۵ – ۱۱ دسمبر ۱۹۸۱) ابن کیم محمد حسن قرقی نے اقبال اور عالم اسلام "لاہورس – ن (۳۰ صفحات) " نظریہ پاکستان اور علامہ اقبال " (خطبہ اللہ آباد کے اہم اقتباسات کا اردو ترجمہ 'لاہورس – ن ۲۵ صفحات) نای کتا ہے کھے ۔ علاوہ ازیں اقبالیات پر ان کے مضافین و مقالات بھی شائع ہوتے رہے ۔ مثلاً " اقبال اور اتحاد عالم اسلای " (مطبوعہ روز نامہ جسارت کراچی ۲۳ جنوری ۱۹۷۸ء) " اقبال کا پیغام ۔ کسان کے نام " (مطبوعہ علامہ اقبال ابنول کی نظریس " مرتبہ معباح الحق صدیقی لاہور کسان کے نام " (مطبوعہ علامہ اقبال ابنول کی نظریس " مرتبہ معباح الحق صدیقی لاہور

صفد ر مير

محم صندر میر (پ ۱۹۲۲ء) بھی مجرات کے صدارتی اوبی ایوارڈیافتہ ادیب اور والش ور ایس – ویکر کی کتب کے علاوہ اقبال پر ان کی کتاب The progressive چند بیس – ویکر کی کتب کے علاوہ اقبال پر ان کی کتاب مقالات و مضاحین بھی گاہے بگاہے شائع ہوتے برس قبل شائع ہوئی ہے۔ اقبالیات پر ان کے مقالات و مضاحین بھی گاہے بگاہے شائع ہوتے رہے جیں مثلا " اقبال اور سوشلزم " (مطبوعہ "اقبال اور سوشلزم " مرتبہ محمد حنیف شاہد لاہور ۱۹۷۰ء)

مفتى اقتذار احمه نعيمي

افتدار احمر مفتی احمہ یار خان تعیی کے ماجزادے ہیں۔ ۱۹۸۹ء میں ان کی کتاب "تقیدات افتدار پر نظریات اقبال" شائع ہوئی۔ ۴۸ مفات کے اس کتا بچے میں وی تھے۔ پنج اعتراضات و ہرائے مجھے ہیں جو اقبال کی زندگی میں بھی ان پر ہوتے رہے۔

سيد روح الامين

سید روح الامن (پ ١٩٧٥ء) ہو کن ضلع مجرات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ١٩٩١ء میں ان کی کتاب " پانچ دریا" شائع ہوئی۔ یہ کتاب پانچ مضاعین کا مجموعہ ہے جو ناروے میں سردار عبدالقیوم اور ڈاکٹر جاوید اقبال کی بحث کے روعمل میں لکھے محتے اور اخبارات میں شائع ہوے۔ اس کتاب کا دو سرا ایڈیشن ١٩٩١ء میں شائع ہوا۔

پروفیسراحسان اکبر

احمان اکبر (پ ۴ جنوری ۱۹۳۸ء) بن محد اکبر نوشرہ خواجگان بھجرات سے تعلق رکھتے ہیں۔ محور نمنٹ کالج میٹیلائٹ ٹاؤن راولپنٹری کے شعبہ اردد کے ریٹائرڈ صدراور کئی کتب کے معنف ہیں۔ اقبالیات پر ان کی دو کتابیں "اقبالیات صد اول "اور "اقبال۔ فکرد ظلفہ" شائع ہو چکی ہیں یہ مضابین و مقالات پر جنی ہیں۔

يروفيسرع يزاحمه چومدري

پروفیسرعزیز احد (پ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء) کھاریاں سے تعلق رکھتے ہیں۔ آجکل قائد اعظم یو نیورٹی اسلام آباد میں تاریخ کے استاد ہیں۔ ان کی مرتب کردہ کتاب " قول اقبال " ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی۔ یہ اقبال کی نثرے منتف کردہ اقوال پر جنی ہے۔

حاجره خاتون خان

محور نمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین فوارہ چوک کی سابق پر کہل محترمہ حاجرہ خاتون خان نے ایم اے اردد (پنجاب بو نیورٹی) ہیں "اردد شاعری پر اقبال کے اثرات "کے موضوع پر ۱۹۲ صفحات کامقالہ لکھا جو تا حال فیر مطبوعہ ہے۔ نہ کورہ کالج کے مجلّہ "رخشال" کا اقبال نمبر ۱۹۷۸ء میں انہی کے دور سرپر سی ہیں شائع ہوا جس میں ان کامقالہ "اقبال اور نژاد نو "شامل تھا۔

مضامين ومقالات لكصنے والے

شرفداخر

شر حد اخر (١٩٠٤-١٩١١ء) نغيات ير لكين والول عن ابم مقام ركع تق - "فلال

کے مدیر رہے ۔ اقبالیات پر ان کے کئی مضاخین شائع ہوئے مثلاً "اقبال کا قلفہ خودی " (مطبوعہ " احسان " اقبال نمبر' ۲۷ ہون ۱۹۳۸ء)اور "ایک دحندلی ہی تصویر" (مطبوعہ قدیل ۱۲اپریل ۱۹۳۹ء)

يروفيسرمحد سرور

پروفیسر محد سرور جامعی (۱۹۰۱ - ۱۹۸۳) سیریانی مجرات کے سیوت تھے۔ جامعہ ملیہ میں تعلیم پائی ۔ شاہ ولی اللہ اور عبید اللہ سند حمی پر کئی کتب تکمیں۔ اقبال پر ان کے مضامین رسائل و جرا کدکی زینت بنتے رہے مثلاً "اقبال کی دعوت قکر و عمل " " "اقبال کی ایک پیش مرکئی " (دونوں ہفت روزہ " آفاق "لاہور بابت ۱۳۰۰ پریل ۱۹۲۹ میں شائع ہوئے)

ڈاکٹرصفدر محمود

موجوده وفاقی سیریٹری تعلیم واکثر صفدر محود (پ ۱۹۳۳ء و گله سجرات) نے اپنی دو درجن جحقیق کتب کے ساتھ ساتھ اقبالیات پر بھی اہم مقالات رقم کے ہیں مثلاً " اقبال کا آگم فیکس دیکارو " (مطبوعہ " محیفہ " اقبال نمبرا " دسمبر ۱۹۷۳ء) " اقبال کا تصور کلر " (مشمولہ اقبال میکس دیکارو " (مطبوعہ " معلومہ اقبال کا تصور پاکستان اور اجرت کا مسئلہ " (مطبوعہ جنگ لامور او نومبر ۱۹۹۱ء)

واكثراخر يرويز

راقم الحروف کے گاؤں (لورال مجرات) کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری رکھنے والے واحد صاحب علم جناب اختر پرویز کیم مارچ ۱۹۵۱ء بیل پیدا ہوئے ۔ آجکل گور نمنٹ کالج گو جرانوالہ بیل ارود کے استاد ہیں ۔ انھوں نے حال بی (دسمبر ۱۹۹۷ء) بیل نی ایج ڈی کی گوجرانوالہ بیل ارود کے استاد ہیں ۔ انھوں نے حال بی (دسمبر ۱۹۹۷ء) بیل نی ایج ڈی کی درگری حاصل کی ہے ۔ اقبالیات بیل ان کے مضافین بیل "اقبال اور رجائیت" (مطبوعہ محور مجاب ہو نیورشی لاہور ۱۹۷۳ء) ۔ "اقبال کا نظریہ نقذیر" (مطبوعہ ہفت روزہ نیا بیام لاہور ۱۹۷۳ء) اور "کلام اقبال بیل مسملہ کا جائزہ" (مطبوعہ محیفہ لاہور اقبال نمبر ۱۹۸۸ء) شائل ہوں۔

راقم الحروف

را قم الحروف کی اقبالیات پر زیرِ نظرکتاب کے علاوہ مضایمن و مقالات ہیں - اقبال کا انسانِ کائل - (معلومہ مجلّہ شاہین زمیندا رکالج ۱۹۸۷ء) - اقبال اور خوشی محد نا عر- (معلومہ یا قبال اور گرات

ما بنامہ فانوس لاہور نا عرنبر ۱۹۹۵ء) اور " اقبال کے تین معالجین " (زیر طبع سیارہ لاہور) شامل ہیں -

مجھ مزید لکھنے والے

00 قبال موت کے دربار میں ہے از مجید لاہوری ہے احسان اقبال نبر ۳۰ می ۳۸ء

0 قبال علی اور اکبر کاموازنہ (انگریزی) ہے حکیم سیدار شاد ہے وان دیل کا جون ۳۵ء

0 خودی دافلفہ (پنجابی) ہے حکیم عبدالطیف عارف ہے پنجابی زبان لاہور اقبال نمبر ۲۷ء

0 حکست اقبال ہے زیبا درانی ہے ہفت روزہ آفاق لاہور ۳۰ اپریل ۴۷ء

0 آبال اور اشتراکیت ہے حکیم چوہدری سردار خان ہے آفاق لاہور ۳۰ اپریل ۴۷ء

0 قبال اک صوفی (پنجابی) ہے پروفیسر سید کبیراحم مظرید چھمای کھوج لاہور جولائی ۸۵ء

0 آبال اک صوفی (پنجابی) ہے پروفیسر سید کبیراحم مظرید چھمای کھوج لاہور جولائی ۸۵ء

۱۵ قبال آک صوفی (پیجابی) چه پرولیسرسید بیراخد مشتر چه پیمایی هوج کابور بولای ۴۸2 ۱۵ قبال دی د منع داری (پنجابی) 🖈 ژاکٹر غلام حسین اظهر 🏗 رچناب محویرانواله د ممبر۷۷ء

00 قبال نواب بمادریار جنگ کی نظری یہ خواجہ ظفرنظای یہ نوائے وقت ۱۲ اپریل ۴۸۹ 00 قبال کا تعبور عشق و عقل یہ خواجہ ظفرنظای یہ ماہنامہ پیغام اسلام بر منتھم اپریل 20ء 0 حضرت اقبال کی ایران میں مقبولیت یہ محد انور مسعود یہ فاری اوب کے چند موشے ۹۳ء

حواله جات وحواشي

- ا کلیات إقبل مرتبه رفع الدین باخی عداء صفحه ۱۱ پر علوط کی تعداد ۱۱۳ درج ب
 - ال كليات إقبل مغيره
 - س اينامني ۱۲
 - س پروفیر محد فرمان کے مالت ان کے صابرادے نے فراہم کے
 - ه شابين إقبل نمبر ١٩٨٨ علد زميندار كالح مجرات مني ١١٠
 - ٢- كتوب واكثر ملك حن اختريتام راقم محريه ١٦ جورى ١٩٩٢ء
 - ے۔ یہ مطولت سید تور م کاوری مروم سے بلہ داست حاصل ہوئیں
 - ٨٠ كرات كى بات مرتبد الحاق آشفة مني ١٨١
 - ۹۔ مجرات کی بلت منجہ ۲۰۰۷

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ا قبال اور مجرات

حصه سوم: مقلدين إقبال

ای کے فیض سے میری نگاہ ہے روشن ای کے فیض سے میرے سیو میں ہے جیموں (اقبال)

ذاكمز محمر شجاع ناموس

ڈاکٹرناموس کو شاعری سے فطری لگاؤ تھا اور وہ فن شعرے بخوبی آگاہ تھے۔ إقبال كے فیض نے ان کے سینے میں سوز و ساز کا جو جے بویا تھا وہ آگے چل کر ایک تاور ور خت کی صورت میں سامنے آیا اور ڈاکٹرناموس کی فکر اور فن پر چھاگیا۔

ڈاکٹرناموس کا پہلا مجوعہ کلام ' میج ازل ' کے نام سے شائع ہوا۔ اِس کے مطالعہ سے ڈاکٹر ناموس کے خیالات و نظریات اور فن پر اِ قبال کی محبت اور تعلیمات کا واضح اور بمربور اثر نظراتا ب مع ازل كى تقريظ من سر في عبد القادر لكية مي - (١) "ائی طالبعلی کے زمانہ میں ڈاکٹرناموس صاحب کوعلامہ إقبال مرحوم كافيض

محبت بھی نعیب ہوا ہے اور ای سب سے اِن کے اشعار میں اِ قبال کے رعک کی جملک ہے۔ مثلاً بید شعر مِلاحظہ ہو۔

تو نه کر جودی و دوق کی دریوزه کری مرد کال تو ہے خود جام و سید خود ہے شراب ايك اور شعرديكمة - إقبالي انداز كلام --

سود افراد کو معروف عمل رکھتا ہے عم تخ کر موز عل رکھا ہے " عكمت افرتك" كے عنوان سے ايك للم بے جس كايد شعر قابل توج بے شے افریک کی متی میں انسان ہوش کو بیٹا مجتا ہے توائے میں الحق ہے مدا عم ہے "

مع ازل كى ايك اور تعريظ عن آغاصادق حين نعوى للعة بي- (٢)

"علامہ إقبال كے مقلد حشرات الارض كى طرح پيدا ہو محتے ہيں ليكن وہ لفظى تراکیب یا چند فیرمانوس قوانی کے استعال سے برعم خود علامہ مرحوم کی تعلید کے مرحی ہیں۔ لیکن ناموس صاحب کو اس بے ذوق نقال سے دور کا واسطہ بھی نسي - آپ بيد خاكل مخفرالفاظ مي ظبند كرتے بي - ايے اشعار پر علامه کے اشعار کا ممان ہو تاہے۔ شاید اس لئے کہ ناموس کو علامہ ا قبال کی محبت يمل بيضنے كا يرسوں موقع ملا اور إس محبت كا اثر دل و دماغ پر ہونا جائے۔ یماں تک کہ چند افتعار میں علامہ کا سااعاز اور د لفری پائی جاتی ہے ، کو سش

يم مين فرماتے بين-

م و جد من عبر كر و ذكر نه بمول بلند جنے ارادے کا بلند اتا مقام ۔ بتین فتح میں جوا یک یابیہ کی نقم ہے 'من قدر لطیف شعرہے۔ بلند تر ترا مقدو ہو ستاروں سے اراده کوه کرال وصله فلک پرواز

عتل وعثق كاموازنه يلاحظه مو

عل کو نور ہے محدود ہے کرائی عل عشق کا نور ہے ، ہر ماہ میں ہر مای میں

وُاكْرُ ناموس نے مقدور بحرا قبال كى تقليد كى ہے - أنهوں نے ويى بلند مقعد پیش تظرر كما ہے جو إقبال كى شاعرى كا محور تھا۔ خيالات سے كے كر عنوانات اور بحور تك سمى يى إقبال كا تتبع واضح ہے۔ مثل ' مج ازل ' كے چد عنوانات يلاظه موں - حضرت انسان-عكمت افرنك. تشمير. تنمائي. شاعر. ايك سوال. طالب علم. خيالات جاودال- عمل اور عضق وم عل سير سب عوانات ميں إقبال كے بال بحى ملتے بيں - يہ تعليد مرف عنوانات تک بی محدود نبیل افکار بھی إقبالی فکر کا پر تو ہیں ۔ ڈاکٹر ناموس اپنی نقم بکوشش ميم ميس كتة بي (٣)

ك فور ہے وكت ميم على نِعكى كا ظلام إ قبال نے شاعر کو - دیدہ بینائے قوم - قرار دیا۔ ناموس کتے ہیں (نظم شاعر) (۳) دوررس اس کی تاین کا تان یا دماغ عن سی ک تاریکی میں ' نور افشاں چاغ معد اكبر اعم " شام رتكس بيال ے کن آپ بھا کمت کر رکھتا ہے جوال آیوالے عمد کی تیرا کن نقلے ہے جرے دم فرض اول قوم کی تغیر ہے ا قبال کے ہاں حیات ابدی کا راز عشق ہے۔ اِی عشق کی مقلت کا بیان ڈاکٹر ناموس کی زبانی ستے! (نقم حیات جاووال - ۵)

یں محر زندہ بیشہ ماحب علم و تلم
وہ بین عفق اور عفق ہے ناآشا اَز بیش و کم
عشق مث سکا نہیں منی ہے موری کائینات
عشق کر لیتا ہے پیدا خود حیات اندر ممات
باغ ناویدہ خزال اِقبال اور غالب ہیں یہ
موت اوروں پر ہے نیکن موت پر غالب میں یہ
ہوت اوروں پر ہے نیکن موت پر غالب میں یہ
دمر فانی ' ان کے محلیٰ میں محر قائم بمار

خیالات کی مماثلت کی ایک اور خوبصورت مثال دیکھیے واکٹرا قبال

مر و مه و الجم کا محلب ہے قلندر ایام کا مرکب نبیں ' راکب ہے قلندر ڈاکٹرناموس (۱)

بہت بلند ستارے ہیں ' چرخ نیلی فام محم بلند ہے ان سے قلندری کا مقام جمان نمان و مکال کا کوئی اثر بی نہیں آفر بی نہیں قبود شام و سحر کا ' جمال گزر بی نہیں طالب علم کے عنوان کے تحت ناموس کی نقم کے چند اشعار بلاظہ ہوں (ے) کتاب تری نظر ہیں ہے ' تیرے دل میں نہیں کتاب تری نظر ہیں ہے ' تیرے دل میں نہیں کریم ' ذوتی نظر ہی تجھے عطا کر دے تری نواؤں سے پیدا ہو سانے فطرت پر تری نواؤں سے پیدا ہو سانے فطرت پر وہنوا کر دے وہنوا کر دے وہنوا کر دے وہنوا کر دے تری نواؤں سے پیدا ہو سانے فطرت پر وہنوا کر دے دو سونہ جو کہ ملائک کو ہمنوا کر دے

غرض ڈاکٹرناموس کی شاعری کھل طور پر ڈاکٹر اِ قبال کے خیالات کی مکاس ہے اور ڈاکٹرناموس اِسی مقیم مقید کو لے کر آھے پوھے جو اِ قبال کا آدرش تھا۔ وہی جرات رشدانہ وہی مقل و عشق کی کھڑوی مکالماتی انداز افطرت لگاری اور خودی و عشق کی مرباندی ایشدے کا خدا سے سوال وجواب ممل کی برتری سب اِ قبال کی یاد دلاتے ہیں۔

يروفيسر محمدا كبرمنير

پروفیسرا کبر منیرکافاری مجموعہ کلام "ماو تو" کے نام ہے ۱۹۲۸ء میں شائع ہوا۔ اِس میں زیادہ تر شاعری اِن کے قیام ایران و عراق کے دور کی ہے۔ یہ وہ دفت تھاجب ان کاجو ہر شاعری ابھی نمو پذیر تھا۔ اِس دور کی شاعری میں ایران کے شعراء کا تمیع نظر آتا ہے ان کے سفر کے آغاز تک اِ قبال کی صرف ایک کتاب "اسرار خودی" منظرعام پر آئی تھی اِس کئے سفر کے آغاز تک اِ قبال کی صرف ایک کتاب "اسرار خودی" منظرعام پر آئی تھی اِس کئے ماہ نو" میں ہمیں اِ قبال کی تعلید کی زیادہ مثالیں نمیں ماتیں تاہم کمیں کمیں خیالات کی ہم آئی ضرور نظر آتی ہے مثلاً (۸) مصلفے کمال پاشاکی مرح ' بابا طاہر عرباں کے صنور ' چاند کے شاعر کی نظمیں اِ قبال کی تعلید کی مثالیں ہیں۔

ائم واپس کے بعد انہیں اِ قبال کی قربت کا ذیادہ موقع طا۔ ان کے خیالات سے پوری طرح آشا ہوئے اور اِن کے کلام کے عمیق مطالعہ کا موقع طا۔ خود آکبر منیر کی فکر بھی اب پختہ ہو چکی تھی چنانچہ اب ان کی شاعری اِ قبال کا پر تو بن گئی۔ خصوصاً وہ نظمیں جو اُنہوں نے اُنجمن حمایت اِسلام لاہور کے جلسوں میں پڑھیں۔ اِس دور میں اِ قبال کے انداذ کی دھوم تھی۔ پھر قومی سطح پر ضرورت بھی ایسی بی شاعری تھی۔ پیر قومی سطح پر ضرورت بھی ایسی بی شاعری کی تھی۔ چنانچہ آکبر منیر نے اِ قبال کی تھید میں خوبصورت قومی شاعری تخلیق کرکے عزت حاصل کی۔

آ بجن حمایت إسلام لاہور کے جش جو کی کے موقع پر دسمبرہ ۱۹۳۸ء بیں آگر منیر نے ہو لئم پڑھی اِس کا نام "لالہ محرا" تھا۔ یہ اِ قبال کے قکری و فنی تتبع کی خوبصورت مثال ہے۔ اِس نظم کا انتشاب اِسلامیہ کالج لاہور کے نوجوان مسلم طالب علم کے نام ہے۔ اِس انتشاب سے چندا شعار یلاحظہ ہوں۔ (۹)

نقم بن کیتے ہیں (۱۰) بعد * مومن ہے تو عرش ہے تیرا مقام بتكده خاك كى تھے يہ مجت حرام أكبر منير كا قلف إ قبال كے قلفہ عثق سے ہم آہنگ ہے كہتے ہيں مومن جانباز ہے عشق کی شمشیر ہے يري جال كا چاغ " الل جال كا الم --\$--

عقق کی آتش ہے ہے ' کری بری حیات زندگی محق ہے زندگی م کائات

إ قبال نے كما تما

بجمی مختق کی آگ ادم ہے ملمان نیں خاک کا ویر ہے

أكبر منيرك إى بات كويوں بيان كياہے

بخت رہے واڑگوں ' مومن بے پاک کا بندہ مومن شیں ' تو وہ ہے خاشاک کا نوجوان مسلم کی تن آسانیاں اِ قبال کو رلاتی تھیں۔ آگبر منیر بھی اس پر متظریں آج بیں نکب وطن ' آج بیں نکب جال میری تن آسانیاں تیری تن آسانیاں

وصدت إسلام و أكبر منيرك خيالات بلاحظه مول

كر دے اے آشا دمدت إملام ے میر ب روح کو ، زندہ کر ای جام ہے دین سے ناآشا ' ست ہیں میرے جوال سافر افرنگ کے بادہ و کلفام سے

ای تھے ہے اور اشعار دیجے

چوم سلم ہے ، فیر کے در کا نشال کائی کے اللہ کائی کے الحال

سلوت اعل نين الغت قرآل نين کیل نہ موں ہم ناواں کیل نہ موں ہم ہم م ----

بعه و حق ہے دیا ' بعه و حق ہے نیاد بعه و حق پاک دل ' بعه و حق پاک باد بعه و حق پاک دل ' بعه و حق پاک باد

بندہ من کل وطن سارے جمال کا چمن اس کے بیں ایران و ہند' اِس کے بیں چین و تجاز ----

یز ہے تخ عل ' جب ہو فعال لا الد معرکہ ہوتا ہے ہر ' جب ہو فعال لا الد معرکہ ہوتا ہے ہر ' جب ہو فعال لا الد

عشق ہے ہے پائدار ' آدمِ ناپاکدار عشق سے ہے استوار زندگی بے ثبات

آكبر منيركى نظم جبريل و ابليس آفجن حمايت إسلام لابورك ياون وي سالانه اجلاس منعقده ١١١ پريل ١٩٨١ء من پرجى كئى - يه بھى كمل طور پر إقبال كى تقليد من تكسى كئى - أكبر منير بھى إقبال كى طرح مولانا روم سے متاثر بيں - جبريل و ابليس 'جو الگ شائع بوكر تقسيم بوئى كے صفحہ اول پر مولانا كابي شعرورج ہے - (١١)

دائد آن کو نیک بخت و محرم است
زیری ز ابلیس و عشق آز آدم است
اس نظم کا اختساب بھی نوجوان مسلم کے نام ہے جنیس مخاطب کرکے وہ کہتے ہیں

ہر کیوں میں چھپ حمیا رضایہ نیشگ
حسن عمل کے نور سے کر اِس کو بے تجاب
فوانہ ہ حجاز ہے لا ساخر حیات
دے آدی کو فتہ اللیس سے فیات
اس نظم کا انداز بھی دی ہے جو اِ قبال کی نظم جریل دا بلیس سے فیات

میرے کن ہے ہے کرم خون دل کائات -- کئے--

کمل کے افریک میں ' میرے نے میکدے
ان سے ہے اب ہاؤ ہو ان سے ہے اب ناؤ نوش
یمال بھی ابلیں کو وی خوف اور فدشہ ہے جو "ابلیں کی مجلس شوری " میں ہے
ور ہے ہے فت کمیں کل کو قیامت نہ ہو
مجمع جمہور میں ' اِس کی امامت نہ ہوا

اً كبر منيركى فارى رباعيات (فيرمطبوعه) سے تين مثاليل ديكھنے (۱۲) لكاه أذ عنق حق هشير مردد جمان آب و كل نخير مردد بيا خودرا ايل آئل بينداذ كه منت فاكر تو اكبير كردد

--\$--

یا اے بلیل باغ تجازی کو آز راہ و رم عشق بازی روائے کرفت آز برم عادی روائے کرفت آز برم مجازی دوائے کرفت آز برم مجازی

--\$--

زمغرب آتن سیل خوانم نوائے دوی و اقبال خوانم مرایم نغر مشق بل افروز جلاے را بہ وجد و حال خوانم

سيّد انور كرماني

سجرات کے مشہور اِ قبالی اور مقلد اِ قبال ' سید مظفر حسین انور کرمانی اِ قبال کے سے فدا سُوں اور شیدا سُوں میں ہے ایک تنے۔

لدهیانہ سے ہجرت کرکے پاکتان آئے۔ فکیل بدایونی اور ساحر لدهیانوی کی دوسی چیچے رہ گئی اور اِ قبال سب پر حاوی ہوگیا۔ ان کے والد خان بمادر ڈپٹی امیرعلی انبالہ کے ڈپٹی کمشنر تنے۔ ہجرت کے بعد سرگودھا آئے جمال اکی جاگیر تنی۔ پھر مجرات تشریف لائے اور ایک طویل مدت تک مجرات کی علمی آدبی مجالس میں شریک ہوتے رہے۔ مجرات شر میں وٹرنری ہمپتال کے قریب رہتے تنے۔

سید انور کرمانی آپ ذوقِ فن کو اِ قبال کا فیض قرار دیے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ ہر پیرو جواں ظر اِ قبال کا پیرو ہو۔ وہ پیغام اقبال کے فروغ کے ذریعے امتِ مسلمہ کے نیم مردہ جم کو زندہ کرکے پھرنے مامنی کا تابناک دور واپس لانا چاہتے تھے۔ مجرات کی آدبی مجالس میں اپنا جاندار اِ قبالی کلام سناتے تھے اور داد پاتے تھے۔ کرمانی صاحب کا انداز بلاحظہ ہو کہ وہ اِ قبال کے نظریات اور فن ہے کس قدر متاثر تھے (۱۳)

> جو مرد تکندر ہے فاکق ہے وہی آخر امرار د رموذ ادل پیمیلِ خودی آخر کرمانی صاحب کا ایک ادر تعلعہ دیکھتے (۱۳)

یں مرد جمال بین و خدا مست و خود آگاہ سلطال کا مصاحب ہوں نہ بیل جام ہوں جم کا رکھ معنی و مغہوم کی آتش سے مجھے دور بیل آتش سے مجھے دور بیل آتری ہوں لفظ تیرے لوح و تھم کا بیل آتری ہوں لفظ تیرے لوح و تھم کا

و قبال اور مجرات المستحد المست

چود هری محمد حسین شوق

چود هری محمد حسین شوق مجرات کے نامور شاع 'ادیب ' ماہر تعلیم ادر دروایش صفت انسان تھے۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئے اور کا مئی اے۱۹ء کو رطت فرمائی۔ ایک عرصہ تک سرگود ها میں لازی تعلیم آفیسر ہے۔ سرگود ها میں علی و اَدبی مجلس کے روح رواں تھے۔

إقبال سے بہت متاثر تھے اور ان کے خیالات کا پر تو آپ کی شاعری میں بھی نظر آت ہے۔ آپ نے زیادہ نہیں لکھا اور جو لکھا وہ بھی اپنی قلندرانہ طبیعت کی وجہ سے محفوظ نہ رکھا جگہ وقبال کی تعلید اور وقبال سے فکری ہم آ بھی نظر آتی ہے یہ رہامی دیکھتے (۱۵) بخول نواز و حق آگاہ المل سوز ہے کر مقیم شمر سے وہ رند اظکار اچھا مقیم شمر سے وہ رند اظکار اچھا جو اپنی ایک نظر سے جمال بدل ڈالے بخو اپنی ایک نظر سے جمال بدل ڈالے بڑار سی خوار اچھا

ايك اور بقم جس كاعنوان وعائے مسلم - ب كے چند اشعار و يكھتے (١٦)

گلمائے تمنا سے دامن کو میرے بھر دے ہو کفر کے خیبر کو پھر ذیر د زیر کر دے الفت میں محمد کی کث جائے وہ سر دے کفار کے سینوں سے ہو پار وہ خیجر دے پھر شوکت دارا دے پھر بخت سکندر دے فاروق دے فالد دے مرد حیدر صفد ر دے فاروق دے فالد دے مرد حیدر صفد ر دے

اے عای و ہمدردے 'اے چارہ ہر دروے یازوے مسلمال میں پھر قوت حیدر وے دل دے جو محبت میں اسلام کی مث جائے دل دے جو محبت میں اسلام کی مث جائے مشیر عطا کر وہ جو کفر مٹا ڈالے پھر آپ مسلمال کو دے تخت سلمانی کو دے تخت سلمانی اسلام کے لفکر کو پہلے سے ہمادر دے اسلام کے لفکر کو پہلے سے ہمادر دے

حواله جات وحواثي

- د مع أزل أز داكر محر شجاع باوس محد اين پر نزد لامورس ن ص ا
 - اليناص ٢
 - اليناس عا
 - سر ابناص ۱۸۰۰ ۸۸
 - ه ایناس ۱۱
 - ۲- ایشاص ۲۰
 - ے ایناص ۵۹
 - ٨ ١٠ نو أز ي أكر منرمطع معارف اعظم كرد ١٩٢٨ء
- ہ۔ اللہ معوا۔ آز محد آکبر منیر مدرستہ النبات ۔ جاند حر شر (بی لقم آجمنِ حلیت اسلام المور کے سالنہ اجلاس ۱۹۳۸ء میں بڑھی مئی
 - مد لالم محوالكم كامتن ص ٢٦٢
 - ه ، جرال وايلين أز محد أكبر منير- مكتبه عليه مدرست النبات جاندهم شرا ١٩٨٧ء
- ہو پروفیسر محد آگیر منیر کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ان کے ملات نِندگی راقم کو ڈاکٹر احد حین قریشی سے وستیل ہوئے
 - سلا بغت رونه يخيرنو كجرات سائله اعلاء تلم بينوان محباتك سروش-
 - الد بیاض پروفیسر طلد حسن سید مجرات
 - هد مقام شوق مرجه راجه محر يعقوب الحفيظ شوق ميليكيشنز راوليندى 194 صفيه ١٠
 - ١١ اينا سخر ٨١

حصه چهارم: جرا ئدورسائل اور برمهائے إقبال

ماہنامہ "صوفی" پنڈی بہاؤالدین
 مجلّہ "شاہین" زمیندار کالج گجرات
 مجلّہ "رخشال" ڈگری کالج برائے خوا تین گجرات
 بزم إقبال" زمیندار سکول و زمیندار کالج گجرات

ماہنامہ"صوفی"۔ بنڈی بہاؤالدین

ابنامہ "صوفی" آپ دور کا بہت معیاری اور کیر الاشاعت رسالہ تھا۔ اس کا اجراء ملک محد الدین صوفی نے پیر حیدر شاہ صاحب جلالوری کی یاد گار کے طور پر کیا تھا۔ پیر صاحب نے ۱۹۰۸ء میں رطت فرائی اور غالبا ای سال "صوفی" کا اجراء ہوا۔ "صوفی" کا اجراء ہوا۔ "صوفی" کا اجراء ہوا۔ "صوفی" کا اجراء ہوا۔ "صوفی اپنی ظاہری تج سب سے قدیم شارہ جو وستیاب ہوا ہے وہ جنوری ۱۹۰۹ء کا ہے (۱)۔ صوفی اپنی ظاہری تج وجج اور باطنی محان دونوں اعتبار سے بہت بلند پایہ ماہنامہ تھا۔ اس کے معیار اور مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس دور کے سبعی نامور شعراء 'اوباء "صوفی" کے اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس دور کے سبعی نامور شعراء 'اوباء "صوفی" کے علی معاو تین میں شامل شعے اور صوفی کی اکثر تحریب نامور لکھنے والوں کی ہوتی تھیں۔ مثلاً علامہ اِقبال 'اکبرالہ آبادی 'ابوالکلام آزاد' مولانا ظفر علی خال 'مولانا محمد علی مولانا محمد علی نامور پوری سیماب اُکبر آبادی جو ہر(۱۸۷۸۔۱۹۵۱ء) خواجہ حسن نظامی (۱۸۷۵۔۱۹۵۱ء) مولانا غلام قادر گرای (۱۸۵۱۔۱۹۵۱ء) مولانا اصغر علی روجی 'نیاز فخ پوری' منٹی کوک چند 'خواجہ ول محمد' مولوی احمد علی 'عمادی پھلواروی عظیم آبادی ' سیاد ورک کے معمد ساز اہل قام صوفی کے مستقل کھنے والوں میں شامل شعے۔ مدر یادرس شامل کئے۔ مستقل کھنے والوں میں شامل کئے۔

إ قباليات "صوفي"

ا قبال کا کلام بھی تواڑے مونی کے مفات کی زینت بنآ۔ اس دور میں ملک کے سبحی رسائل اِ قبال سے ہازہ کلام کے متقاضی ہوتے تھے لیکن دہ مرف معیاری رسائل کو اپنا کلام مرحت فرمائے تھے۔ مجمی مونی میں بھی ہازہ کلام اِ قبال چیپٹا تھا۔ چند ایک دستیاب پرچوں میں اِ قبال کے کلام کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

۱۹۱۷ نے بنوری - درد عشق فردری - نوید میج ابریل - طفل شیرخوار ' بون - عمع اور شام ا نومبر - رات اور شام

سهاء :- جوري - جواب فكوه عوان - جائد

١١١٠ ٠٠ اكت - جريه سل

١٩٥٥ = فروري = سليمي الريل = نوائة غم ، جون جوالئ = والده مرحومه كى ياويس (١)

١٩٢١ء يه متى = حعرت بلال مبعى

١٩٩٩ : متبر = غزل (ختيل كرتا مول دل ير عير عافل مول من)

ساماء :- مئ = زندگی جون = انتساب بام مشق

١٩٢٧ء :- جنورى = نوائے إقبل فرورى مارج = ول ايريل = تنائى (فارى) متبر= ورس عمل

١٩٥٥ :- اكتور = استى بيتلب

١٩١٦ :- اكترر علامه إقبل بسلسله عيد ميلاد النبي منظوم

١٩٢٩ :- نومبر=ودى عمل

• الماجم في جوان = وين ايراجم

اسماء :- ماديج = حكمائ إسلام ك عميق ترمطالع كى وعوت (مقالم)

ايريل = أردو ترجمه خطبه الد آباد (١٠)

خطبه اله آباد اور "صوفي"

اِقبال نے ٢٩ د ممبر ١٩٣٠ء كواله آباد كے محلّه يا قوت كنى بينا تاريخ ساز خطبه ارشاد فرمايا - ہر طرف اس كى د موم ، محلى - مسلمان اے اپنے مسائل كاحل جان كربت پندكر رب شع جبكه دو مرى طرف بندو اے "شاعركا خواب" اور "سياى غزل" كانام دے كر مشخرا ازا رہ شعه - بي خطبه الحريزى بين تعالى عوام الناس اس كى تغييلات سے آگاہ نه ہو كئے شعه - چناني "مونى" نے اسے أردو بين ترجمه كرواكر شائع كرنے اور مغت تعتيم كرنے كابندوبست كيا۔

مونی کے مدیر ومالک کمک محد الدین نے خطبہ کے اُردو ترجمہ کے لیے جامعہ طیہ دہلی کے اُستاد سید نذیر نیازی کا استخاب کیا۔ وہ اس کام کے لیے موزوں ترین فض نے کیونکہ وہ ترجمہ کی مملاحیت رکھنے کے ساتھ ساتھ علامہ کے فیض یافتہ اور ان کے دوست ہونے کی وجہ سے اس خطبہ کے ہی مظراور علامہ کے افکار سے خوب واقف تے۔

خطبہ کے ایک دو روز بعد بی نیازی صاحب سے رابطہ کرلیا گیا۔ انہوں نے خط لکھ کر علامہ سے اجازت طلب کی۔ جواہا اجنوری ۱۹۳۱ء کو اِ قبال نے آئیس لکھا (م) "ایڈریس کا اُرود ترجمہ شائع کرنے کا خیال نمایت اچھاہے ' ضرور کیجے'

ہم نیازی صاحب اپنی عدیم الفرصتی اور آپنے ہمائی کی علالت کی وجہ سے ترجمہ مارچ سے پہلے ممل نہ کرسکے۔ یہ ترجمہ اربل کے "صوفی" میں شائع ہوا اور اسکی بزاروں کا بیال

700

مغت تغیم کی گئیں۔ سید نذرِ نیازی رقطراز ہیں۔ (۵)

"خطبہ الہ آباد کا ترجمہ رسالہ "صوفی" پنڈی بماؤالدین کے اصرار پر کیا گیا تھا۔ باوجود کم فرصتی اور پریشانی کے یہ ترجمہ رسالہ "صوفی" کے زیر اہتمام چھپااور ہزاروں کی تعداد میں مفت تقیم کیا گیا"۔

ترجمہ کی اشاعت اپریل اسماء کے شارے میں ہوئی۔ ۱۸ مارچ اسماء کے روزنامہ "انقلاب" میں درجہ کی اشاعت اپریل اسماء کے شارے میں ہوئی۔ ۱۸ مارچ اسماء کے روزنامہ "انقلاب" میں درج ذیل اشتمار کے ذریعے عوام الناس کو اس امرکی اطلاع دی مئی (۱)

خطبه علامه إقبال رساله موفى من مفت طلب يجيئ

سر محد إقبال كا خطبه مدارت آل اعلى مسلم ليك جو بندوستان كى موجوده سياسيات ير إسلامى نقط لكاه سے غالبا بهترين اور سب سے اہم تبعره ہے۔ ايريل كے موتى ميں شائع كيا جا رہا ہے۔ چو كلد خطبه كى ہر طرف سے ماتك متى اس ليے إسكابطور خاص ترجمہ كرايا كيا ہے۔

خطبہ کی اشاعت کی غرض ہے اپریل کے پرنے کی چند ہزار کاپیاں مفت تقیم
کی جائیں گی۔ جو اصحاب مفت کاپیاں چاہتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ
وہ براہ مرمانی جلد سے جلد بھے کو لکھ دیں کہ ان کو کس پنتہ پر اور کتنی کاپیاں
چاہیں۔ عمکن ہو تو ترسل کے افراجات کے لیے ڈاک خانہ کے کھٹ ارسال
فرما دیں لیکن یہ ضروری نہیں ہے۔ امید ہے کہ شدھ' سرحد' بلوچستان اور
بڑگال کے مسلمان خاص طور پر کاپیاں منگوائیں گے۔

مخلص ملک محد اسلم خان- ایم اے (کیمرج) بیرسٹرایث لاء سجرات - پنجاب

"شابين" - زميندار كالح تجرات

زمیندار کالج مجرات ۱۹۳۸ء میں قائم ہوا۔ ایکے سال کالج میگزین کا اجراء ہوا۔ اس کا نام اِقبال کے شاہین کی نبت سے شاہین " رکھا گیا جے سب نے پند کیا۔ پہلا شارہ جون ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا۔ جس کے سربست پر نہل سید شہر حسین بخاری تھے گران اُستاد حصہ اُردو ' تاج محمد خال اور گران حصہ اگریزی فاضل محمد افضل تھے۔ اُردو کے دیر محمد اسلم اور اگریزی کے مندر حسین تھے۔ ارچ ۱۹۳۰ء کے شارے سے اُردو اور اگریزی کے علادہ ہندی کا حصہ بھی شروع ہوا کریے جلدی ختم ہو گیا۔ شروع میں شاہین سال میں " وقعہ شائع ہو تا تھا۔ قیام پاکستان سے ۱۹۵۱ء تک ششمائی اور بعد ازاں سالنامہ کی حیثیت سے شائع ہو رہا ہے۔ شاہین اُسے علی و اُدنی معیار کے اعتبار سے بھی بنجاب کے چند گئے چنے شائع ہو رہا ہے۔ شاہین اُسے علی و اُدنی معیار کے اعتبار سے بھی بنجاب کے چند گئے چند گئے جن متاویز ہوا کرتا تھا۔ اس کے خاص نمبرز مثلاً سرت نمبر۔ خیال نمبر۔ اِقبال نمبر' غالب نمبر وستادیز ہوا کرتا تھا۔ اس کے خاص نمبرز مثلاً سرت نمبر۔ خیال نمبر۔ اِقبال نمبر' غالب نمبر

ا قباليات شابين

اِ قبالیات شروع تل سے شاہین کا مستقل اور اہم صدرباہے۔ اسکے بیشتر شارول کے مر ورق پر "اِ قبال کا شاہین ، جلوہ افروز رہا ہے۔ اور ساتھ اِ قبال کے متعلقہ اِ شعار۔ شاہین کے اولین شارے میں اِ قبالیات پر پہلا مضمون صد اُروو کے در چر جمد اسلم نے لکھا اِسکا عنوان اور اُروو اُوب ، تھا۔ ۱۹۷۸ء میں شاہین کا "اِ قبال نمبر" شائع ہوا۔ کو اس کا مواد اور معیار زیادہ وقع نہیں تھا تاہم پکھ صے خوب تھے۔ ای نمبر میں پر وفیسر طلہ حن سد کا مضمون "اِ قبال اور محرات شائع ہوا جو اس موضوع پر اپنی اولیت کے لحاظ ہے اہم تھا۔ مضمون "اِ قبال اور محرات شائع ہوا جو اس موضوع پر اپنی اولیت کے لحاظ ہے اہم تھا۔ اِقبالیات پر لکھنے والوں میں طلباء کے علاوہ پر وفیسر طلہ حن سید 'پر وفیسر عبد الواحد ' اِقبال اور جمری محمد احداد وفیر مال ہیں۔ تربرا ھان میں سے ڈاکٹر جما تگیر خان ' تاج محمد خیال (۱۹۹۳-۱۹۹۱ء) 'پر وفیسر محمد فرمان اِ قبال کا کردار الجیس "اور محمد فرمان اِقبال کا کردار الجیس "اور محمد فرمان اِقبال کا کردار الجیس" اور محمد فرمان اور تھو فرمان کی کتاب "اِ قبال اور تصوف" حوالہ جاتی تحریریں ہیں۔ منظوم حدید عقیدت کے لئے سے عبد القیوم طارق ' جمم قربی ' احمد حسین قربی ' مسرور کیور تعلوی کے نام تابل ذکر ہیں۔ عبد القیوم طارق ' جمم قربی ' احمد حسین قربی ' مسرور کیور تعلوی کے نام تابل ذکر ہیں۔ عبد القیوم طارق ' مجمم قربی ' احمد حسین قربی ' مسرور کیور تعلوی کے نام تابل ذکر ہیں۔ عبد القیوم طارق ' مجمم قربی ' احمد حسین قربی ' مسرور کیور تعلوی کے نام تابل ذکر ہیں۔

إ قباليات شابين

شاہین کے اولین پرج (جون ۱۹۳۹ء)سے لیکر تا حال اِس میں اِ قبالیات پر بہت سے مضامین و مقالیات شائع ہوئے۔ چند اہم کی فرست حسب زیل ہے :۔

مقالیات شائع ہوئے۔ چند اہم کی فرست حسر	-:+:	,
معنمون/مقاله	معنف	عرو
ا قبل اور أردو آدب	آ زمحد اسلم خان	
إقبل اور قوميت	أذمحريق	چون ۱۹۳۹
مومن إقبال كى نظريس		جون ۱۹۴۱ء
	أزعبدالتيوم	جول ۱۹۴۱ء
اِ قبل ایک مصلح قوم کی حیثیت ہے عقب عشہ مقال کا دورہ	ميرقموالمدين	بون ۱۹۴۱ء
معمل و محتق إقبال کی شاعری میں	محد شریف	جون ۱۹۳۵ء
The Poet of the East	راجه خال ممثي	وحميرا 190ء
علامه إقبال كالنظرية حيات	عبدالستاد خال	ارچ ۱۹۵۲ء
علامه إقبال كالمتوب منام بروفيسر محد أكبر منير	يروفيسر عجد أكبر منيرايم اب	
كلام إقبال كامطالعه	يروفيسر عد فرمان ايم اے	يون ١٩٥٣ء
اِقبال کی معجد قرطبہ	سيد حسن عمرى	متبر ۱۹۵۳ء
إقبال اور تضوف	ر دفير محد فرمان ايم اے	عبر ١٩٥٣ء
علامہ إقبال كے كلام من تغييمات و استعارات	پروفیرافخار حسین شاه	متمبر ١٩٥٣ء
Some Aspects of Iqbal's poetry	پروفیسرفلام مردر	جولائي ۱۹۵۵ء
إقبال كانفور دين وسياست	خورشيد الزمال باهمي	
تبعره يركناب معقوم (ترجمه زيور عجم)	ور پد رہاں ہی اے محمد فرمان ایم اے	وحمير1900ء
آذاے کی آریری بی جامعہ کیمبرج	21/21/2	وحمير 1900ء
إقبال كافلغة حيات	28 16. a	
إقبال اور يقين	عبدالجليل مجني	د حمير ١٩٥٧ء
	امن الحق ذيق كمشر مجرات	وحمير ١٩٥٧ء
علامه إقبال اور قوی كردار	والترجاديد إقبال	PHYY US.
علامه إقبال كانظرية شعرو شاعرى	چوہدری محداحس ملیک	وممبرعاتهاء
and the second s	الحبرعلى بتخارى	وممبر ١٩٩٤ء
	حیدالواحد ایم اے	وحمير ١٩٧٨ء
جاديد نامه عدم قوليت محركات بينام	منتى حيدالله	
Iqbal A Study		
Iqbal's Patriotic Poetry	محداد شد إقبال	
Iqbal A Stud	الحبرعلی بیخاری حبدالواحد ایم اے مفتی حبیدانلہ بخویر حسین انجد	

5192m US.	اجر حین احد	يزم إقبال زميندار كالج مجرات
جون ۱۹۲۳ء	اجر حسين احد	يزم إقبال مجرات
5192 US	محرحسين فسيحى ايراني	غزل سرای إقبال در راه حافظ
جون ۱۹۲۳	خان مشتاق	علامہ إقبال كا پيغام نوجوانوں كے نام
وممير ١٩٧٨ء	طدحن سید	اقبال اور مجرات
د مبر ۱۹۷۸ء	طارق مسعود محو كمر	اقبال اور نوجوان
وممير ١٩٧٨	عيدا لرحن ناصر	اقبال كا فلسغة خودي
وممبر ١٩٤٨ء	سيد مسعودانور	وانائے راز
وممير ١٩٤٨ء	سيد عبدالجيوم	فلسغہ خودی اور مرد مومن
ومير ١٩٤٨ء	محبوب الني بث	اک مرد قلندر نے کیا
وممبر ١٩٧٨ء	مرزا اعجاز بشير	شعراقبال
٠ وممير ١٩٤٨ء	عجم الاسلام	ا قبال کا پیغام خودی
ومير٨١٩٤	طاہر محمود قریشی	إقبال كافن عاري كوئى
د حبر ۱۹۷۸ء	احرحبين قريثى	نوادرات إقبال
د مير ۱۹۸۲ء	يروفير محد مديق تريش	إ قبال كالملي شعور
چؤری ۱۹۸۳ء	سيد طاہر حسين نفؤى	حضرت علامه محداقبال
بيؤرى ١٩٨٥ء	محد لطيف بعني ليكجرد	مغربي نقافت اور إقبال (الحريزي)
چؤری ۱۹۸۲ء	محر منراح کے	إقبال كاانسان كامل
جؤري ۱۹۸۲ء	محد منيراحد كلح	اِ قبال کی خوشی طبعی
ومير١٩٨٤ء	داجہ امیرافٹنل	فتعراقبال
بخوری ۱۹۸۸ء	لخفنغرعلى ظغر	اِ قَبَالَ كَا شَائِينَ
چؤری ۱۹۸۹ء	محداسكم راي ليكجرد	ذاكر وزر آغا بحيثيت إقبال شناس
£1997_97	يروفيسر مظر أكبر	إ قبال اور اشتراكيت
£1998-90	ذوالفقار الجحم	اقبال كاشابين اورآج كانوجوان
61997-9Z	حانظ اخرجحود ذابد	اقبال اور قرآن
£1994_9Z	مانع محدرياض	علامه اقبال

ال -	ل کے براج میں سے جندا	إقبال كے حضور خراج عقيدت اور كلام إقبا
بينوري اسمواء	م- د- تعبم قريق	اقبال
جون اسمواء	محركبيرخان دماعليك	کلام دسا
بون ۱۹۴۱ء	سيد على جمال خوارزي	حضرت إقبال
تومبرا ١٩٣٧ء	عبدالقيوم طارق	رباعیات طارق و و قبال کے عام
قروری ۱۹۳۲ء	رياض خوارزي	ا قبال کی روح سے خطاب
تومیر ۱۹۳۸ء	پروفیسرانور علی انور	تصویر کے تین رخ (علامہ اِقبال کی یاد میں)
وسمبر ٨١٩ء	آفآب احمد قريش	سه آشد (كلام إقبال كاتين زيانول بين ترجمه)
وحمير ١٩٤٨ء	علامه عبدالكريم قريثي	نذرِ إقبال (قطعه)
وتمير ٨١٩٤ء	راز کاشمیری	شاعر مشرق
وسمبر ۱۹۲۸ء	احمد حسين احمد	برمزار إقبال ا
	احد حسين احد	يرمزار إقبال ٢
د حمير ۱۹۷۸ء	جان کاشمیری	بدرسُ إقبال
وحمير ١٩٤٨ء	سيف الرحمن سيني	اقبال کے شامین
وحمبر ۱۹۷۸ء	سليم احمد خالد	علامہ اقبال کے يوم پيدايش پر
د عمير ١٩٧٨ء	ין גישע	

ا إلى اور مجرات

مجلّه"رُخشال" ڈگری کالج برائے خواتین مجرات

مور نمنث وگری کالج برائے خواتین مجرات گذشتہ چار دہائیوں سے اپنا میگزین اوشاں میں اقبالیات پر تحریریں موجود ہوتی ہیں لیکن اوشاں مائع کر رہا ہے۔ یوں تو ہراشاعت میں اقبالیات پر تحریریں موجود ہوتی ہیں لیکن اوشاں کا اقبال نمبر خصوصیت سے قابل ذکر ہے جو ۱۹۵۷ء میں شائع ہوا۔ اس کی مربست مسزیاجرہ فاتون (پر لیل) محران میں شاہین مفتی (لیکچرار اُردو) اور در یو اسلیم اسحاق سال چمارم تحییں۔

اس إقبال نمبرك اہم مندرجات يد تھے۔

مئ== إقبال مور نواد نو

معدي تنديب و تدن

١٠٠٠ قيال اور تعليم

١٠١٥ قبل اور مملكت خداواو

☆ == إقبال كاتصور ومنيت

منه == إ قبال كا تصور خودى

إقبال كا قلمة عثق المناسقة عثق المناسقة ال

١٥٠٠ إتبال كاتفور تقدير

١٠٠٠ قبال اور عثق رسول

ما الله عومن عومن عومن عومن الما ع

الم الله عرفان ذات الله عرفان ذات الله عرفان ذات الله الله عرفان ذات الله عرفان الله عر

₩-- إقبل اور روى

→--وسيع عاعرى ايك نقم معجد قرطبه ...

☆ == إ قبال كا ايك شعر المي ايسے شرد سے ا

الله الله مع إقبال سے آگاہ سیں ہے

٢٠٠١ إ قبل (فارى عم)

منا-- إقبل باركاه رسالت مي

أز سزياجره خاتون خان (يركيل) من رخسانه غفنغ شعبه تاریخ مس عيم بخاري شعبد أردو من شمشاد نواز شعبه تاريخ ميونه زمان سال جهارم فريده راني سال سوم حيم مخارسال چارم ميونه رشيد سال چهارم فرحت النساء سال سوم معباح نازيج آذ دفتكان رفعت ظهور سال چارم نائله ميرسال سوم شابين مفتى يكيرار أروو رويينه شابين شبينه كاظمى ليكجزاد أردد فرحت افزاء قريثي مازه إقبل نیلم بٹ سال سوم

"برم إقبال"- زميندار سكول و كالح تجرات

۱۹۳۵ء کے لگ بھگ مجرات کے انٹر کالج میں میزم اِ قبال کی بنیاد رکھی گئے۔ طلباء میں سے میاں اعجاز نی اسکے معدر تھے۔ میاں اعجاز نبی (م ۲۹ جون ۱۹۹۵ء ریٹائزڈ سول سرونٹ) نے راقم سے ایک طلاقات میں اس بات کی تقعدیق کی تھی۔ ان کے بقول ای بزم نے سب سے پہلے اِ قبال کی وفات کے بعد میرم اِ قبال منایا تھا۔

ڈاکٹر قریشی احمد حسین لکھتے ہیں کہ علامہ کی وفات کے بعد ان کی یاد میں سب سے پہلے یزم اِقبال قائم کرنے کا اعزاز زمیندار سکول مجرات کو حاصل ہے جہاں اِقبال کی وفات کے چند ماہ بعد اس کا قیام ظہور پذر ہوا۔ اس کے بانی اور سررست سید شبیر حسین بخاری تھے۔ ماسٹر محمد طفیل صدر اور طلباء میں سے پہلے سیکرٹری عبدالکریم خالد تھے۔ ایکلے سال (۱۹۳۹ء) یہ بزم زمیندار کالج میں بھی قائم ہو گئی۔ (۸)

ایک اور روایت کے مطابق انٹر کالج میں ہزم اِ قبال ' اِ قبال کی زِندگی بی میں قائم ہو پھی تھی اور اِ قبال کو اس کی یا قاعدہ اطلاع بھی دی گئی تھی۔ ۱۹۳۷ء میں انٹر کالج بند ہو جائے کے بعد ۱۹۳۸ء میں زمیندار کالج کی بنیاد رکمی گئی۔ زمیندار کالج میں بزم اِ قبال کا اجراء کالج کے پہلے مستقل پر نہل ڈاکٹر محد جما تھیر خان (۱۹۰۹۔۱۹۸۸ء) نے کیا تھا۔ یہ بزم آج تک بورے نزک واختیام سے چل رہی ہے۔

یزم! قبال کی صدارت پر فائز رہنے والے اساتذہ میں چود ہری فضل حین ، پرو فیسراحد
حین قریش ، پروفیسرعبدالواحد اور پروفیسرسیف الرحمن سینی جیسے یا صلاحیت لوگ شال
ہیں۔ برم! قبال کے سیکرٹری رہنے والے طلباء میں انور مسعود ، ملک حین اخر ، اے۔
کے۔ خالد ، آفاب اصغر ، خلام حین اظراور سیف الرحمٰ سینی کے نام قابل ذکر ہیں۔ برم
اقبال کے ذیر انتظام ہرسال یا قاعدگی ہے ، ہفتہ اقبال ، منایا جاتا ہے۔ کیم سے تو نو مبر تک
مغمون نولی ، مشاعرہ ، نقاریر اور کلام اقبال پڑھنے کا مقابلہ ہوتا ہے۔ جینے والوں کو بوی
تقریب میں انعامات دسیے جاتے ہیں۔ اس خصوصی تقریب میں ملک کی نامور علی شخصیات کو
مدمولی نا جاتا ہے۔ اب تک ان تقریبات میں تشریف لانے والوں میں علامہ علاؤالدین
مدمو کیا جاتا ہے۔ اب تک ان تقریبات میں تشریف لانے والوں میں علامہ علاؤالدین
مدمولی ، واکم سید حیراللہ ، واکم محمد یا تر ، علامہ علم الدین سالک ، پروفیسر میر حیان ، واکم نیاز ہیسے
مدین ، واکم سید حیراللہ ، واکم علام الدین سالک ، پروفیسر میر حیان ، واکم نیاز ہیسے
احمد ، واکم سید حیراللہ ، فاکم شال میں شائل ہیں۔

برم إقبال فے پر لیل غلام سرور کے عدیں بہت ترقی کی۔ ان کے خطبات نمایت قلر اگیز اور خیال آفرین ہوا کرتے تھے۔ ان کے بعد پروفیسر فعنل حیین کی سریائی ہی بھی برم إقبال غوب پہلی پھولی۔ چود حری فعنل حیین جب برم إقبال کے مدر تے اور پھر بعد میں جب سرپرست (پر لیل) تھے ' برم إقبال صحح معنوں میں فعال تھی۔ معمون نولی مشاعرہ ' بیت بازی ' اور تقاریر سبحی کچھ ہوتا اور ہفتہ إقبال کے دوران خوب رونق ہوتی مشہر سیف الر ہمن سیف کے دوران خوب رونق ہوتی مرتبہ تھی۔ برم إقبال کی صدارت جب پروفیسرسیف الر ہمن سیف نے سبھالی تو اس پر ایک مرتبہ پھر جو بن آیا۔ اور بید ان کی سرپرائی میں ابھی تک قائم ہے۔ چود حری فعنل حیین کے دور میں آل پاکستان مشاعرے " برم إقبال کا قابل ذکر کارنامہ ہیں۔

حواله جات: ـ

- (ا) كمتوب خاجه عبدالروف من منه مام مؤرف ٢٦ جولالي ١٩٨٠ (
 - (r) مقلوم إقبل أز اعجاز احم "كراجي ١٨٩١ مخد ١٢
- (١٣) حيات إقبل ك چد على كوش أز محد حزه فاروقى بوالد روزنامه الملاب ١١ مارج ١٩١١م
 - (m) معل مكاتيب إقبل مرجد محد عبدالله تركث إقبل اكادى لامور " عدامه " صفحه mm
 - (۵) کتوبات اقبل مام سد عزر نادی مرتبه سد عذر نادی صف عه
 - (١) حیات اقبل کے چھ مخفی کوشے حوالہ ذکور نبر ۳
- (2) واکثر احد حسین قریش کے معمون "زمیندار کالج مجرات کے مجلّہ شاہین میں اقبل شنای مطبور مجلّہ اقبل میم اقبل لاہور اکتور ہو' جنوری میواسے مدلی می ہے۔
 - (٨) شاين اقبل نبر ٨١٨٥ = مدل كى -

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ا قبال اور مجرات

باب خشم شعرائے گجرات کا اِ قبال سے اظہارِ عقید ت (منخب منفومات اُردو' فاری' پنجابی)

مر کا خطاب ملنے پر:۔

٥ أزمولوى سلام الله شاكن

وفات إقبال ير:_

ت أزجود برى فوشى محرنا عر

ازكيش محدرمضان تمبم قريش

از في متاز فاروتي

قطعاتِ تاریخ رحلت:۔

ع أزجود حرى خوشى محد ناظر

ت آزمولوی تورالدین اتور

ت آزکیش محدرمضان تمیم قریشی

🗢 أزرٍ وفيرمنياء محد آف قلعه وار

🗢 آزمحدمظفرعلی آف چک عمر

متفرق نذرانه مائے عقیدت:-

🗢 كينن محد د مغان تبسم قريش

🗢 عيم عبدالطيف عارف

عاجزاده ظغرعلی شاه عبای

ے محداثور مسعود

ے سرافار حدر

عاتی جراتی

سر کاخطاب ملنے پر قطعهٔ تاریخ آزمولوی محدسلام الله شاکق

مولوی سلام اللہ شائق مجرات کے بلند پایہ عالم اور شاعر مولوی شخ عبداللہ ساکن چک عرضلع مجرات کے بیتے اور جائیں تھے۔ مولوی شائق خود بھی جید عالم دین اور شاعر تھے۔
آپ نے ۱۳ د ممبر ۱۹۳۵ء کو انقال کیا۔ اور چک عمرے جانب شال آپ نے فاندانی قبرستان ش آسودہ فاک ہوئے۔ زمین کے ایک مقدے میں اِ قبال آپ کے وکیل تھے۔ جس کی وجہ میں آسودہ فاک ہوئے۔ زمین کے ایک مقدے میں اِ قبال آپ کے وکیل تھے۔ جس کی وجہ سے مراسم تھے۔ (اس مقدے کی فائل کا کچھ حصد راقم الحروف نے واکثر احمد حسین قلعداری کے پاس دیکھا تھا انہوں نے کئی ماہ تک یہ فائل زیرِ نظر کتاب کے لیے دینے کا وعدہ جاری رکھا چریہ کہ کرفائل دینے سے انکار کردیا کہ اس پر لکھنے سے تم تو بین عدالت کے مرتکب ہو جاؤگے!!)

جنوری ۱۹۲۳ء (۱۳۳۱ھ) میں جب اِ قبال کو سر کا خطاب ملاتو مولوی سلام اللہ شاکق نے درج ذبل قطعۂ تاریخ لکھ کر پیش کیا(ا)

وقبال	1.	مبارک			مبارک
يزالي	•	خدا۔	فعنل	آز	5
والا	16	أز	برش	كرديا	lbe
حالي	فرخنده			1	بمطلب
سالش	خلاص	1 1		jí	نوشم
عالى"	إقبال	,			"خطاب
	ا + • ١٣١٠ = ١٣١١ه				

وفاتِ اقبال ير

ڈاکٹر سرشخ محمداِ قبال اَ زچود ھری خوشی محمد نا ظر۔ ۱۹۳۸ء

الوداع إقبال اے محبوب دوراں الوداع الوداع الوداع الوداع الوداع الوداع الوداع اے بلیل خوش خوان گزار وطن الوداع اے یاہ ملت کے غزل خواں الوداع اے ریاض ظد کے مرخ خوش الحال الوداع درس کا عشق کے مختیر رحمال الوداع الوداع اے عم عسارِ خاکسارال الوداع الوداع اے راز دار چے گردال الوداع الوداع اے محفل توحید کے چتم و چاغ الوداع إسلام کے خورشید رخیاں الوداع الوداع اے ساریان ناقہ بیت الحرام اے تخازی کاروانوں کے حدی خوال الوداع الوداع اے تمع فانوس شستان وجود الوداع اے جان پاک اے جم بے جاں الوداع آج تعن إقبال كى ملم كے زيب دوش ہے يرم ملت كى بير معم آخرى خاموش ب ماتم اقبل مين بم اس قدر رويا كرين

سال و ماه و روز و شب منح و سا رویا کریس این بیانے کے دل یہ ہے تری فرفت کا داغ آشا رویا کریں' نا آشا رویا کریں بليس صحن چن عن مرفيه خواني كريس غني و کل حبنم و باد و صبا رويا کري یاد میں تیری نوائے روح پرور کی مام ہم میں رویا کریں اور ہم نوا رویا کریں مجدول میں مقی پڑے رہیں تھے یہ درود خانقه می صوفیان با صفا رویا کریں تيرے ميخانے ميں وہ جام و سيو باتى سي مجھ کو متانے ترے اے ماتیا رویا کریں کنے مجد میں شید قوم کی ہے خوابگاہ سب تمازی اس پر بڑھ کر فاتحہ رویا کریں معر و کنعال آج جس کے غم میں نیلی ہوش ہے يوست كمت كو الل قائلہ رويا كريں وه کرشے روح پرور وه ادائیں دلواز تیری کس کس بات پر اے دلیا رویا کریں می نو کی تیری شام نیدگی تمید ہے وہ تری جادید منزل زندہ جادید ہے سونے دل سے نبن جو سلم کی تربات رہا ائے وہ اسلام کا قلب تیاں جاتا رہا قلعہ کو اللہ سے بیام زندگی معر و شام و روم و ایرال تک وه پنجای ربا ول سے جو اِتبال " کے ایکی صدائے درو ناک کافتغر سے باخر تک اسکو دہراتا رہا فطرت بے تب سے ایل شراد آرزو عرصہ عالم کے مظلوموں میں سلگاتا رہا

سینہ سوزال میں مخفی تھے جو شعلے طور کے ان سے شرق و غرب کی ونیا کو چکای رہا اس کی تھی ہر شاخ میں بناں سمیم زندگی جس سے وہ معمورہ ہتی کو ممکاما رہا ده مرود زندگانی بخش امرار و رموز وہ خودی کی راگنی ہر رعک میں گاتا رہا پھونک دی مفلوج جم قوم میں روح عمل ست مے عرفال میری کے مخانوں کو محکراتا رہا تماشا سر میں افلاک کی کے بھی یردوں کو سرکاتا رہا انسان خاکی کا کیا انتا بلند از إدراك الل يزم ي نِندکی اس کی ہے اب عرش آشیانی نِندکی منزل زندگی جنت مکانی زندگی دِیم اس کی مسلل ہے ادل سے تا اید وہ کھی فانی نوندگی ہے جاودانی نوندگی برتاز تید مکال ہے کر آز تید زمال عالم لاہوت کی سے لامکانی نے تدکی کس قدر بنگامہ آرا قرن حاضر میں رہی یہ اویس عمر کی صامیترانی زیمگی اس مرود ساریاں سے کقدر سر ست تھی

کاروان قوم کی ہے کاروانی نیدگی دوال اندگانی اس کی تھی ہیم روال پیم روال نیدگی باغوں کی سیر وریا کی روانی نیدگی داستان آسان و ماورائے آسال میر و ماہ و بزم المجم کی کمانی نیدگی تعلی نیدگی معمون نیدگی اقبال کی شعر مشرق میں رہی غم کی کمانی نیدگی بائے وہ حسن آشنا فطرت کا تخیل جمیل بائے وہ عشق آفری جان جمانی نیدگی ناظرِ مجود کی ہے تربت اقبال " پر سائل نیدگی نیدہ خونلہ سے گوہر فشانی نیدگی میں دم رہا دیدہ خونلہ سے گوہر فشانی نیدگی سیدہ کوئی میں دم رہا دیدہ ہم رہا ور قوم کے اقبال کا ماتم رہا (۲)

استقبال موت آزکیپن محدرمضان تمبیم قریثی

FIATA

كقدر وحشت اثر ہوتی ہے تیل و قال موت توڑتے ہیں بے پناہ جورو سم افعال موت نِندگی ہے چارگ کا دوسرا اک عام ہے ب قیامت در حقیقت جش استقلال موت وہ علیم بے بدل مشرق کا تھا جس سے فروغ منكشف جس ير شے امراد حیات اعمال موت موت سے بے خوف ہو جانے کا جو دیتا تھا ورس کھیل بچوں کا نظر میں جکی تھے اشکال موت فلفہ جبکا سجھتا تھا جہان عفق میں چرہ ہتی کی زیبائش ہے خط و خال موت "مرت والے مرتے ہیں لین فا ہوتے نیں" جو كيا كرتا تها ان لفظول بين استقبال موت وست برد موت اس کو لے مئی ہے تھین کر محمث كما إقبال سنى بره كما إقبال موت علم و حكت كي بدولت زعره و جاويد ب پير إقبال ہے گرچه متاع و مال موت آخری وم کتنے اظمینان و استقلال سے مرد مومن کی طرح اس نے کیا ابطال موت وب کے رہ جاؤں میں خوف مرگ سے ممکن نہیں مجھ پر غالب آ نبیں کتے مجمی اموال موت میں ملل ہوں ملل موت سے ڈری نیں" خدہ پیثانی سے کرتا ہوں میں استقبال موت (۳) آه

بلند خیال علامه اقبال از شیخ محرمتاز فاروقی

جناب محد متازفاروتی (م ۱۹ د ممبر۱۹۵۱ء) اقبال کے احباب میں سے تھے۔ زیل کے اشعار اور کا رات ان کی اپنی زیان میں پیش کئے جاتے ہیں

اے نام و راحت زیانم و زیاد و پر شکر رمانم

مرحوم ومغفور کی وفات حسرت آیات کی متواحش خبرین کرجب لاہور پہنچا تو آنجهانی فردوس مکانی بادشای مسجد کے دامن میں مدفون ہو چکے تھے۔ تربت مبارک پرانوار رحمت کے آثار نمایاں تھے۔

فاتحہ خوانی کے بعد وفعتہ مرقد مقدمہ کے ذرات خاک پاک سے جذبات ابمرکر طالب نیاز دمساز ممتاز کے دل و دماغ میں ووبعت کر گئے۔ "ایں چنیں مستم کہ از چشتم شراب آید بروں" کی کیفیت طاری ہو گئی اور بے ساختہ اشعار زبل زباں زوہو مجے باوجود کیکہ فاری میں نقم کہنے کابہت کم انفاق تھا۔

اذ ی دیدن اقبال چول رقتم عزار دیم اورا که شش نیدار دیدم اورا که شش نفت و پخمش بیدار چول مرا دید بنالید و بغرمود که آه می دیف از نقم من احباب نجستد "امرار"

مختم اے راہبر ما پیبت کو راز نمال تاکہ پیغام وہم از تو بر شر در وار دیار مخت چوں موج دریا تنظیم مخت چوں موج دریا تنظیم کان مجیریم جمال را سیاہ انسار (۳)

ryr

قطعات تاريخ رطت

قطعة تاريخ رحلت علامه ذاكثر سرمحمرا قبال آزخان بهادر چود ہری خوشی محمد ناظر سابق كور نرو منشرر ماست جمول و تشمير (۵) وائے قست چل با ملآمہ عکت یاہ افتخارِ خادرال و نازشِ شر و دیار وه علوم عقلی و نقلی کا برِ بیرال وہ فنون شق و غلی کا دریائے بے کنار وہ معلم تھا خودی کا حمت کا پاسیال اور ایمان و یقیس کا ایک معظم حصار خور کر' خور آموز و خود آکه خود شاس آرزو و جبخ و اضطراب و اضطرار ہم عناں روح الایس کی ایکی تھی کھر بلند اور مخیل عرش یا اس کا تھا بردال شکار شاعری میں اسکی تھا اک پرتو پینیبری عقل کا آموز گار اور عشق کا پروردگار کر رہا تھا قوم کے زخوں کی جو بخیہ کری جاری ہی کیا اس کا اجل نے کار کار معمع تاریخ بھے یہ غیب سے نازل ہوا سال رطت کا ہوا ہاتف سے جب میں خواستگار آه کا لکلا الف ناظر زبان خامہ سے المجد شای بی اِقبال کمت کا مزار" 01704-1-170A

قطعہ تاریخ رحلت علامہ سرمحد آقبال آزمولوی نورالدین انور لگا ہے زیرگی کے ساتھ ہر دم موت کا کھکا

لگا ہے نِندگی کے ساتھ ہر دم موت کا کھٹکا لکھی تاریخ انور نے "اف اِقبالِ سخن الٹا"

DIFOL

(معنوی اعتبارے لفظ اِقبال کو النے سے لابقابن جاتا ہے اور "اف اقبال سخن النا" کے اعداد جمع کرنے سے بجری من رحلت پر آمد ہوتا ہے)

یاد رہے کہ مولوی نورالدین انور' آقبال کی وفات (۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء) کے تقریباً ایک ممینہ بعد ۲۳ مئی ۱۹۳۸ء کو رحلت فرما محے تھے۔ آقبال کی رحلت کے چند روز بعد ہد مادہ ا بن رحلت لکھاگیا۔ جو خوبصورت بھی ہے اور منفرد بھی!(۱)

> قطعات تاریخ رحلت اِ قبال اَ زکینن محدرمضان تبسم قریش (۷)

نديم علم و دانش بوده إقبال بي محمت زيانش بوده إقبال شنو تاريخ رطت أز تبهم و دانش بوده إقبال أسنو تاريخ رطت أز تبهم موده إقبال المعالم

مثیل صفرت اقبال مردم نی یام بدوران مر بجریم اگر پری زمن سال دصائش "غروب مر محکت بوده" مویم اگر پری زمن سال دصائش "غروب مر محکت بوده" مویم

240

وصال إقبال أزيروفيسرضياء محرآف قلعد دار (م ١٩٨٣ء)

قطعہ تاریخ رحلت اِقبال

اَز محم مظفر علی (چک عمر)

"زبدہ آفاق سر محم اِقبال نور الله مرقدہ - ١٣٥٤ه اورائلہ مرقدہ - ١٣٥٥ه اورائلہ مرقدہ کے ۱۳۵۵ میل اورائلہ مرقدہ کے رحلت بناب حضرت اِقبال کر مجے رحلت بوا ہے فوت ہے ایکی ہر ایک دِل رنجور موات سے انگی ہر ایک دِل رنجور موات سر اِقبال آفاب جمال منہور کیا ہے ہاتف نیبی نے جمع کو "المغفور" (۹)

متفرق نذرانه بائے عقیرت

إقبال اً زكيبين محدر مضان تعبيم قريشي- (١٩٥٠ء) (منتخب بند) وهم میں چہتے ہیں کس کی شوخی و گفتار کے ک کے نفے راز دال یں عالم امراد کے گتال کس نے کھلئے عظمتِ افکار کے كى كے عقدے كر ويئے عل منول وشوار كے کس نے دکھلایا ہے نیچا رفعت افلاک کو کی نے یویں کر دیا ہندوستال کی خاک کو کون ساقی دے کیا ہے ساغر ہمت نواز قطرے قطرے میں ہے جس کے متی سوز و کداز جام جھیدی سے پانہ تھا جکا سرفراز میکدے پر جس کے نازاں ہے جان سوزو ساز جس کے پیاتے سے ٹی احدار نے ایرار نے كام مرسل كاكيا إقبل كے إضعار نے دہ تجازی کے عل کا تا ترائے قوم کے قوم عاقل کو ساتا تھا فیانے قوم کے ورد ول اینا دکھا تھا باتے قوم کے ور سے یہ کر کیا عربیک ظانے قوم کے معرفت کے حن کا وہ جلوہ ا بیاب تھا

طوہ میاب کا اک بے ہناہ سلاب تھا (۱۰)

= إقبال اور تجرات

حكيم مشرق علامه إقبال أز حكيم عبدالطيف عارف (م ا ١٩٥)

سیالکوٹ کی اس مال پ لاکھ رحمت ہو
دیا تھا جس نے وطن کو مفلہ اک لال
دو ترجمان حقیقت مربد مربع روم
رموز دان سیاست وہ قوم کا اقبال
خدا سے محکوہ پھر اس کا جواب کیا کہنے
بڑھو یہ ماضی و حال اور مناؤ استقلال
خودی غلای امامت قلندری تہنیب
خوائق الیے کہ زبن فرعگ ہوا پالل
حقائق الیے کہ زبن فرعگ ہوا پالل
سمجھ رہے ہیں مسلمال مجمی تو سمجھیں کے
مامیت امت ہے قاتل دقبال
قدم قدم پ رکھ اِقبال " کا مقولہ دوست
قدم قدم پ رکھ اِقبال " کا مقولہ دوست
قدم قدم پ رکھ اِقبال " کا مقولہ دوست
اگر ب او نرسیدی تمام ہو لیمی است" (۱۱)
ترجمان حقیقت حضرت علامہ اِقبال "

آزماجزاده ظفرعلی شاه عباس الهاهمی (م ١٩٧٣ء)

ماحب جادید آل إقبال قوم عارف امراد کر و بال قوم ریز ریز از ضرب او امنام عمر از زبورش شددگر افهام عمر انقلاب دیر یا اشعار او شورش میدان محفر نابر او انقلاب شعر او ظلمات رفت گفت آل مرے که مد آفات رفت قوم از سرائی او منتق در جاد زیمگ جالاک تر قوم از سرائی او منتق در جاد زیمگ جالاک تر یک روی را مدائے یاد محت یک را مدائے یاد محت را ا

قصيده در مدح رومي ٌ و إ قبال ٌ أزمحم انور مسعود

إقبال سے متعلقہ إشعار

واننده و بیننده امرادِ نمانی آل مضعلِ رخشنده اربابِ معانی در دوره ماکرد ممر نقلِ مکانی اِقبال باین عفر شده "روی کانی" درودیش حق آگاه به بر کرد کلیبی شعرش ز گلستان عجاز است نسیی

چول ناله رومیست خوش آبنگ و شمینز که دل سوند دل افروز و دل آویز و دل انگیز بیداری و مرکب جان راز ده ممیز آزخواب گرال خوابگرال خیز بیداری او کور نوال گفت خوش گفت مرای و کور نوال گفت

بینیری کرد و بیبر نوال گفت

ایں شرق زمی روی و اِقبال بزاید بر سازِ نفس نفرہ عرفال بسراید تاریکی شب را ید بیننا بنماید خورشید بیشہ ذکف شرق بر آید آل کیست کہ آگاہ ازیں نور نباشد

عر بن بر بو در باند

آذ در که ملای عجم باز محروم آقبال عطا کرده مرا آه سحر دم بی آه وفغال نظی شی مرف محروم دادند بدل درز مرانماید دردم انور ز خدا جز دل بیاب نخوایم من اطلس و ایریشم و کخواب نخوایم (۱۳)

يادِ إقبال أزسيدافقار حيدر

جو حیات جاوداں ہیں "بال یجریل" سے آؤ ان کی یاد عی ہم برم آرائی کریں ملک عشق و وفا میں شوق ہے شرط حیات آؤ برم يار على پر شوق افزائي كريل لے کے "امرار خودی" چن کر "رموز "مودی" خور سے بے خور ہو کے عالم کو تماثاتی کریں این سک راہ سے پیوٹیں کے پر شے بزار جذبہ "ضرب کلیی" سے شامائی کریں جذب عثق و وفا هے یادگار اِقبال کی یم تو بس دیوار پر تصویر آرائی کریں لمت إسلام محدود ممالک کب تلک دین آفاقی سے بھی کچھ تو شامائی کریں فرقوں تعلوں اور زبانوں کے بنے لات و منات توڑ کر بت نفرنوں کے عالم آرائی کریں قوم مردہ ہو تو سب بیار ہیں عمت کے بول "م یازن اللہ" ہے کیلے میجائی کریں ويكھيے حيد بنا بيت الحرم بت فانہ پر اب الم الحصر الله آکر صف آدائی کریں (۱۳)

یجیال خوابال و یکمن والا از ساقی مجراتی

علم أدب دے اسال تے چھیا ی اک چن نیر ولال وچ چان کتا اس وے سے فن جیون بحر اوہ لکھدا رہیا آزادی دے گیت صعرال رابی پار وفا دی خوب بھائی ریت . ول وے اِلمَارے وے اتے کھیر خودی وا ساز معمى لے وج اس جيون دے 'آ سمجمائے راز راگ خودی دے س کے اک دویے ول الری قوم اک نعرے تے کھی ہو گئی کملی پلای قوم اس دیاں قرال تے سوچال دے دیوے نال لئے آذادی دے راہیاں آیے سے بھال لئے اوہدیاں تدبیراں نے پٹی ملت دی نقربر یارا پاکتان اے اوبدے سفنے دی تعیر اوہے بھانویں جگ تے مڑ کے انی نمیں ان جمات ول وج سانھ کے رکھیں اوبدیاں یاداں دی سوغات ساؤی دولت ساؤی یونجی ساؤا مال منال يجيال خوابال ويكمن والا والله واتبال " (١٥)

مأخذات

- () اوراق مم كشة مرتبه رحيم بخش شابين صفحه ١٠
- (٢) نذر إقبل مرتب ذوالفقار احمد تابش- إقبل اكادي لابور- عداء صفى سا
 - (٣) یاد اِ قبل مرتب غلام مرور فكار- كراچی ۱۹۳۴ء
 - (m) مابنامه الثين مجرات ، جون ١٩٢٩ صفحه ٥
 - (a) مابنامه محب كسان مجرات جون ۸ سهاء صفحه ا
- (١) ۲۰ وال و کلام مولوی نورالدین انور مرتبه واکثر محد منیراحد سلی مجرات ۱۹۹۲ء صفحه سه
 - (2) شاين- مجلّد زميندار كالج مجرات إقبل نمبر ٨١٩٥ صفيدا
- (۸) شاعر مشرق گزشت کا ماده سیمل آگر آبادی نے بھی برآمد کیا تھا اور المغفور کا مادہ بھی بہت سے دیگر شعراء نے سوچا تھا۔
 - (٩) اخبار 'إقبل' ملكن ٤ نومبر ١٩٣٨ء صفحه ١٥ كالم ١٩
 - (۱۰) شابین- مجلّه زمیندار کالج مجرات- جنوری ۱۹۳۱ء صفحه ۹ تا ۱۱
 - (۱) درس تنديب أذ عيم عبدالطيف عارف حجرات ۱۸ساله صفحه ۳۹
 - (۱۲) نعره حریت أز صاجراده ظفر علی شاه عبای الهاشی چکوشی شریف (مجرات)۱۹۵۷ء
 - (۱۳س سد ملى "فنون" لابور إقبل نمبر- دسمبر عداء صفحه ٢٩
 - (٣) سوز ازل آز سيد افتار حيدر: لابور- ١٩٨٤ صفحه ٢١٠
 - (۵) مابنامه "پنجالي زبان" لابور إقبل نمبر- ايريل مئي سمهاء

عكس دستاويزات وخطوط

(ا) إقبل اور كريم لي في كا تكاح نامه

(٢) كريم لي لي كاخط خواجه فيروزالدين كے نام (تحرير بدست معراج بيكم)

(٣) معراج بيم كاخط ائي خلد فاطمه بي بي كے نام

(m) شخ عطا محد (براور بزرگ اقبل) كاظ بنام را إلتناوى أو بند

(٥) واكثر فيخ عطا محدكو 'خان بهاور' كا خطاب ملت كا ذِكر الرير آف مجرات ين

(۱) ڈاکٹر بھنے عطاء محد کو ریٹائر منٹ کے وقت ریاست مالیر کو ٹلد کے نواب کی طرف سے ملنے وال تعریقی سند

(2) كرنل خواجه عبدالرشيد كاخط بنام نامعلوم

(٨) پروفيسرئي- وبليو- آرنلا كاخط بنام سردار عبدالغفور وراني

(٩) كمتوب إقبل بنام ذاكثر محمد شجاع ناموس (منعمى)

(ا) پروفیسرآگر منیرے خود نوشت طات سے ایک صفح کا عکس

(۱) کمنوب علامہ محد اقبل بنام ڈاکٹر ضیالدین احمد جس میں پروفیسر عطااللہ کی کتاب "بنجاب میں (۱) تخریک المداد باہمی" پر انہیں یونیورٹی فنڈ میں ہے موا پونڈ دینے کی سفارش کی گئی۔

(۱۳) کمتوب ڈاکٹر ضیاء الدین احمد بنام خان بہاور شیخ عبدالقاور' جو اُنہوں نے اَپ نوٹ کیساتھ مسرطالع محمد کو بھیجا Séise Se سرميانا إداري الرسيم وكد اسونت عقد تقل من عقر برادم فأ كرن لي نع عفا محد ما والدين الدين المان من من من الم ادنها روم رامع آن السروم معيرت والما الما المرات المرات الما المرات الما المرات الما المرات ال مرم مندرا الناصر عبرا الناصر عبرا وي الله عات دراه ان مادى د انده كروا سنائمية مادي الويثرا

إتبل اور كريم بي بي كا نكل علم

101. 1402 1500 11 con - 1951 100 11 20 16 Sept lesition de la service Soul de l'étains de course おいくながらいくらんがんないにんからい 124-1919 -14 600 4 Coll 19 -112/ 16. 3 modele 191- 15 16 Gale シアンしんべんかいとうしていいかいっといっとい 10 1/20 1/20 - allo De chouse 12 1/20 からううでんだいかりっているかい 146/16: -2 Long 1/2 William 1.7 1/2/cm からでこうかんこうかんりかっころが Divery Colse Childrend - C/4/4/10/10-1-64 かったいいっちつかった 100-1000 1210000 はからいらんがんがらいつから 12:0101 はかしつでいいつうじんかっていい 134-0160-184-501,015. いいんがいっつかいい

大がい いらいい こだん

Cotion in itsoil

Side Il

=1101104-1016- とびにとりにより 大でではいしいらいっぱいか -4-6- 14/6) -- - Willy 3) - - Com かいいくりゅうでんかいしいしん ニーリンニはがらとのとのからいと 1000-12000101 iens for union constitue 124/1-1845-1869 1/20- 2 0 1/2 0 5- 5 30/20-1015 3/11/2 co-1/2 35-061 18 6 6 - 100 5 G عي ده روس لي كس ير - مرت مرقد 10 111-0 W/12/01/11/15 رمین کسی را بر زران مین کراب المدميدة كان بعدي على الان تماكى عروم نروزی بوجس وتت کوئ اندن و ميان اسي مرتو يو- فدر شا ركسي - 11/ かとしていいいいいいかられたいかく - Une 120 - En Los 1/12 --- Su-Cisconinisting ליו של - יני של מונושו מפי - ונוים Unist - in - with the Service/Indornie 4- = 16 de son - co de se sej-

كرمندن بعادية س براس ميم علي ويور عال برنول نداس لوي Le Gracionistin- 4 mg いうからうとき こしいこうしゃしんびら مرا ندا مروست عبواب - دميك -اي- مي. ルマードニットリーとのかりいいしん ひとういいいいいいいいいいい 11-6/16/10/11-80-11 God suciend in concenter 一色出からいいいいいからいと יושוטונים היושטירוון מייינוט ביים שים הכלים בנל יה כשוטותו בי יכשה -1-40/1/00 AShor U11- sem " i'v Sin = -- cor/co E12610 - 190 61 8360 400 -2 - 461/1. L. Exces -0 6 cu seijenet - 12 66 25. 8125 (4000 105 - 8000 0 miles 6/11- 4 6 1/2/11/2/ con-6 4 Conjei 4000 - 20-20000 C1162011 25 1000 111-65-00 00 Windowo C. UND الرات من بن الله ما مع ما الرووان KINI STIBILION SOLLES

معراج بيم كاظ الى خلد فالمد يى بى ك عم

و إقبل اور كرات

عظام الديدرك اقبل) كاظ يم واران رى و Selver Sed South Son いっしょういしいいいんしん " retori William Contin buting the police of the solid in the said the said of the said in the last of the state of the second in the mount in the damington in Lain John John John On Princh The day soll soll soll in

GUJEAT DISTRICT.]

APPENDIX 1-B - concluded.

Title.		Holder.	Date of bastowal.	Bervice rendered.
Sardar Rabadur		Manshi Sakba Singh	2nd Jounary 1911 Sardar Sahib; 3rd June 1915-Sardar	Criminal Investigation Department serv ces.
Rai Bahadur		Lals Ram Rattan, Khatri, of Gajrat.	Bahadur. 25th June 1907	Superintendent, office of the Director, Medical Services, India.
Do.		Lale Sundar Das of Dings.	-	For work as williary con- tractor.
Ral Sabib	***	Lala Gopal Dass, Khatri, of Konjab.	let January 1910	Plague work as Assistant Surgeon,
Dv.		Lala Kidar Nath	let January 1919	For services in connection with the Great War.
Khen Bahedur		Sheikh Ata Muhammad, Kashmiri, Sheikh, of Gujrat.	24th May 1889	Medical.
Do.		Khan Muhammed Afrai Khan, Mamoossi Durrani, of Gujent.	22nd June 1914	In the Burms Military Police,
Khan Sauib	•••	Dr. Mohammad Heyat Khan, Rajput, of	26th June 1908	Medical.
Do.		Chandhii Faral Ali, Kalas Gujjar, of Gujrat.	let January 1909	For good work as Sub- Registrar and Honorary Magistrate and War ser-
Do.		Sheikh Sultan Ahmad, Jat Waraich, of Hariawala.	let Jenuary 1910	For good work in the Checab Colony.
Do.		Sheikh Abdul Asis	3rd June 1918	Criminal Investigation Department.
Do.	***	Chaudhri Muhammad Khan of Ajsala.	-	Fer recruiting.
Do.		Chib, Rejpat, of Bese,	1st January 1918	Civil Voterinary Depart-
Dø.		Machir Mal, Babawal-		Recruiting.
₩,8.E.		Pur State. Nunshi Muhammad Zaman Khan, born December 2nd, 1877.		Recruiting work.
Do.		. Khan Tieledor Mu- bemmed Ashrif Khen		For political services.
Do.		. Khan Sehlb Chandbr	3rd Jone 1918	For war work.

دُاكِرْ في مطا عرك منان بداد كاخطب طن كاذكر الزيم اف مجرات بيل

ا قبل اور مجرات

الميدين البيان الميدين الميدي

ا قبال اور مجرات

とんかしまいいいいいいいいかかんである ولمديز داين مهر ابنده رحم ابنال كم زلدج -スコンスターかんかかかい ziner dilingay wighting いろいれていいいからかん いかかっかっかい ふんんだい こうべいかしかのからないしょったん アールのかられているからに、からで、 かんかいいっていかんりかいいろれん からかんかい (aryning ; Junillingani しんべんいんいん いいっという Y & Reshiel いいろうしんか いっとはいらい いっかんいんかっかん けんしょうしゃ ナン・マン とこさ うるっち Tions. riscon

كرتل خواجه عبدالرشيد كاخط ينام نامعلوم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ا قبال اور مجرات

١١ راك D. Sir Mohd Igbal. St. M St. 91. 2 Barriela de Law. زر برا الم Lahore. الع ع و و المراب منع عن در یکی ارائد یک و ل دال عن عن و ندی وزیر کرد と、一次にはいいいのいいのではらしいいからいいと ما المران و المالي أو المران ا 4 eligin - pour l'élier () is a witholilan bouch of it, in sie; ورك الريادة والمراد المراد الم مكتوب إقبل بنام واكثر محد شجاع باموس (منعي)

ا قبال اور مجرات

کا صلاحتین تعرب کی اور و دادد زیادہ اعارموش - شاوی ہے علار انبال ے بہت نامہ دینیا ، وہ میں ماندیم کا زمانے ہے میما ر شاما مذ كادمنون وليس لي في ادر ديدي أن كارسنا في سرب كام أن - أن كا مكوّيات مير نام د قبال ام معدد وم مي جد ع بي ادر ان مد اس با كا بخود بير حل ب ولا المد مرحن صحب مدى منى ما منى الما بى جدى بي عن سے می نازی زبان دور دوب کا سلیے می بست فائدہ مؤا

ساوی فاوی کاحد کے ای حدیث ماوی جولی سال کاکام دعیں ۔ بدورات ع مرحکا۔ م تعيم وتربيد ع إلى كابي وكروك - بعيرة رواسام ادر عام ما ول ع جرارا انعلوب على المالي من حل علم منوع م ادر من با آن درخل ا محل نعسف صدى ع والدى ارئ مرى تكور كاسان وجودى آل ب - كرى وك ب من المرم ما بيرمه ك معنفت مع مر مو 1924 من من دفع كشمر مي اور تقريباً منده مال مك وي تعليم يم فطرخت نظري كذاري وي و ا مل وقد در اسرود وسرور کا وادی نا تمام بع نفوات لج دل سے محرادنے ۔

مين اين فلون المجيد " ماه و " معليه و ي سدرة برليد الله كذه عدموم مون متركيمان ندوى عدم معارف ك علاقت من والما و من المعلى على المعلى خراء و ددا و وضاور پاکنان و دران که ارا و در شعروی بی سے حددیک دشتاسات علیده نش کردی مون : میکن ب مِعْلَمُ كَا نَعْدُ نَعْلِ مِنْ يَنِينًا مَنِيدُ مِنْ اللهِ

" ماه فو " تا بعد مره مل المار مر الك رسالد بعزون نفتوجل " فالحال منا جن ما موزع عنن و ديمان ع - ان كا ملا كودرونفين للله عمل " " جين وابليس . ويزه بي م ي ذ الخن حاب املام لام ، كا مندن سالام جلدوي بيرم مندن كا تعلى ف في موسك من و المنده دوسال ك دوران واشادان والدوك من جرزير فلليد و فرنت بي شاخ עולים ב - בי צונט ל בנים בים : -

בון "מושול" : ו. נו מון א אבה יקין תבות" בין בים ביל בין " ביינום -

ون : "ماه فرق بن نظر" فوننز برون ؟ وز ع د محل - الان كسنز ع (بند) اد. لنسيات بركب و مفتل ميرے ساتھ مختيوں بن جاڑ دن مشرق فامری ہ مرکا نزر حدم د بن ہے بالك والمرب - كرومية وكونام بالألانام إن زين اع : جنكر با مبري فرار عرفي وال رکدہ ہے ۔ پردنیسرآکبر منیرے خود نوشت ملات ہے ایک صفح کا علی پردنیسرآکبر منیرے خود نوشت ملات ہے ایک صفح کا علی مام کورمیا ، دیدیا ہے ۔

Mayo Road. Lahore,

After Same.

community. I understand Mr. Ataullah of your University is already won resognition. Musulmans of the Punjah the country and to the." for being issued under the Indian Cooperative Beries. by the All India Cooperative Institutes' Association has also been sonspied efter their expert's report on the manusoript, have of supreme importance both to agreed to bring out. The book Punjabi which George Allens

In wisw of the selentific nature of the book by way of subsidy towards the publication of the book, engure themselves against any possible financial loss of their trade wien toand have bence asked the suthor to contribute 2 100/-This sum quite naturally is above the means of the the publishers, like the rest suthor.

sonnomints of any reputation and you will agree that I sennot sufficiently impress upon you the importance of Mr. Atsullah's work and its intimata. connection with the economic life of the Museslmans of the Punjab. You know our community sadly lacks

ill the emount thus given by the University is paid up. has sompleted a book ; The Gooperative Movement in the predict of the subject and I am perfectly by pay to the University all royalty money he received. the famous London publish marident that the publication of this brok will bring muld request you to provide Mr. Ataullah with £ 100/by dear Dr. Eintiding sthout all avoidable delay. Mr. Ataullah undertakes influence and thus enable him to bring out his book basur both to the author and to your University. 1 specially when he belongs to Aligarh and his work Nos the University funds of through your personal

bur immediate and serious consideration to this request the community and the University money was apant will Mexosedingly well spent, May I hope you will give od suggestion. I shall feel hirhly obliged if you I can assure you that in the interest of itimate to me your decision in the matter.

2154 1/136 in dolor

Windywaring Site Yours sinceresly,

کتوب علامہ محد اقبل منام ڈاکٹر ضیالدین احد جس میں پروفیسر عطائلہ کی کتلبد پیجلب میں تحریک اعداد باجمی پر انہیں ہوندر شی فنڈ میں سے ۱۰۰ پونڈ وینے کی سفارش کی گئی۔

Pro-Vice Chancellor.



Muslim University.
Algarh.

17th April 1925.

My dear Khan Bahadur Sahib,

I received your letter about Talia Mohammad for a post in the Muslim University School. The vacancy in school is for the teaching of the Science. Please let me know whether ir. Talia Nohd. knows Physics. Commistry and preferably Siology.

ان المالي من مرافع المالي المرافع المالي المرافع المالي المرافع المرا

Yours sincerely.

Zi hu al

مکتوب واکثر ضیاء الدین احمد بنام خان بهاور چخ عبدالقادر ، جو انهول نے آپ نوٹ کیساتھ ماسٹرطالع محرکو بھیجا ا قبل اور مجرات

كتابيات وماخذات

ا قبال اور مجرات کی تیاری کے دوران جن کتب 'اخبارت اور خلوط سے مدد لمی ہے دیل میں ان کی فہرست بلحاظ تر تیب حروف حجی 'مصنفین کے شکریئے کیماتھ دی جاری ہے

				-
		ردو 'فاری ' پنجایی)	کتب (ار	
FIRA	حدرآباد		ابتدائي كلام إقبال به ترتيب مه وسال	-1
FIAL	لاءور	عبدالجليل فجغي	احوال و آثار مولوی نجف علی عاصی	_r
e1992	حجرات	ذاكر منراحمه سكح		
elggr	Unel	واكر آقآب اصغر		_~
F1924	لامور	دُاكِرُامِ حسين قريشي	اسرار خودی (پنجابی ترجمه)	-3
£1909	Urel	ۋاكٹرابوسعيد تورالدين	إسلاى تصوف اور إقبال	-4
61997	une	يروفيراحرسعيد	اسلاميه كالج كى صد ساله كارى	-4
P19A9	لاءور	چود بری محداحین	اشعار إقبال كي تعويري جعلكيال	-^
MAPIN	Urel	محرماند	الكارِاقبال	_4
FIANI	لابور	عطيه بيكم اضياء الدين احمد	إقبال أزعطيه بيكم (اردو)	-1-
£1944	Jet	مح طيف ثلد	إقبال اوراعجمن حليت إسلام	_11
PIRAM	Urel	بشيراحدذار	إقبال اور احميت	-11
P1922	Urel	مح طیف شاہد	إ قبال اور پنجاب كونسل	-19-
PIANT	Usel	محد فرمال	إقبال اور تضوف	_10
619LL	Une	اعجاز الحق قدوى	إقبال اور علائے پاک وہد	_10
PIPAG	لاءور	سليم خال حى	إقبال اور تشمير	-14
+1944	لامور	صابر آفاتی	إقبال اور تحقير	-14
AAPI	لايور	واكر لمك حن اخر	إقبال اورنتي تسل	LIA
PAPI	لايور	ۋاكثروحيد عشرت (مرتب)	اتال٥٨ء	_14
P19AF	لابور	اخرحين فحخ		_r•
FIAM	لايور	خالد نظير صوفي	إقبال درون خاند	
<i>9</i> 1949	لايور	سيد تور محد قادري	إقبال كاآخرى معركه	_rr
61922	und	محراجرخال ا	إقبال كاسياى كارنامه	-11

	TA0 ==		ل اور مجرات	= اِت
FIAN	لابور	ڈاکٹرسید سلطان محمود حسین		-44
£19∠∠			اِ قبال کی ابتدائی زندگی مقال کے صورت	
			ا قبال کی محبت میں تناسب سیند میں	
419ZA	4412		ا قبال کے آخری دو سال	-14
FIGAI	עומנ	ذاكثرسيد سلطان محمود حسين	إقبال کے استاد مولوی میرحسن	-14
FIANI	1000	سيد نذير نيازي	إ قبال کے حضور	-14
FIGAT	مجرات	سيد نور محمد قادري	ا قبال کے دین وسیاس افکار	_19
\$19ZY	لايور	اعجازالحق قدوى	إ قبال کے مخبوب صوفیاء	_**
61924	עזפנ	قاضي افضل حق قرشي	إقبال کے مدوح علاء	-11
£1910	טאפנ	فيتخ عطاالله	. إقبالنامه جلد اول	
61901	עות	شخ عطااللہ	إقبالنامه جلد دوم	
£1997	עוזפו	واكثررفع الدين بإشى	إقباليات كے تين سال	
£1991	لايور	إ قبال / واكثراحمه حسين قريشي	اقوام شرق داوجار (منجابي)	
£1949		صادق تعوري	اكابر تحريك بإكستان	
IFAF		ۋاكىرىمىدالغى	امير حزب الله	
£1942		بشيراحد دار (مرتب)	انوار إقبال	
£19∠9	لايور	رحيم بخش شابين (مرتب)	اوراق مم مشته	-174
£190r	טזפע	سيد عبدالواحد معيني (مرتب)	باقيات إقبال	-4.
£1991	עוזפג	أستاد المام دين تجراتي	بأنك دحل	_~
£1922	لابور	معباح الحق معديقي وغيرو	بحضور إقبال	-
00	لامور	پيرنيك عالم	يو سيشي	-~~
?	لابور	منثى محمالدين فوق	تاریخ اقوام کشمیر	-66
FIRA	لايور	جانباذ مرزا	تحريك مجد شهيد سيخ	-00
£1924	Usel	عبدالحكيم شرف قادري	تذكره اكايرالمستنت	-44
FIANI	unel	اخرراى	تذكره علمائے بنجاب	-14
PIPAD	Unei	محدوين كليم	تذكره مشامخ قادرب	-64
£1964	جالندحر	عداكير منيرايم اے	جريل وابليس	_179
61922	لاءور	عبادت بميلوى (مرتب)	جشن نامه إ قبال	-0.
91422	עות	شریف کنجلی (مترجم)	جاويد نامد (منجالي ترجمه)	
01920	لايور	يروفيسر محرعتان	حيات اقبال كاايك مذباتى دور	-01

	The Residence of the Party of t	
TAY !		إ قبل اور تجرات

FIGAT	Jet	عيدالله قريشي	حيات إقبال كى ممشده كزيان	-05
FIGAN	لايور	محمر حزه فاروتي	حیات ا قبال کے چند مخفی کوشے	
619.09	لاءور	جانباذ مرذا	حيات امير شريعت	
PAPI	30	محداش ذييري	خدوخال إقبال	-07
p1922	لايور	رفع الدين بأخى (مرتب)	خطوط إقبال	
PPP19	مجرات	داكر محر منراحر سلح	خفتكان خاك مجرات	-01
£1997	עות	پروفیسر جمدا سلم	خفتگان خاک لامور	-09
£1441	لاءور	يروفيسرجدا سلم	خفتگان کراچی	
_	لايور	صاير كلوروى	داستان اقبال	
PIRAN	لابور	سِد عذر نیازی	وانائےراز	
MEN	سجرات	حكيم عبداللطيف عارف	درس تنديب	-41"
£194A	بملوال	على احد كوندل		
PIRAT	לוזפנ	عبدالجيد سالك	ذكرا قبال	
المالية المالية		ملك محدالدين (مدير موفي	<i>وَكرُ عبيب</i>	
91944	30	عبدالرؤف عودج	رجال إقبال	-14
£1944	لايور	عبدالله چغاکی (مرتب)	رواياً ـ إقبال	AY_
UU	Uner	فقيرسيد وحيدالدين	روزگار فقیر(جلداول دوم)	_49
FIRAD	עזפנ	وْاكْرْجاديد إِ قَبَالَ	زنده رود- جلد اول	-4.
PARIS	لايور	واكثر جاويد إقبال	زنده روور چلد دوم	-41
FIANZ	Usel	واكثر جاويد إقبال	ذعره رود- چلد سوم	-47
PIRA	دفل	مولوی سید اقبال علی	مرسيد احمد خال پنجاب ميں	-44
¢1900	unel	حيدالجيد مالك	مركزشت	-45
+1922	lner	عبدالسلام خودشيد	سركزشت إقبال	_20
MAN	Jeth	سيدافكار حيدر	سوزآزل (مجموعہ کلام)	
PHAI	Usel	محرطا برقاروتي	يرت ا قبل	-44
e1971	لاءور	JE 2010	شعرالتم في الهند	
+1941	لايور	احرحيين تريئ تلعداري	فنكوه مجواب فتكوه (مخبلي)	
APPIA	مجرات		فكوه مجواب محكوه (مخالي)	
U U	لايمور		شادت الغرقان	-1

	A4 ===		ل اور مجرات	= إنَّا
PAPIN	لايور	يونس جاويد (مرتب)	محيفه إقبال	_^*
تامعلوم	لايور	واكثر محمد شجاع ناموس	منح آزل (مجوعہ کلام)	
PIANZ	unu	دُاكِرُ افْخَار احمد صديقي	عردج إقبال	
\$19∠+	حجرات		عكاسيات احسن	
F1972	3,15	سيد حامد جلالي نقوى	علامه إقبل اورائلي پهلي بيوي	
£1990	Joel	جعفربلوج	علامه إقبال اور مولانا ظفر على خال	
£199Y	Unel	اجرسليم	قبر جنهال دی جیوے	
+1944	Urel	رفع الدين بإخى	كمابيات إقبال	
PIPTO	Unel	ۋاكٹروحيد قريشي	كلاسكى ادب كامطالعه	_4+
£199•	Unel	علامه محداقبال	كليات إقبال (اردو)	
£199•	עמפנ	علامه محمدا قبال	كليات إقبال (فارى)	_91
£19A9	وفل	سيد مظفر حسين برني (مرتب)	كليات مكاتيب إقبال جلدا	_91
£1991	ويلى	سيدمظفر حسين برني (مرتب)	كليات مكاتيب إقبال جلدا	_90
€1991	حجرات	اسحاق آشفته (مرتب)	مجرات کی بات	_90
PAPIR	لايور	محد مفق افعنل (مرتب)	مختار إقبال	_94
PIANT	Jet	احد حسین قریشی (مترجم)	مخلشن راذ جدید و بندگی نامه	-44
61971	بماوليور	واكثر محمد هجاع عاموس	محكت اور شتا زبان	-44
p191"+	جالندم	محداكبر منيرايم اے	لالہ معموا (تظم)	_99
PIPTA	اعظم كزه	محداكبر منيرايم اك	ماه تو(فاری مجموعہ کلام)	_1**
p1997	Urec	شريف كنجايى	غدي افكار كي هيرنو (اردو ترجمه)	_1+1
12019	Unel	مو برنوشای (مرتب)	مطالعه إقبال	-1+1
PAPIA	لاءور	ڈاکٹراکبر حسین قریشی	مطالعه تلميحات واشارات إقبال	-100
PIANO	3.15	الجازاجر	مظلوم إقبال	-1014
PIALL	Unel	عبدالله قريثى	معامرین اقبال کی تظریس	_1+0
1944	وبلى	حبيب الرحمن خان صابرى	ملحاح التقويم	
PIPAT	JAN	محرطيف شاب	مفكرياكستان	
≠19 ∧∧	لامور	سيد حبدالواحد معيني (مرتب)	مقالات إقبال	
61991	راولینڈی	داجديعقوب الحفيظ	مقام شوق	
+19AT	جملم	نواب معثوق يار جنك بهادر	مقامات محمود	-110

= "^	۸===		إقبل اور كجرات	
or	لاءور	يزم إقبال لامور (مرتب)	مكاتيب إقبال بنام نياز الدين خان	_

9190r	Int	يزم إقبال لامور (مرتب)	مكاتيب إقبال منام نياز الدين خان	_111
£190L	لاءور	سد نذرینازی (مرتب)	مكتوبات إقبال بنام سيد نذرينازي	_01
¢1922	لابور	دُاكِرُ ابوالليث مديقي واكثر ابوالليث مديقي	لمفوظات إقبال مع حواشي ومحليقات	_111"
FIANI	لابور	من المام	256	_110
619ZA	واه کینٹ		ميلاد شريف اور علامه إقبال	_110
£1922	Usel	ذوالفقار احمد تابش (مرتب)	نذر إقبال (منظومات)	LIN
+19LT	لابور	محد حنيف شايد (مرتب)	نذر إ قبال (مقالات)	_112
61901	مجرات	صاجزاده ظفرعلى شاه عباي	نعره حريت	-04
+191"L	עוזפנ	چور برى فوقى تد ناظر	نغمه فردوس جلداول	_114
FIATA	لايور	声はなきらんのま	نغمه فردوس جلدووم	_11*
£1997	Urei	چود برى فوشى محد ناظر	نغمه فردوس (إنتخاب)	_111
£1944	Urez	شورش كاشميري	نور تن (خاکے)	
ø1991	لايور	پروفیسر محدا سلم		
£19AT	Unel	ذاكرعبدالسلام خورشيد	وے صور عمل اللی	
+14LL	Upel	صايركلوروى	ياد إقبال (سوائح)	_110
+191°1°	كاپى	مرور فكار (عرب)	ياد إ قبال (منظومات بحضور إ قبال)	
P1972	Unel	عبدالجيد سالك	ياران كمن	-172

128_ All of us - Directoru of Graduates of KEMC LHR 1860-1985.

129- Iqbal - AS I knew him- By Doris Ahmed LHR 1987.

130_ King Edward Medical College LHR 1860_1985.

131. The Devil's Conference By Muhammad Ashraf Gujrat 1951.

132_ The Gazeteer of District Gujrat 1921.

133. The Letters and writings of Iqbal By B A Dar LHR 1986.

184. The Rod of Moses By Syed Akbar Ali Shah LHR 1988.

135_ Thus Conferred Satan By Muhammad Asharf LHR 1977.

ا قبل اور مجرات

رسائل وجرائد

بابت	مقام اشاعت	دوراني	rt	عار ا
٠١١٠٠ يريل ١٩٩٥ء	עוזפנ	ہفت روزہ	آفاق	-1
۱۰ فروری ۱۹۸۳ء	لايمور	بغت روزه	استقلال	_r
۲۲ فروری ۱۹۸۳ء	עומפנ	بغت روزه	احتقلال	_r
1904,351	لايمور	سدمایی	اقبال	_~
اكتوبر ٩٢ جنوري ٩٣ء		سدمای	إقبال	_0
إقبال نمبر ١٩٤٤ء	لامور	سهای	إقبال ربويو	-4
إقبال نمبر ١٩٨٣ء	لايمور	سدمایی	إ قبال ربويو	-4
جنوري کارچ ۱۹۸۸ء	לואפנ	سهای	إتباليات	-^
جنوري 'مارچ ١٩٩٧ء	لايوز	سای	إقباليات	_9
سالنامه ۲۵۹۱ء	محجرات	ہفت روزہ	لغيرنو	_1•
سالنامه 1909ء	حجرات	ہفت روزہ	لغميرنو	_11
سالنامه ۱۹۲۷ء	حجرات	بغت روزه	لقميرلو	-11
سالنامه ۱۹۲۸ء		ہفت روزہ	لقيرنو	_11-
۸.جؤری ۱۹۲۸ء	بمبر- حجرات		تنظيم	-10
سالنامه ۱۹۲۲ء		ہفت روزہ	چثان	_10
١٩٨١ يريل ١٩٨١ه	سمجرات	ہفت روزہ	£1.00	
۲۲ کویر ۱۸۹۱ء	حجرات	بغت روزه	£1.5	-14
FIRAM	مجله زميندار سائني كالج مجرات		رون	
£1920	مجله كور نمنث كالج لاجور		رادي	_19
PIANO	مجلّه كور نمنث كالج لامور		راوي	
FIGGE	مجله كور نمنث كالج لابور	مالنام	راوي	_11
إقبال نمبرمارج ٢٨ء	עזפנ	اينام	سياره ڈانجسٹ	_rr
إقبال نمبرا- ١٩٨٨ء	بمبئ	بابنامه	شاع	
ا۳۱واء	مجلد زميندار كالج مجرات	مالنامد	شاجين	-
91940	مجلّد زمینداد کالج مجرات	سالنامد	شاجين	-10
p192+	مجلّد زميندار كالج مجرات	سالنامد .	شابين	-17
إقبال نمبر١٩٧٨ء	مجلّه زمیندار کالج مجرات	مالنامد	شابين	-14

r4.		===	قبل اور محرات	=
FIANY	مجلّد زمینداد کالج مجرات		شابين	
FIAAA	مجلّه زميندار كالج مجرات		شابين	
إقبال نمبر ١٣٠ يريل ١٥٩		ہفت روز	صادق	
قرشی نمبرد سمبر۹۵ء	كراچى		مدائے قامی	
إقبال نمبر ١٩٨٣ء		سهای	مجينه	
إقبال نمبر١٩٨٥ء		سدمای	محيف	
إقبل نمبر١٩٨١ء		سای	محيفه	
إقبال تمبر ١٩٨٤ء		سابى	محفه	
إقبال تمبر١٩٨٨ء		سای	محيغه	-17
إقبال نمبر ١٩٩٠ء	لامور		مجف	-47
متعدد شارے	ينڈی بماؤالدین		صونی	
اير ل ١٩٤٥ء		اينام	ضيائے وم	
چر شارے		ہنت روزہ	عازى	
إقبال فمبرد سمبرك 192ء	עוזפנ		فتوك	
ستمير وسمير ١٩٩٢ء	لابور		فتون	
وحمير 1977ء	Usel		590	
قرشى تمبرد سمبر١٩٨٨ء		مابنام	توی محت	-
حالی نمبر۱۹۲۹ء	مجلّه اسلاميه كالج لابور	مالنامه	كرينى	_00
صد سالد نمبر۱۹۹۲ء	بحلّه إسلاميه كالج لابود		كرينت ·	_ ~~
0191945			لرال	-47
2-1000	مجرات .	ہفت روڑہ	محب كسال	
إقبال غبرا- سايفاء	بخله كور خنث كالج كو جرانواله	مالنامد	مک	-14
محوجرانوالہ تمبر۱۹۸۷ء	بحكركود تمنث كالج كوجرانواله			-0.
يون ۱۹۳۹م	مجرات	ايتام		-01
إقبل نبرا	لاءور	سهاي		_or
إقبال نمبرا	لاءور	مدمای		-0"
لابورتمبرا		سدمای		-01
للهود تمبرا		سای		-00
مكاتيب نمبرا	لايور	سای	لقوش	-64

rqi		-	بل اور تجرات	<u> </u>
آپ بین نمبرا	لايور	سه مایی	نغوش	-04
	اخبارات			
ے نومبر ۱۹۳۸ء	בוט	اقبال	اخبار	J
الماير ل ١٩٨١ء	עוזפו	13/1	روزنامہ	_r
9 تومیرا ۱۹۹۹ء	لايمور		روزنامہ	
9 نومبر 1991ء		£.		
	يو کس)	ومات حاصل	ب (جن سے معل	مكاتيه
€100 A JUS 70912	مردار عبدالغنور خان	م آرنلا يام	مكتوب تقامس ولي	اد
محرده ۲۱ مارچ ۱۹۲۷ء	شيدينام احرحسين قريش قلعداري	زخاج عيدال	كمتوب كرعل ذاكه	_r
محرده ۲۰ فروری ۱۹۷۹			كمتوب كرعل ذاكه	
محرده ۲ دسمبر ۱۹۹۱ء	سين بنام راقم (ڈاکٹر منیرسلی)			
محرده ۲۷ جوری ۱۹۹۲ء	•		مكتوب ذاكثر حسن	
محرره ۱۵ جولائی ۱۹۹۳ء	7	ن ملک بنام را آ	مكتوب ضياء الدير	-4
محرده ٢٢ يولائي ١٩٩٣ء		ملك عام را أ	كمتؤب ضياء الدير	4
محرره ۲۷ جولائی ۱۹۹۳ء	. مهتر بنام راقم	ج حيدالرؤف	كمتوب يروفيسرخوا	_^
محرده ۳ اگست ۱۹۹۳ء	راقم	ل بخاری بنام	مكتوب سيد ذوالكف	_9
محرده ۵ اگست ۱۹۹۳ء		وعام راتم	عمتؤب الحبرمسعوه	_1*
عرده يج الومير ١٩٩٣ء	بينام راقم	وآثنب إقبال	مكتوب بيكم رشيد	_11
محرده ۱۵ د شمبر ۱۹۹۳ء	بينام راقم	وآفآب إقبال	مكتوب بيكم رشيد	_11
محرده ۲۰ جنوري ۱۹۹۵م	اتم	ر مسعود ينام را	كمتوب جناب مختاه	-11-
محررہ ۱۳ متی 1990ء	700	الدين باحى منا	مكتوب ذاكثر رنيع	-10
محرده ۱۳ یون ۱۹۹۵ء	7,5	الدين باخي ينا	ممتوب واكثررفع	-10
عرده ۳۰ يون ١٩٩٧ء	بنام راقم	ا آلب إقبال	محتوب بيكم رشيد	-14
محرده ۲ جنوری ۱۹۹۸	ام راقم	ر حسين سيدينا	مكتوب يروفيسرالو	-12
محرده ۳ فروری ۱۹۹۸ء	آم	رمسعودينام را	كمتوب جناب مخاا	_IA

احرالله امرتري ٢٣٣ احمد اندرالي سيد ١٩٣ احمد حين قريق دُاکِرُدا °۲۹٬۲۵ ۲۹۲ 700'701'779'77A'774'T-9' احدوین امرتسری ۱۹۹ احمد دین ایدود کیث مولوی ۱۷۲

احدوين عظيم ١١٠ احدوین علک ۲۵۳ احد سعید مولوی ۲۱۵ احر شجاع و عيم ١٢١ ٢٠٤ اجم على لا مورى مولاعام ١٩١٤ '٢٠١

> 4+4,144,444 احديار خال نواب ٣٠٨ ٢٣٣ احریار خان تعیی ۳۲۵ ולקנפו 'פו לו שלבדו اخرحين في ٢٠٠٣ ارشاد عميم سيد ٣٢٨ ارشد کورگانی شراده ۲۰۵ ارشد إ قبال عديه

الميرين واكثر ١٢٨ اسعد محيلاني واكثرسيد ٣٢٣ ا سلم خان ' کمک محد ۳۳۵ اخفاق احراه امغريث ١٥ 741'F74'F*AC امغر علی روی *********

امغرعلی شاه مید ۱۳۸ امغرى بيم ٢١١ اطبرعلى يخارى ٢٣٠٠ 21'24'24'44'44.44 & 31.361 اشاربيه

اشخاص محتب رسائل اماكن أوارك وغيره

اشخاص:-آدينه بيك ٢٢٧ آرنلا ئى- ۋېليد ۱۲۳ ۱۵۹ ما ۱۲۲ ۲۲۱ آزاد مولانا يوالكلام ١٩٣ ٢٢٠ ٢٢٠ ٣٣٣ PPT'774 آزاد' مولانا محرحسين ١٦٨ آزاد إ قبال ۱۳۲ ۲۳۱ ۱۵۲ ۱۵۲ ITAU66T آنآب احمد خال ماجزاده ١٢٢ آفآب احمد قرشی ۳۲۵ آفآب احر قريش ٣٣٩ آفآب امغر واكثر ٢٠١٠٣٠

الناب إقبال ۱۱،۲۱،۰۱،۱۲، ۲۳ "AT' A. " 29" ZA " ZO" ZI" Z. " FF" FA Cirr'iri'iiZ'I+A'qr'q+'Ar IZE 'IDT'IDT'IT' آمست کومت ۸۴

آ تزک نش ۱۲۸ ابراہیم میرسیالکوئی ۲۰۵ ايوسعيد ايوالخيرس ابوسعيد تورالدين ۋاكٹر۳۳ ۲۸ اجمل خال ، حكيم ٢٥ ١٦٢ ٢١١ ٢١١ ١٤٤١ احمال اكبر ٣٢٧ احدالدين 'خواجہ ۲۳۳ m95

إقبل اور تجرات

109'IFA'I+Y'I+0'91'AA'AF' الد بخش شخ ۱۳٬۷۳ اليكماندروبوساني ٣٠٠ اعجاز بشير عرزا ۲۳۸ اعجاز حسين اعجاز ۱۲۸٬۱۲۸ ווריאדטרנו امام دین مولوی ۲۲ ا کازئی میاں ۱۵۳ امام دین مجراتی ٔ استاد ۲۷۳ افخارا حرمديتي مروفيسر١٩ امان الله ' شخراده ۲۲۰ افخار الدين ' فقيرسيد ٢٠٥ انتخار حبين شاه ' پروفيسر ٢٣٧ امان الله خال درانی ۱۲۳ امتياز على تاج ٢٥٩ افخار حدر سيد ٣٩٨ انجد على شاه 'سيد ۱۳۸۸ ۲۸۱ ۲۸۱ افتل وفواجه محديه افعل قاروتی جزل محد ۲۷ '۲۲ '۲۲ ۲۷۲ امداد حين شاه سيد ٢٤٩ اميرالدين عميال ٢٠٠٠ افضل حق مچود ہري ١٩٩ ا فلاطون عه اميرافضل' راجه ٣٣٨ اميرياكي ۱۰۲٬۳۰۱،۳۰۱،۸۰۱ إقبال مؤكل مردار محرام إقبال حيين خال نديم ٥٣ امير بخش شخ ٢٣٧ اقتزار احد خال نعیی مفتی ۳۲۵ امرخرومه اکبر اله آبادی ۲۳۵٬۲۲۱٬۱۲۹٬۲۳۳ امیرعلی ٔ فان برادر مخ ۲۳۳ rrr'r09' اميرعلي' خان بهادر دُيْ ٣٣٨ امن الحق وفي كمشتر ٢ ١٣ اكبر وطلال الدين محد ٢١٩ اكبر حسين قريشي واكثر ٩٩ مما انورشاه کاشمیری علامه ۱۹۳٬۹۹۳ ۲۰۱٬۲۰۰ اكبر حيدرى واكثر١٠١ اتور على اتور' پروفيسره ٣٣ اکبر حیدری مر۱۲ ۲۰۰۱ ۲۳۲ ۱۳۳۲ ۲۳۲ الور کرمانی سید مظفر حسین ۳۳۸ اكبر على مجود برى ١٩ انورمسود ، محد۲۲۸ ۱۵۳ ۲۲۳ انوری بیم ۲ ۱۱،۹ ۱۱ اكبر على خال ميرسيد ١٩٩ اكبر على شاه سيد ١٣٨ ٢٨٠ ٢٨٠ اور یک زیب عالمکیروس اكبر على شاه وفيرسيد ١٤ ١٠١١ ٣٠٢ اويس قرني ١٣٠٠ اكبر منير يروفيس محد ١١ ١٣٠٢ ١١٩ الميدوروْسيكليَّن مر١١٩ TTL'TTLETTT'TAD'TTA'TTT الیں اے رحمان ۲۱۲ MISE PIN ایڈریوز' ی' ایف ۱۲۲ الله يخش واستاد ١٢٣ ايوب خال' مدر ۱۳ ול נה י كك ٢٥٣ بايرا تلميرالدين ١١٩

ا تبل اور كرات

بيرس وري ٢٢ وزي اكر عل ١٢٩ يرال وتي مجني ١٣ ع فير * محر دين 199 '۲۲۲ ۲۳۲ كاج الدين عاكوري بإيام تاج الدين برسر عرو٢١٥ عج يكم ١٣٥ コラをもいいつ تاج محرخيال ٢٣٣ عجم قریتی کی دمضان ۲۰۳٬۳۰۸ 740'FYF'FY+'FF4 رّاب على شاه سيد ١٣٨ لقى شاه سيد محر ٢٢ ١٢١ كوك چو منى ١٢٣ تمناعادي ۲۹۰ بؤير حين انجد ٢٣٢ ع بادر پرو عر٢٣٦ يورشاه ۱۵۹ عالطائي ١٨٨ ٹیج سلطان ۳۱۹ ژوت یکم ۱۳۵ בסולה יתעוססיד שוט "תעושח"ום "הד جان کاشمیری ۳۳۹ واكرس، ١٩٠١م، ٥٠٠ جاديد إقبال "POP" IND "ID+" I-1" 4A" 9P" AF" A-" YI PPZ'PTY'FIF جلال الدين مردا ۲۹۲ '۱۰۱' ۱۲۲۹ حامت مليشاه عيه ٣٢٠ ٣٣٠ ٢٨١ ٢٨٢ يمال الدين افقائي ٢١٩ ٢٨٩

یاری علیک ۲۰۲ ياقر واكثر محداه ٣ بالدُون مشرم١ بانو قدسیه ۲۵۱ بازن ۸۳ بايزيد .سطاى ۲۳ يراؤل 'روفير۲۲۲ يرش يراوك واكرم يرج موين و تاتريد كفي ١٢٤٠ ٢٣٦ برق 'ڈ اکٹر غلام جیلانی ۲۰۴ يركت على على ١٢٥ يركت على (تجرات) كلك ٢٩٩ بيراح مال ٢٣٥ بثيراحمد ڈار ۲۳۵ بشراحه عبای محد ۳۳٬۳۲ بشيرالدين محود مرزاا٠٢ ير ع بيرحدر سدااا بلتيس عبر على ٨٣ م١٤ ١٨٥ ٢٥٥٠ يوعلى سيناس بوعلى قلندر بطخ مهم بهار و ممک الشعراء ۲۱۹ عشاكر " واكثر ايس ٢٣٦ بیک مس اعاجیی ۱۲۸٬۱۲۷ بيكن "لاروس يكم بي بي ١٣٣ یا تکده خال مردار ۱۵۹ שלוני ת צמי מים במי במי במי ודי באו ידון يرويز مجاد يخاري ميد ٩٩ ن٥٦١ ١٨٥١ ، ١٥٥١ 10 N 1 2 1 2 1

ا قبل اور تجرات

حسین احد مدنی مولاتا ۳۲۲ تحسين منصور طلاج ٢١٦ حنظ جالند حرى ١٧٧

حيدالله 'مفتى ۲۰۳ ۱۳۴۳ ۲۷۳۲ ۲۷۳۳

حيده بيكم ١٠٠ ١١٨ ١١٩ كـ ١١٢ ٨ ١١١ ٨ ١١٢ حنيف شايد محمره ٥

حيات خال دراني محر٢٢ ١٥٩ ١٩٣٠

حيدرشاه جلاليوري بير۲۵۹٬۲۵۸ ۳۳۳

خالد اے۔کے اوس

٨٥ ٢١١١ خالد نظير صوفي ٥٩ ١٠٩ ١٠٩

خالده بيكم ١٣٧

خان عالم * خواجہ ٣٧ .

خان کالی ۲۳۲

خان مشتاق ۲۳۸

خوش چیجالوی ۳۱۱

خ رشید اثور' خواجہ ۱۱۸'۱۱۹'۲۳۱' ۲ ۳۱'۲۳۱

خوشی محد ناظرا (دیکھتے ناظر)

دا تا من بخش ۱۳ داؤد کی ۲۲۵

وائم اقبال وائم ٢٠٨٠

ول يح فواجه ۱۳۵ ۲۰۳٬۲۳۲٬۳۳۳

دوست محر خان ۱۵۹

ديدارعلى مولوى ۲۱

ديوال في لال ٢٥٠

ديوال على ١٨٢

ڈاکٹن' پروفیسر179

IAA'IYP'IYP JIS

وهل يك مر ١٣٠٠

جنيد بغدادي مه

جوير على ١٩٨ ٢٣٣

جاوإ قبال ١٣٤

جما تكيرخال واكثر محد ٢٥١٠٣١ ٢٥١

چاغ طالبوری مولوی محر ۲۰۲٬۲۲۰ حيد نظاي ۲۰۳

בוש לו יע צנודי מדי מדי דדי דדי

چ چل مروه

چنن شاه ۱۰۳

حافظ شيرازي واجه ٩٨٠١٣

حالی' مولانا الطاف حین

441'PH' 71'007'POT

مار جلالی نفوی سید ۲۰ ۲۷ ا

حار حن سيز ، روفير ۲۰ ۲۳۲ ۳۳۸

عاد شاه سيد ١٢

حبيب الرحمن خال شرواني ١٢٤ ٣١٠ خواج تعفينده ١

حبيب الرحن عثاني ٢٠٠

حبيب الرحن لدحيانوي ١٩٣٠٠٠٠

حبيب الله (اميركابل) ٢٧٠

حبيب الله خال مردار ٢٣٢

حيام الدين امرتسري مي المع ١٩٩١ ٢٠٢

حيام الدين ' عيم بيد ٢٢

حربت موبانی ۳۳۳٬۲۳۳

حن اخر واکثر ملک ۱۱'۳۳۱ ۱۵۳

حن اخر ٔ راج ۱۸۳ ۱۸۳ ۲۲۳

حن ریاض ۲۳۳

حن محکری مید ۱۳۸ ۲۳۳

حس نظام ۱۳۳۳

ا تبل اور مجرات

دُورس (زوجه دُاكِرْغلام محمه) ١٣٣١ روح الله قادری مولانا محر۳۸٬۳۸۴ ۲۹٬۴۸ روش بیک مرداه ۱۳ לפנת וב דסד לעני את איוו עפק 'תעששש'ום ישר 'דדר 'האז'דשש ذاكر على ۲۳۳ رياض خوارزي ٢٣٩ ۱۲۹٬۱۲۸ ریزے میڈونلڈ "مشر ۱۲۹٬۱۲۸ مليخال 'نواب ذوالققار زيادرالى ٢٢٨ ryy'ror راجيال ٢٠٠ زينب لي لي ١٣٣ راجہ خال بھٹی ہے ۳ زینب حن ۲۷۲ ساحرلدهیانوی ۳۳۸ راز کاشمیری ۳۳۹ ساقی مجراتی ۲۲۹ راس مسعود ' سر۱۲۱٬۲۳۲ راقم مشهدی اسما سازه اقبال ۲۵۰ ساکل دیلوی ۱۲۹ داس مرئی وی ۲۰۹ سبطین رضوی ' ڈاکٹر سید ۲۳۸ IAT'IAILE, ر حت علی ، چود بری ۲۰۳ سجاد احمر جان مجسش ١٢٩ سجاد حيد ر بخاري سيد ١٣٨ ،٢٥٥ ، ٢٨٠ رحيم بخش' خواجہ ۲۰۵ رحيم بخش شابين ٢١١٠م٢١١ سجاد حيدر يلدرم ١٩٣٣ سراج الدين پال ۲۰۳ رجيم بخش مولوي ۲۵۳ مراج الدين قاوري مولوي ۵۳ رجيم خان عان بمادر ۋاكثر ١٣٠ مراج الدين معنى ١٠٢ اكا ١٣٠١ ر خیانہ کھنفر ۳۵۰ مراج الدين مير ١١٢ رشید احمد صدیقی ۸۴ رشيده آفاب إقبال بيكم ١٣٥١٥٥١ مروار بيكم (والده · جاويد إتبال رشدياسي ٢١٩ IZA'IFF'9A'A.'ZF سردار خال عيم چود جري ٢٤٨ ٢٢٨ رمنى الدين مديق * ۋاكٹر ٢٩٩ سرسیدا حد خال ۸۵ '۱۹۹ '۱۲۹ '۱۲۹ '۲۸۲ ۲۸۲ رمنی والش میر ۱۷۰ مرل اسكوفته ١٢٨ رفاع سداح ۲۳ رفعت ظبور ۳۵۰ سعادت على خال ٢٣٢ رفع الدين حاشي 'وْاكْرُ ١٨ سعدالله شاه سيد٢٢٩ سعد ، فيخ ٢٥٣ נש אַפרץ יצרץ سعید نفیی کی دفیسر۲۱۹ روبينه شابين ۳۵۰ روح الاجن "سيد ٣٢٩ سكندر حيات خال ۲۳۰

وقبل اور تجرات

شاه شجاع ۱۵۹ شاه نواز میال ۱۷۹٬۱۷۳ شاه محر غوث گوالياري ۱۳۴۳ شاه ولي الله ٢٢٧ شابین مفتی ۵۰ ۳ فيلى في كام ٢٦٣ قبلی نعمانی مولانا ۲۳۵٬۲۰۵٬۱۰۸ ۲۳۵ ۳۳٬۲۲۳٬۱۱۰٬۹۱٬۵۱۲۳۷ شیراحد مخانی ۲۰۰ سلطان محمود حسين واكثرسيد ۲۲ نهما شبير حسين بخاري ۳۸ ۳۱ ۳۵۱ شبينه كاظمى ٣٥٠ هجاع الدين ' دُاكْرُ خليفه ٢٢٤ '٢٥٠ ٢٥١ '٢٢٥ شريف خال مردار محد ١٥٩ شريف كنجاى ١٥ '٢٥ '١١٠ '٢٥ ٢ '٢٩٤ ٣١٣ شفقت على شاه عيد ٢١١٠٨١١٨٨ پیملواروی مولاناس ۳۵٬۳۳۴ کلیل احد ۱۵۲ تخليل بدايوني ٣٣٨ يمن الدين (جدامجدا كبرمنير)٢١٩ عمس الدين ' قاضي ٢٠٣ عمل تمريز ۱۳۳ شمشاد نواز ۳۵۰ محيم بخاري ۳۵۰ شورش کاشمیری ۱۹۵٬۱۹۵ ۱۹۸٬۱۹۳۴ من شوکت علی مولاتا ۱۹۸٬۱۹۳۴ ۱۹۸ شاب الدين مر٢٠٥٠٠٠ شہازالدین ' عیم ۲۰۵ سينے شل' فراؤ ١٠٨٠،١٠٨٠ فهناز بيكم ١٣٨

ב לולדדד

شکند ز خال' را جہ ۱۳۳۳ سلام الدين نيازاه٣ سلام الله شاكل ٥٥٥ ملامت الاشاء اا سلطان احمه واجد ٢ ١١ سلطان اجم ' مرزا ۲۰۵۱ سلطان محود کامنی ۱۵ ۱۳۳ تا ۲۳ TTA'IOT سلمان منصور ہوری' قامنی ۱۳۳۳ سليم احمد خالد ١٣٩٩ سليم اخر واكره سليم تا باني ٢٠٢ rro'r.0 سلیمان ندوی' *** TFD شائی، علیم ۱۳۳، ۲۳۳ حواتى 2 سامجددي ٢٩٩ سيداح ناظم ۲۷۲ سيف الرحمن ror سيماب اكبر آبادي ١٦٩ '٢٢١ '٣٣ ٣ سيس بيم ١٣٨

سین 'این کے ۱۲۳'۳۲۱

מוני מונט יביש אווידוויים ו' פיד בשיחא

شاج وله ۵۲ ۱۱۰

أقبل اور تجرات

طفرنگای ۲۲۸ ظورالا 'سيد۳۲ ۳۲۳ عابد على عابد ميد ١٤١٧ عاشق (طازم) ٢٧٩ عاصى و نجف على ٢٦٠ ٢٧١ ٢٢٩ ٣٢٥ ٣٢٥ عباس خال إ قبال آشتياني مرزا ١٩١٦ عياس على خال لعه ' وْاكْرُ ١٩٣٩ عبدالباری میاں ۵۳ عبدالجليل ججني ٢٦١ ٢٣٢ عیدا تکیم کا توری ۲۰۵٬۲۰۳ عيدالخليم شرد ٣٣٣ عيدالجبيه مخاجه ١٣٩٬١٣٧ عبدا لرحمن چنتائی ۲۲۳ عبدا لرحمٰن عَازَى 'خواجہ 199'*** حبدالرحن 'امير۲۲۰ عيدا لرحمٰن 'مولانا ۵۳ عيدا لرنمن ناصر١٣٣٨ عيدالرجيم وردا٠٢ عدالرشد الجخالا عيدالرشيد ، كرتل خاجه ۲۲٬۲۸ * • • عيدالتارخان ٢٣٧ عبداللام خرشيد ۵۹ ۱۸۵٬۳۲۳٬۵۲۲ حيدالسلام ندوى ١٥٠ عبدالعديق شاه سيد ١٣٨ عيدالعمدشاه سيدمهما حيدالعمد" ماستر ٢٤٩ ٢٤٩ ميدالعزيز 'خان برادر يخ ۲۵۳٬۲۵۲ ميدالعريز يرسر عيال ٢٣٣ فيدالفنار سيد ١٩٣

صایر کلوروی ۵۹٬۵۹ صادق حسين نعوى 'آغاسه صاوق على صاوق اكا صدرالدين آزرده ۲۷۱ مدرالدين 'پروفيسرۋاکشرم۲۰۲۴۲۰ مدرالدین شیرازی کما ۲۲۲ مدين قريشي روفير محر ١٣٨٨ مديق خال ١٥٩ مغدر حبين ٢٣٣ صغدر علی شاه 'سید ۱۷۳ صغدر محود الحاكثر ٢٢٤ مغدر میر۲۵ منی الله ' پروفیسرمولوی ۵۳ ضياء الدين 'سيد ١٩٣ ضياء الدين احمد و اكثر ٢٨٦ ٢٨٦ ضياء الدين حادي ٢٠٠ ضياء الدين ملك ايْرودكيث ٢٥١ نسیاء محد تلعداری ^و پروفیسر۳۲۳ طارق مسود کمو کمر۳۸ طالع محر " اسر ۲۲ ۵۸۲ عدم طا ہر حسین نعوی ۳۳۸ طا بردين عشى ۱۲٬۸۲ طا برمحود قریش ۳۴۸ طلحه مولوی سید ۲۰۶ ظفرالحن 'روفيسر۲۳۸ تلغرالله خال مرسمه تلغر على خال * مولانا ١٤٤ ١٩٩ '١٩٩ ' عيدالعزيز بن السعود 'شاه ١١٩ '١٩٩ م ٣٣٣

تلفر على شاه مباى ٢٩٦

ا بل اور جرات

125'1705109'

عبدالغنورخال دراني ۲۰٬۲۲٬۲۳٬۲۴٬۰۰ عبدالله امرتسري ۲۳۳ عيدالله قادري ۳۲ ۳۳ ۲۲ عبدالله قریش ۱۵۲٬۱۵۱٬۴۸۴ ۱۵۲٬۱۵۱ عبداللہ ہوسف علی 'علامہ ۲۲۷'۲۲۲ عبدالجيد فواجه ٢١١١١١١ عبدالجيد سالك ۲۳٬۳۲ ممن ١٨٥٬١٠٠،٥٨١٠ 109'TTTETT-'T-T'199 عبدالواحد معینی سید ۱۹۲ عبدالواحد ، پروفیسر۲۳۳۲ ۲۵۱٬۳۳۲ عبدالوحيد ، خواجه ۲۷۲ ۲۲۲ عبدالوباب وافظ ٢٠٠٣ عبدالوباب نجدى ٢٨٩ عبيدالله سندحى ٢٢٧ アムと、アペリアアルでき、かりで عزيزاج وفيرجوبدرى٢٢٦ ويزال عن مفتى ٢٠٠ عزيز لكعنوى مردا ١٨٧٠ معمت بيكم ١٣٥ مطالف واكرم عطاالله يروفيس عا ٢٣٤١

عطاالله شاه بخاري سيد ۱۹۳۳ ۲۰۲۴ ۲۲۹ ישוולה פעלים בדיחוד זדיון TAD'TLL عطاالحن بخاری سید ۲۰۲ مطار ' فريدالدين ۲۳ '۱۵ طا فر ع (مادر إقبال) ما '۲۲ ۲۲ ، ۲۹ ع 'ITO C IPP'ITY'AP C 4.'AP IAO'IZE'IFA

عبدالغفور ' حطرت اخوند ۵۲ عيدالقادر سر مي ان ١٦٢ ١٩٢١ عيدالله مومن محد ٢٨٥ "++2"++0"++" 199" 127" 127" 17A ~~1'~19'+99'+A4'+ZP'+0+'+T عيد القادر مولوي ٢٦ عبدالقادر كروفيسرسيد ٢٨ عبد القادر مسيد ١٣٦ عبدالقادرجيلاني وعفرت ينخ ٥٩ ١٩٢٠ عبدالقدوس محتكوبي مولاناس عبدالقدر خال ١٦٢ عبدالتيوم ٢٣٧ عبداليوم ' پروفيسر۲۰۵٬۲۰۳ عيداليوم ' مردار ٣٢٢ حبداليوم 'سيد ٢٣٨ عبداليوم 'ڈاکٹر ملک ۲۳ عيدالتيوم طارق ٢٣٦ عبدالكريم قريشي مولوي ٢٥٨ ٢٧٨ حيدالطيف عارف ٣٦٦٬٣٢٨ عبد اللطيف منهي ١٠١٠ عبد الله نوکی مفتی محمد ۲۰۵٬۲۰۳ ما۱۹٬۲۸۷ TZY'TTL

عبدالله ، يح ومها

פערונה לו אלת עב שם ישים מים מים

حیراند ' مولوی شیخ ۵۲ ۳۵۵ ۳

عبداللہ خان قریش عج ۲۵۲

ميدالله شاه عيد ۲۳۹ ۲۹۹ ۵۳٬۵۳۲

مبدالله چکڑالوی ۲۳۳۳

פעול בשל שיייויץ ייץ ייץ ייץ איץ יאוץ

عطا محر والمر واكثر في ١١ عايت الله في (ماج كمين)٢٥١ ٢٨٥ ٢٨٥ ٢٨٥ ا عاست الا محيخ (انار كلي)١١١ 09' "0' "I'TT' TI'T. " 40" LI'Y 4" YO

عالب مرزامه ۱۸۰٬۸۳۱

• ١٦ ١ ٢٥٠ ١ ١٣٠ ١ ٢٥٠ ٢١٠ ١ معنفر على 'راجه ١٢٣

عطامحمه خال ۱۵۹

عطيد بيكم / فيضى ٢٢ '٢٤ '٨٩ '٤٦ '١٠٠ غلام احمد ' حافظ ١٠٠ '١٠٠ '١٠١

IYP'I+AE

غلام احمد خال مخان بماور ۱۲۲ عظمت على شاه 'سيد ٢٨٠ '١٨٠

عظمت مير٢٨٥

عظيم الله الله عظيم الله

علادُ الدين صديقي علامه ١٥١

علم الدين سالك ٣٥١

علم دين هميد عازي ١٩٣٤ ٢٣٤

على احد خال ٣٨٠٣٣

على احد كوندل ٣٠٥

على اصغرخال حكمت شيرازي ٢١٩

على اكبر جعفرى " ۋاكٹرسيد ١٥١

على بخش ۱۸۱٬۱۲۸٬۱۳۹٬۱۳۰٬۹۳ على

P+4'144'1A0

على يراوران ١٤٤ ٢٣٣٠

على جمال خوارزي مبيد ٣٣٩

שאונושחח

عمادى محلوا روى عظيم آبادى ١٣٣٣

عربيش خواجه ۳۳٬۳۲

عربخش كك ٢٥٠

عرشاه سيد (مجرات) ۲۳۳

عرشاه سيد (سيالكوث) ١٢

عنايت الله ۲۲ م١١

مناعت الله شاه ۲۳۵

= إقبل اور تجرات

غفنفرعلى ظفر8 ٣٣

غلام احد خال ۵۳

غلام احد قادیانی مرزا۸۸۱ ۲۸۹

قلام بحبك نيرتك 'ITA'ITZ'IFF

PYD'IAN'IZE

غلام جيلاني منصف ٥٣

غلام حن مولاناه ٣

غلام حین اظیر۲۲۸ "۵۱

غلام حيدر ، يخ ٢٢٣٠

غلام حيدر خال' تواب ۵۳

غلام رسول ' حکیم ۲۵۲

تا غلام رسول مميلاني سيد ٣٢٨ قلام رسول ؛ فيخ ٣٣ ٥٠٠

غلام رسول مر ۱۸۵ ۱۹۹٬۱۲۰ ۲۰۵٬۲۰۵٬۲۲۲

rrrcrr.

مرور خال 'پروفیسر۲۵۳ ۱۳۱۲ ۳۲۳ ۳۳۳

ror'rrz

غلام على * مولانا ٢٣٣٢

فلام فوٹ اھ

غلام توث مدانی ۵۳

ظام فد (مجرات) مي ١٢٢ ٢٣١٠

ظام فر مي م ٢٠٠٠ الله قلام محر عمل ۲۰۱۲ __ إقبل اور تجرات

فضل دين مير١٢ فضل على ' نواب سر٢٧١ ٣٠٨ ٢ فضل کریم عولوی ۲۸۵ نقير محرچشتى ، عليم ٢٣٥ نقير محد نقير واكثر ٣٠٠٠ فميده بيكم ١٣٣ فياض احمد بعثى ٢٧٧ فيرو زالدين ميال ٢٣٢ فيروزالدين خواجه ١١٤ ٤١١ rza'ira'irz'iry'iri فيرو زالدين فاروتي ميال ٢٧٧ فاطمه في في (وخز دُاكثر عطامحه) ١٣ فيرو زالدين تمين مجراتي ٢٢ ٢ ٢٧٥ ٢٧١ فيروز طغرائي محكيم 199 فين احد جيمه ٢٧٧ فيض احر فيض ٢٣٧ فیض الحن سهار نپوری 'مولانا۱۲۸۴' ۲۰۳۳ ف يروفيسرى - آر ٢٧٧ قبله گای معرت ۲۳۲ قدر شيدا كى ١٩٧ قره العين ٢١٢ قرالدین میر۲۲۳ ۲۲۵ قرالدين مير٤٣٣ کاهم علی حجراتی' ماسنر۳۰۳ كالتي رام وكيل ٢٢٩ كبيراحد مظرئ يروفيسر٢٢٨ مبيرخال رسا جالند حرى ۲۴۹ לנט עול דרו كرم الدين 'خانعاحب كمك ٢٥١٬٢٥٠ کرم بی بی ۹۰

غلام محم كيش ۋا كۇنىخ tzz'irr'irr غلام مرتعنی سید ۱۳۳ غلام مرتعنی مولوی ۳۲٬۳۵ غلام مرشد مولانا۲۰۱٬۱۳۲ غلام معطفی ' حکیم ۱۱۰ غلام میرال شاه مخدوم الملک ۲۳۵ عَىٰ وُاكْرُائِم -اے ٢٢٩٠٢٢ غياث الدين عير٢١٥ فامنل محدافضل ٢٣٦ قاضل محرخال ١٢٩ فاظمه اندرالي سيده ۱۹۳ 174'174'119'11A'9A'4+'ZI'Z+ فاطمہ جناح ۱۳۳ قان کريمره۲۲ فتح خال 109 في محر مزيزايدووكيث مجدري ٢٩٠ فخرتراب سيد ١٣٨ فخريار جنك انواب ۵۳ ۱۲۹ فرانس یک مشر۱۲۸ فرحت افزاء قریش ۳۵۰ فرحت النساء ٣٥٠ فرزندعلی سید ۲۷۹ فريده راني ۳۵۰ فعنل احر' ما فظ ۲۲ ۱۳۵ '۲۲۲ فعنل الدين و قاضي ١٧١ فعنل الى چوبدرى ٢٧٨ فعل حسين 'پروفيسرچود بري ۱۹ ۱۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۲

معل حسين مرميال ١١٤٠ ٣٠٥ ٢٢٥

== إقبل اور تجرات

مجيد كمك ٢٣٢ محبوب التي بث ١٣٨ محبوب عالم " قاضی ۳۳ ۵۳ ۳۲۲

کرم حین ' ملک ۳۲۱ كرم دين ، عيم ١٢ ك ١١٢ كريم بخل مير١٨٥

ريم يي ني (زوج إقبال) ١١ ١٤ عد الله ١٢ ١٨ عد الله ١٢ ١٨ عد الله ۰۲'۲۱'۲۱ من ۱۲'۲۲'۲۲'۲۲'۲۱'۲۱ من خواجه ۱۳۲ الان دان (علي) عمر ۱۹۰ ع ۱۹۰ ع ۱۹۰ ع احن (علي) چيدري (علي) چيدري rrz'rry'rir'rir 'irr'ir. [112'11-'1-9'1-2

TAI'T 20'10 - 111'17 A كريم لي يي (بمشيره إ قبال)١٦ '١١ ' ٢٥ كفايت الله مختكوي مفتى ٨١ کلیم الله محمیانوی ۲۷۲ عجري ۲۹۴

محداحس موویری ۲۲۴۴۲ ۲۸۵٬۲۸۵ محداحه على واب مراسما محدامكم وفير ١٨٨ 21/4/17/201 محرا شرف مط ١١٩ کرای مولانا ۱۲۲ انسما ۱۹۹٬۱۹۴ میرا شرف کل ۲۹۹ محراكرم وافظ ١١٠ محدالدين ماجزاده ٢٥٨ محدالدین فوق ۳۳ ۲۵۹٬۲۵۸٬۱۷۳ م בוני י אל דד ידר ידס ורסך ידד הסק محدالدین (تکاح تویس) ۲۳٬۷۳۳ محر بخش میان (کمری شریف) ۵۳ アムロ・アとか・アア・アア・アンカーをまま

کر یکوری مستر۱۲۸ كلاب دين 'فخ ١٠٥٠ ٢٠٥٥ كلاب على مماراجه ١٩٣ كل حن شاه سيد ٢٠٠٠ كلستان خان ۱۵۹ کو ہر نوشای ۲۲۰ حيان چند واكثر ١٨٨ ١٨٨٠ لطيف بمني ' پروفيسر ٣٣٨ لويارو 'نواب ١٧٧ ليانت على خال ' توايزاده ٢٥٦ ماسينون الوكى ٢٠٠٠

ما تيل ايدوار مر١٩٣٠

مجيدلاموري

******* محرحتين شوق ٣٣٩ محرحين فميح ١٣٨٨ محرحین ' عیم ۲۱۹ 5 - Se 10 1 'IAP'IA+'AI

£ حن ترقی کیم کا'۲۱ تا ۱۸۷

محرحن چيمه وافظ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۸۸

مبارز خال ثوانه مکتان ۲۵۳ مبارك الدين مافظ ١١٠ مارک بیک مردااندا محدد الف فاني وحرت ١٨٥٥٥٥٨٨

PIY'FOF'IAF محرحتین ' مولوی ۲۵٬۲۵ ' ۱۱۱

محر جيل ٢٥٦

4.4

ا تبل اور تجرات

محود شيراني وافظ ٢٢٧ محى الدين ابن عربي ٢٠٧ محيط طباطبائي ٢٠٠٧ مخار معود ۲۳۸٬۲۳۷ مراتب على شاه 'سيد ٢٣٢ مراد خال يو پلزئي ١٥٩ مرور کیور تخلوی ۳۴۲ مسعودا حمد مفتى ٨١ مسعود علی ندوی مولوی ۲۲۰ معباح ناز ۲۵۰ مظفرالدین قریشی 'ڈاکٹر ۱۳۳'۱۸۳۱ ملك " وْ اكْرْ ۲۲ '۲۹ '۵۹ '۵۹ '۲۵۹ مظفرحسن PTT'T49 مظفرخان' نواب ۱۳۵٬۳۵۵ مظفر على محد (يك عمر) ٣١٣ مظراكبر وفيسره ٢٣ مظهرالحق و قاضي ٢٣ مظرالدين مولاتا ٢٣٣٢ معراج بيم ١١ ١١ ٢١ ٢٠ ١٠ ١٥ ٢٥ ١٣ ١٤ ١١ ١١٦١١ معثوق يار جنك بهادر ' نواب ۵۳ معین الدین اجمیری ' خواجہ ۴۳ مرى كى اين ١٢٢ لمك معظمه " فيعربند ١٣٢ ٢٣ ١ متازفاروتی بیرسز مخخ محروث كواب ١٧٨ ممنون حسن خال ۲۹۹ منعورا حر خالداا۳ منعور الحق' قاضی ۲۳۷ مؤد مرذا ۲۰۲ מיתוד לב פו זמו ידר מייתו

محرحسين خال درانی ۲۰ ۱۵۹ محرحسين شاه و اكثرسيد ٢٦ محد حسين خان' ڈاکٹر • ۱۳۰ محر حسين عرشي ١٩٩ ٢٣٣٠ ٢٣٣٢ محر خال در اني ۱۵۹ محدوين و قاضي ٢٢٣ محددين وكيل مفتى ٢٣٣ محدوين كليم ٢٣٧ 4.00 3 4 5 CT 3 5 مرين الح ١٥٢٩ محر رفق ۲۲۷ א ענו 'נופיתשדד محرشاه سيده محر شریف ۲۳۷ محد فقع ' مر۲۰۳ م محد شفع میاں (م-ش) ۱۸۳۲۱۲۸۸ محرفتنج مولوی ۲۲۲٬۲۱۲ ۲۲۲ محرصالح مولوی ۱۱۳ محرطا برقاروتی ۳۲٬۳۳ محد طفیل 'ماسراه ۳ محرعالم ' وْاكْرْ حْ ١٤٨ محرعالم ' حافظ ۲۲۳ محرعيدالله وانظ ١١٠ محر منان کروفیسر ۱۹٬۹۹٬۹۵ ۳۵۱ محر على مجويدري ٢٠١٠ محر عر صاجزاده ۱۲۲ محر الى فاتح تسطنيه ١٨٩ محر قرمان مروفيس ١٤٠١،٣٣٢ ٢٠٠٧ محرفضل شاه سيد ١٣٨ את השפנ" בל אד '10 " יחיחו' ף או

```
ا قبل اور مجرات
                           17 L T. 2
                                                      منيره باتو ٨٠ ١٠١ ١٠١ ٢٥٣
                                                        مودودی مولانا سید ۴۰۰
         تذر احمة بمنى ۲۲ ۱۲۸ ما ۲۲۲ ۲۸۵
                 نزير احد داوي ويي ٢٠٥
                                                             موی جارالله ۳۰۰
                                                       مولا بخش واصف ۲۸۵٬۲۵
              تذريحسين وبلوى مولانا ٢٠٣
                                                               مولا واو خال ۱۲۲
                        نذر مجدى٢٣٦
                 غزي نيادي سيد
                                                               متاب بي بي ١٣٣
'24'40'M9'T9'TI
"INDE INT'IN+"IZA"INA 'ITT'AT' AA
                                                          مدى المام ٢٨٩ ٢٩٠
              **************************
                                                             مدى شاه عرد١١
                        نسرین بیکم ۱۳۸
                                                           مرعلی شاه 'پیرسید ۴۳
           تیم راحت سویدروی و عیم ۲۳۸
                                                                 ميال ميرس
                          مع عار ۲۵۰
                                                             ميرال بخش على ١٣٠
                         میر حن ' مولوی سید ۲۰٬۳۵٬۳۴ تا تعرت بیم ۱۳۵
                       نصيرالدين ميروما
                                                דוס'דרול דוס'וצו'ודב'ודר'אר
                    نظام الدين اولياءس
                                                             مير مرتفني سيد ١٩٣
                    نظام الدين 'خواجہ ۱۲۳
                                                            ميرنا غر- ويكي ناهم
                      نظام الدين لوكلي ١١١
                                                              میوند رشید ۳۵۰
            نظام حيدر آيادوكن ۲۵۳٬۲۳۳
                                                              میوند زبان ۳۵۰
                                                             نابينا عيم ١٨١ ٢٨١
                       نظير صوفي الاكثر ٣٢
                        لتي شاه اسيد محر ٢٢
                  نواب لي يي ۲۲ ۱۳۵٬۹۵۴ ۱۳۵
                                                           تا صر خسرو علوی ۲۱۲
                 ناظر چوہدری ختی محد ۲۲٬۲۳٬۲۳ نورالدین عیم ۱۱۰۳۳۰
            "۵۳۱ ۲۲۲ تا ۵۵۱ ۳۲۲ ۲۰۳ ۲۵۳ ۳۲۲ تورالدین اتور مولوی ۲۲۳ ۳۲۳
                         ناهم 'ميرنا قرحسين ١٦٨ '٢٠٥ ٢٠٥ لورالدين عبراكما
```

تورالله شاه یج ۲۱٬۲۵۵٬۰۸۲٬۱۸۲ تورالله شاه۲۳٬۵۲ تورشاه سيد ١٩٣ نور ير مح فظ (والدا قبال) ۱۲ ۲۵٬۲۵ ۲۹ ۵۲ ۳۳ C 4. or o. C

عاموس و داكر مر الحراج ١٠٩ ت ١١٨ تورالي ، تولوي ٢٣١٠ PPPCPPI'TAG' نائيله ميره ٢٥٠ ئى بخش طواتى مولوى ٣٥٣ ني بخش وكيل ١٨٢ فارعلى خال واب ١١١١

ا قبل اور تجرات

کتب سرسائل اخبارات آبزرور (اخبار)۲۵۲ آدی گر نقه (اردو ترجمه)۲۳۱ آزاد قوم کانظام تعلیم اور پاکستان ۲۱۰

آزاد قوم کانظام تعلیم اور پاکستان ۲۱۰ آزاد قوم کی تغییراورپاکستان ۲۱۰ آفاق (رساله) ۳۲۷٬۱۸۲ آکاباکا (رساله) ۳۳۳ آئینه عجم ۳۳۵٬۳۲۱

ابلاغ (رساله) ۲۳۳ ابلیس کی مجلس شوری (انگریزی ترجمه) ۲۹۲ ابن ماجه ۲۹۰

ايو داؤد ۱۹۰۰

ا جوبت السائلين ٢٧١

احیان (رسالہ)۳۲۷ اخبار اعتخر۲۲۲

ارمغان تحاز ۲۹۵٬۲۹۵ ۳۰۵

ارمغان تشمير ٢٠٠٧

اس بازار یس ۱۱۱۳

استقلال (رماله) ۳۲۲

ا مراد خودی ۳۳ ۲۹۵٬۲۹۵٬۳۹۳

إسلام اور ڈسپلن ۲۲۰

إسلامي تصوف اور إقبال ٢٨

اشعار إ قبال کی تصویری جملکیاں ۲۹۲ ساس

اطراف ا قبال ۲۲۱٬۳۱۷

افريثياء١٨

إقبال (بحلّه بزم إقبال اللهور) ٢٣٠٠٣٠٠

ا قبال (مجلّه تبسم قریش) ۳۰۸ ا قبال اور تصوف ۳۲۰٬۳۱۷

إقبال اور تفوف ٣٢٠ '٣١٤ إقبال اور ثقافت ٣٢٣ '٣١٤ نور محد قادری سید ۳۲٬۳۳٬۲۳ ۲۸ مرد ۳۲۲٬۵۰۲

نور محد ولد عاتم مير ۲۲ تا ۲۳ نويد إقبال ۱۵۲٬۱۳۲

نهرو' پنڈت جوا ہر لعل ۲۷۸ نیاز احمد' ڈاکٹر ۳۵۱

يازاج ٢٣

نيازالدين خال ٢٥٢ ٢٥٢

نیاز فتح پوری ۳۳۳

نيك عالم "بير٢٢٢ م٢٧٢ م

نیک عالم مولوی ۲۲۴

نیاز محر جالند حری مولوی ۵۳

نيل واكثره ١١٠

وحيد الدين سليم پاني چي ٣٠٨

وحيد قريشي واكثر ١٠

وقار إقبال ۱۳۲ م

ويدود بين مستر١٢٨

10AC104'1011'101'92 = t = 1

باجره خاتون خان۲۲۰ ۲۵۰

بادی حسن کر وفیسرڈ اکٹر ۱۱۳

サア・シアニシスス

بيرلڈ لا سکی ۱۲۸

یک وفیر۲۰۷

ياد كار (مجتيجا استادامام دين) ٢٤٥

يار محر خال دراني وي

یاس مظیم آبادی مرزا ۲۸۷

يا عمن بيكم ١٣٨

يزداني جالند حرى ١١٨

يوسف اعتمام الملک ۲۱۹ يوسف سليم چشتی ۲۱۱ P+4

انمول رتن ۲۳۱ انوار إقبال ٢٠٥٠١٥ انوارتعمانيه 121 اوراق مم كشة ١١١ יונוט ייוז بال جرف ۱۱۱٬۲۵۲٬۲۵۲ ۲۰۱۰ 12 ((1 + 1 + 1) TY باعك وال ۲۲۳ ۲۲۳ ياعك ريل ٢٢٣ 11. Cop 12 بعكوت كيتاا٢٣ بياض محج ٢٦ بياض مسجاعها پیات (رساله)۲۰۲ 13 criving یں چہ باید کرواے اقوام شرق ۲۹۲'۲۹۵ متجالي زيان (رساله) ١١١ 127 E يند نامه فريدالدين عطار ١٣٣ 442 30 میت اکمرال دے ۱۳۱۰ پھلاں بحری چھیراا محول (رساله) ۲۲۹ يام شرق ۲۱۵٬۲۹۵٬۲۹۳ ۳۰۹٬۳۰۸ שול ועלוט דיין بعره (ماینامه) ۲۰۲ مريك كاديان ٢٣١ تخفدامانيه ٢٧١ تذكره أدبيات وخاب ٢٢٥ تقى (اخار)٢٢٩

إقبال اورشابان إسلام ١١٩٠٣١ إقبال اورعالم إسلام ٢٥٠٣١٤ إ قبال اور مسلم مفكرين ٣٢١ ٣١٤ إقبال اور معركه وخرو شرسه إ قبال اور منكرين حديث ٢٠٠٠ ٣٢٠ إ قبال اور في نسل ٢١١ ٣١١ إ قبال أيك تحقيق مطالعه ٣٢١ ٣٢١ إ قبال- منجاب كزث من ٣٢١ ו قبال ١٨٠ ١٢٢ إقبال دارالطام اورمودودي ١١٤ ٣٢٣ ٣ إ قبال والشكار ١٢٠٦ إ قبال درون خانه ٥٩ ' إ قبال - فكرو فلند ٢٢٤٠٣١ إقبال كى ابتدائى زندگى ۱۵۳٬۵۵۵ ما ۱۵۳٬۳۵ ا قبال کی محبت میں ۲۰۶٬۲۰۹ ا قبال کے استاد مولوی سید میرحسن ۲۳۸ ا قبال کے صنور ۱۷۹ ا قبال کے دیل وسیای افکار ۳۲۲ ا قبال کے مدوح علاء ٢٣٦ إ قبال نامه حصد اول ۱۸۸ ۲۱۵٬۲۱۵ ۳۱۹ ۳۱۹ إ قبالنامه حصد دوم ۲۲۳ ۱۹۴۳ ۱۹۴۳ إ قباليات (صداول) ٣٢٩ ٣٢٨ إ قباليات (مجلّه) ۲۳ ۳۲۳ العروض والقوافي ٢٠١٣ الغاروق ٢٧٠ المعارف(رساله) ۲۰۲ الدی (رسالہ) ۲۰۳ امروز (اخبار)۱۸۹٬۱۱۲ اجرالكام من الكلام الالمام ٢٠٠٣ إلكاب (اخبار) ٢٣٠٠ با ٢٣٢ ا بقبل اور تجرات المستحد عند المستحد ا

رندي (كتاب الحديث) ۲۹۰ خفتگان کراجی ۱۵۳ تصوف إسلام كي حقيقت ٢٢٠ مخانه دِل ۳۰۹ خام (رساله) ۲۲۳ تصورات إقبال ٢١٣٠٣١ تغييرسوره فاتحه ٢٢٠ riji, とti, تغيرصد والدين شيرازي ٢٢٢ وائره معارف إقبال ٢١١ ٣٢١ تنبيم افكار إقبال ٢٦١ ١١٢ YOF \$ 10.7 تقيدات اقتذار برنظريات إقبال ٢٢٥٬٣١٧ وسنور الاطباء ١١١ تمذیب نسوال (رساله) ۲۲۹ ول دا سازه ۳۰ ول دی آوازه۰۳ توۋى (رساله) ۲۳۳ جامع الكست 121 د حلی ۲۱۰ ۲۰۳ (ويوان روي (عرفي ۲۰۳ د د ان روي (عرفي ۲۰۳ rir'ror'raz دیوال روی (قاری) ۲۰۴ جريل والجيس ۲۲۰ ۳۳۲ وَكُرْجِيبِ ٢٥٩٬٢٥٨ 496 I 196 راوی (مجلّه) ۲۰۰۷ دخثال (مجلّه) ۲۲۲ جماتيال ٢٩٧ جملیاں سد حرال ۱۳۰ رسالت (اخیار)۲۲۹ چٹان (رسالہ) 190 رموزے خوری ۱۰۰ روزگار فقیر۲۷ چشیال دی وار ۲۲۵ روشنی (مجلّه) ۲۲۴ حرعت (اخبار) ۲۲۹ حل (اخبار) ۲۵۲ رجر(اخار)۲۲۹ هيقت (اخبار) ٢٧٨ ていししいしい حكت إسلاى كے مغرب ير احسانات ٢١٠ زمیندار(اخبار)۲۰۳٬۲۳۳٬۲۳۳ حيات ا قبال ٢٥٦ נינו נפנ מו "חץ حیات و قبال کی مشده کزیان ۸م زېد كا قرآني تصور ۲۲۰ حیات ا قبال کے چد عنی کو فے 10 مخورال ایرال ۲۲۵ حيات جاويد ٨٥ مرالعاه ۱۱۲۲۲۲ خاتون جنت ۲۵۸ سنرنامه افغالستان ۲۳۱ خطبات إقبال ۲۹۸٬۲۹۷ م سرنامه پترال ۲۳۱ خطب الدآباد(اردو ترجمہ) ۲۹۵ سفرنامه حج و تجاز ۱۱۰

سلك مرواديد ٢١١

خفظان خاك مجرات ١٨

M.A

ا قبل اور مجرات

سكمني اكه ۲۰۷ ۲۱۲ مرب کلیم ۲۵۲٬۲۵۲٬۲۵۲ ۱۰۱ سوائح حیات سید عطاء الله شاه بخاری ۲۳۲ ضاء يار (مجلّه) ٣٠٤ لمبى فارماكويا ٢١١ موتتي ٢٧٥ طلوع إسلام (رساله) ۲۹۰ שנו (נשב) מדד מדר عالكير(رساله) ۲۲۳ ساست (اخبار)۲۳۴۲۲۳۳ عروج إقبال ١٥ سيرت إقبال ٢٦ سرت الربره « ۲۵۸ عصرآ زادی (اخبار) ۲۲۲ سيرت النبي مثليلم ٢٦٠ عكاسيات احس أزكلام إقبال ٢٩٦ ٣١٣ ٣١٣ علامه إقبال اوراكل كيلي بيوى ٢٠ ١١٤ سرت صديقه (اردو) ۲۵۸ علم الاقتصاد ۲۹۵٬۲۹۵ ۲۹۸ سيرت عائشه (فارى) ٢٦٠ على كره ميكزين ١١٩ سيغره الاسلام على النصاري اللشام ٣٠٣ عازی (رساله تمبم قریش) ۳۰۹٬۳۰۸ شاعرى كاير فيل ٢٢٣ غازی (اخبار سید حبیب)۲۳۱ 7443.0E فاری کویان یاکستان ۲۳۸ شابنامه كربلا(دائم) ۲۸۰ ۲۱٬۱۹ قانوس (رساله)۲۲۸ شابین (مجلّه زمیندارکالج) نون (رساله) ۲۲۴٬۲۹۴ ۲۲۳ ~~ " " " L' " T + " " | " شرح آئينہ عجم ١١٢ ووراني ١١٠ فلكوه يواب فلكوه (احمد حسين) ٢٩٦٬٢٩٥ نینان (رسالہ) ۳۲۲ فيكوه جواب فيكوه (إقبال) ٣٠٣ قرآن کا قلفہ محبت ۲۲۰ فیکوه جواب فیکوه (کاظم علی) ۲۹۵٬۳۹۵ تعیده پرده ۲۰۳ ולקוט פעל (נאג) אורידודי דרץ דר شاوت الفرقان على جمع rzz'rra'rrr قِل إِ قِال ١٨٣ ٣٢٢ كآب الكليات 22 ا شيراز (رساله) ۱۸۲ كريشك - صد ساله تمبر- ۱۹۹۲ و (مجلّه) ۲۰۸ صادق (رساله) ۱۱۸ تشميري ميكزين (اخبار)۲۲۹ مع آزل (ناسوس) ۱۱۰ ۳۳۱ محيفه (رساله) ۲۹۰٬۲۹۰ ۳۲۲ ۳۲۲ کل انساف ۲۳۱ مخشن را زجدید (اردو ترجمہ) ۲۹۸٬۲۹۵ محينه إقبال ٢٩٨ کلن راز مدید و بندگی تامه (پنجابی ترجمه) ۲۹۵ مدات (اخار)۲۲۹ صوتی (رساله) ۲۱۰ ۲۵۹٬۲۵۸٬۲۲۱ کلت وشازیان ۲۱۰ על מפוידדי חדד דרס'דרר'דר ا قبل اور مجرات لاله طور ۳۰۸٬۲۹۰

نيرتك خيال (رساله) ۲۲۳ لائث (رمالہ) ۲۲۳ وفاق (رساله) ۳۲۳ لطا نف غيبي ٢٢٢ 19人(レン)ノじョ لغت قرآنی ۲۴۳ باتخد مين قسمت ١١٠ וטיעושן מייד ۲۲۳٬۲۲۲ مدید تریک عید قربان ۲۲۱ ماه نو (اکبرمنیر) بيروارث شاه۲۰۳ rre'rra' ماه تو(رساله) ۲۹۸ ياد إقبال (نثر) ٢٧ بإدرفتكال متنوى مولانا روم ٢١٦ یا ران کس ۲۳۰ محب کسان (رسالہ) ۳۰۸ محقق (رساله)۲۱۰

محقق (رساله) ۲۱۰ مخزن (رساله) ۲۰۰۱٬۱۲۸ تچه (مجرات) ۳۲۳ مرزاصاحبال ۲۷۳ مسافر (مثنوی) ۲۹۲٬۲۹۵٬۲۵۲ ناوه (کو جرانواله) ۳۳۱

مسلم نقانت ۱۳۰۰ مطالعہ اِ قبال ۱۳۰۰ مطلب قرشی ۱۲۷ مطلب قرشی ۱۲۷ مطلب آ

مقالات يوم اقبال ١٨٧ ا موهد نادره ٢٢١

> مرمنیر(اکبرمنیر) ۲۲۰ میلاد شریف دورعلامه با قال براسوم موسو

میلاد شریف اورعلامه إقبال ۲۲۲٬۳۱۷ نخلتان (مجلّه) ۲۱۴

نغمه فردوس ۱۲۵٬۱۲۹٬۵۲۱

نقاش (اخبار)۲۲۹

لفش حق (ا کبر منی) ۲۲۰ محمر دے ۲۲۵

لوادر اقبال يورب من ١٥

لوائے وقت (روزنامہ)۳۰۳٬۳۹۳ ۳۲۲٬۳۱۳

۲۹۷'۲۱۸'۲۰۹'۱۹۳' ۲۰۹'۱۹۳'

اما کن اناوه (كوجرانواله) ۱۳۳ امتمان ۲۱۹ اعوان شریف ۱۳٬۳۳٬۳۳٬۳۹٬۵۱٬۳۹٬۳۳ انغالتان ۱۵۹٬۲۲۰ ۲۷۹ إ قبال مينج ٢٠٨ الفردوس (بمادليور)٠١٠ الرآباد ٢٣٢ וזר לט (עות כ) בב'ווד'דוד ועל אראיאדי اندلس ۱۸۰٬۸۰ انديان (روس) ۲۲۵ انكتان IMM'IMA'IMI'IMZ'IMY'AA

"Pr+" PIA" PIZ "PIY" P+4

MIO

و إقبل اور مجرات

٠٠٠ ٢٥٠ '٢٢٩ '١٨١ '١٢١ '١٥٩ '١٠٠ - ٢٢٣ يندُواول خال ۵۹ ۱۲۲٬۱۲۰ اسا ۱۳۳۱ پنڈی بماؤالدین ۲۵۸ ۳۳۳ THE ST 144 2005 ترکتان ۵۲ جالند حر٢٢٠ منزل (لا بور) ۲۳۷٬۲۲۸ ۲۳۲۵ جاويد TYL'FOR'FOI'TEA 11400 744'700'1.2 mg جلاليورجثال 'rr'4'rr+'rr'r1'ra POY'TAATTAO'TZ9'TYT'TOA جلاليور شريف (جملم) ۲۵۸ طيانواله باغ ١٩٣ جملم ۵۱٬۵۱۰ جند ۱۳۰ چاه بعندر (کرات) ۲۵۲ 27 2 Jalus 177 يک په حو ۳۲۳ چک جمره ۱۲۹٬۱۲۷ چک عر(کرات) ۵۲ (۵۵۳ عک ۱۵ شکل ۱۳۲۳ چکوال ۱۳۱ چکو ژی بحیلودال ۲۷۸ چاپ (دريا) ۲۵۸ ین محرواه چوکرکلال ۲۰۰۳ ماجواله (مجرات)۵۱٬۲۲۵٬۲۲۵ ماجواله מענושויוחוידים

r. 2'ro. 'rrr'rrr بازار مكيمال (لامور) ١٧٨ باغبانيوره ٥٦١ ילנט דוד ידד ידד 194 0,15. بد موکی (سیالکوث) ۲۳۷ גושנ עם נפנ (שמנ) דסד يركت على اسلاميه بإل ٢٣٢ דאק מו שלב ילעוכ שבו לאר 'רוץ'רוץ "דר 'דר "דר بلتستان ۲۱۰ باوچتان ۲۵۰ ۲۵۰ ILAGE rroll. بول • ۱۲۹ ۲۲۹ يوكن (كرات) ۲۲۲٬۳۵ ۲۲۲ باولو. ۳۰۳٬۵۱۳٬۲۲۲ بمائي دروازه (لايور) اع ۱۲۰۴ ۲۰۲ ۲۰۲ معكوال ٢٥٠ بعلوال ٢٠١ بمويال ۲۹۹٬۲۱۸٬۵۳ يروت ٢٢٢ بيكم يوره (كجرات) ١٢٠ بيكه بانيال ١١٠ שושוש בידי מדד يانى بت ٢٠٩ يوليال والي معد (لا بور) ٢٠١٠ فياله ١٣٠ ביוננום בדי

'41'4+'ra'rr'rr'r1'ra "IIA" 40" LL" LY" LI" L+" Y9" YO" YF 109'TTI'TI9'IT L'ITI سيد منحايازار (لابور) ۲۲۳ ميدو شريف ۵۲ سدمزی (گرات) ۲۷۹ ميريال ٢٢٧ شاويوال ۲۷۲٬۵۰۳٬۳۱۹ شالا مار باغ (تشمير) ١٢٢ 144/1 شاه يور ۲ س شاي محد (لامور) ۱۸۳٬۱۲۳ شمله ۱۰۱٬۲۰۹٬۲۰۱ غراز ۱۱۹ طارق آباد (منڈی بہاؤ الدین) ۲۵۸ طرال ۲۲۲٬۲۱۹ 1.931 على يور (مظفر كره) ١١٠١ على كره 'rra'rra'rrr'iya'iya PAY'FA. عازی (براره) ۲۲۰ قرالس ایما "میما" ۲۰۹ فلطين ١٤٤ فيروز والاس نيمل كيث (مجرات) ١٣٨ שנשט אחו 1011120115 ترستان بخیال (مجرات) ۱۳۵٬۱۳۳ 147'TYF'TD.

قبرستان زیمنگ (مجرات) ۱۰۱٬۲۳۳

إتبل اور تجرات

حن يوره (مجرات) ۲۲۰ حيدر آباد د كن ۱۳۹ ۱۳۳ ۱۳۳ خواجگان محلّه (مجرات)۲۵۱٬۲۵۲ فورجه ١١٧ وارابلوچال (مجرات) ۲۲۷ رئ ۲۰۹ دل محدرو (لا مور) ۱۷۱ 119'112'12A'17 +'41 ts دیل دروا ژه (لا مور) ۱۹۲ 44. J. ڈل جمیل (تھیر) ۱۷۴ وماكه ٢٥٦ دُيره اسليل خال ۲۲۹٬۱۳۲٬۹۲۱ وره غازی خال ۱۳۲ 149'1467 راولینڈی ۲٬۱۳۲٬۹۱۱

ر حمان شهید رود مجرات ۲۵۲ r. 791

روس اسما

زندان ارک (کایل) ۲۲۹٬۲۲۰ زونی مزه (تشمیر) ۲۲۵ ساد حو محله (جلاليور برال) ۲۲۹ مرحد (صوبه)۲۰۹٬۲۵۰٬۲۵۰

רצנשודו ייים דר ייים ד

MARY

سری محری۱۲۵٬۲۲۹٬۱۲۵ سكاث لينز ٢٧٧

شده ۱۲۵ م

سكا يورو١٦ سال حریف ۲۵۱

ا إتبل اور تجرات

قبرستان مخی حسن (کراچی) ۲۳۷ کورواسیوراه ۳ قرستان مومن يوره (لا مور) ۲۵۵ قبرستان میانی صاحب (لابور)۱۷۸ کوژگانول ۱۳۲ كلت ۱۱۰ Trz'rri

قلعه دار (مجرات) ۲۷۲ Pro'ry-'124'109'rit كالرى دروازه (كرات) ۲۵۵ كثره شالياقال (مجرات) דבדיורקיורס'ורדיור. كثماله (مجرات) ۲۰۶ roy'irz'irozis

"ובאדוצו'ואי יחו'דרו' ובו ובו דרו "ובו ובו r. 2'12 r'101' rrr' ++. '1.1'19r تشميري محلّه (سيالكوث) ٣٧'٣٥ TAA'T44'TYT1216 کوچہ پیر قمرالدین ۲۲۵

كوباث ١٣٠٠ کماریاں ۳۲۲ تمشيكال محلّه (سيالكوث) ٢٩ ليميليوراه ٢٠١١

کرات کا'۱۹'۲۲ ت ۲۲'۳۵'۳۲ مظفرآباد۲۲۹ 110'10P' 21'49'46 540'4F'41'09'01

'ורפ'ורצ'ורר'ורס'ודו'ור.'ווצ' "דים"ופרו"וצא"וצק"וץר"וץ.

'ror'ro.'rrr'rrr'rra'rr.'r19 raz'rar'ryo'ryr'ryr'ron'roy

> " + 0 " + F ' F + 1 " F 9 9 " F 9 4 " F A + C דרס'דדק'דדא'דדס'דיא'דיץ

كويرانواله ٢٣ ٣٣٠٠١١

עדינו פו'מח'ור'סר'יף שוצ'ישב ז "IM9"IMZ"IMZ"IMT"IIA"I+M"90"ZY "19" 124 [124" 17 A" 174" 17+" 14+ 'TTZC TTO'TT-"TIZ"T+A"T+0"T+T 'roo'ror'ro-'rrat tro'rrr'rra 'yz'yo ~11'F+1'FAI'FZA'F44EF4F

لداخ ۱۲۱٬۹۲۱ لدمياند ۲۱٬۲۱، ۲۸ ۹۸٬۷۳ TAL Dais וצט בצ'ביו '۱۰ איוו 129'170'171'17L لورال (مجرات) ۳۲۷ اليركو لا ١٣٥ '١٢٥ '٢٩١ عميانه ٢٧٦ مراد يور (سيالكوث) ۲۱۹

> مظفر کڑھ ۱۳۲ דרי יופו'יים

معر۲۲۲

مسلم آیاد (مجرات) ۲۵۰٬۲۲۰

منڈی بماؤالدین ۲۳ متكوال غربي ١١٢ مو چی دروازه (لامور)۱۰۲

موري دروا (د ولاهور) ۲۰۳

إقبل اور تجرات

TAI'TOO

rec'ryr by موڈ کلال ۲۵۸ ۲۲۹ שונוט אוויףווידחיף פוי חדויידו میاند بمرکزال (مجرات) ۲۲۲ ميوليل يارك (لا بور) ٢٠٠ ناكام (كشمير) ٢٨٥ تاكزيان (كجرات) ١٩٣ ناموس محر (لا يور) ۲۱۰ نشاط باغ (تشمير) ١٧٢ نوشره خواجگان ۲۲۲ ۲۲۲ واسو (مجرات) ۲۸۰

זש פועדדו مندوستان ۸۹ م ۲۰۱٬۱۲۹٬۱۲۹ اقبال اکادی لامور ۲۲۰،۱۰۳ ~~0'+++'++2'+12'+14'++ بوشيار يور ١٢٠ يا توت كنخ (الد آباد) ١٣٣٣

يمرش (تشمير) ٢٣٧

وزير آباد ۲۰۸

1001867

يورپ ٩٥ تا ١٠٤'٩٩'١٠١'١٠١' ١ نجمن تخفظ مفادعامه تجرات ٢٥٠ 104'TEY'TEO'TIT'1+A

> ادارے "تظیمیں مدارس مطالع 'شحار یک

آ زادمسلم سکول مجرات ۱۹۳ آل إعرا آيور ويدك و يوناني طبي كانفرلس

آل إندْ يا كوارِيوْ النثيثيوث ايبوسي ايش ٢٣٨ آل إعذيا يوسث ايندُ ثلي كراف يونين ٢٥٠ آل اعديا مون اينكو اور خيل ايجوكيشل كانفرنس

ميكلوژ روژ (لايور) ۱۳۸٬۳۰۰٬۱۳۸ آل اعريا مسلم ايجوكيشتل كانفرنس ۲۲۵ آل اعذيا مسلم ليك ٢٧٥ ٢٧٥ اردو ہاؤی بک سیرز مجرات ۲۹۹ إسلاميه كالح چنيوث ٢٨٤ ١٩١٠ اسلاميه كالج كلكته ١٣٢

إسلاميه بائي سكول جلاليورجثال ٢٨٦ ٢٠٠٣ إسلاميه بائي سكول مجرات ٣٠١ ٣٠١ استعبل كالج عكر ١١٠

التكزيد رموش لندن ١٢٩ المجمن اردو منجاب ۲۳۵ الجمن تاریخ وسائنس امریکه ۲۰۹

المجن تعليم القرآن مجرات ٢٢٣ ٤ ٢

'rra'rre'rre'rra'rre'r.

rry'rzg'rorcro. الجمن خدام الاسلام مجرات ٢٥٠ المجمن خدام الدين لايور ١٩٣

اداره معارف إسلاميه ٢٢٧

ועות לל עות נסחויחצוירצויחידי 'ryr'rrz'rrz'rrr'rrr'r19'r.z

rrr'rr.'r.1'rAA'r29

اله آباد يونيورش ١٧٧

ا ماميه مثن لا بور ۳۰۴

المجمن حماعت إسلام لابوره ١٢٨ ١٢٨'

'r. 0'r. "'IA9'IZA'IZZ'IZP'IY9

ا تبل اور تجرات

المجمن مفرح القلوب (تشمير) الاا ۱۷۴ 'FFA'FFY'FFE'FIZ'FIF'FI+'F+9'F+F انڈین انٹیٹیوٹ برائے فروغ سائنس کلکتہ ۲۲۲٬۲۸۲٬۳۰۳ ۳۲۲٬۳۲۲ بنجابی بک ڈیو چھوکر کلال (مجرات) ۲۰۰۳ ى ج پافتىك كميني د على ٣٢٠ اندين اور قيل كانفرنس ٢٢٤ ٢٢٥ تاج كميني لمشيدُ ٢٥٧ انڈین ایج کیش سروس ۱۲۸ اعذين ميذيكل ايسوى ايش ١٣٢ تحريك اتحاد إسلامي ١٧٧ تحريك امداد باجي بنجاب ٢٣٨ ٢٣٩ اندین میڈیکل سروس ۱۳۳ انٹرکالج مجرات ۱۳۹ ۲۱۹٬۲۲۰٬۱۸۲ تحريك باكستان ١٧٧ اور بخیل کالج لابور ۲۰۳٬۲۰۳٬۲۰ تحریک فتم نبوت ۱۹۹٬۱۹۹٬۲۳۰٬۲۳۰ تحريك ظافت ١٤٤١ ١٩٨ ١٩٨ ١٩٨ r . 2' r 2 7' r r I المجسن كالج لابور ١٩٦١، ١٢٨ T.A'TYZ'TTF تحريك شائم رسول ١٩٥٠،٠٠٠ ایس ای کالج بهاولیو رو۲۰۹۰ ايف ى كالج لامور ١١٩٠١م تحريك عدم تعاون ٣٠٨ تحريك كشمير ١٤١٤ ١٩٣٠ ٢٠٠١ ٢٣٠ ٢٣٢ ٢٣٢ ایم بی پرائمری سکول دائم میخ (امرتسر)۲۰۶ تحريك مجد شهيد مخيخ ۱۹۳٬۲۳۰٬۱۹۳ ايرس كالح لمان ١١٩ ٢٢٣ بزم إ قبال - زميندار سكول و كالج مجرات ٥١١ تعليم الاسلام سكول قاديان ١٢٢ ٹاؤن میٹی جلالیور جٹال ۲۸۶ يزم إقبال - لامور ٢٠٠٠ يك إوس لامور ٥٠٠٠ جارج الين لندن (عاشر) ٢٣٨ بنكال ايشيانك سوسائل ٢٢٣ جامعه تعليمات إسلاميه كراجي ١٠٠٣ يوناكلب - مجرات ٢١ جامعه عمانيه حيدر آباد وكن ١٢٩ یاکستان کمبی کانفرلس ۲۱۱٬۱۸۲ جامعه لمير ٢٢٤ ٣٣٤ يثاور ميونسپلى ٢٧٧ جماعت إسلاى لايور ٢٢٣ جناح سنثرل ميتال کراچی ۲۷ بشادر يونيورش ٢٧٧ بنواب اسبل ۱۳۹ ۲۷۹٬۲۷۲ چیف کورٹ میجاب ۲۳۵٬۲۳۳ چیف کورٹ محمیر ۲۳۳ ما المج كيشل كانغرلس ٢٢٥ انجاب لمبى كانفرنس ١٨٢١١٨١ ميد كالج كابل ٢٠٩ بنجاب مسلم ايج كيشن كانفرنس ٢٢٥ حيديد يوغورشي ٢٥٣ خانہ فریک ایران - لاہور ۲۰۷ بنجاب مسلم ليك ٢٧٥ لايورالا '۱۲۲ '۱۲۲ خيابان يو فل لايور ۲۵۳ منخاب يونيورشي دارالارشاد کلکته ۲۱۹

ا قبل اور تجرات

على كرْھ يونورش ٢١٣ '٢١٣ ٢ ٢٥٥ ٢٥٥ فل برائش يونيورش امريكه ٣٢٣ كالح يرائ موم ايند سوشل سائيسر لامور ٢١٠ کا تحریس ۱۹۸ كل بندمسلم كانفرنس ۲۳۲٬۲۳۰ زمیندار ایج کیشتل ایبوی ایش مجرات ۳۰۸ کلکته یو تیورش ۱۳۲ زميندار سكول مجرات ۱٬۲۷۸٬۱۹ كك ايدوردميديكل كالج لامور٠١١ كيمبرج يونيورشي ١٢٨ ۲۷٬۲۲۰ کورنمنٹ پرائمری سکول ہریہ والہ ۱۹۲ محور نمنث تعليم الاسلام كالج ريوه ٣٠٠ كور نمنث كالج برائے خواتین مجرات ٣٢٦ مورنمنث كالج جعنك ١٠٠١ كور تمنث كالج رابطاي ٢٢٣ كورتمنث كالج سركودها ١٩١٩ محور نمنث كالج سيثلايث ناؤن راولينڈي ٣٢٧ كورنمنث كالج فيخويوره ١٠٠١ كور نمنث كالج فيعل آباد ٢٢١ كور نمنث كالج كو جرانواله ٢١١ مونی پر مثنگ اینڈ پیلٹنگ کمپنی پنڈی بماؤالدین کورنمنٹ کالج لاہور ۲۰ ۲۰۵۹ تا 'rry'rrm'riq'rir'rii'r+q'iyr דרו רבק דאץ דאם די كور نمنث كالج بوشيار يور ٢١٩ محور نمنث ہائی سکول بد موکی (سیالکوٹ) ۲۳۷ محور نمنث بائي سكول ينذواون خال ٢٧٦ مور خنث بائی سکول جملم ۲۷۱ مور نمنث ہائی سکول سیالکوٹ ۲۱۹

مور نمنث بائی سکول مجرات ۱۹۲

リンとしている

مول ميز كانفرنس ١٢٩ '٢٣٠ ٢٣٠ ٢٣١ ٢

لاجور ميڈيکل سکول ۱۱٬۰۳۱٬۳۰۰ ۱۵۳

د ملى ايميريل سكيزريث ٣٢٢ دیمات سدهار تحریک ۲۷۵ راولینڈی مکثری ہیتال ۱۳۴ را کل ایشیا تک سوسائٹ ۲۰۹٬۲۰۹ رسول إنجنيرتك كالج ٢٧٨ زميندار كالج مجرات ~ + ~ ' ~ + 1 ' ~ + + • سريم كورث آف باكتان ١٣٥ سنشرل ٹرینک کالج لاہور ۲۸۵ سكاج مشن كالج سيالكوث ١٥ سنده بائی کورث ۱۳۵ سول میتال امر تسرامها سول ميتال تجرات ١٣١ سينث ميغنز كالج ديل ١٢٢ ١٢٣١ شغاز مو عل لامور ۱۳۰ ضیاء عمس پریس- بھلوال ۳۰۵ لميدكالج بمبئ ١٧١ ميد كالج والى ١٤٦١م٢ ميد كالج على كزه ٢٣٨ ليدكالج لابور ١٤١١ عالمكيربك ويو٢٧٣ عالكيرسنيم يريس ٢٧٣ عالى مجلس إ قبال • علامه إقبال ميوزيم ٢٢٨ של ציב אל בדי דיון ידיון

ا قبل اور تجرات

يونا يحتر آكش مارث ٢١١ لا بور با تيكورث الم ۲۵۵ ۱۳۸ ۱۳۵ ۲۵۵ لا يورى جماعت ٢٨٨ ٢٩٢ لندن يونيورشي ۱۲۸ ۳۲۳ لوريول يونيورشي ١٣١٢ لیڈی اینڈرس کر لز ہائی سکول کو جرانوالہ ۳۲ مجلس اتحاد لمت ۲۳۰ مجلس احرار ۱۹۴٬۱۹۳ مدرسه اقتصادیات (لندن یو نیور شی) ۱۲۸ مدرسه تدریب المبلخین ۲۰۷ عدرسہ نعمامیہ (لاہور)۲۷۱ مرے کالج سالکوٹ ۲۳٬۲۳۷ مسلم کواریو سوسائل ۲۵۰ ملم ليك ١٩٨٠ ٢٧٢ سلم ليك (مجرات شر)١٦٠٠٠ مش سكول جلاليورجنال ٢٢٣ ٢٢٩ ٢٣٤، TAO'TY. مثن سكول جمول ٢٢٩ مثن سكول سيالكوث ١٢٠ ١٢٢ ٢١٢ مثن سکول شادیوال ۳۰۵ مثن سكول سجرات ١٢٠١١،٠١١، ١١٠٠٠ F-0'TA-'TOO'TO-'TTZ'T-9'IT9 مشن سكول وزير آباد ۲۲۹ معياح القرآن ثرست لا بور ١٠٠٣ مطبع معارف اعظم کڑھ ۲۲۰ موتمرعالم إسلاى عدا مولىل ميني مجرات ٢٧٣ ٢٧٤ יצ דיבול לואפנייויוו نار بل سكول محكود ١٠٠٣ تاريل سكول لاله موى ٣٠٨

يلى كالح آف كامرى لا بور ٢٣ ١



تصانیف مطبوعہ ہے

ا ۔ خفتگان خاکب گیرات

ا ۔ احوال و کلام مولوی تو رالدین انور

ا ۔ گیرات کے پنجابی نعت گوشعرا

ا ۔ گیرات کے اردو نعت گوشعرا

ا ۔ گیرات کے اردو نعت گوشعرا

ا ۔ گیرات کے علی مشاہیر

ا ۔ گیرات کی مطبوعہ کتب

ا ۔ گیرات کے علمی مشاہیر کے خطوط

تعارف مصنّف

نام۔

ہمحقد منیراحمد سلینج

ہاری نیدائش۔ ۲ جنوری ۱۹۲۸ء

ہائے پیدائش۔ لوراں گجرات (پنجاب)

پرائمری تعلیم۔ پرائمری سکول لورال ۱۹۷۸ء

ٹرائی وہائی۔ آراے ہائی سکول مدینہ گجرات ۱۹۸۵ء

ایف ایس سی۔گور نمنٹ زمیندار کالج گجرات ۱۹۸۵ء

ایم بی بی ایس۔گٹ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور ۱۹۹۱ء

بی اے (نجی طور پر)۔ پنجاب یو نیورشی لاہور ۱۹۹۱ء

ایم اے بنجابی (")۔ پنجاب یو نیورشی لاہور ۱۹۹۱ء

ایم اے اردو(")۔ پنجاب یو نیورشی لاہور ۱۹۹۱ء

ایم اے اردو(")۔ پنجاب یو نیورشی لاہور ۱۹۹۱ء

مصروفیات۔میڈیکل آفیسر محکمہ صحت ر تصنیف و تالیف

اعز افرات :۔

اول کا ایف ایس ی برجهاعت میں اول پوزیش و فا نف دہائت۔ شمل میٹرک ایف ایس ی جو است کے جوات کے جوات کے جوال سکرٹری بیالوجیکل سوسائنی زمیندار کالج گجرات کے بہترین مضمون نگار زمیندار کالج سمائی زمیندار کالج گجرات کے بہترین مضمون نگار کو جرانوالہ ڈویٹن ۱۹۸۳ء کا دو سرا بہترین مضمون نگار کو جرانوالہ ڈویٹن ۱۹۸۳ء کی بدیر جلّ کیکول کا گار کو جرانوالہ ڈویٹن ۱۹۸۴ء کی بہترین انفرادی سکوررکو بُن ٹیم میڈیکل کالج ۱۹۹۹ء کی بہترین انفرادی سکوررکو بُن ٹیم میڈیکل کالج ۱۹۹۹ء کی بہترین انفرادی سکوررکو بُن ٹیم میڈیکل کالج ۱۹۹۹ء کی بہترین انفرادی سکوررکو بُن ٹیم میڈیکل کالج ۱۹۹۹ء کی بہترین انفرادی سکوریل گولڈ میڈل برائے ۱۹۹۵ء کی باتی برش سکرٹری چرفشل ادبی مجل گجرات ۱۹۹۵ء کی برائ سکرٹری چرفشل ادبی مجلس گجرات